Title The heritage of America

Author Commager & Nevins

Accession No. 4356

Call No. 901.973 C 735 H

| BORROWER'S NO. | ISSUE DATE | BORROWER'S NO. | ISSUE DATE |
|---|---|---|---|
| 13,18 | | | |
| | 1949 : — 308 | | |
| 14,12 | 72988 — 268 | | |
| | 2296 | | 13,20 |
| 808 | 946 - 946 | | |
| | 22297 | | 14,21 314 |

ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین

الحمد للہ العلی الاعظم کہ

بصدقہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایں کتاب اقدم مسمٰی بہ

# شوق العلم



ترجمہ جدید

# فتوح العجم

از افادات قلم مولوی حافظ حکیم شبیر احمد صاحب انصاری

ذوالمفاخر والہمم

باہتمام محمد عثمان مالک کتبخانہ اشرفیہ جامع مسجد دہلی قابل الرحم والکرم

قیمت ۱۲/

# ہدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً - میں نہایت فخر و مباہات اور بیحد عجز و انکسار کے ساتھ اس ناچیز ترجمہ کو بطل حریت مجاہد اعظم - فخر قوم شہسوار ترک شہید اسلام حضرت انور پاشا رحمۃ اللہ علیہ کی روح پر فتوح کی طرف منسوب اور آپ کے نام نامی و اسم گرامی کے ساتھ معنون کرتا ہوں کیونکہ عہد حاضر میں آپ سے زیادہ جہاد کا شائق احکام خداوندی کا فرمانبردار - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع صاحب السیف اور تلوار کا دھنی کوئی شخص دیکھنے میں نہیں آیا - اور آپ کا وہ خط جو آپ نے اپنی شہادت سے ایک روز قبل معرکہ کارزار (بخاری) سے اپنی زوجہ محترمہ نجیبہ سلطانہ کے نام روانہ کیا تھا اور جسکو شہزادی موصوفہ نے ترکی اخبارات میں ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳۵۰ھ میں شائع کرایا تھا اوس کو تبرکاً و تیمناً نیز اس لئے بھی کہ مسلمان اوس سے جہاد کا سبق حاصل کریں یہاں اپنی تمہید اور خطبہ کے بجائے نقل کرتا ہوں - دعا ہے کہ خداوند کریم ہمارے حضور ہمارے آقا ہمارے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اور طفیل سے غازی اعظم مرحوم کی روح کو جنت الفردوس میں شہیدان امت کے پاس جگہ عنایت فرمائیں اور مجھ ناچیز کی خطاؤں اور لغزشوں سے بھی درگذر کر کے پردہ پوشی کریں - والسلام

ناچیز شبیر احمد انصاری
راجوپور - ضلع سہارنپور - یکم جون ۱۹۳۹ء
مطابق ۱۱ - ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# شہید اسلام حضرت انور پاشا مرحوم کا آخری خط اپنی بیوی کے نام

میری رفیق حیات اور سرمایہ عیش و سرور پیاری نجیبہ"۔ اللہ صاحب تمہارے نگہبان ہیں۔ تمہارا آخری خط اسوقت میری پاس موجود ہی یقین جانو کہ تمہارا یہ خط ہمیشہ میری سینہ سے لگا رہیگا تمہاری صورت کو اگرچہ دیکھہ نہیں سکتا مگر خط کی سطروں اور حرفوں میں تمہاری نازک نازک انگلیاں مجھے سہلتی نظر آرہی ہیں وہ انگلیاں جو میرے بالوں سے کبھی کھیلا کرتی تھیں اور خیمہ کے اُس دھندلکے میں کبھی کبھی تمہاری پیاری صورت بھی نگاہوں میں پھر جاتی ہی آہ تم لکھتی ہو کہ میں نے تمہیں بالکل بھلا دیا اور تمہاری محبت کی کچھہ پرواہ نہ کی۔ تم کہتی ہو کہ میں تمہارا محبت بھرا دل توڑ کر اس دور افتادہ مقام میں آگ و خون سے کھیل رہا ہوں اور ذرا پرواہ نہیں کرتا کہ ایک عورت میری فراق میں رات بھر تاری گنتی رہتی ہی۔ تم کہتی ہو کہ مجھے جنگ سی محبت ہی اور تلوار سی عشق ہی مگر آہ پیاری یہ لکھتے وقت تم نے بالکل نہ سوچا کہ تمہاری یہ لفظ جو یقیناً سچی محبت نے لکھوائے ہیں میری دل کا کسطرح خون کر ڈالیں گے۔

اے کاش! کہ میں تمہیں کسی طرح یقین دلاتا کہ اس دنیا میں مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں تم ہی میری محبتوں کا سرچشمہ ہو اور تم ہی میری تمام محبتوں کا منتہی ہو میں نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی لیکن ایک وہ تم ہی ہو کہ جسنے میرا دل مجھسے بالکل چھین لیا ہی پھر میں تم سے جدا کیوں ہوں! راحت جان! یہ سوال بجا طور پر کر سکتی ہو سنو میں تم سے اس لئے جدا نہیں ہوں کہ مال و دولت کا طالب ہوں اس لئی بھی جدا نہیں ہوں کہ اپنے لئی تخت شاہی قائم کر رہا ہوں جیسا کہ میرے دشمنوں نے مشہور کر رکھا ہے۔ میں تم سے صرف اسلئے جدا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرض مجھے یہاں کھینچ لایا ہے جہاد فی سبیل اللہ سی بڑھکر کوئی فرض نہیں ہی وہ فرض ہی کہ جسکی ادائگی کی محض نیت سے ہی آدمی کو فردوس بریں کا مستحق و وارث بنا دیتی ہی۔ الحمد للہ کہ میں اس فرض کی نیت ہی نہیں رکھتا بلکہ اسے عملاً بھی انجام دے رہا ہوں تمہاری جدائی ہر وقت میری دل پر آری چلایا کرتی ہی مگر میں اس جدائی سی جتنا خوش ہوں اتنا کسی دوسری چیز سی نہیں کیونکہ صرف تمہاری محبت ہی ایک ایسی چیز ہی جو میرے عزم و ارادی کیلئے سب سے بڑی آزمائش ہو سکتی ہے سو اللہ کا ہزار ہزار شکر ہی کہ اس آزمایش میں پورا اترا اور اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کی محبت و حکم کو اپنی محبت و نفس پر مقدم رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔

تمہیں بھی خوش ہونا اور شکر ادا کرنا چاہیئے کہ تمہارا شوہر اتنا مضبوط ایمان رکھتا ہے کہ خود تمہاری محبت کو بھی اللہ کی محبت پر قربان کر سکتا ہے تم پر تلوار سی جہاد فرض نہیں ہے لیکن تم بھی جہاد سے مستثنیٰ نہیں ہو کوئی مسلمان بھی چاہے

مرد ہو یا عورت جہاد سے مستثنےٰ نہیں ہے تمہارا جہاد یہ ہے کہ تم بھی اپنے نفس اور محبت پر اللہ کی محبت کو مقدم رکھو اپنے شوہر کی ہمت مضبوط کرتی رہو دیکھو یہ دعا ہرگز نہ کرنا کہ تمہارا شوہر میدان سے واپس آ جائے کیونکہ یہ دعا خودغرضی و خود مطلبی کی دعا ہوگی اور خداوند تعالیٰ جل مجدہ کو پسند نہ آئیگی البتہ یہ دعا کرتی رہو کہ تمہارے شوہر کا جہاد اللہ سبحانہ و تعالیٰ قبول فرمائیں اسے فتحیاب واپس لائیں ورنہ جام شہادت اوسکے لبوں سے لگائیں وہ لب جو تم جانتی ہو شراب سے کبھی ناپاک نہیں ہوئے بلکہ تلاوت و ذکر الٰہی سے ہمیشہ آشنا رہے اور رہیں گے۔

پیاری نجیبہ آہ وہ ساعت کیسی مبارک ہوگی جب اللہ جل جلالہ کی راہ میں یہ سر جسے تم بہت خوبصورت بتایا کرتی تھیں تن سے جدا ہو جائیگا وہ تن جو تمہاری محبت کی نگاہوں میں سپاہیوں کا نہیں نازنینوں جیسا ہے آہ میری جان کے مالک خدا۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ آپ کے ثواب اور آپکی جنت کا مجھے کسقدر شوق ہے آہ انور کی سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ شہید ہو جائے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اسکا حشر ہو،

دنیا چند روزہ ہے۔ موت یقینی ہے۔ پھر موت سے ڈرنا کیسا جب موت آنے ہی والی ہے تو آدمی بستر پر پڑے پڑے کیوں مرے کیوں نہ میدان جہاد میں شہادت کی موت کے مزہ کی شہادت کی موت موت نہیں زندگی ہے اور لازوال زندگی۔

نجیبہ! میری وصیت سن لو اگر میں شہید ہو جاؤں تو تم اپنے دیور نوری بک (انور پاشا مرحوم کے چھوٹے حقیقی بھائی) سے شادی کر لینا تمہارے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز نوری ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے سفر آخرت کے بعد وہ زندگی بھر وفاداری کیساتھ تمہاری خدمت کرتا رہے۔ میری دوسری وصیت یہ ہے کہ تمہاری جتنی اولاد ہو سبکو میری زندگی کے حالات سنانا اور سبکو میدان جہاد میں اسلام کی خدمت کیلئے بھیجدینا اگر تمنے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو میں جنت میں تم سے روٹھ جاؤنگا تیسری وصیت یہ ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا کی ہمیشہ خیر خواہ رہنا انکی ہر ممکن مدد کرتی رہنا کیونکہ اسوقت وطن کی نجات خداوند تعالیٰ نے ان ہی کے ہاتھ میں رکھدی ہے۔

اچھا پیاری! رخصت۔ نہیں معلوم کیوں میرا دل خود بخود کہتا ہے کہ اس خط کے بعد تمہیں پھر کبھی خط نہ لکھ سکونگا۔ کیا عجب ہے کہ کل ہی شہید ہو جاؤں دیکھو صبر کرنا میری شہادت پر غم کھانے کے بجائے خوش ہونا کہ میرا اللہ کے کام آ جانا تمہارے لئے بھی باعث صد فخر ہے۔

نجیبہ۔ رخصت ہوتا ہوں اپنے عالم خیال میں تمہیں گلے لگاتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں ملیں گے اور پھر کبھی جدا نہ ہونگے۔

منقول از اخبار روزنامہ ہمدم لکھنو

یوم جمعہ ۴ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ

# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عدنان بن یحییٰ حارثی معمر جوفی سے نیز ایک دوسرے طریق پر ابن عمیر تمیمی سے اور وہ مہلب۔ طلحہ اور محمد سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے ملک شام اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک سے ارض مصر فتح کرادیا تو حضرت خلیفۃ الاعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام حسب ذیل حکم نامہ لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف امیر المؤمنین عبداللہ عمرؓ بہ جانب ابو عبیدہ عامر بن جراح۔ السلام علیکم میں اس خدائے بزرگ و برتر کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور نبی برحق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

اما بعد۔ فی الواقع تم نے بڑی بہادری سے کام کیا اور کفار کے مقابلہ میں جہاد کے اندر نہایت جانبازی دکھلائی خداوند تعالیٰ جل مجدہ کی خوشنودی حاصل کی اور قیامت کے لئے ایک عمدہ اور بے بہا پیش کش روانہ کیا۔ ہم نے تم سے زیادہ کسی شخص کو اپنے فرض کی بجا آوری میں سرگرم نہیں دیکھا تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو قائم کردیا اور حتی المقدور جتنا ہوسکتا تھا خوب جی کھولکر جہاد کے حق کو ادا کیا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ میرے اور تمہارے اس مخلصانہ فعل کو قبول فرمائیں اور ہماری کوتاہیوں اور گناہوں کو بخشدیں۔ جسوقت تم میرے اس خط کو پڑھو

فوراً ایک لشکر تیار کر کے (حضرت) عیاض بن غنم اشعری کی قیادت میں ارض ربیعہ اور دیار بکر کی طرف روانہ کر دو۔ مجھے خداوند تعالیٰ جل مجدہٗ کی ذات والا صفات سے قوی امید ہے کہ وہ ان ممالک کو اون کے ہاتھ سے فتح کرا دیں گے۔

میری طرف سے انھیں ہدایت کر دینا کہ وہ ہر کام میں اللہ جل جلالہٗ سے ڈرتے رہیں۔ برائی کے پاس نہ جائیں جہاد میں کمی نہ کریں باری تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں بے انتہا کوشش کریں جہاد میں سستی اور کاہلی کو پاس نہ آنے دیں مومنین مجاہدین کی سنت اپنا شعار بنائیں اللہ صاحب تبارک و تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو حکم نازل فرمایا ہے کہ یَاأَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِینَ (اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کیجئے) اوس کی اتباع کریں تمام مسلمانوں کو میرا سلام کہہ دیجئے۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اسی مضمون کا ایک دوسرا حکم حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام تحریر فرمایا اور لکھا کہ خلافت کی طرف سے تمہیں سپہ سالار بنایا جاتا ہے تم فوج لیکر ارض ربیعہ اور دیار بکر کی طرف روانہ ہو جاؤ۔

کہتے ہیں کہ یہ دونوں حکمنامے آپ نے حضرت ساعدہ بن قیس مرادی کے سپرد کئے بیت المال سے زادراہ کا بندوبست فرمایا اور حکم دیا کہ فوراً چلے جاؤ حضرت ساعدہ بن قیس مرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلکر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اسوقت آپ طبریہ میں تشریف فرما تھے ایک خط حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور دوسرا حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جسوقت پڑھا تو کہا اللہ تبارک و تعالیٰ اور حضرت امیر المومنین کی اطاعت امتثال امر اور فرمانبرداری کے لئے ہم ہر وقت بسر و چشم حاضر ہیں پھر آپ نے حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اون کے جہاد پر جانے کے لئے مبارکباد دی آٹھ ہزار لشکر جس میں دو ہزار جلیل القدر صحابی تھے مرتب فرما کر حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں دیا جسمیں منجملہ دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حسب ذیل حضرات بھی جو فتح مصر کے بعد شوال سنہ ۲۶ھ میں حضرت ابو عبیدہ

کے پاس طبریہ میں پہونچ گئے تھے شامل تھے۔

حضرت خالد بن ولید۔ نعمان بن منذر۔ ضرار بن ازور۔ ابن سابق۔ ضمرہ بن شحصل۔ عمرو بن ربیعہ۔ ذوالاوغار بن قیس۔ حکم بن ہشام۔ یسع بن خلعت۔ طلحہ۔ عامر بن بہرام۔ مقداد بن اسود عمار بن یاسر۔ عبداللہ بن یوقنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طبریہ سے جزیرہ کا رخ کیا آپ کے مقدمۃ الجیش میں حضرت سہل بن عدی تھے آپ برابر چلتے رہے حتیٰ کہ آپ بالس پہونچے بالس کو چونکہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلح کے ساتھ پہلے ہی فتح فرما چکے تھے اس لئے آپ نے یہیں ڈیرے ڈالدیئے اور حضرت سہیل بن عدی برابر بڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ آپ رقہ کے مقام تک پہنچکر اوس کے قلعہ کے قریب خیمہ زن ہو گئے۔

یہاں کا والی ملک یوحنا نامی ایک شخص تھا جو راس العین عہ کے بادشاہ کی طرف سے مامور تھا اُس نے قلعہ بندی کی، ہتیار جمع کئے اور جنگ کے لئے تیار ہو گیا رعایا نے جب اسے اس طرح تیار ہوتے دیکھا تو جمع ہو کر اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ کی رائے غلط ہے آپ کا ملک شام اور عراق کے درمیان واقع ہے اور یہ دونوں ملک مسلمانوں کے زیر نگیں ہیں آپ انکے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے۔

کہتے ہیں کہ پھر یہ لوگ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں پہونچے اور صلح کی درخواست کی آپ نے بھی صلح کو بہتر سمجھکر حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ بھیجا کہ جن شرائط پر صلح ہو سکتی ہو ان سے صلح کر لی جائے پھر آپ خود بالس سے

---

عہ غالبًا فتوح الشام پڑھنے والوں کو یاد ہو گا کہ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ حلب کے بادشاہ تھے اور مسلمان ہو گئے تھے یہ انھیں کے فرزند ہیں خود حضرت یوقنا بھی صحابی نہیں تھے۔ پھر ان کے صاحبزادہ کس طرح ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ شبیر احمد انصاری ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ

عہ راس ایک شہر کا نام ہے جو شام میں تھا راس العین اس وجہ سے کہتے تھے کہ چونکہ یہ پایہ تخت تھا اور اسکے دارالامارت میں بادشاہ کا ایک مجسمہ جو سونے یا چاندی کا بنا ہوا تھا نصب تھا اس کو بجائے بادشاہ کے سمجھا جاتا تھا اور نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا ۱۲ شبیر احمد انصاری۔

رقۃ البیضا میں تشریف لے آئے اس صلح سے متعلق حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حسب ذیل اشعار فرمائے تھے ؏

وصادقنا الفراۃ غداۃ سرنا ✤ بجود الخیل والاسل الطوال
صبح جب ہم چلے تو فرات پر پہونچے۔ ہمارے ساتھ تیز گھوڑے اور لمبے لمبے تیر تھے۔
اخذ ذا الرقۃ البیضاء لما ✤ رأینا الشہب تلوح بالتلال
پھر جب ہم رقۃ البیضا پر پہونچے۔ تو ہمنے ٹیلوں پر ستاروں کو جگمگاتے دیکھا۔
وازعجت الجزیرۃ بعد خفض ✤ وقد کانت تخوف بالزوال
کشادہ ہونیکے باوجود جزیرہ تنگ ہوگیا۔ اور وہ اپنی تباہی کا خوف رکھتا تھا۔
سنقصد راس عین اذسرای ✤ غداً احملتی مع جیش الضلال
ہم بہت جلد راس العین کی طرف بڑھتے۔ کیونکہ کل جزیرے کے حاکم نے گمراہ فوج کے ساتھ ہمپر حملہ کا ارادہ کر دیا تھا۔
وقصد سہیل امام جیش صدق ✤ ویقتل فی البطارق لا یبالی
سچے راستہ پر چلنے والے لشکر کے امام سہیل نے بڑے بڑے سرداروں کو بیدریغ قتل کرنیکا ارادہ کر لیا تھا۔
فنحن اولی الذمیۃ والمعالی ✤ ونحن الصابرون لکل حال
ہم صاف باطن اور بلند مرتبہ والے ہیں۔ اور ہر حال میں صبر کرنے والے۔
صحابۃ احمد خیر الموالی ✤ رقی العلیاء والرتب العوالی
محمدؐ کے صحابی بہترین دوست ہیں۔ بڑے درجے اور بلند مرتبے کے
الی رب السماء دنا علوا ✤ وخاطبہ شفاھا بالمقال
اور محمد وہ ہیں جو زمین و آسمان کے رب سے بہت زیادہ قریب ہوئے اور خود خدا نے اپنی زبان کے ساتھ ان سے کلام کیا

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب رقہ بطور صلح کے فتح ہوگیا تو حضرت عیاض

---

عہ ایک نسخہ میں تلعب بالتلال

بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راس العین پر چڑھائی کا قصد کیا اس وقت یہاں کا حاکم شاہان روم میں سے شہریاز بن فریبون نامی ایک شخص تھا اس کے پاس ایک لاکھ فوج رہا کرتی تھی علاوہ اس کے سلطان ابن سامریہ ثعلبی اور ہبیرہ جو نصارائے عرب میں سے تھے وہ بھی تیس ہزار لشکر کیساتھ اس کی ماتحتی میں یہیں رہا کرتے تھے۔

جب رقہ کے فتح ہونے کی خبر اور اس بات کی اطلاع انھیں پہونچی کہ مسلمان حضرت عیاض بن غنم حضرت خالد بن ولید اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کی سرکردگی میں ہم پر چڑھائی کا ارادہ رکھتے ہیں تو یہ لوگ شہریاض کے پاس آئے اور کہنے لگے بادشاہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھی ہمارے ملک پر بھی چڑھ آئے ہیں اون کا ارادہ ہے کہ ہمیں اپنے دین میں داخل کرلیں آپ شہر سے باہر خیمے نصب کیجئے فوج کو تیاری کا حکم فرمایئے اور جب وہ یہاں پہنچ جائیں تو ان کا مقابلہ کیجئے اس میں خواہ ہمیں شکست ہو یا فتح بادشاہ نے کہا میں اس کے لئے تیار ہوں لیکن اگر تم مجھے تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے تو پھر میں کیا کرونگا یہ سنکر اونھوں نے اپنا مال واسباب اور اہل وعیال کو بطور رہن اوس کے پاس چھوڑا اور پختہ وعدہ کیا کہ وہ کبھی اوس کو چھوڑ کر نہیں بھاگ سکتے بادشاہ نے قلعہ بندی کی فوج کو تنخواہ تقسیم کرنے کو کہا قلعہ پر پہرہ دار متقرر کئے خندقوں کو زیادہ گہرا اور چوڑا کرایا۔ جملین۔ کفر توثا۔ دارا۔ ماردین۔ حران۔ رہا۔ تل مرزہ۔ سن۔ موزر کی ریاستوں کے پاس اعانت کے خطوط لکھے اور خود حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔

عبداللہ بن اسلم عاصم بن عبداللہ کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے راس العین پر چڑھنے سے قبل یہ ارادہ کیا کہ شعث بن عویلم اور عبداللہ بن غسان رضی اللہ عنہما کو زیا اور زلوبیا کے نام سے جو دو قلعہ مشہور ہیں اونکی طرف روانہ کردوں مگر حضرت عبداللہ یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا حضرت جن قلعوں کی طرف جناب لشکر روانہ کرنا چاہتے ہیں وہ نہایت مضبوط مستحکم اور بلندی پر واقع ہیں ایک مشرق کی طرف ہے اور دوسرا مغرب کی طرف اسلام لانے سے پہلے وہ میری ہی ماتحتی میں تھے میری طرف سے ہمارے ہی قبیلہ کا ایک شخص وہاں کا حاکم تھا اُس کا نام اُس کی ماں

ماریہ کی نسبت سے اشفکیا اس بن ماریہ ہے میں نے اپنی لڑکی کی شادی اُس سے کردی تھی اور میری لڑکی نے قلعہ شرقی کو جو فرات کی جانب ہے اپنے مہر میں اس سے لیلیا ہے میری رائے میں اگر جناب حکم فرمائیں تو ان قلعوں کی طرف میں چلا جاؤں پہلے قلعہ غربی کو حاصل کرنے کی کوشش کروں اگر وہ فتح ہوگیا تو دوسرا خود بخود ہمارے قبضہ میں ہوگا۔ حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عبداللہ شاباش اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ تمہیں اوس جزاء خیر سے بھی بہتر جزاء خیر عنایت فرمائیں جو وہ اپنے اولیا اور دوستوں کو مرحمت فرماتے ہیں تمنے اسلام اور مسلمانوں کو نہایت عمدہ صلاح دی اللہ تعالیٰ کے بھروسے اور اوسکی اعانت پر چلے جاؤ جب تمہیں وہاں تیسرا دن گذر جائیگا تو میں شعیب اور عبداللہ کو مسلمانوں کی کچھ جمعیت دیکر تمہاری اعانت کو روانہ کردونگا اور فتح کے بعد تم سب ہمارے ہی پاس انشاءاللہ تعالیٰ واپس آجاؤ گے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں خدا ہی کی مدد اور اُسی کا بھروسہ کافی ہے۔

اس کے بعد حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے لشکر کے سو آدمیوں کو اپنے ساتھ لیا اور ایک کوتل گھوڑے کے علاوہ کوئی ساز و سامان لئے بغیر اول شب میں چل کھڑے ہوئے حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہیں چھوڑا تمام رات نہایت کوشش اور تیز رفتاری سے چلتے رہے فجر سے کچھ پہلے خانوقہ پہونچے یہاں ارمن قوم کے ایک ہزار آدمی جو ساز و سامان سے بالکل لیس تھے دیکھے جب حضرت یوقنا اور آپ کے ساتھی ان کے پاس آئے اور اونھوں نے اونھیں رومی زبان میں گفتگو کرتے دیکھا تو وہ مانوس ہوئے اور پوچھنے لگے کہ آپ کون ہیں حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ساتھیوں نے کہا آپ سردار اعظم یوقنا والی حلب ہیں عربوں کے خوف سے یہاں آئے ہیں تاکہ یہاں کے بادشاہ سے مدد طلب کریں یہ سنکر وہ بہت خوش ہوئے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے زمین کو بوسہ دیا اور سردار نے ایک تیز رفتار سوار کو حکم دیا کہ فوراً اشفکیاس کو خوشخبری دے کہ یوقنا عربوں سے گریز کرکے آپ کے پاس آیا ہے اور چاہتا ہے کہ آپ ملاقات کا وقت دیں سوار نے جب اشفکیاس کو اطلاع دی تو اُسنے سر جھکا لیا اور سوچنے لگا پھر اپنے وزیر سے کہا مسیح اور انجیل مقدس کی قسم اس کے آنے میں کچھ دھوکا ہے وہ چاہتا ہے کہ طرابلس اور صور کی طرح یہ دونوں قلعے بھی

چھین لے ہیں اوسکا کبھی اعتبار نہیں کرتا اور نہ میں اُس سے بیخوف ہوں تمہاری کیا رائے ہے۔

ابن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ وزیر علاوہ ادیب عقلمند اور ہوشیار ہونیکے مورخ بھی تھا کتب سابقہ صحف انبیاء تاریخ اور دانیال علیہ السلام کی جنگ کے حالات پڑھ چکا تھا حضور آقائے دوجہاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت ایک گرجا میں جسکا نام ہرتیسا تھا اور اشر اور حلب کے مابین واقع ہے رہ چکا تھا یہ اس گرجا میں مدت تک عبادت وریاضت کرتا رہا حتیٰ کہ نصرانیوں میں اس کی ریاضت وتقویٰ کی وجہ سے اسکا چرچا ہونے لگا پھر شدہ شدہ روم میں یہ خبر بھی گشت لگانے لگی کہ مسیح علیہ السلام کی سواری کے گدھے کا ایک سُم بھی اسکے پاس ہے اب رومی اسپر نذریں چڑھانے لگے اور صدقے اور خیرات کا مال لانے لگے رومیوں سے گذر کر دوسری جگہ بھی چرچے ہونے لگے آخر اس دَیر کا نام دیر حافر یعنی سُم والا گرجا پڑ گیا

انھیں ایام میں ایک روز یہ وزیر گرجا سے نکل کر ایک مزرعہ میں جو اس گرجا کے متعلق تھا آیا اچانک اس کی نگاہ ایک بدوی پر جو اپنی اونٹنی پر سوار تھا پڑی دھوپ کی شدت تھی بدوی گرجا کی دیوار کے سایہ میں پہونچا اونٹنی بٹھلائی اوترا اور اونٹنی کا پیر باندھ کر لیٹا اور سوگیا راہب یعنی یہ وزیر سب کچھ دیکھ رہا تھا جب یہ بدوی نیند میں بالکل مستغرق ہوگیا تو اس مزرعہ سے ایک سانپ جس کے مُنہ میں نرگس کے پھولوں کا ایک گلدستہ تھا نکلا اور اس بدوی کو یہ گلدستہ سونگھانے لگا حتیٰ کہ یہ بیدار ہوگیا راہب چونکہ یہ تمام باتیں دیکھ رہا تھا بدوی کے جاگنے پر اس کے پاس آیا سلام کیا اور کہنے لگا تم کن لوگوں میں سے ہو اوسنے کہا عربوں سے راہب نے کہا میں سمجھ گیا اب تم یہ بتلاؤ کہ کس دین میں ہو اُس نے کہا کہ اُس دین میں کہ جس میں تمام انبیا علیہم السلام گذرے ہیں اور جسکا نام اسلام ہے راہب نے کہا شاید اس شخص کے دین میں جو ارض حجاز میں ہے۔ اُسنے کہا ہاں۔

ابن اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ بدوی شخص رواحہ انصاری کے بھانجے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ورقہ بن صامت تھے غزوہ تبوک اور جنگ سلاسل میں داد شجاعت حاصل کر چکے تھے آپ نہایت ادیب اور عمدہ شاعر تھے آپ کا کلام ہمیشہ مسجع ہوتا تھا حلب کے محاصرہ کے وقت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کو

والی رقۃ البیضاء کے پاس بھیجا تھا تاکہ آپ اوسے اسلام کی دعوت دیں اس وزیر یا راہب نے جسکا نام شوجون بن کربان تھا دریافت کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ جل مجدہٗ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ افضل و برتر بزرگ شفیق و رحیم کسی کو پیدا نہیں کیا۔ تمنے آدمؑ۔ نوح۔ ابراہیم۔ اسحاق۔ یعقوب۔ آل یعقوب۔ موسیٰ۔ داؤد سلیمان اور عیسیٰ علیہم السلام سبھی کو ترک کردیا میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی وجہ دریافت کروں آپ نے فرمایا سن اور زیادہ نہ بول کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب فرشتے بیت المعمور کی معرفت اوراس کی شناخت کے لئے جمع ہوئے تو تصرفات امور کے اندر اون میں قیل و قال شروع ہوگئی کروبین نے روحانیین پر اور سبحین نے مقربین پر اپنا رعب بٹھانا چاہا اور ایک نے دوسرے پر فخر و مباہات کا دروازہ کھول دیا یہ دیکھکر شیطان بھی نہ رہ سکا اور یہ بھی اپنی عبادت کو سپر اور ریاضت کو قلعۂ پناہ بناکر اس لڑائی میں کود پڑا اور کہنے لگا میں شعلۂ جوالہ سے پیدا ہوا ہوں اور اپنے تمام ہمعصروں سے عبادت الٰہی کے اندر سبقت لیگیا ہوں تم میرا مقابلہ کسطرح کرسکتے ہو میں تو ایک ھزار برس تک اپنے انھیں قدموں پر کھڑے کھڑے قیام کیا اور۔ آسمان و زمین پہاڑ۔ حجر و شجر حتیٰ کہ فلک کے اطراف و جوانب اس کے بروج سطح آسمان بلکہ اکناف عالم پر جبہ سائی کی ہے یہ سنکر حضرت جبرئیل علیہ السلام و سے نہ رہا گیا آپ نے فوراً معرفت الٰہیہ میں اسکا امتحان لیا اور اوس کے دعوے افتخار کو مردود ٹھہراتے ہوئے کہا تو تکبر کرتا ہے حالانکہ تو تو جہالت کے اوس عمیق گڑھے میں ہے جس کی گہرائی کا خود تجھے علم نہیں اوس مالک الملک لاشریک لہٗ کیلئے ایک مخصوص معشوق اور ایک محجوب محبوب ہے جو ہمیشہ پردۂ راز و نیاز اور خلوت پروردگار میں رہتا ہے ہماری آنکھیں اوس کے دیدار کی تمنا میں کشادہ اور ہمارے دل اس کی زیارت کو بیچین ہمارا وظیفۂ حیات یہ ہے کہ حق تعالیٰ جل مجدہٗ کے حسب ارادہ ہمسے صدور خیر ہو اور ہماری منتہائے عبادت یہ ہے کہ ہم اوس محبوب بارگاہ پر درود و سلام بھیجتے رہیں

---

ع۵ یہاں کی عبارت نہایت پیچیدہ اور مسجع اور مقفی ہے اردو میں چونکہ مسجع عبارت متروک ہے اس لئے میں اصل کتاب کی متابعت نہیں کرتا ۱۲ شبیر احمد انصاری

تو تکبر کے ٹیلے سے نیچے آ اور جو ادعائے باطل کا آفتاب آسمان ضلالت میں روشن کیا ہے اسکو قعر غروب میں گرا۔

شیطان یہ سنکر کہنے لگا آمین ثم آمین مگر اس سے ملنے کی کوئی تدبیر اور اس تک پہونچنے کی کوئی سبیل بھی ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا امید اور آرزو کا راستہ جو تیرے سامنے ہے اس کو قطع کرنیکی کوشش کر اور ربوبیت کے کمالات کا جو دریا موجیں مار رہا ہے اس میں غوطہ لگا اور توکل کی رسی کو خوب مضبوط پکڑ پھر تو انشاء اللہ العزیز عالم تکوین کے ایک ایسے نور کے ٹکڑے کو دیکھے گا کہ جس پر قلم تمکین سے لکھا ہو گا کہ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔

عزازیل نے یہ سنتے ہی لباس عمل کو اتار پھینکا عبادت و ریاضت کو بالائے طاق رکھا آرزوئے پرواز میں پروں کو پھڑ پھڑایا دعویٰ انانیت کا جو اگردن سے اوتارا تکبر کے تاج کو سرنگوں کیا اور طلب کے بال و پر سے مستعد ہو گیا جبرئیل علیہ السلام کی گفتگو اُسے ورطہ حیرت میں غوطے دے رہی تھی اور اس کے دل میں تعجب کا ایک تلاطم برپا تھا اُسنے اپنے مصمم ارادہ کو دُرِ مقصود کے حصول کا ذریعہ بنایا اور سوچنے لگا کہ کہیں وہ میری عبادتیں میرے ہی گلے کا ہار نہ ہو جائیں اور وہ ریاضتیں جو میں نے تمام عمر کی ہیں بدلکر سیئات (برائیوں) کی شکل نہ اختیار کرلیں پھر دل ہی دل میں کہنے لگا بڑے سخت تعجب کی بات ہو کہ باوجود میری نیک نیتی۔ اخلاص عمل۔ توبۃ النصوح اور زیادتی طلب کے کوئی مجھ سے بازی لیجائے اور کون ہے ایسا شخص جو باوجود میرے اتنے زہد و اتقا کے میری برابری کر سکے اور ایسا ہو بھی کس طرح سکتا ہے میں تو وہ ہوں کہ جب کبھی میں تسبیح و تقدیس کے ساتھ اپنا سر اُٹھاتا ہوں تو عرش اور عرش کے ماحول کی تمام چیزیں دیکھہ لیتا ہوں اور جب عظمت الٰہی کے لئے سجدہ کرتا ہوں تو فرش (زمین) اور فرش کے نیچے کی تمام دنیا مشاہدہ کر لیتا ہوں۔

اس کے تخیل کا پرواز ابھی یہیں تک اوڑنے پایا تھا کہ غیب سے ایک آواز آئی تو اپنی اطاعت و عبادت کے گھمنڈ میں ہم پر فخر کرتا ہے اور ریاضت و محنت سے جو کچھہ پونجی جمع کرلی ہے اوس پر اتراتا ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق اور نیک

---

ع یعنی آپ انبیاء مرسلین میں سے ہیں ۱۲ منہ

اعمال کرنے کی طاقت و قدرت ہمیں نے تجھے بخشی ہے اور آسمان و زمین کے طبقوں پر سیر کرنیکی قوت و استطاعت ہماری ہی عطا کردہ ہے تجھے یاد ہے کہ کسنے تجھے ہماری بندگی بیچارگی بجالانے پر توانائی دی اور کسنے تجھکو ہمارے ملائکہ مقربین کا معلم بنایا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اگر احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں نہ فرشتوں کو پیدا کرتا نہ آسمان کو متحرک کرتا نہ چاند کو چاندنی دیتا نہ سورج کو روشنی بخشتا نہ قضا و قدر کو جاری کرتا نہ عرش کو بلند کرتا۔ نہ فرش (زمین) کو بچھاتا نہ جنت کو سنوارتا نہ دوزخ کو گرم کرتا نہ نہروں کو بہاتا نہ دریاؤں کو چلاتا نہ ستاروں کو جھلملاتا نہ اونھیں غروب کرتا نہ دنیا کا کوئی مشرق ہوتا اور نہ جہان کا کوئی مغرب بیوقوف آثار کے تلاش میں دوڑ دھوپ کر اور ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کے ایڑ لگا اور خود کو طلب میں گم کردے حتیٰ کہ تبارک و تعالیٰ تجھے بہشت یا دوزخ کے کسی کونہ میں جگہ دیدے۔

شیطان یہ سنکے تفرید (بے تعلق یعنی اسباب تعلقات کو منقطع کرنیکی) کی سواری پر بیٹھا اور فلکِ تجرید (یعنی عالم تجرد جس میں سوائے ذات مولا کے کچھہ نہ تھا) کا کونا کونا تلاش کرنے لگا عرش و کرسی تک دیکھا راستہ میں جن و انسان جو کوئی ملتا رہا اوس کے حالات تحقیق و تفتیش کرتا رہا حتے کہ ایک ایسی جگہ پہونچا جو منجملہ دوسرے معلومات اور اسرار و معانی کے ایک پوشیدہ اور مخفی راز کے معلوم کرنے پر قادر ہوگیا یہاں طرح طرح کے فرشتے اور قسم قسم کے ملائکہ دیکھے جو احکام۔ فرمانبرداری۔ اطاعت اور اعمال حسنہ کی بجا آوری میں مختلف الکیفیت اور مختلف الاحوال تھے نیز اللہ کے شاکر و عابد بندے اُس سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے منتظر اور خدمت کرنے کے لئے چشم براہ۔ اُسنے جب ان لوگوں کی عبادت کا مطلب اور ارادت کا اس قدر شوق دیکھا تو اور زیادہ متعجب ہوا اور پھر عالم خاکی (زمین پر) میں ایک ایسی جلیل القدر رفیع الشان عالی مرتبہ انسان کی پیدایش و تخلیق ہوا سنے اسے اور مبہوت سا کردیا کہنے لگا اے رب میں بھی کسی طرح اوس تک پہونچ سکتا ہوں اور کیا میں بھی کسی طرح اوسکے خداموں تک رسائی حاصل کرسکتا ہوں حکم ہوا کہ نہر سلسبیل پر جا وہاں تجھے کچھہ اس کی سبیل ملیگی یہ تن بتقدیر وہاں پہونچا دیکھا تو ایک شعلۂ نور ہے کہ جس کے انوار و تجلیات دور دور

تک پھیل رہے ہیں اور ایک سرِّ مخفی ہے کہ جس میں سے مشک وعنبر کی مہکیں پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں مختلف قسم کے فرشتے یعنی کچھ مقربین کچھ روحانیین کچھ مسبحین کچھ صافین کچھ راکعین کچھ ساجدین اوس کے گرد طواف کر رہے ہیں اور ان کی عبادت کا لب لباب اور اصل الاصول استغفار کے سرمایۂ افتخار ہونے کی وجہ سے محض استغفار ہے بلکہ ان کی محنت وریاضت کا مطلب استغفار ہی کے دائرے میں محدود ہے۔ جب وہ تحمید وتقدیس کرتے اور سجدہ میں گرتے ہیں تو جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اون کے واسطے بخشش کی دعا مانگتے ہیں کہنے والے نے اس سے کہا تو بھی اس زمرہ میں داخل ہو اس گروہ کی پیروی کر اس سلک میں منسلک ہو جا تاکہ تو بھی انوار وتجلیات کے مشاہدہ سے فائز المرام ہو جائے اچانک قصرِ علی کے سراپردوں سے نور احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جلوہ ریز ہوا اور اوس کی صاف اور سنہری کرنوں نے دنیا اور مافیہا کو لبریز کیا۔ ملائکہ نے دیکھتے ہی سجدۂ تعظیمی کیا اور انک لعلی خلق عظیم<sup></sup>عــه کا گیت گانا شروع کیا پھر اوس نور نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا اور اپنے اس جسم کی زبان سے جسمیں وہ اسوقت عطر بیزیاں کر رہا تھا کہنے لگا کون ہے جسنے اپنی عبادت سے کون ومکان کے کونے کونے کو بھر دیا اور کون ہے جس نے اپنے خالص مجاہدہ کی بنا پر فرشتوں سے بازی لیجانیکی کوشش کی اور کون ہے وہ ہستی جسنے خلوص اور ریاضت کی وجہ سے تکبر کیا۔ شیطان یہ سنکر اسقدر مرعوب ہوا کہ ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکال سکا پھر اچانک ایک آواز آئی فرشتو!<sup></sup>عــه ان مقامات کی طرف نظر اٹھاؤ اور اسرار

---

عــه صافین۔ قیام کرنے والے ۱۲ منہ عــه آپ بہت با اخلاق ہیں ۱۲ منہ عــه اس کتاب میں جس سے میں ترجمہ کر رہا ہوں عربی عبارت اس طرح ہے دعوا النظر الی المعانی وحققوا النظر الی الفضائل والمعانی عانی کے معنے رنج دہندہ یعنی فرشتو تم رنج دینے والی چیز کی طرف سے نگاہ باز رکھو اور اسطرف نہ دیکھو بلکہ فضائل اور اسرار معانی کی طرف نگاہ کرو۔ لیکن دوسرے نسخہ میں عبارت اس طرح ہے دعوا النظر الی المغانی وحقیقۃ النظر الی الفضائل والمعانی یعنی عانی کے لفظ کے بجائے مغانی ہے مغانی بمعنی مقامات منزلین اب معنی یہ ہوئے کہ فرشتو ان مقامات کی طرف نظر اوٹھاؤ اور ان کے اندر جو معنی پوشیدہ ہیں ان کی تہ تک پہونچو۔ میرے نزدیک سیاق وسباق کو دیکھتے ہوئے یہی معنی ٹھیک معلوم ہوئے اور اسی کو اختیار کر لیا ۱۲ منہ۔

معانی کا مطالعہ کرو فرشتوں نے اوس قصر معلی کی طرف دیکہا تو چار چشمے نظر آئے عرض کیا یارب العزت ہیں نے اس قصر معلی کا دیکہنا چہوڑا آپ ہمیں اس معنی کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں ارشاد ہوا یہ چشمے اوسی دریا کے نہروں کی شاخیں ہیں اوس کے انصار کی تلواریں اوس کی سنت کے نشان۔ اوس کے قصر علم کے دروازے اوس کے ہم کے مساکن اوس کے دین کی زینت اور اُس کے یقین کے علم (جھنڈے) ہیں پہلا چشمہ عین التصدیق۔ دوسرا عین العدل والتحقیق۔ تیسرا عین النور والحیا والتوفیق اور چوتھا علم العلم والتشریق ہے۔ پہلا اس کے یارغار صدیق اکبر کا۔ دوسرا فاروق عادل کا تیسرا اوس کے داماد عثمان غنی کا اور چوتھا اُس کے شقیق عہ بھائی علی کا ہے۔ فرشتو انہیں چاہیئے کہ تم انھیں نہایت عزت

---

عہ یہ ترجمہ ہے عین العلم لاخیہ وشقیقہ کا عربی میں ایک چیز کے دو ٹکڑے ایک دوسرے کے شقیق بقاف مثنہ کہلاتے ہیں مثلاً ایک سیب کے دو ٹکڑے ایک، دوسرے کی نسبت شقیق کہلاتے ہیں یعنی پہلا ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کے اعتبار سے اور دوسرا پہلے کے اعتبار سے جب یہ معنی سمجھ میں آگئے تو بعض مترجموں نے اسس معنی کا خیال کرتے ہوئے اس کی تشریح اس طرح کی ہے کہ ایک نور کے دو نصف نصف ٹکڑے ہوئے نصف محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نصف علی کرم اللہ وجہہ۔

مگر میں کہتا ہوں کہ کسی روایت سے یہ تشریح درست اور ثابت نہیں ہوتی ہاں شیعان علی شاید ایسا مانتے ہوں مگر اہل سنت والجماعت کے یہاں اس کی کوئی روایت نہیں جس سے یہ تشریح ثابت ہوتی ہو یہی خیال کرتے ہوئے میں نے اسکا ترجمہ شقیق بھائی بفائے موحدہ کے لفظوں سے کیا ہے کیونکہ شقیق بقاف مثنہ کے معنی محض برادر کے ہی ہیں صراح میں دونوں معنی کی تشریح اس طرح ہے وھذا شقیق ھذا اذا انشق الشئ بنصفین وکل واحد منھما شقیق الآخر۔ شقیق ایضاً برادر۔ جب شقیق کے معنے محض برادر کے بھی ہیں تو تاویل کرکے دوسرے مستبعد معنی اختیار کرنا درست نہیں زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ لاخیہ وشقیقہ میں اخی اور شقیق مترادف لفظ ہیں اور یہ ٹھیک نہیں مگر میں کہتا ہوں کہ مصنف اس جگہ نہایت دقیق اور مسجع عبارت لکہتا چلا آرہا ہے اور مسجع میں ہمیشہ ایک معنے کے چند الفاظ استعمال کرنے پڑتے ہیں چنانچہ اس عبارت میں چند جگہ ایسا ہی ہوا ہے مثلاً اوپر ہے فتارنہ جبرئیل بالامتحان والابتلا یہاں ابتلا اور امتحان ایک ہی چیز ہے (بقیہ صہ ۱۳ پر)

وتکریم کی نگاہ سے دیکھو اون کے لئے دعا اور استغفار کی کثرت کرو میں نے اونھیں لوگوں کی شان میں فرمایا ہے الصابرین والصادقین والقانتین والمستغفرین بالاسحار[ع] شرجون حضرت ورقہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر سنکر خاموش ہو گیا کچھہ جواب نہ دیا البتہ اس کے دل میں صداقت گھر کر گئی[ع] مگر اسنے اسکا کسی پر اظہار نہ کیا برابر اوس دیر میں رہتا رہا حتے کہ مسلمانوں نے حلب فتح کرلیا اس کے بعد اسفیکیانوس کے پاس پہونچا اور اس کا وزیر ہوگیا۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ کا) دوسری جگہ ہے فهل الی لقائہ من سبیل والی الوصول الیہ من دلیل۔ سبیل اور دلیل ایک ہی معنی میں مستعمل ہیں۔

غرض اخی اور شقیق کے ایک ہی معنی ہیں مگر میں نے مکرر لفظ چھوڑ کر باعتبار تجدید بجائے شقیق کے شفیق بھائی لکھدیا ہے اور اسمیں کچھہ حرج نہیں واللہ اعلم بالصواب ۱۲ شبیر احمد انصاری مترجم ضلع مظفر نگر تھم راجو پوری ضلع سہارنپور ۷ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء۔

ع یعنی یہ لوگ صبر کرنے والے سچ بولنے والے حکم ماننے والے اور صبح کے وقت استغفار پڑھنے والے ہیں ۱۲ منہ

ع حضرت ورقہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر سنکر شرجون تو خاموش ہو گیا اور در پردہ فوراً ہی ایمان لے آیا مگر آجکل کا تعلیم یافتہ طبقہ (نئی اردو کی اصطلاح میں تعلیم یافتہ انگریزی دان اصحاب کو کہتے ہیں) ان باتوں پر کبھی ایمان نہیں لاتا اوس کے نزدیک ایسی باتیں سراسر بیہودہ لغو اور بعید از قیاس ہیں وہ ہر بات میں ایک نئی جدت دیکھنے کا عادی ہے اور ہر بات کو مشاہدہ میں لانیکا خواہاں اور متمنی ہے اوس کے سامنے تو محض لفظ قوم قوم پکارا جائے کوئی انوکھی بات بیان کی جائے چند خوش کن فقرے دوہرائے جائیں اور بس۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور اکرم سردار دوجہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے متعلق چند سطور حوالہ قلم کرتا ہوں وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

کسی شخص کی فضیلت اوس کے صفات پر مبنی ہوتی ہے اور یہ صفات جس شخص میں جسقدر زیادہ اور بدرجہ اتم موجود ہونگے اتنا ہی زیادہ وہ شخص افضل ہوگا اور یہی معنی ہیں تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض کے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی بعض صفات اور خصوصیات کی وجہ سے ایک دوسرے سے ممتاز

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

کہتے ہیں کہ اشقلیاس نے اپنے اس وزیر سے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بابت مشورہ کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے اوس نے کہا کہ بادشاہ! یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یوقنا خود بادشاہ اور بادشاہوں کی اولاد میں سے ہے کتب سابقہ ہمیشہ اوس کے مطالعہ میں رہی ہیں اوس کا بھائی مذہب میں اوس سے بھی زیادہ فاضل تھا یہ اون عربوں کی صحبت میں رہ کر اون کے اسرار

(بقیہ صفحہ ۱۳)

اور افضل ہیں۔

اس قاعدہ کو مدنظر رکھنے کے بعد نبوت و رسالت کے منصب کو علیحدہ رکھکر محض انسان ہونے کی حیثیت سے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی سوانح پر ایک غائر نظر ڈالو اور دیکھو کہ کیا ابتدائے آفرینش سے لیکر آجتک اتنی صفات کا حامل اور اتنی خصوصیات کاملہ کا مورد کوئی شخص دنیا میں رہا یا ہوا ہے کیا دنیا بھر کی اچھی سے اچھی کوئی صفت ایسی بھی کسی جگہ موجود ہے جو آپ میں نہ تھی اور کیا کوئی ایسی بھی صفت آپ کے اندر تھی جو بدرجہ کامل موجود نہ ہو۔

دنیا میں فساد کی جڑ تین چیز ہیں زر۔ زمین اور زن۔ اور اگر ان ہی تینوں کے مصرف کو کوئی شخص باحسن وجوہ انجام دے اوس سے نیک اور افضل کوئی شخص نہیں ہوسکتا سب سے پہلے آپ انھیں صفات کا ملاحظہ فرمائیں۔

تاریخ داں اصحاب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ زر کے متعلق آپ کی دیانت اور امانت ضرب المثل رہی ہے اور اہل مکہ نے آپ سے زیادہ یہ صفت کسی میں نہ دیکھکر آپ ہی کو امین کا خطاب دیا۔ خدا کی توحید بیان نہ کرنے کے صلہ میں قریش مکہ یعنی خود آپ کی قوم نے بادشاہی دینی چاہی۔ اور زر و مونیر دولت کے ڈھیر نچھاور کرنا چاہے مگر حضور نے قبول نہ فرمایا اور توحید بیان کرنے سے باز نہ آئے۔ پچیس سال کی عمر اور شباب کا زمانہ مگر نکاح فرماتے ہیں تو ایک چالیس سالہ عورت سے اور وہ بھی بیوہ۔ کیا دنیا کی تاریخ کوئی ایسی مثال پیش کرسکتی ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک شخص باوجود یتیم ہونے کے اسقدر امین ہو اور پھر ساتھ ہی اسقدر قانع کہ بادشاہی اور دولت و ثروت پر لات مار کے علیحدہ ہوجائے اور اگر اُسے رفیقۂ حیات کی ضرورت ہو تو وہ ادھیڑ عمر کی عورت اور پھر بیوہ تلاش کرے۔

اس سے آگے بڑھئے کیا کوئی آپ سے بھی زیادہ یتیم اور دربے بہا گذرا ہے کہ باپ کا سایہ پیدا ہونے سے پہلے ہی اٹھ جائے اور ماں باپ کے ساتھ دادا بھی اکیلا چھوڑ کر چلدے اور پھر (بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

اور رموز سے بخوبی واقف ہوگیا ہے اور اون کے مذہب کی معلومات بھی کافی بہم پہونچالی ہیں اوسنے دین مسیحی اور ان عربوں کے دین کا موازنہ کرکے یہ بات معلوم کرلی ہے کہ ان کے دین سے بہتر اور افضل مسیح علیہ السلام ہی کا دین افضل واعلیٰ ہے اور یہی چکر

(بقیہ صفحہ ۱۴ کا) وہ یتیم دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہر یتیم کا کیا بلکہ پچاس کروڑ انسانوں کا باپ کہلائے۔ کیا کوئی آپ سے زیادہ اتنا بڑا اُمی (ان پڑھ) گذرا ہے کہ آپ کی طرح اُسنے دنیا کو مذہب تدبر اور سیاست کا سبق دیا ہو۔ کیا آپ سے بڑا فلسفی دنیا نے کہیں دیکھا ہے کہ جس نے آپ کی طرح اسقدر الہیات بیان کئے ہوں کیا خوب کہا ہے ؎

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور عقدہ ور وں کھل سکا ❀ وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

کیا کوئی آپ سے زیادہ صلح جو اور امن پسند ہوا ہے کہ باوجود مشق ستم ہونیکے ایک نہیں دو نہیں پورے اکیس سال تک تلوار سے کام نہ لیا ہو کیا آپ سے بھی زیادہ کوئی شخص حلیم ہوگا کہ برسوں دوسروں کی بدکلامی سنتا رہے کیا آپ سے بھی زیادہ کوئی شخص عابد وزاہد پیدا ہوا ہے کہ جس کے اپنے مولا کے سامنے کھڑے کھڑے پیر تک ورم کر آئے ہوں اور خود معبود کو کہنا پڑا ہو یاایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ اوانقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا۔ کیا اس سے زیادہ خلیق اور خوش اخلاق دنیا کے کسی کنارے پر ہے کہ ہر شخص جان دینے پر تیار ہو جائے بلکہ ہر فدائی سمجھنے لگے کہ میں ہی آپ کا سب سے زیادہ مقرب ہوں۔ اسقدر ایثار کبھی تاریخ کے صفحات پر نظر پڑا ہے یا دنیا کے کسی گوشہ میں اتنی ہمدردی دیکھی ہے کہ باوجود پتھر برسنے اور گالیاں کھانے کے اوسنے اونھیں مارنے والوں کا بھلا چاہا ہو۔

آپ باوجود کسی اوستاد سے ایک لفظ نہ پڑھنے کے اتنے بڑے خطیب تھے کہ آپ نے حکمت فلسفہ الہیات۔ اخلاق۔ معاشرت اور عمرانیات کے موضوع اور عنوان پر برسوں لیکچر دیئے آپ باوجود ایک حرف بھی نہ پڑھنے کے ایسے اعلیٰ درجہ کے مقرر اور جادو بیان کہ مخالفوں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں کہ ایسا نہ ہو کہ سن لیں اور آپ کے ہو جائیں آپ باوجود امی ہونیکے ایک ایسا بیمثل کلام دنیا کے سامنے لائے کہ جس کی نظیر کبھی دنیا پیش نہ کرسکی آپ باوجود بادشاہ ہونے کے اتنے بڑے فقیر اور اہل اللہ گذرے کہ پیٹ پر پتھر باندہ باندھکر (بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

یہ اون عربوں کے چنگل سے نکلکر تیری پناہ میں آیا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھہ کہ اگر وہ بغیر کسی سازوسامان اور شان وشوکت کے آیا ہے اور اوس کے پاس کچھہ نہیں تو ضرور بھاگا ہوا ہے تجھے چاہیئے کہ اوس کے مرتبہ اور عزت کو دیکھتے ہوئے اوس کے شایانِ شان اسکا استقبال کرے اسفکباس یہ سنکر اپنے لشکر کے ہمراہ اوس کے استقبال کے لئے باہر نکلا اور یہ وزیر وہیں قلعہ ہی میں رہ گیا۔

(بقیہ صد ۱۵ کا) محنت کی آپ باوجود ایک فوجی سپاہی کی حیثیت بھی اختیار نہ کرنیکے اتنے بڑے جنرل اور قائداعظم ہوئے کہ ۹ سال میں سارے عرب کو فتح کرلیا آپ باوجود تمام عمر تنہائی میں بسر کرنے کے ایسے زبردست ماہر سیاست ہوئے کہ تیئس۲۳ سال کی کوشش میں بارہ لاکھ مربع میل میں ایک آزاد حکومت قائم کردی آپ باوجود پورے پچاس سال تک تلوار نہ اوٹھانے کے اتنے بڑے فوجی منظم ہوئے کہ ایک بدوی قوم کو ایسے اعلیٰ پیمانہ کی فوجی تنظیم سکھلادی کہ چند مُٹھی بھر فرمانبرداروں نے عظیم الشان سلطنتوں کے تختے الٹ دیئے۔ آپ دنیا کے سامنے اتنے بڑے مقنن ہوکر تشریف لائے کہ انفرادی اور اجتماعی معاشرت کے مسائل اور قوانین کے علاوہ بین الاقوامی تعلقات کے وہ قانون دنیا کو بتلائے کہ بڑے بڑے قانون اور قانون ساز آجتک محوحیرت ہیں۔ آپ دنیا کے سامنے اتنے بڑے مورخ کی حیثیت سے صفحاتِ تاریخ کو دوہراتے آئے کہ اقوام کے عروج وزوال اون کے اختلافات اور کارناموں سے دنیا کو درسِ عبرت دیدیا۔ آپ اتنے بڑے پکے موحد ہوکر وحدانیت کا سبق دیتے آئے کہ آپ کو ۳۶۰ خدا بھی مرعوب نہ کرسکے۔ آپ ایسے فنا فی اللہ پیدا ہوئے کہ اپنی کتاب کے ہر صفحہ پر پانچ پانچ سات سات کیا بلکہ دس دس مرتبہ اللہ ہی اللہ لکھا دکھلایا۔ آپ اتنے بےنفس پیدا ہوئے کہ بادشاہی میں فقیری اختیار کی۔ آپ اتنے رحیم وکریم پیدا ہوئے کہ جن لوگوں نے تکلیفیں دےدیکر آپ کو وطن سے نکلنے پر مجبور کردیا تھا اونھیں کو فتح کرکے ایک دم بغیر مانگے معافی دیدی۔ غرض اس گلہ بان اور سوداگری کرنے والے ان پڑھ انسان میں وہ ایسی کونسی خوبی اور صفت ہے جو موجود نہ تھی۔ ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسٰے یدِ بیضا داری ✤ انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(۱۰ کلمس بتم)

کہتے ہیں کہ جب حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی نے اپنے باپ کے آنے کی خبر سنی تو باندی اور غلاموں کے ہمراہ اس دوسرے قلعہ کیطرف کا رخ کیا جلدی اور گھبراہٹ میں پیراہن کے دامن زمین پر گھسٹتے چلے آرہے تھے اسی طرح دامن کشاں قلعہ میں داخل ہوئی معلوم ہوا کہ اشنکیاس تو استقبال کے لئے گیا ہوا ہے اور وزیر موجود ہے وزیر اسکی آمد سنکر اس کے پاس گیا سر جھکا کر سلام کیا اور آداب خدمت بجالایا لڑکی باتیں کرتی ہوئی بیٹھ گئی وزیر نے کہا صاحبزادی اپنی حفاظت کا سامان کیجئے اشنکیاس ملعون اگرچہ استقبال کے لئے نکلا ہے مگر مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں آپ کے والد ماجد پر حملہ نہ کر بیٹھے یہ آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپکے والد نے عربوں کی پیروی بغیر چھان بین کے نہیں کی جب تک اُن کے نزدیک یہ اچھی طرح ثابت نہیں ہو گیا کہ اون کا مذہب سچا اور حق ہے اوس وقت تک وہ ان کا برابر مقابلہ کرتے رہے اور جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ان کا دین و مذہب بالکل حق ہے اور عرب دین کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں وہ سرتاپا صدق ہے تب وہ

(بقیہ صہ ۱۶ کا) یتیم۔ اُمّی۔ فلسفی معلم۔ صاحب کتاب۔ فقیر بادشاہ۔ خلیفہ۔ راعی۔ صلح جو امن پسند مصلح اخلاق و تمدن۔ حلیم۔ عابد۔ خوش خو۔ خوش اخلاق۔ ہمدرد۔ ایثار کرنے والا۔ خطیب فصیح بلیغ۔ جنرل۔ سپہ سالار۔ سپاہی۔ ماہر سیاست۔ فوجی منظم۔ موحد۔ بےنفس۔ رحیم کریم۔ سوداگر۔ علاوہ مقنن۔ جج۔ کامل الاستقلال۔ خاموش بلکہ آپ میں ہر وہ صفت خوبی اور بات تھی کہ جس سے دنیا اور اقوام عالم کے ہر ہر فرد خواہ وہ انفرادی حیثیت رکھتے ہوں یا اجتماعی سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ آپ کی زندگی میں ہر پیشہ۔ ہر معاملہ۔ ہر بات اور ہر کس و ناکس کے لئے ایک عمدہ سبق اور ایک نہایت اعلیٰ درس ہے۔ کوئی دنیا کے کسی خطہ کا رہنے والا۔ دنیا کے کسی پیشہ۔ محنت مزدوری فقیری بادشاہی اور کسی عمر بچپن۔ جوانی۔ بوڑھاپا اور کسی طریقہ دنیاداری مذہب اور سیاست کے متعلق اگر آپ کی زندگی سے کوئی سبق لینا چاہے تو لے سکتا ہے اور اسیواسطے قرآن شریف میں اللہ صاحب فرماتے ہیں لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی تم میں ہر شخص کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک بہترین نمونہ ہے اگر تم امیر ہو تو امیر کی طرح زندگی بسر کرنے میں غریب ہو تو غریب کی طرح فقیر ہو تو فقیر کی طرح بادشاہ ہو تو (بقیہ صہ ۱۸ پر)

اوس مذہب میں داخل ہوئے ہیں لڑکی نے کہا آپ کے نزدیک وہ دین کیسا ہے اور آپ اوسکے متعلق کیا فرماتے ہیں وزیر نے کہا واقعی وہ دین برحق ہے میں اس بھید کو اب تک چھپائے ہوئے تھا لڑکی یہ سنکر ہنسی اور کہنے لگی خدا کی قسم جس دین کو میرے باپ نے پسند فرمایا ہے میں بھی اُسی کو پسند کرتی ہوں مگر اپنے بھید کیطرح میرا بھید بھی آپ چھپائے ہی رکھئے۔

کہتے ہیں کہ اشنکیاس حضرت عبداللہ یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ سے ملا ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور ہر ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے گھوڑوں سے کود پڑا اپنے اپنے فرط شوق کی دونوں نے ایک دوسرے سے شکایت کی گھوڑوں پر سوار ہوئے اور قلعہ کیطرف چلدیئے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ اور آپ کے تمام ساتھی قلعہ میں فروکش ہوئے آپ کی صاحبزادی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی سلام کیا اور رونے لگی آپ کا بھی دل بھر آیا اور رونے لگے۔

اشنکیاس سوچنے لگا کہ کوئی بہانہ رکھکر آپ کو گرفتار کرلے چنانچہ کہنے لگا کہ اے بادشاہ ان عربوں کو مذہب کے متعلق آپ نے کیسا پایا اور سیاست ملکی اور عدل وانصاف میں آپ نے انھیں کیسا دیکھا آپنے فرمایا اگرچہ بزعم خود اونکا دعویٰ ہے کہ ہمیں دنیا کی ضرورت نہیں اور محض آخرت ہی چاہتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ وہ ملک شام اور مصر پر قابض بھی ہوگئے ہیں مگر اون کے دلوں سے ابتک دنیا کی محبت نہیں نکلی اون کی بات بات میں فریب ہے

---

(بقیہ صے اکا) بادشاہ کی طرح مفتوح ہو تو مفتوح کی طرح فاتح ہو تو فاتح کی طرح معمولی انسان ہو تو کس طرح۔ مزدور ہو تو کس طرح بڑے انسان ہو تو کس طرح۔ تنہا ہو کس طرح نہتے ہو تو کس طرح اور مسلح ہو تو کس طرح عابد ہو تو کس طرح اور دنیا دار ہو تو کس طرح غرض یہ تمام نمونے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کی ذات حالات۔ معاملات۔ طرز معاشرت اور معیشت کے اندر تلاش کر سکتے ہو۔ فصلے اللہ علی سید نا مولانا محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ شبیر احمد انصاری راجپور ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

جب کسی آدمی سے کوئی بات کرتے ہیں تو مکروحیلہ سے خالی نہیں ہوتی اور اسی وجہ سے وہ اکثر ممالک پر فتحیاب ہو گئے ہیں میں نے جب اون کا ایسا رنگ دیکھا اون کی باتیں معلوم ہوئیں اور اون کے اندرونی راز کھلے تو میں اون کے پاس سے بھاگا حالانکہ پہلے میں نے یہ سمجھا تھا کہ وہ حق پر ہیں اور اسی لئے میں نے اون کی خیرخواہی کی تھی طرابلس صوت اور انطاکیہ وغیرہم پر اونکا قبضہ کرا دیا تھا میں اب سمجھ گیا کہ مجھپر مسیح علیہ السلام کا غضب نازل ہوا ہے کیونکہ میں نے ان کے دین کو چھوڑا اصطباغ (بپتسمہ) کے متعلق جو وصیت تھی اُسے ترک کیا اور قربانی کے جو احکامات تھے اونھیں بالائے طاق رکھا مجھے اب کسی طرح امید نہیں کہ میں گناہوں سے پاک اور عیبوں سے صاف ہو سکوں یہ کہکر آپ رونے لگے اور آہ واویلا اور گریہ وزاری شروع کردی اشفکیاس نے جب یہ حالت دیکھی تو تسلی دی اور کہنے لگا کہ حضرت فکر نہ کیجئے جب آپ صمیم قلب اور سچے دل سے اپنے اعمال سیئہ پر نادم اور پریشان ہیں اور دین مسیح کی طرف پھر اس رغبت کے ساتھ رجوع ہوئے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی توبہ قبول نہ ہو توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوا ہے نیز عید صلیب[عـلـہ] کے کل بیس روز رہ گئے ہیں مرقس[عـہ۲] نامی راہب جو اس زمانہ کا ایک بہت بڑا عابد و زاہد اور دین نصاریٰ کا ایک بزرگ ترین شخص ہے دیر سکرہ میں رہتا ہے آپ اوس کے پاس تشریف لیجائیں وہ آپ کو بپتسمہ دیگا یعنی ماء معمودیہ آپ پر چھڑکے گا آپ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جائیں گے آپ نے فرمایا میں ایسا ہی کروں گا مگر اس بات کا کون ضامن ہے کہ میں اسوقت تک زندہ بھی رہوں آپ کی صاحبزادی بھی آپ ہی کے پاس کھڑی تھی نہایت عاجزی سے سر جھکا کر کہنے لگی ابا۔ خدا کی قسم جب تک میں خوب اچھی طرح سیر ہو کر آپ کو نہ دیکھ لونگی اسوقت تک کبھی نہ چھوڑوں گی اشفکیاس کے ہاتھ پر بوسہ دیکر کہنے لگی میرے سرتاج میں چاہتی ہوں کہ آپ انھیں اجازت دیدیں تاکہ یہ سب میرے قلعہ میں جاکر آرام فرمائیں

عـلـہ نصاریٰ کا اعتقاد ہے کہ پھانسی کے تیسرے دن حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہو گئے تھے اور اسی دن کو یہ عید صلیب کہتے ہیں ۱۲ منہ عـہ۲ ایک نسخہ میں اقرناقس اور ایک میں فریاتوس اور مصری نسخہ میں مرقس ہے اور اسی کو میں نے اختیار کیا ہے۔

اوس نے کہا آج رات یہ یہیں قیام فرمائیں گے اور کل تمہارے ساتھ چلے جائیں گے۔ آپ نے سوچا کہ اگر میں یہاں رہا تو یقیناً ان کے ساتھ کھانا پڑے گا اور اس کے دستر خوان پر سور کا گوشت اور شراب بھی ضرور ہو گی کہنے لگے بادشاہ۔ میں جہاں کہیں بھی شب بسر کروں آپ ہی کی نعمتیں اور آپ ہی کے احسان وکرم میرے ساتھ ہیں شرجون آپ کے مطلب کو سمجھ گیا کہنے لگا بادشاہ بات اصل یہ ہے کہ انھیں اپنی لڑکی کے یہاں رہنے کا زیادہ اشتیاق معلوم ہوتا ہے کیونکہ مدت سے نہ وہ ان سے ملے ہیں اور نہ یہ اون سے اور یہ آپ کو بھی معلوم ہے بہتر یہی ہے کہ آج یہ وہیں مہمان رہیں اور کل آپ کے یہاں تشریف لے آئیں اوس نے کہا اچھا جیسا مناسب معلوم ہو۔

کہتے ہیں کہ آپ کی صاحبزادی نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور سرِ شام ہی قلعۂ شرقیہ کیطرف چلدی آپ کے ساتھی بھی سوار ہو کر آپ کے ہمرکاب ہوئے کچھ رات گئے آپ کی صاحبزادی نے آپ سے دریافت کیا ابا جان۔ آپنے عربوں کے ساتھ رہنے اور اون کے دین کو تقویت پہونچانے کے بعد کیوں اون کا ساتھ چھوڑ دیا کیا واقعی اون کا مذہب باطل اور آپ کا پہلا مذہب کہ جس کی طرف اب پھر آپ نے رجوع فرمایا ہے حق اور صحیح ہے آپ نے فرمایا اے میری پیاری اور لاڈلی بچی۔ خدا کی قسم میں کبھی تیرے پاس نہ آتا مجھے محض تیری محبت کھینچ لائی دنیا میں تو ہم جدا ہو ہی گئے تھے مجھے خیال ہوا کہ کہیں آخرت میں بھی جدا نہ رہیں میں اس بات کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ دونوں قلعے مسلمانوں کے نصب العین ہیں اور یہ تجھے بھی معلوم ہے کہ یہ دونوں قلعے شام کے قلعوں سے زیادہ مضبوط نہیں اور عرب جب انھیں کے مالک ہو گئے اور وہاں کے بادشاہوں کو انھوں نے مار بھگایا تو پھر تمہاری کیا اصل ہے بیٹی۔ اگرچہ پر خدا سے ڈرو اور اچھے اور نیک اعمال کرو تاکہ شعلۂ آتش اور عذاب دوزخ سے بچو اور جہنم میں ہمیشہ رہنے سے نجات ملے جہاں تک ہو سکے جلد سے جلد خداوند تعالے کی طرف رجوع کرو اور دین صلیب کو ترک کر دو۔ خدا کی قسم دین اسلام سے بہتر دنیا میں کوئی مذہب نہیں اسی پر مسیح علیہ السلام بلکہ کل انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام گذرے ہیں نصاریٰ کو جس شخص نے صراط مستقیم سے

ہٹا کر گمراہی کا راستہ دکھلایا وہ اونکا وہی تنہا دوست پولس تھا جو دراصل یہودی قوم میں سے تھا اسنے انھیں حق کے راستہ سے بہکا کر ضلالت کے گڑھے میں ڈھکیلا حتیٰ کہ وہ اوس راستہ اور مذہب سے دور ہٹ گئے جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بتلایا تھا یہ اہل عرب اوسی راستہ پر گامزن ہیں اور اللہ تبارک وتعالےٰ جل مجدہ نیز اونکے نبی برحق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں جن باتوں کا حکم فرمایا ہے اونپر کاربند ہیں راج قول اور صالح عمل اونھیں کے ہیں کیونکہ انھوں نے دنیا کو تینع طلاقیں دیدیں اور حاصل کرنے کے بعد اوسے چھوڑ دیا۔ نیز ے باپ نے جس چیز کو اپنے لئے پسند کیا ہے تجھے بھی چاہیئے کہ اوسے ہی اپنے لئے پسند کرے اوس نے کہا خدا کی قسم آپ نے جو کچھ فرمایا ہیں اوس سے اچھی طرح واقف ہوں اور جس چیز کو آپ نے اپنے لئے پسند فرمایا ہے میں بھی اپنے لئے اوسے ہی پسند کرتی ہوں وانا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان سیدنا محمدا رسول اللہ (میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)

کہتے ہیں کہ آپ اپنی صاحبزادی کے ایمان لے آنے سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا پیاری بیٹی۔ ہمیں اس کافر ملعون اور فاجر شخص کے متعلق کیا کرنا چاہیئے۔ اوس نے کہا شرجون وزیر نے مجھ سے کہا تھا کہ اشفکیاس آپ کے گرفتار کرنے پر مصر ہے کیونکہ اُسے آپ کے متعلق شبہ ہے کہ آپ اوسے مغلوب کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا اگر یہ بات ہی تو تو ہماری ضیافت کا سامان کر اور اوس میں اوسے نیز اوس کے خاص خاص لوگوں کو بھی مدعو کر میں اپنے ساتھیوں کو سمجھا دوں گا کہ جسوقت وہ کھانے پینے میں مشغول ہوں اوسیوقت اون کو گرفتار کر لیا جائے اگر ہمنے اونھیں اس ترکیب سے گرفتار کر لیا تو

ع ایک یا دو طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا ہے کیونکہ رجعی طلاق ہے مگر تین طلاق کے بعد مطلقہ اس مرد پر بالکل حرام ہو جاتی ہے رجوع کرنے کا حق باقی نہیں رہتا تاوقتیکہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے اس لئے تین طلاقیں دیں تاکہ رجوع نہ کر سکیں ۱۲ منہ

پھر دونوں قلعے ہمارے قبضہ میں ہونگے پھر ہم ان اسیروں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے سپرد کر کے یہ مشہور کر دیں گے کہ ہم عربوں کے ہاتھوں سے چھوٹ کر بھاگے ہیں اور اس ترکیب سے قلعہ قرقیسیا میں داخل ہو جائیں گے ممکن ہے کہ وہ بھی ہمارے ہاتھوں فتح ہو جائے میری رائے میں تو یہی عمدہ ترکیب آئی ہے۔

حضرت واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ صبح اس لڑکی نے اپنے آدمیوں کو کھانا پکانے اور حلوہ وغیرہ تیار کرنیکا حکم دیا جب سب کچھ تیار ہو چکا دستر خوان بچھا کر اوس پر انواع واقسام کے کھانے چنے گئے تو یہ اوس قلعہ کیطرف چلی اور اشنفکیاس کے پاس پہونچکر مؤدب ہو کے کھڑی ہو گئی اشنفکیاس بھی اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوا اور کہنے لگا یوقنا بادشاہ کیسے ہیں اور اونکا کیا حال ہے۔ اسنے کہا بادشاہ۔ وہ رات بھر نہیں سوئے قیامت اور عذاب دوزخ سے تمام رات گھبراتے رہے اور اونھوں نے آج ہی ارادہ کر لیا تھا کہ قرقیسیا پہونچکر مرقس کی خدمت میں حاضر ہو جائیں مگر میں نے اس لئے روک لیا کہ آپ اون کی ضیافت کریں اور خود اپنے ساتھ اونھیں جرجیس نبی کی خدمت میں لیکر حاضر ہوں تاکہ وہ اونھیں پھر اپنے دین میں لوٹا لیں میں آپ کی خدمت میں اسوقت اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ نیز آپ کے تمام دوست واحباب میری ضیافت میں شریک ہوں ماحضر جو کھانا موجود ہے، تناول فرمائیں اور شراب ناب جو میسر ہو نوش کریں غریب خانہ پر جو کچھ ہے وہ سب آپ ہی کے فضل وکرم اور انعام واحسان کے صدقہ میں ہے اگر آپ اُسے قبول فرمائیں گے تو میری سرفرازی کا باعث ہوگا۔

کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت یوقنا رحمہ اللہ تعالےٰ اس کے یہاں رات کو نہیں ٹھہرے تھے اگر آپ ٹھہر جاتے تو یہ آپ کو حسب دلخواہ گرفتار کر لیتا اس لئے اس کے دل میں آپ کی طرف سے ملال تھا لہذا اوسنے ضیافت میں جانے سے انکار کر دیا۔ وزیر شرجون نے کہا یہ رائے ٹھیک نہیں اگر آپ ضیافت میں شریک نہ ہوئے تو یوقنا کے دل میں آپ کی طرف سے نفرت بیٹھ جائے گی۔ اور بادشاہ آپ کس مغالطہ میں پڑ گئے حالانکہ وہ اپنے بلکہ کئے پر خود نادم اور اپنے گناہوں پر منفعل اور شرمسار ہیں آپ اونکی لڑکی کے یہاں

کھانا کھانیکے بعد اپنے یہاں اون کی ضیافت کرنا اور جسوقت وہ یہاں آجائیں، تو جو کچھ آپ کرنا چاہیں کرلینا۔

کہتے ہیں کہ شہرجون کی یہ گفتگو درپردہ تھی اور لڑکی کو اس کی خبر نہیں ہوئی اشفکیاس وزیر کی گفتگو کے بعد کھڑا ہوا اور چونکہ اس کے کوئی لڑکا نہیں تھا جو اس کے بعد تخت و تاج کا مالک ہوتا اس لئے یہ وزیر سے کہنے لگا کہ جب تک میں لوٹ کر آؤں قلعہ کی حفاظت تیرے ذمہ ہے۔

کہتے ہیں کہ اسنے ارکان سلطنت اعیان مملکت اور محافظین کو اپنے ساتھ لیا اس کی بیوی آگے آگے تھی اور بیوی کی لونڈیاں اور باندیاں ہاتھوں میں شمع لئے ہوئے سامنے چل رہی تھیں وزیر سمجھ گیا تھا کہ اب ان میں سے کوئی شخص بچکر آنے والا نہیں ہے جب اشفکیاس قلعہ زلوبیا میں پہونچا تو چونکہ حضرت یوقنا رحمہ اللہ تعالی اپنے ساتھیوں کو پہلے ہی سمجھا چکے تھے اوسکے پہونچتے ہی آپ اور آپ کے ساتھی جلدی سے بطور استقبال کے اوس کی طرف لپکے جب آنکھیں چار ہوئیں تو حضرت یوقنا رحمہ اللہ تعالے اشفکیاس کی طرف معانقہ کی غرض سے بڑھے اور اپنے سینہ سے لگا کر اس طرح دبوچ لیا جس طرح شیر اپنے شکار کو دبوچ لیتا ہے اور اسی طرح آپ کے ساتھیوں نے دبوچ دبوچ کر فوراً سب کو قتل کرڈالا اور بغیر ہلدی پھٹکری لگے ایسا عمدہ رنگ آیا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی اور قصہ پاک ہوگیا۔ پھر فوراً قلعہ زبا کی طرف چلے وہاں شہرجون منتظر بیٹھا تھا دیکھکر ہنسنے لگا زور سے کلمۂ توحید پڑھا اور کہا شاباش یا عبداللہ شاباش اللہ تبارک وتعالےٰ نے آپ کے سینہ کو اسلام سے بھردیا ہے اور مالک زمین وآسمان آپ سے راضی ہوگیا ہے۔ آپ نے بھی اسے جزا ر خیر کی دعا دی اشفکیاس کو قلعہ کا مالک بنایا لوگوں کو بلا کر اسلام پیش کیا جو اسلام لے آیا اوسے بھی چھوڑدیا اور جو نہ لایا اوسے بھی

عہ یہ ترجمہ ہے ولم ینتطح فیہا شاتان کا جس کے معنی ہیں کہ دو بکریاں بھی اس بارے میں نہ لڑسکیں یہ ایک مثل ہے کہ جب کوئی کام بہت آسانی سے ہوجاتا ہے اور کسی قسم کا شر و فساد نہیں ہوتا تو عرب والے کہتے ہیں کہ یہ کام ہوگیا اور دو بکریاں تک بھی نہ لڑیں یعنی کسیکو کانوں کان بھی خبر نہ ہوئی ۱۲ منہ

چھوڑ دیا البتہ بعض کی ضمانت بعض سے لی تا کہ ان میں سے کوئی شخص بھاگ کر والی قرقیسا کے پاس اس واقعہ کی اطلاع نہ کردے۔

چند روز گذرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن غسان اور حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالےٰ عنہما مع دو ہزار سواروں کے آپہونچے حضرت یوقنا رحمہ اللہ تعالےٰ نے دوسروں کو دکھلانے کے لئے تا کہ کوئی سمجھ نہ سکے کہ کیا معاملہ ہے اور راز نہ کھل جائے بظاہر اون کا مقابلہ کرنا شروع کیا اور پانچ روز تک برابر لڑتے رہے اور خفیہ طریقہ سے کہلا بھیجا کہ یہ دونوں قلعے میرے قبضہ میں ہیں میں تمہیں آج رات کو انھیں سپرد کردوں گا اور خود ہزیمت کھا کے قرقیسیا کی طرف بھاگوں گا ممکن ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ اوس کو بھی میرے ہاتھ سے فتح کرادیں۔ چنانچہ جب رات ہوگئی تو شرجون کو حکم دیا کہ یہ دونوں قلعے مسلمانوں کے سپرد کردیئے جائیں اس حکم کا ملنا تھا کہ مسلمان زور زور سے تکبیر پڑھتے ہوئے قلعوں میں داخل ہوئے ہر چہار طرف منادی نے چیخ چیخ کر پکارنا شروع کیا اور چاروں طرف سے تلواریں بجلی کی طرح کوندتی دکھلائی دینے لگیں اتفاق وقت اسی دن والی قرقیسیا نے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں آپ کے عربوں سے بھاگنے اور دین مسیحی میں رجوع کرنے کی خبر سنکر تحفے وتحائف روانہ کئے تھے اور آپکو مبارکباد دی تھی کہ آپ صحیح وسلامت عربوں کے پنجوں سے نکل آئے اور اپنے دین میں پھر داخل ہوگئے آپ نے اون قاصدوں کو اپنے ساتھیوں کے خیمہ میں جو شرق کی جانب نصب تھے ٹھہرایا تھا جب مسلمانوں کا لشکر قلعہ زبا میں داخل ہوا تو حضرت یوقنا رحمہ اللہ تعالےٰ نے رونا چلانا اور شور وفریاد کرنا شروع کیا اور کہا مجھے اپنے دین کی قسم عرب شیطان ہیں اس کے بعد مسلمانوں نے مصلحتاً رات کو دوسرے قلعے زلوبیا میں سے بھی آپکی صاحبزادی کا کچھ مال واسباب لوٹ لیا اور حضرت یوقنا اور آپ کے ساتھی قرقیسیا کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔

حضرت ظریف بن احمد بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ جو ہمیشہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صحبت میں رہا کرتے تھے اُنھوں نے اس واقعہ کے متعلق حسب ذیل اشعار

قلمبند کئے گئے تھے۔ **اشعار**

اتینا الی ارض الفرات مع الن با — ونحن ستروم الروم من کل فاجر

ہم سرزمین فرات کے قلعہ زبا میں آئے — اور ہم روم کے ہر ایک بدکار کی جستجو میں ہیں

وقد امنا بیث الحروب وسمھا — ھمام شجاع قاتل کل کافر

ہمارے آگے آگے شیر جنگ ہے اور لڑائی کے تیر۔ بزرگ دلاور ہر کافر کو قتل کرنیوالا

واعنی بہی قتنا علیہ تحیۃ — بناصب للاعداء بحیلۃ غادر

میری مراد ان او صاف سے یوقنا ہے جس پر سلام ہو۔ جو دشمنوں سے مکروحیلہ کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔

وقاتل ابناء الصلیب وحربھم — بحد حسام ماضی القطع باتر

جس نے صلیب والوں اور ان کے لشکر سے جنگ کی۔ تیزی شمشیر قاطع اور بران کیساتھ

وصاح علی الملعون صاحب زلوبیا — فاوردہ فی الحال سکنی المقابر

ملعون والی زلوبیا کے مقابلہ میں چیخا۔ اور پھر اوس کو قبر میں رہنے کیلئے داخل کردیا

وملکتا القلعتین کلاھما — بسعد واقبال ونصرۃ قادر

ہمیں ان دونوں قلعوں کا مالک کردیا۔ سعادت و اقبال اور خدا داد نصرت کے ساتھ۔

سیحظی غدا یا لبعث یوم معادہ — بروح وریحان وحور قواص

بہت جلد حشر کے دن بہرہ ور ہوگا۔ آسائش و تنعم اور حوران بہشتی کے ساتھ۔

کہتے ہیں کہ جب انتشکیا اس کا قصہ ختم ہوچکا تو حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے لے بھاگنے کے بہانہ سے اپنی لڑائی ساتھیوں اور ان ایلچیوں کے ساتھ جو قرقیسیا سے آئے تھے قرقیسیا کی طرف چلے اور اس طریقہ سے کہ گویا شکست کھاکر بھاگے ہیں شام کے وقت قرقیسیا پہونچے ایلچیوں نے شہریاض بادشاہ کے سامنے آپ کو پیش کیا اور بتلایا کہ عربوں نے دونوں قلعے چھین لئے اور ان کے ساتھ برا سلوک کیا شہریاض کو یہ سنکر اپنی ہلاکت کا یقین ہوا آپ نے اس سے فرمایا سردار آپ خوف نہ کیجئے آپ کے سامنے ہم اون سے لڑنے کے لئے تیار ہیں اگر وہ یہاں آئے اور ہمارے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تو ہم آپ کو دکھلا دیں گے کہ مرد اسطرح

لڑا کرتے ہیں اور آپ تعجب کریں گے آپکو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہونچنے دیں گے اور اتنا لڑیں گے کہ وہیں میدان جنگ میں آپ ہماری نعش پائیں گے۔ اوس کو آپ کے کہنے کا یقین آگیا خوش ہوکر آپ کو خلعت دی اور اپنے پاس ہی ایک مکان میں آپ کے رہنے کا انتظام کر دیا۔ اسی رات اس نے ایک قاصد اپنے ماموں کے پاس جو ربیعہ کا حاکم تھا اور راس العین میں رہا کرتا تھا روانہ کیا کہ آپ عربوں کے مقابلہ میں ہماری مدد کیجئے۔ انھوں نے زبا اور زلوبیا دونوں قلعے فتح کر لیئے ہیں معظم و مکرم والی حلب یوقنا اون کے پاس کچھ دن رہنے کے بعد بھاگ آئے ہیں اور میرے پاس موجود ہیں۔

یہ قاصد دیر مریع۔ اور مجدل ہوتا ہوا راس العین پہونچا تو اس بادشاہ کو ایک نہایت مستحکم قلعہ کے اندر دیکھا یہ اوسے اور زیادہ آلات حرب سے آراستہ کر رہا تھا خندقیں چوڑی اور گہری کھودوا رہا تھا ڈیرے اور خیمے قلعہ کے غرب کی جانب نصب کرا رکھے تھے جنمیں سرنگیں کھدوا رکھی تھیں اور حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے لشکر کے آنے کا منتظر اور لڑائی کے لئے بالکل کیل کانٹے سے لیس اور تیار تھا جزیرہ بنی تغلب کے تمام عرب اس کے پاس جمع تھے اون کی ضیافت کا سامان اور انتظام کرا رکھا تھا سرداران بنی تغلب جیسے نوفل بن مازن فرید بن تغلب بن عاصم اشجع بن وائل۔ میسرہ بن وائل۔ میسرہ بن عاصم حزام بن عبداللہ اور قارب بن عاصم کو اپنے پاس بلا کر اون سے کہہ رہا تھا جوانان عرب! تمہارے بڑے چھوٹے آزاد اور غلام ہمیشہ سے چرواہی کا کام کرتے رہے ہیں اور ہمنے ہمیشہ تمہارے واسطے اپنی زمینیں خواہ وہ بنجر ہوں یا عمدہ اسی کام کے لئے چھوڑ رکھی ہیں۔ اور تمہیں کبھی منع نہیں کیا کہ تم اُس میں چرائی مت کرو اور تم جو کچھہ بھی محصول میں اون وغیرہ دیتے رہے ہم اوسی کو لیکر تم سے خوش رہے اور تم سب ہماری امان میں ہو یہ تمہارے ہی بنو عم اور برادری کے لوگ ملک شام اور وہاں کے قلعوں پر ارض مصر اور جو اوس کے ممالک محصورہ تھے سب پر قابض ہو گئے ہیں اور اوٹھیں پر بس نہیں کی بلکہ اب اونھوں نے ہماری طرف فوج کشی کی ہے اور چاہتے ہیں کہ ہمسے لڑ بھڑ کر ہمیں ہمارے ملک سے نکالدیں یہ تم جانتے ہو اگر وہ تمپر قابض ہو گئے تو پھر نہ تمہاری جان کی خیر ہے نہ مال کی

جب تک تم اون کے دین میں داخل نہیں ہو جاؤ گے اوسوقت تک وہ کبھی تمسے خوش نہیں ہو سکتے ہاں اگر تم اپنے دین اہل وعیال اور مال واسباب کے واسطے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ تو پھر تمہارا کچھہ نہیں بگاڑ سکتے تمہیں چاہیئے کہ تم ایک دل اور ایک زبان ہو کر ایک ایسی متحدہ طاقت بن جاؤ کہ تمہاری ہوا تک کی خبر دوسرے تک نہ پہونچ سکے جبلہ بن ایہم اور آل غسان جس طرح ملک ہرقل کے ساتھ شیر وشکر ہو کر اون سے لڑے تھے تم بھی اسیطرح بالکل ایک ہو جاؤ اگر ہم نے اونھیں فتح کر لیا تو پھر تمام ممالک مقبوضہ نصف ہمارے اور نصف تمہارے ہونگے اور اگر پانسہ پلٹ گیا تو پھر ہم تم سب ایک دین پر مر مٹیں گے اور تاریخ کے صفحات ہمارے تمہارے کارناموں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مزین رہیں گے۔

کہتے ہیں کہ اونھوں نے یہ سنکر اوس کی تجویز کو قبول کر لیا تھا اور آپس میں معاہدہ ہو گیا تھا کہ سب کو ملکر ایک ہی تلوار سے مر جانا چاہیئے اور بادشاہ نے معاہدہ کے بعد اونکو مال واسباب اور ہتھیار تقسیم کر دیئے تھے اور یہ بالکل بادشاہ کے ساتھ ایک ہو گئے تھے۔

کہتے ہیں کہ یہ قاصد بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا اور اوس کے بھلیجے شہر یاض نے جو کہ سے خط لکھا تھا اوسے دیا۔ شہر یاض نے یوریک ارمنی کو جستے نورز۔ سن۔ تل عرب۔ عابدین اور سوائد کے اونچے اونچے ٹیلوں پر عمارتیں بنوائیں تھیں، اپنی کمک کے لئے لکھا تھا چنانچہ بادشاہ نے چار ہزار فوج دیکر اوسے قرقیسیا کی طرف روانہ کر دیا ادھر شہر یاض نے اوس پل کو جو خابور کی سڑک پر بنا ہوا تھا اور جس میں بڑے بڑے لوہے کے ستون لگے ہوئے تھے اور ستونوں پر زنجیریں آویزاں تھیں اور اون زنجیروں پر تختیاں جڑی ہوئی تھیں توڑ وادیا تھا اور اسیطرح فرات کیطرف کا پل بھی برطرف کرادیا تھا شہروں کے چاروں طرف گہری اور چوڑی خندقیں کھد وادی تھیں اور اونھیں نہایت محفوظ کر کے لشکر اسلام کا انتظار کر رہا تھا۔

جب حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ قلعہ غربیہ کے مالک ہو گئے اور شرجون نے حضرت عبداللہ یوقنا رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے بموجب اوس کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں دیدی اور حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ عربوں کو چھوڑ کر قرقیسیا کی طرف چلے گئے تو شرجون مسلمانوں کو قلعہ شرقیہ میں لیگیا اور اشفکیا س کا جو کچھہ مال ومتاع تھا وہ ان کے سپرد

کر کے اونھیں اوس قلعہ کا مالک بنادیا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس خفیہ طریقہ پر حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ کی تمام کارگذاری کہلا بھیجی مسلمانوں نے یہ سنکر حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں دعاء خیر کی اور غائبانہ شکریہ ادا کیا اور حضرت عبداللہ بن غسان اور حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے پاس لکھ بھیجا کہ قلعہ شرقیہ میں کی رتی برابر بھی کوئی چیز ادھر سے اودھر نہ ہو جسوقت حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ آجائیں تو وہ اونھیں سپرد کر دی جائیں تاکہ وہ اپنی دختر نیک اختر کو بہ تمام وکمال دے سکیں تم کسی معتمد اور بھروسے کے آدمی کو قلعہ سپرد کر کے خود قرقیسیا کی طرف چلے جاؤ۔ اور وہیں ڈیرے ڈالدو۔ والسلام۔

کہتے ہیں کہ جب یہ خط ان دونوں حضرات کے پاس پہونچا تو جو کچھہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انھیں لکھا تھا اس کی تعمیل پر آمادہ ہو گئے چنانچہ قلعہ غربیہ پر اخوص بن عامر اور قلعہ شرقیہ پر زیاد بن اسود کو سو سوار دیکر مسلط کیا اور خود قرقیسیا کیطرف روانہ ہو گئے راستہ میں دریائے فرات حائل ہو گیا وہاں کے باشندوں نے دریا میں جہاں تھوڑا اور پایاب پانی تھا اوسے بتلایا یہ رات بھر اوسے عبور کرتے رہے اور صباح ہوتے ہی جہاں دشمن کا لشکر پڑا ہوا تھا پہونچ گئے۔ ماجن۔ محولہ۔ بدبل اور صور کی طرف ایلچی روانہ کئے جنھوں نے وہاں پہونچکر اون کے باشندگان کو امان دی اون کے گھروں میں ٹھہرے اور کہا کہ اگر ہماری فتح ہوئی تو ہم تمہارے ساتھ نہایت احسان سے پیش آئیں گے اور گر خدانخواستہ شکست ہوئی تو اس عہد کے موافق تمہارا شکریہ اداکر کے واپس ہو جائیں گے چنانچہ وہ اسپر راضی ہو گئے اور اُنھیں غلہ فروخت کر دیا۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایلچی بھیجکر ان گاؤں والوں کو راضی کر لیا تو چند روز کے بعد حضرت سہیل بن اساف تیمی کو جو اولین صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے تھے سو آدمی دیکر ماسکین کی طرف روانہ کیا تاکہ وہاں سے رسد کا سامان لائیں آپ اپنے ساتھیوں کو لیکر چلے اور شمسانیہ پہونچکر تاخت وتاراج کر کے کچھہ مال جمع کیا اور چلدیئے اچانک نوفل بن مازن جو شہر باض کے سرداران لشکر میں سے

تھا پانچسو سواروں کے ساتھ آگیا اور آپ نے جو کچھ جمع کیا تھا سب چھین لیا آپس میں جنگ ہونے لگی مسلمانوں نے خلوص نیت کے ساتھ حملہ کیا اون کے دل ایمان سے بھرے ہے تھے اور زبانیں خداوند تعالےٰ کے ذکر میں چل رہی تھیں وہ یہاں تک لڑے کہ تیس مسلمان شہید ہو گئے سینتالیس بھاگے اور ستائیس گرفتار ہو گئے جن میں سہیل عــہ بن اساف بن عدی بھی تھے بھاگنے والوں نے جو ماجرا گذرا تھا مسلمانوں کے لشکر میں بیان کیا جس سے مسلمانوں کو سخت صدمہ ہوا اور نہایت شاق گذرا۔

سالم دوسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ شمسانیہ کے غزوہ میں حضرت سہیل بن اساف کے ہمراہ میں بھی تھا جب نوفل بن مازن ہمپر حملہ آور ہوا تو خدا کی قسم ہم اتنی بے جگری کے ساتھ لڑے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں لڑے تھے مگر قسمت نے یاوری نہ کی اور ہزیمت ہو گئی اور جسے بھاگنا تھا وہ بھاگ کھڑا ہوا۔

سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ نوفل بن مازن نے لوگوں کو گرفتار کرنے کے بعد رسیوں سے باندھا بعض کو بعض کے ساتھ کس دیا اور اپنے گھوڑوں سے اون کے پیروں کی رسیوں کو مضبوط باندھ کے راس العین کی طرف لیچلا راستہ میں کسی نے اسے خبر دی کہ شہریاض شقب کی جانب مرج الطیر کے مقام میں پڑا ہوا ہے یہ اسیطرف چلا اور اوس کے ساتھ اسکے قبیلہ کے چالیس آدمی موجود تھے۔ یہ اون قیدیوں کو شہریاض کے پاس لیگیا اور اوس کے پاس کھڑا کر کے اون کے تمام حالات سے اوسے اطلاع دی شہریاض نے ان سب کے قتل کر دینے کا حکم دیا اور یہ سب اسیوقت شہید کر دیئے گئے اخیر میں حضرت سہل بن اساف کی باری تھی آپ نہایت وجیہہ۔ خوبصورت اور ایک حسین نوجوان تھے جب آپ کو شہید کرنے لگے تو رؤسائے نصاریٰ میں سے ایک شخص نے جسکا نام توتا ابن یورک تھا اور جو کفر توثا کا حاکم تھا اسنے شہریاض سے سفارش کی کہ اسے چھوڑ دیا جائے چنانچہ شہریاض نے انھیں اوس توتا کے حوالہ کر دیا اور یہ آپ کو لیکر اپنے مکان واقع

عــہ اس حساب سے بجائے سو کے ایک سو چار ہو گئے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

کفر تو تائب ہوا چلا گیا۔

کہتے ہیں کہ اس کی لڑکی نے جب آپ کو دیکھا تو اپنے باپ سے آپ کے متعلق دریافت کیا اوسنے کہا بیٹی۔ مسیح علیہ السلام نے اس نوجوان کی محبت میرے دل میں ڈالدی میں نے بادشاہ سے اس کی سفارش کی اور اوسنے اسے میرے حوالہ کردیا اب اسے تو اپنے پاس رکھہ چنانچہ یہ لڑکی آپ کو اپنے ہمراہ باغ میں جہاں وہ رہا کرتی تھی لے آئی اور محلسرا میں داخل کردیا ایک روز یہ لڑکی باغ میں آئی تو آپ کو دیکھا کہ آپ یہ آیت تلاوت فرمارہے ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ[ع] جب اوسنے یہ کلام پاک سنا تو اس کے دل میں گھر کر گیا کہنے لگی یہ فصیح عمدہ پاکیزہ اور آسان کلام کس کا ہے آپ نے فرمایا مالک الملک خدائے علام کا یہ کلام ہے جو حضرت سید الانام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اسنے کہا کہ محمد جنکا اس کلام میں ذکر ہے وہ یقیناً تمہارے نبی معلوم ہوتے ہیں مگر یہ اون کے ساتھ جن کی شان میں والذین معہ ہے یہ کون حضرات ہیں۔ آپ نے فرمایا والذین معہ سے مراد آپ کے یار غار اور وزیر اعظم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہیں اور اشداء علی الکفار سے مراد فتوحات موجودہ کے مالک اور ان فوجوں کے بھیجنے والے حضرت سیدنا عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ ہیں اور رحماء بینہم سے آپ کے کاتب وحی اور داماد حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ ہیں اور اور تراہم رکعاً سجداً سے آپ کے چچازاد بھائی اور آپ کی تلوار کے مالک حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں پھر دیر تک یہ لڑکی آپ سے گفتگو کرتی رہی اسکا نام ابرنیتا تھا اور یہ اپنے قلم سے توریت اور انجیل لکھا کرتی تھی عربی خوب بولتی تھی اور اکثر اپنے علماء دین سے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا کرتی تھی مگر اسے آپ کے متعلق کوئی

ابرنیتا کا ایمان۔

---

ع محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھی کفار پر سخت اور آپس میں نرم ہیں تو اونکو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع اور سجدوں میں مشغول رہتے ہیں اللہ کا فضل اور اوسکی رضا ڈھونڈھتے رہتے ہیں اون کے چہروں پر سجدوں کے نشان ہیں ۱۲ منہ

کچھہ نہیں بتلانا تھا حتیٰ کہ حضرت سہل بن اساف اس کے ہاتھوں لگے اور اسنے آپ سے دریافت کیا کہ جن لوگوں کا تم نے مجھ سے ذکر کیا ہے وہ کیسے لوگ ہیں آپ نے فرمایا وہ بولتی ہیں تو بالکل سچ بولتے ہیں اور جب جہاد کرتے ہیں تو پیچھے ہٹنا نہیں جانتے۔ جب کسی تیز اور عمدہ سواری پر سوار ہوتے ہیں تو اپنے سانھیوں سے سبقت لیجانے کی کوشش کرتے ہیں جب وادی طلب میں قدم رکھتے ہیں تو دوسرے کا سہارا نہیں ڈھونڈھتے اور جب میدان کارزار کی جھلک دیکھہ لیتے ہیں تو پھر ہمہ تن اوس کے مشتاق ہو جاتے ہیں اونکی دل ہیں یہ الہام ڈالدیا گیا ہے کہ رجالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الخ یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ جس بات کا خدا سے عہد کر لیا اوسے سچ کر دکھایا پھر آپ نے حسب ذیل اشعار پڑھے

رجال من الاحباب تاہت نفوسہم ینادونہ خوفاً ویدعونہ قصداً

یہ اون دوستوں میں سے ہیں کہ جن کے نفس شوق خدا میں سرگرداں ہیں۔ اللہ کو اوس سے خوف کھاکر پکارتے ہیں اور گڑگڑاکر دعا مانگتے ہیں۔

وقاموا اللیل والظلام معتبس الیٰ منزل الاحباب فاستعملوا الکدّ

رات کی بھیانک اندھیری میں دولت کو ڈھونڈھنے نکلتے ہیں اور بہت کوشش کیساتھ

یحثون حث الشوق نحو ملیکہم وقصدہم الفردوس من جنۃ الخلد

اپنے مالک کی طرف شوق کے ساتھ چلتے ہیں اور ارادہ اُن کا فردوس کا ہوتا ہے

اولٰئک قوم فی العبادۃ اخلصوا فتاہوا بہ شوقا وما تواب وجدا

یہی قوم اپنی عبادت میں اخلاص سے کام کرتی ہے۔ شوق الٰہی میں سرگرداں ہے اور حالت وجد میں مرتی ہے۔

اس کے بعد اس لڑکی نے پوچھا کہ میں نے ینسا اور یرقنا راہبوں سے سنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ آپ کے نبی علیہ السلام کی دعوت مشرق سے مغرب تک پھیلادیں گے اور آپ کو شرق وغرب کی تمام روئے زمین کا مالک بنادیں گے آپ کے متبعین اپنے

---

عہ ایک نسخہ میں بجائے تاہت بتائے مثنہ کے تاہب بیائے موحدہ ہے جسکے معنے ہیں کہ یہ اون دوستوں میں ہیں کہ جن کے نفس خوف معاصی سے ڈرتے اور کانپتے رہتے ہیں ۱۲ منہ

ماں باپ بھائی بہن سے بھی زیادہ آپ کو افضل و بہتر سمجھیں گے آپ کی وفات کے بعد آپ کی قبر شریف کی زیارت کو جایا کریں گے اور جب کہیں آپ کا ذکر خیر سن پائیں گے تو درود وسلام کی بارش آپ پر کیا کریں گے۔ حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارک میں لوگوں کے لئے دعا اور استغفار فرمایا کرتے تھے اور جب کوئی شخص آپ کے دین میں داخل ہو کر آپ کی تصدیق اور آپ کا اقرار کرتا تھا تو اوس کے حق میں بخشش کی دعائیں مانگا کرتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رات کو آقائے دوجہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب باشی کرنے کی باری میرے یہاں تھی۔ جب تہائی رات گذر گئی فلک ستاروں کو آغوش میں لئے ہوئے گھوم رہا تھا تارے چٹخ رہے تھے۔ شہاب ثاقب ٹوٹ ٹوٹ کر شیاطین پر گر رہے تھے چاروں طرف انوار الٰہی پر کھولے پھر رہی تھی اور ظلمت نے اپنی سیاہ چادر اوتار کر پھینک دی تھی میں میٹھی نیند سو رہی تھی حضور افضل المرسلین واکرم المخلصین میرے پہلو میں آرام فرما رہے تھے کہ اچانک آپ کی آواز نے مجھے جگا دیا آپ فرما رہے تھے اے غفلت کے سرمہ والی آنکھ اپنی نیند سے چونک قیامت کے لئے عمل کر عقلمند اسی وقت اوٹھ کر اپنے مالک کے سامنے سر نیاز جھکایا کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نماز کے لئے اوٹھی اور ہم دونوں کھڑے امت کے لئے دعا رشفاعت کرتے رہے حتیٰ کہ صبح نے اپنا جلوہ دکھایا اور روشنی نمودار ہوئی حضور نے مجھسے فرمایا نماز اور استغفار کے لئے تیار ہو جاؤ اور مالک عزیز و غفار سے اپنی گناہوں کی معافی چاہو میں فوراً آپ کے حسب منشا کھڑی ہوئی اور اپنے مقصد و مراد کو پہونچگئی جب آپ تسبیح سے فارغ ہوئے اور جسم اطہر سے ہر طرف خوشبو مہکنے لگی تو میں نے دیکھا کہ آپ ٹھنڈے سانس بھر رہے ہیں اور اپنی شہادت کی انگلی دانتوں پر مار رہے ہیں میں نے عرض کیا اے دین و دنیا کے بادشاہ اور اے بہترین خلائق عرب لوگ دانتوں پر انگلی تو اسوقت مارا کرتے ہیں جب کوئی بہت بڑا اہم کام آپڑے یا سخت پریشانی لاحق ہو آپ نے فرمایا اسوقت مجھے گنہگار امت یاد آگئی اور مجھے اخلاص کی

ساتھ محبت کرنے والوں کی محبت سنانے لگی کیونکہ اللہ پاک تبارک وتعالےٰ کا یہ ارشاد ہو لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ٥ کہ میں دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھر دوں گا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے آپ پر یہ آیت نازل نہیں فرمائی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ کہ اللہ تبارک وتعالےٰ آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کردینگے خدا کی قسم آپ اور آپ کی تمام امت کے گناہ باری تعالےٰ جل مجدہٗ معاف فرمائیں گے کیونکہ وہ خود فرماتے ہیں وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنی آپ کا رب آپ کو بہت جلد (منصب شفاعت) عطا کریگا کہ آپ رضامند ہوجائیں گے۔ یا نبی اللہ۔ آپ وہ ہستی ہیں کہ آپ کے انوار وتجلیات سی زمین وآسمان اور عرش وکرسی کو پیدا کیا اور آپ وہ ذات اقدس ہیں کہ جن کے دریاک پر قربت کا براق حاضر ہوا آپ وہ ہیں کہ عالم ملکوت آپ پر منکشف ہوا اور قہر وجبروت کی بارگاہ مقدس پر آپ کو پہونچایا آپ وہ ذات اعلیٰ ہیں کہ آپ کو لیلۃ القدر میں ایسی خبر دیگئی آپ بطحا (مدینہ شریف) اور حرم (مکہ معظمہ) کے مالک ہیں آپ کے آگے پتھر موم ہیں آپ پر درخت درود وسلام بھیجتے ہیں آپ کے لئے چاند دو ٹکڑے ہوگیا آپ پر یاایھا النبی جاھد الکفار[عہ] نازل ہوئی آپ مقام عرفات اور منیٰ کے مالک ہیں آپ شکر وثنا کے ساتھ مخصوص ہیں آپ سے زیادہ خداوند تعالےٰ کا شکر اور تعریف کوئی شخص نہیں کرسکتا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ آپ کو بہت جلد امت کے بارہ میں منصبِ منت واحسان پر پہونچادیں گے کیا حق سبحانہ وتعالےٰ نے آپ سے مقام محمود کا وعدہ نہیں فرمایا کیا لواے حمد تیار نہیں کیا حوض کوثر نہیں بخشا امت کو انوار سعادت کا تابندہ موتی عنایت نہیں کیا توفیق کے ابر کو ان پر رحمت برسانے کے لئے مامور نہیں فرمایا۔ آپ کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ہاتھ میں قبولیت کے جواہرات کا جھنڈا نہیں دیا اور کیا اوپر عسیٰ[عہ] ان یبعثک ربک مقاما محمودا نہیں تحریر فرمایا پھر اے اللہ کے نبی آپ امت کے بارہ میں کیوں گھبراتے ہیں حالانکہ خود اللہ جل جلالہ وعم نوالہ

---

عہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کافروں سے جہاد کیجئے ۱۲ منہ عہ قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود (شفاعت کبریٰ) پر پہونچا یگا ۱۲ منہ

نے آپ کی امت کو دنیا کے تمام آدمیوں سے زیادہ فضیلت بخشی ہے اور فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اے میرے سردار اور سرتاج آپ جانتے ہیں کہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام نے آپ کا وسیلہ پکڑا تو اون کی خطا معاف ہوئی نوح علیہ السلام نے آپ کا واسطہ دلایا تو غرق ہونے سے بچے ابراہیم علیہ السلام کو باوجود اون کے اتنے بڑے مرتبہ کے آپ ہی کے طفیل سے آگ سے بچایا اور موسیٰ علیہ السلام نے اتنے بڑے تقرب اور مرتبہ کے ہوتے ہوئے آپ ہی کے ذریعہ اور وسیلہ سے شرح صدر اور کام کی آسانی کا سوال کیا۔

کہتے ہیں کہ حضرت سہل کی منشا اس تمام مناقب اور تعریف سے یہ تھی کہ یہ لڑکی دین اسلام میں داخل ہو جائے۔ چنانچہ جب اوسنے آپ کی یہ تقریر سنی تو کہنے لگی کہ اچھا اگر کوئی شخص آپ کے دین میں داخل ہو جائے اور آپ کے کلمہ کا قائل ہو جائے تو اُسے کیا اجر ملیگا آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے کہ جیسے اوس کی ماں نے اوسے ابھی جنا ہے اوس کے کل گناہ مٹ جاتے ہیں اور جنت اور رضوان اوسے ملجاتے ہیں اللہ پاک تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا کہ جو برے عمل کرتا ہے یا اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے (یعنی گناہ کرتا ہے) اور پھر حق تعالےٰ سے مغفرت چاہتا ہے تو حق تعالےٰ کو وہ شخص بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتا ہے۔ جب برزنیا نے یہ سنا تو اوس کے دل میں یہ کلام اثر کر گیا فوراً کہنے لگی اَنَا اَشْهَدُ عــہ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ آپ اس کے اسلام لانے سے بہت خوش ہوئے پھر اس لڑکی نے کہا اب تک آپ اس راز کو چھپائے رکھئے جب رات ہو جائے گی تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گی آپ مجھے لیکر لشکر اسلام میں چلئے۔

صاعد بن عدی نمیری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے راس العین کا مال اور بادشاہ شہریاض کا خزانہ پیش کیا جارہا تھا تو میرے والد بزرگوار لوگوں کے سامنے اسطرح بیان کر رہے تھے کہ یہ لڑکی حضرت سہل سے صلاح کر کے

---

عــہ تم بہترین امت ہو (جو پردۂ غیب) لوگوں کی (ہدایت) کے لئے بھیجے گئے ہو ۱۲ منہ

عــہ میں گواہی دیتی ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور نہ کوئی شریک و سہیم ہے اور محمد رسول

گھر آئی اصطبل سے دو گھوڑے علیحدہ کئے اور اپنے باپ کے خزانہ سے ایک ہزار دینار بطور زادراہ کے اپنے پاس رکھ چھوڑے جب رات ہوگئی تو ہر طرف متجسسانہ نظر ڈالی محلات کے چاروں طرف جتنے چوکیدار تھے سب کو سوئے ہوئے پایا چور دروازہ کھولکر حضرت سہل کے پاس آئی آپ کے ہاتھ بیر کھولے اور کہا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کے ساتھ بسم اللہ کرکے اوٹھئے آپ اس کے ساتھ دروازہ پر آئے تب اوسنے آپ کو زرہ پیش کی اور خود بھی ایک اوسی قسم کی زرہ پہنی دونوں دروازہ سے نکلے وہاں دونوں گھوڑے موجود تھے سوار ہوکر چلے جب کفر توما سے چھ عـہ میل نکل چکے تو اچانک پیچھے سے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنائی دینے لگی برتیانے کہا اگر یہ آنے والے رومی لوگ ہیں تو ان سے میں گفتگو کروں گی اور اگر نصرانی عرب ہیں تو آپ کیجیے ابھی یہ کہنے خاموش ہی ہوئی تھی کہ فوراً تیئس سوار جو سبز لباس پہن رہے تھے اور جنکے سب کے پاس تیز گھوڑے تھے آپہونچے حضرت سہل نے انھیں غور سے دیکھکر پہچانا کہ یہ تو وہی حضرات ہیں جنھیں شہریاض کے سامنے پیش کیا گیا تھا آپ نے اون کے قریب ہوکر سلام کیا اور کہا سبحان اللہ کیا آپ حضرات میرے سامنے شہید نہیں ہوئے تھے اونھوں نے کہا ہاں شہید ہوئے تھے مگر کیا آپکو یہ خبر نہیں کہ شہدا زندہ ہوتے ہیں مرا نہیں کرتے اون کی موت محض یہ ہے کہ ایک جگہ سے تبدیل ہوکر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اللہ تبارک وتعالےٰ نے آج کی رات شہیدوں کی روحوں کو اسلئے بھیجا ہے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کر آئیں اور یہ رات شعبان کی پندرھویں رات تھی آپ نے کہا آپ کے ساتھ میں بھی چلتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ ہی کے ساتھ رہوں انھوں نے کہا یہ تمہارے امکان اور طاقت سے باہر ہے ابھی تمہاری عمر کی اکتالیس راتیں اور باقی ہیں اوس کے بعد تم ہمسے آملوگے رہی یہ لڑکی سو اسکے واسطے اللہ تبارک وتعالےٰ نے جنت میں تمام وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو اپنے دوستوں کے واسطے انھوں نے تیار فرمائی ہیں ایک جواہر اور یاقوت سرخ کا محل حوض کوثر کے پاس بنایا ہے جسکے پردے انوار

عـہ اصل کتاب میں دو فرسخ کا لفظ ہے ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بشیر احمد انصاری ۱۶ صفر المظفر ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸ - اپریل ۱۹۳۸ء

تجلیات سے چمکتے ہوئے اوس میں معلق ہیں اور جس کے گنبد منقش اور تخت زرنگار ہیں قالین گداز موٹے اور دبیز بچھے ہوئے ہیں اور لب نہر کوثر خوشنما گلاس قرینہ سے رکھے ہوئے ہیں محل کے گوشوں میں عمدہ عمدہ اور نفیس نفیس چیزیں چنی ہوئی ہیں اور بے بہا پوشاکیں رکھی ہوئی رضوان اور خدام وفا کے زیوروں سے آراستہ و پیراستہ خدمت کے لئے تیار ہیں اور اوس محل کے دروازہ پر راز سربستہ کے قلم سے یہ لکھا ہوا ہے کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنے تم اپنے عمدہ اعمال کے بدلہ میں جنت کے اندر داخل ہو جاؤ اس لڑکی نے جب شہیدوں سے یہ بات سنی تو کہنے لگی کہ میں نے ایسے کون سے اعمال کئے ہیں کہ جن کی وجہ سے میں ان نعمتوں کے ملنے کی مستحق ہوئی انھوں نے کہا اپنے رب العزت کی توحید بجا لانے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کرنے کے سبب یہ سنکے بے ساختہ اوس کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور اوس کی روح جسد عنصری کو چھوڑ کر عالم بالا چلی گئی۔

حضرت سہیل کہتے ہیں کہ میں نے گھوڑے سے اونز کر اوسے دفن کیا وہ تمام شہید میری نظروں سے غائب ہو گئے میں مسلمانوں کے لشکر میں آکر حضرت عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی رضی اللہ تعالے عنہما سے یہ تمام کیفیت بیان کی اس عجیب واقعہ سے تمام مسلمانوں کے ایمان اور یقین میں اضافہ ہوا اور اس کے اکتالیس روز بعد حضرت سہل رضی اللہ تعالے عنہ کا بھی انتقال ہو گیا اللہ تبارک وتعالے ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔

کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں کا لشکر حضرت عبداللہ بن غسان اور حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ قرقیسیا پہنچ گیا تو مسلمانوں نے اپنی حفاظت وصیانت کے لئے ایک بہت گہری خندق کھودی اور اوس میں ایک ایسا دروازہ رکھا کہ جس کے ذریعہ اسکے اندر آمد ورفت رہے۔

راوی کہتا ہے کہ اسوقت حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ رقۃ البیضار کی طرف تشریف رکھتے تھے آپکو برابر یہاں کی خبریں پہنچتی رہتی تھیں آپ اس تردد میں تھے کہ آیا پہلے شہر یا مض پر حملہ کیا جائے یا حران اور رہا پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ نے

آپ سے فرمایا کہ آپ اوس لشکر کو چھوڑ کر جو آپ کے سامنے آپ ہی سے لڑنے کے لئے بالکل کیل کانٹے سے لیس اور تیار کھڑا ہے دوسرے لشکر کی طرف جانا چاہتے ہیں میری رائے میں بہتر یہی ہے کہ پہلے آپ اسی سے لڑیئے جس وقت اسے آپ شکست دیدیں گے تو آپکی ہیبت ہر طرف غالب ہو جائے گی پھر آپ جسطرف اور جسپر چاہیں حملہ کریں وہ انشاء اللہ تعالے بہت جلد فتح ہو جائیگا۔ حضرت عیاض نے آپ کی اس رائے کو پسند کیا ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ جاسوسوں نے آکر خبر دی کہ شہر باض بادشاہ نبزا اور بہت سے والیان ریاست مثلاً نوفل۔ طرباطس والی دارو المورز۔ حاکم جملین۔ ارمانوس صاحب تل وسمادی۔ ارجو گورنر بارعیہ۔ شہر یاض والی ماردین۔ رودس فرماں روائے حران۔ رہا متفق ہو کر آپ سے جنگ کی تیاری کر رہے ہیں دولاکھ لشکر فراہم کر لیا ہے بادشاہ نے سب نے آپ کے ساتھ لڑنے کا عہد و پیمان کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم اپنے اہل وعیال اور مال واسباب کے ساتھ آپ کی طرف سے اون کے ساتھ لڑینگے۔ لئے یہاں تک تیار ہیں کہ ایک متنفس بھی اگر ہم میں سے موجود رہا تو وہ بھی کبھی پیٹھ دے کر نہیں بھاگ سکتا سب سے پہلے آپ کا مقابلہ برامن قوم آئیگی اور اوس کے بعد رومی لڑیں گے اور یہ تمام فوج دریائے فرات کے اُس طرف پڑی ہے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ سنکر حضرت ولید بن عقبہ رحمۃ اللہ تعالے کو کچھ ہدایت کرکے اون کی طرف روانہ کیا حضرت ولید نے بنی تغلب کے پاس پہونچکر قبیلہ کے سرداروں یعنی نوفل بن مازن۔ عاصم۔ اشجع۔ میسرہ اور خرام وغیرہ کو جمع کیا اور کہا اے جوانان عرب! جو شخص انجام پر نظر رکھتا ہے وہ ہمیشہ خطروں اور آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ تمہیں خود معلوم ہے کہ تم بنی غسان سے زیادہ تیر انداز۔ قوی دل۔ جری اور مرد میدان نہیں ہو اور نہ تم میں کوئی شخص جبلہ بن ایہم جیسا بہادر ہے دیکھو باوجود اوس کے بہادر ہونیکے اوس کے پاس ساٹھ ہزار فوج تھی مگر اوسپر بھی حق تعالے جل مجدہٗ نے ہمیں فتح بخشی اور تنتے میدان میں اوس کے بڑے بڑے دلیروں کو تہ تیغ کر دیا لہذا بہتر یہی ہے کہ تم ہماری پناہ میں آجاؤ اور ہمارے لشکر میں شامل ہو جاؤ یہ سنکر ابا ذالشمطا قبیلہ تو رومیوں کی طرف چلا گیا اور اوس کے علاوہ تمام بنی تغلب کے عربی قبائل خواہ وہ

مسلمان تھے یا کافر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لشکر میں آکر شامل ہوگئے مسلمانوں کی طبیعت اس سے بہت خوش ہوئی اور وہ اون سے کہنے لگے یا معاشر العرب! تمہارے یہاں آنے اور صلیب پرستوں کے چھوڑنے سے تمہارے اوپر اللہ پاک تبارک وتعالےٰ نے بڑی عنایت فرمائی اللہ عزوجل آپ لوگوں کو بہت جلد اپنے دین کی عزت اوراپنے نبی برحق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت و بزرگی دکھلائیں گے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہ نے وعدہ فرمایا ہے اوران کا وعدہ بالکل سچا اور پکا ہوتا ہے کہ وہ ہمیں قیصر وکسریٰ کے ملکوں پر فتح بخشیں گے اور اون کا خزانہ اور مال واسباب سب کچھ ہمکو عنایت کردیں گے مخبر صادق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اللہ پاک فرماتے ہیں وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے (بلکہ جیسا اون سے ہم کہہ دیتے ہیں ویسا ہی وہ بیان کرتے ہیں) اور ہمارے حق میں فرمایا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ کہ بتحقیق ہمنے زبور میں ذکر (یعنی توریت) کے بعد لکھہ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہونگے یہ سن کے وہ لوگ جو اون میں کافر تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے اور یہ تمام کی تمام جمعیت آخر تک مسلمان ہی رہی۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یہ معلوم ہوا کہ اباذا شمطا قبیلہ رومیوں کی طرف چلا گیا ہے تو آپ نے بارگاہ خلافت میں اس کی اطلاع دی خلیفۂ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ہرقل اوراوس کے لڑکے قسطنطین کے نام ایک تہدید نامہ لکھا کہ اگر قبیلہ اباذا شمطا کو تمنے پناہ دی اور اپنی ممالک سے ہماری طرف نہ لوٹایا تو ہمارے ممالک محروسہ میں جتنے نصاریٰ آباد ہیں سب کو قتل کردیا جائیگا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ جب ہرقل اوراوس کے لڑکے کو آپکا یہ فرمان ملا تو اوس نے اوس قبیلہ کو فوراً پیچھے کی طرف لوٹادیا۔

کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بادشاہ شہر یاعض پر

حملہ کرنے کا ارادہ کیا ادھر شہریاض والی قرقیسیا نے مردان لشکر کو جمع کرکے اون سے کہا کہ خوب یاد رکھو تاریخ کی ورق گردانی سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگلے زمانہ کے بادشاہ جب دوسرو پر لشکر کشی کیا کرتے تھے تو مکروحیلہ سے بھی بہت سے کام نکال لیا کرتے تھے میں بھی چاہتا ہوں کہ کل صبح عربوں کی ملاقات کے لئے نکلوں جب میں لشکر کی صفوں سے باہر آؤں تو تم لوگ مجھے گھسیٹ کر گھوڑے سے نیچے ڈالدینا اور بار بار مجھپر تلوار اوٹھانا گویا کہ تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو میں تمسے معذرت کروں گا اور کہوں گا کہ میں تو تمہارا تجربہ کرنا چاہتا تھا کہ تم میں اپنے دین کی کچھ حمیت بھی ہے یا نہیں مجھے یہ گمان تھا کہ تم لوگ ان عربوں سے ڈرگئے ہو اور تمہارے دلوں میں اون کا خوف گھر کرگیا ہے جب تم میری یہ گفتگو سنتا تو پھر میری عزت وتعظیم شروع کردینا اسکے بعد تم عربوں سے جنگ چھیڑدینا جب تم لڑائی میں مشغول ہوجاؤگے تو میں عربوں کی طرف بھاگ جاوں گا اور انسے کہوں گا کہ میں نے چاہا تھا کہ میں شہر تمہارے حوالہ کردوں مگر میری قوم نے خود مجھپر یورش کردی اور جیسا کہ تم نے خود دیکھا ہے مجھے قتل کردینا چاہا مگر میں عذرومعذرت کرکے بچ گیا اور اب موقع دیکھکر تمہارے پاس بھاگ آیا ہوں مجھے تمسے بہت رغبت ہے جب وہ مجھے امن دیدیں گے اور میری طرف سے انھیں اطمینان ہوجائیگا تو رات کو کسی وقت ان کے سردار کو قتل کردوں گا اور یہ میں جانتا ہوں کہ فوج سردار کے قتل ہونے کے بعد لڑائی میں پہلی جیسی چست وچالاک نہیں رہا کرتی۔ قتل کرنیکے بعد میں وہاں سے بھاگ آوں گا یہ سن کے اسکا ارمنی وزیر بولا کہ آپ یہ ذلت کس طرح گوارا کرسکتے ہیں اور اپنی جان کو اتنی بڑی ہلاکت میں کیونکر ڈال سکتے ہیں اور اگر بالفرض آپ ایسا کر بھی گذریں تو عربوں سے ہمیں امید نہیں کہ وہ آپ کو زندہ آنے دیں پھر دوسرے آپ کے ماموں کا ہمیں ڈر ہے وہ کہیں گے کہ تم نے اونھیں عربوں کے پاس کیوں جانے دیا حضرت عبداللہ یوقنا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ واقعی یہ سردار سچ کہتا ہے ہم آپ کو وہاں کسی طرح نہیں بھیج سکتے۔ اوس قوم کے متعلق میں آپ کو زیادہ آسان اور سہل تدبیر بتاتا ہوں آپ اوسپر عمل کیجئے شہریاض بادشاہ اور ارمنی وزیر نے کہا کہ وہ کیا تدبیر ہے آپ نے فرمایا کہ صبح ہم اپنی جمعیت لیکر میدان میں

نکلیں گے اور حتی المقدور جہاں تک ممکن ہوسکیگا جان توڑ کر لڑیں گے اور اسقدر کہ آپ بھی دیکھکر حیران رہ جائیں گے اوس کے بعد ہزیمت کھا کے شہر پناہ میں داخل ہو کر قلعہ بند ہو جائیں گے اور شہر پناہ کی دیواروں پر چڑھ جائیں گے ہماری شکست سے عربوں کے منہ میں ضرور پانی بھر آئے گا اور وہ ہمارے پیچھے بھاگ کر قلعہ کی دیواروں کے قریب آجائیں گے اور یہ آپ جانتے ہیں کہ اون کے لشکر میں رومیوں کی تعداد کافی ہے جو اپنے دین سے منحرف ہوکر اون کے دین میں شامل ہو گئے ہیں جب وہ ہمارے بالکل قریب آجائیں گے تو ہم پر حملہ بھی ضرور کریں گے ہم اون کے دل خوش کرنے کے لئے اونکے پاس ایک صلح کی درخواست لکھکر ایلچی کے ہاتھ روانہ کریں گے اور اوس سے یہ کہینگے کہ آپ ہمارے پاس اپنے ذیعقل اور صاحب الرائے دس آدمی روانہ کیجئے تاکہ ہم یہ معلوم کر سکیں کہ آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں اور ممکن ہے کہ ہماری اور آپ کی صلح ہو جائے جب وہ دس آدمی بھیجدیں گے تو ہم اونھیں گرفتار کر کے اون کے سروں پر تلوار رکھکر اون سے کہیں گے کہ یا تو آپ لوگ ہمارے ملکوں سے چلے جائیں ورنہ ابھی ہم سب کو قتل کرتے ہیں جب وہ ہماری طرف سے اس قسم کا خطرہ دیکھیں گے تو اپنے ساتھیوں سے ہمارے لئے صلح کے متعلق گفت وشنید کریں گے اور یہاں سے چلے جائیں گے اور عرب جب وعدہ کر لیتے ہیں تو اوسے ضرور پورا کرتے ہیں۔ پھر اگر بادشاہ شہر یاض کو شکست ہوئی اور عربوں نے اوس کے ملک پر قبضہ کر لیا تو ہم بھی اون کی اطاعت کر کے اون کے زیر سایہ آجائیں گے اور موقع پاکر رومیوں کی طرف بھاگ جائیں گے۔

کہتے ہیں کہ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے نے اس اپنے کلام سے دو باتیں ملحوظ رکھی تھیں اول تو یہ کہ اپنے آپ کو تہمت سے بری کر کے اونھیں اپنی طرف سے مطمئن کر دیا جائے دوسرے یہ کہ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین میں سے دس آدمیوں کو قلعہ میں داخل کر کے یہ بات ظاہر کردیں کہ یہ لوگ واقعی قلعہ میں بلا کر قید کر لئے گئے اور در پردہ اونکے

عــہ یہاں کچھ تسامح معلوم ہوتا ہے شہر یاض بادشاہ تو خود مخاطب ہی ہے اوسے ہی تدبیر بتلائی جارہی اور اوس سے ہی کہا جارہا ہے کہ پھر اگر بادشاہ شہر یاض کو شکست ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب کیا مدعا ہے ۱۲ شبیر احمد انصاری

ساتھ ہو کے آپ قلعہ پر حملہ کریں اور مسلمانوں کا قلعہ پر قبضہ کرادیں۔

آپ کی تقریر سنکر وزیرارمنی نے کہا کہ بھلا اگر عربوں نے ہماری استدعا پر اپنے درویش ذلیل ویے خانماں لوگ یا خادم بھیجدیئے اور تمنے اونھیں پکڑکے قتل کا ارادہ کیا اور اودھر عربوں نے اون کی کچھہ پرواہ نہ کی بلکہ بجائے اسکے کہ وہ یہاں سے چلے جائیں لڑائی میں اور زیادہ سخت حملے کرنے لگیں تو پھر کسطرح ہوگی اور ہم کیا کریں گے آپ نے یہ سنکر اون کے دکھلانے کو آنکھیں سرخ کرلیں غصہ میں بھر گئے اون کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے مسیح کی قسم تمہارے دلوں میں عربوں کا رعب بیٹھ گیا ہے اب تم قیامت تک اونسے چھٹکارا حاصل نہیں کرسکتے مجھے جس چیز کا اعتقاد ہے اوسی کی قسم میں نے اپنے حلب کے قلعہ میں اونسے جنگ کی اون کے بڑے بڑے شہسوار سال بھر تک حلب کے شہروں میں ٹکر کھاتے پھرتے رہے مگر کچھہ نہ بنا سکے اگر اون کے لشکر میں ایک سیاہ فام غلام جسکا نام دامس ابوالہول تھا وہ اور اس کے ہیں ساتھی کہ جنھوں نے میرے ساتھ دھوکہ کیا نہ ہوتے تو کبھی بھی میرا قلعہ اون سے فتح نہ ہوتا اور نہ وہ میرا کچھہ بگاڑ سکتے تمہارے مقابلہ کے لئے آئے ہی کتنے آدمی ہیں جو تم اتنا گھبرا رہے ہو۔ ایک مٹھی بھر آدمی جسوقت یہ عرب مجھپر چڑھ کے آئے تھے تو اون کے ساتھ بیشمار لشکر اور بڑے بڑے دلاور اور جانباز سپاہی موجود تھے نیز تمہارا شہر اور شہر پناہ بھی نہایت مستحکم اور مضبوط ہیں جنپر سوائے جبل اور غرب کے اور کسی طرف سے حملہ کا اندیشہ نہیں ہے پھر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ تم لڑائی سے معذور نہیں ہو مسیح علیہ السلام کی رضا اور خوشنودی جس شخص کو منظور ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ آخرت میں مجھے اجر و ثواب ملے تو اوسے چاہیئے کہ وہ اپنے دین و مذہب کی حفاظت کے لئے میدان میں کود پڑے اور اپنے اہل و عیال کو ان عربوں سے بچائے اور اگر تمہیں یہی اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ایسے لوگوں کو ہمارے پاس بھیجدیں کہ جن کی اون کے نزدیک کچھہ قدر و قیمت نہیں ہے یا اپنے غلاموں کو روانہ کردیں تو میں اون کے تمام آدمیوں سے واقف ہوں اون کے شہسواروں جانبازوں۔ خادموں حتیٰ کہ خاص خاص لوگوں تک سے واقف ہوں تم اپنے قاصد کے ہاتھ ایک عرضداشت روانہ کرو اور اوسمیں نام بنام یہ تحریر کرو کہ فلاں ہوں اور فلاں ہوں چنانچہ یہ لوگ اون میں بہت

پیش پیش ہیں ان کے نام لکھو مقداد۔ نعمان۔ شرجبیل بن کعب نوفل۔ عبدالرحمٰن بن مالک۔ اسود بن قیس۔ خالد بن جعفر۔ ابن قیس۔ ہمام بن حارث۔ مالک بن نوبہ۔ سلامہ بن عامر کہ یہ تمام معززین اور خاص خاص آدمی ہیں۔

کہتے ہیں کہ وزیر ارمنی ہنسا اور کہا مجھے اپنے دین کی قسم عرب لوگ ان آدمیوں کی وجہ سے اپنے کام میں کبھی غفلت اور سستی نہ کریں گے اور نہ اپنے ارادہ سے باز آئیں گے ہاں بلکہ یہ ضرور ہے کہ وہ تمسے اپنے آدمیوں کے متعلق ضمانت طلب کرلیں آپنے فرمایا تمہاری عقلیں جاتی رہیں تمہاری کوئی بھی رائے ٹھیک نہیں رہی دل کمزور پڑ گئے تم اون کے پاس ایلچی بھیج کے تو دیکھو اگر اونھوں نے تمہاری بات قبول کرلی تو ہمارے آقا مسیح علیہ السلام کی برکت ہے اور اگر نہ قبول کی بلکہ ضمانت مانگی تو ہم اپنے غریب اور ذلیل طبقہ کے لوگوں اور اون کی اولاد کو عمدہ عمدہ لباس پہنا کر اون کے پاس بطور ضمانت کے بھجدیں گے اور یہ کہدینگے کہ یہ ہمارے شہر کے معززین اصحاب میں سے ہیں۔

شہر باص نے کہا قربان (مسیح علیہ السلام کی قربانی) کی قسم جو کچھ آپ نے فرمایا میں حرف بحرف یہی کروں گا اس کے خلاف اور کچھ نہ کروں گا۔ اس کے بعد اوسنے سرداران لشکر اور ارباب دولت کو جنگ کیلئے تیار رہنے کا حکم دیا چنانچہ اونھوں نے ہتھیار لگائے اور لڑائی کے کیل کانٹے سے تیار ہو گئے اُدھر عربوں نے بھی تیاری کا بگل بجایا گھوڑوں پر سوار ہو کر خندق سے باہر نکلے ہمت و مردانگی کے ساتھ دشمن کے استقبال کے لئے تیار ہوئے اور یہ دعا پڑھنے لگے۔

اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلَیْھِمْ کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ۔ الٰہ العالمین۔ جس طرح آپ نے احزاب کے دن اپنے نبی کی مدد فرمائی تھی اسیطرح ہماری مدد فرمایئے اس کے بعد فوج کی صف بندی کی اور سرداران لشکر نے لشکر کو مخاطب کر کے ایک تقریر کی اور آخر تقریر میں فرمایا ہوشیار ہو جاؤ میں رومی سرکش اور اوس کی صلیب پر حملہ کرتا ہوں تم بھی میرے ساتھ حملہ کرو اگر اللہ تبارک و تعالےٰ نے اوسے میرے ہاتھ سے قتل کرادیا اوس کی صلیب کو اوندھے منہ گرا کر فتح بخشدی تو پھر تمام قوم کے قدم اوکھڑے ہوئے رکھے ہیں مسلمانوں نے جواب دیا اے سردار لشکر آپ نے جس امر کی ہمیں دعوت دی ہے وہ خود ہمارا اوڑھنا بچھونا اور ایک

محبوب مشغلہ ہے اور آپ کے کہنے سے زیادہ ہم عمل کو مرغوب سمجھتے ہیں آپ حملہ کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ سردار لشکر اسلام یعنی حضرت عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی رحمۃ اللہ تعالےٰ عنہما نے قرقیسیا کی فوج پر حملہ کیا اور اون کے ساتھ تمام مسلمان بھی دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑے اس بے جگری اور شدت کے ساتھ لڑے اور مالک حقیقی کے راستہ میں جہاد کیا کہ جہاد کے حق کو ادا کر دکھایا خدا کے دشمنوں کی گردنوں پر تلواریں اور سینوں پر بھلے تاک تاک کر مارے حضرت عبداللہ بن مالک اشتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑتے لڑتے وزیرانی تک پہونچ گئے آپ نے جب اسکی ہیئت اور زینت کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ بادشاہوں میں سے ہے آپ نے اوسکے سینہ پر اس زور سے ایک بھالا مارا کہ سینہ کو چیرتا ہوا پشت کیطرف نکل گیا حضرت نعمان بن منذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے شہریاض کو جالیا اوس کے گرد جو جمعیت تھی مار مار کر اوس کو متفرق کر دیا آپ نہ سمجھے کہ یہی بادشاہ ہے بلکہ یہ گمان کیا کہ سرداران لشکر میں سے کوئی شخص ہے۔ آپ نے یہ اشعار پڑھتے ہوئے اوسپر حملہ کیا۔

وَاَنَا لَقَوْمٌ مِنْ بَنِی الْحَرْبِ بَیُوْتُھَا ❊ وَتَنْفِرُ مِنَّا فِی الْوَغَا اُسُوْدُھَا

ہیں جنگ میں اس قوم کیلئے جنگ کا شیر ہوں۔ لڑائی میں مجھسے آزمودہ کار بھاگ جاتے ہیں

نُحَامِیْ عَنْ شَرْعِ الْھُدَیٰ وَنَصُوْنُہٗ ❊ وَنُرْغِمُ اَنُوْفَ الْعِدَا وَنَرُوْدُھَا

ہم شریعت ہدیٰ کی حمایت اور اعانت کرتے ہیں۔ دشمنوں کی ناکیں گھستے اور انھیں دفع کرتے ہیں

لَنَا الْفَخْرُ فِیْ کُلِّ الْمَوَاطِنِ کُلِّھَا ❊ بِاَحْمَدَ لِلْھَادِیْ فَذَالِکَ سَعِیْدُھَا

ہر جگہ سب کا سب فخر ہمارے ہی لئے ہے۔ احمدؐ کے طفیل سے اور یہی فخر ہر جگہ کی سعادت ہے

مَلَکْنَا بِلَادَ الشَّامِ ثُمَّ مُلُوْکَھَا ❊ اِلیٰ اَنْ بَدَلْنَا بِالنَّکَالِ عَدِیْدُھَا

ہم ملک شام اور بادشاہان شام کے مالک ہوئے۔ ہمنے جماعتوں کو ہلاکت سے بدل دیا

وَسَوْفَ نَقُوْدُ الْخَیْلَ جُرْدًا سَوَابِقًا ❊ اِلیٰ شَھْرِیَاضِ الْکَلْبِ ذَاکَ شَدِیْدُھَا

ہم بہت جلدی تیز رفتار گھوڑے دوڑائیں گے۔ شہریاض کتے کی طرف کہ وہ بہت بڑا کتا ہے۔

عہ جرد بضم الجیم جمع اجرد یعنی چھوٹے بال والے گھوڑے۔ عرب میں گھوڑے کی تعریف یہ بھی ہے کہ چھوٹے بال والا ہو ۱۲ مترجم

وَنَمْلِكُ دَارًا ثُمَّ جُمْلَيْنِ بَعْدَهَا ‏ كَذَا رَاسَ عَيْنٍ وَالْجُيُوشُ نَقُودُهَا

ہم دار کے مالک ہوں گے پھر اوس کے بعد جملین کے۔ جس طرح راس العین کے مالک ہوئے تھے اور اون کا لشکر ہنکاتے ہیں۔

وَنَمْضِي إِلَى حِرَانَ ثُمَّ سُرُوجِهِمْ ‏ كَذَا الكَ الرَّهَا لِلْمُسْلِمِينَ نُعِيدُهَا

پھر ہم حران کی طرف جائینگے پھر سروج کی طرف۔ اسی طرح رہا کی طرف یہ سب مسلمانوں کو دیدینگے

وَإِنِّي أَنَا النُّعْمَانُ ذَاكَ ابْنُ مُنْذِرٍ ‏ أَبِيدُ لُيُوثَ الْحَرْبِ ثُمَّ أَسُودَهَا

میں وہ نعمان ہوں جو منذر کا بیٹا ہے۔ جنگ کے شیروں کو ہلاک کرڈالوں گا۔

آپ اوس کے قریب ہوئے اوس پر حملہ کیا اور دفعۃً ایک نیزہ مارا جس سے شہریاض زمین پر آگرا جب قرقیسیا کی فوج نے اپنے بادشاہ کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھا تو شہر کی طرف بھاگی اور قلعہ بند ہوگئی ارمانوسہ شہریاض کی ملکہ ڈری اور اوس کے دل میں دہشت بیٹھ گئی خدا کے نیک بندہ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگی اے عبدالمسیح اب آپ کے سوا کوئی متنفس باقی نہیں رہا جو امور سلطنت کو سرانجام دے اور ہماری حالت کو برقرار رکھے آپ نے فرمایا ملکہ جسطرح آپ کہیں میں بسر وچشم حاضر ہوں اوس کے بعد ملکہ نے آپ اور آپ کے ساتھیوں پر سب کاروبار چھوڑدیا اور کہا کہ اس شہر اور ملکہ کے اب آپ ہی محافظ ہیں آپ نے فرمایا کہ تمہاری حفاظت کے اب ہم ذمہ دار ہیں ہم اب تمہاری طرف سے لڑینگے اس کے بعد آپ نے اپنے ساتھیوں کو شہر پناہ کی دیواروں پر چڑھادیا جہاں سے وہ مسلمانوں سے قریب ہوگئے مسلمانوں کی پیدل فوج فلاخن اور گوپھنیوں سے ان کی تواضع کرنے لگی اونکا کوئی نشانہ جو انھوں نے لگایا ہو کبھی خطا نہ جاتا تھا پیدل فوج اور غلام لوگوں پر اسوقت حضرت عبداللہ بن عاصم سردار تھے اور حجاز بلکہ یمن تک میں فلاخن کے اندر آپ کے برابر نشانہ باز کوئی شخص نہیں تھا آپ کی قوۃ بازو کا یہ حال تھا کہ جب آپ نشانہ لگاکر کوئی پتھر پھینکتے تھے تو قلعہ کے برج اعظم سے بھی پتھر اوپر پھینک دیتے تھے آپ برابر سنگ اندازی کرتے رہے حتیٰ کہ ایک، دو آدمیوں کا سر روزانہ توڑدیتے تھے عربوں نے اسی وجہ سے آپ کا نام برج توڑ رکھ لیا تھا جب اہل قرقیسیا بالکل تنگ ہوگئے تو ارمانوسہ نے حضرت یوقنا

رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کہا ان عربوں کے متعلق شہریاض سے آپ جو تدبیریں بتلایا کرتے تھے وہ کیا ہوئیں آپ نے فرمایا میں خود فکر میں ہوں اس کے بعد آپ شہر پناہ پر چڑھکر مسلمانوں کے قریب ہو کے زور سے کہنے لگے یا معاشر العرب! جنگ نے طول کھینچ لیا شہریاض قتل ہوچکا راس العین کے بھی تم مالک ہو جاؤ گے پھر ہماری باری ہے کہ ہمیں شکست ہو اور ہم تمہارے زیر سایہ آجائیں۔ آپ ہم سے چاہتے کیا ہیں کیا مال کی ضرورت ہے یہ ہمیں معلوم ہے اور ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ جو کچھ کہدیتے ہیں وہی کرتے ہیں اور جس بات کا وعدہ کرلیتے ہیں اوسے پورا کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جسوقت آپ کو حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نیز دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے دیکھا اور آپ کے بشرہ اور تقریر سے معلوم کیا کہ آپ کا ارادہ قرقیسیا والوں سے جنگ قائم رکھنے کا ہے تو حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے مصلحت وقت دیکھکر فرمایا اپنی جان کے دشمن! تو نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا تیرا منصوبہ ہمپر حل گیا تو ہمارے دین میں داخل ہوا تھا اسلئے ہم تیری طرف سے مطمئن ہو گئے تھے مگر تو نے بیوفائی اور بدعہدی کی اور پھر اپنے پہلے دین میں جا ملا اب تو کہاں بھاگ کر جائے گا ہم تیرے پیچھے ہیں ہم اس شہر پر بزور قوت قبضہ کریں گے اور تلوار سے تیری گردن اڑا دیں گے آپ نے کہا یا معاشر العرب! میں نے آپ کی بہت خیر خواہی کی اور خدمت بھی کرتا رہا آپ نے بھی سوائے بھلائی کے میرے ساتھ کچھ نہ کیا نہ کبھی برائی سے پیش آئے مگر مجھے اپنا ہی دین بھلا معلوم ہوا اور میں پھر اسی میں لوٹ آیا اب جو کچھ ہوا سو ہوا آپ اس شہر میں بزور قوت نہیں داخل ہوسکتے۔ نہ آپ میں اتنی طاقت ہے کہ اسے فتح کرسکو کیونکہ یہ بڑا مستحکم اور مضبوط شہر ہے اسمیں بڑے بڑے آزمودہ اور تجربہ کار جوان مرد اور مرد میدان لوگ رہتے ہیں نیز رسد۔ غلہ اور سامان خورونوش ہمارے پاس کافی موجود ہے ہاں تم اپنی فوج میں سے دس معزز لوگوں کو جنپر ہمیں بھی وثوق اور اعتماد ہو ہمارے پاس روانہ کرو تاکہ ہم اور وہ گفتگو اور قول وقرار کے بعد اوسوقت تک کے لئے کوئی معاہدہ

کرلیں جب تک آپ راس العین فتح کریں اگر آپ نے اوسے فتح کرلیا تو ہم یہ شہر بھی آپ کے حوالہ کردیں گے بالفعل ہماری آپ کی صلح اس سال کے اختتام تک ہے جسکے ابھی چار مہینے باقی ہیں اور صلح کی ابتدار رمضان (شریف) کے مہینہ سے شمار ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہم تمہاری یہ بات قبول کرتے ہیں بتلائیے کہ کن کن حضرات کو میں تمہارے پاس بھیجوں حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالی نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ حضرت مقداد بن اسود۔ اسود مولائے قیس۔ خالد بن جعفر۔ رواحہ بن قیس۔ ہمام بن حارث۔ سلامہ بن عامر۔ اور ابن نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو میرے پاس بھیجدیں کیونکہ اون کے بغیر صلح نہیں ہوسکتی آپ نے ان حضرات کو قلعہ کی طرف بھیجدیا حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے نے قلعہ کا دروازہ کھولا مگر اس سے پہلے کہ یہ حضرات قلعہ میں داخل ہوں حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے سے فرمایا کہ ہم آپکیطرف سے مطمئن نہیں ہیں نمعلوم ہمارے آدمیوں سے تم کس طرح پیش آؤ اس لئے ضمانت دو ہم بغیر ضمانت اپنے آدمیوں کو نہیں بھیج سکتے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے ملکہ ارمانوسہ کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے کہا کہ وہ ضمانت طلب کرتے ہیں وسنے کہا بازاری اور ذلیل لوگوں کی اولاد کو ضمانت میں دیدو آپ نے فرمایا ملکہ۔ لڑائی میں مکرو حیلہ کرنا عرب کی ایجاد ہے اور اون میں سے شروع ہوا ہے مگر بادشاہوں کے شایان شان یہی ہوتا ہے کہ جو کچھہ کہدیں اوسے پورا کر دکھائیں فارس کے ایک حکیم کا قول ہے کہ جب غدر اور بدعہدی کسی قوم کی طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے یا اوسکے خمیر میں داخل ہو جاتی ہے تو پھر ہر ایک پر اعتماد کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور یہ آپ خوب سمجھہ لیں کہ آپ کے شہر کے معززین اور رؤسا اگرچہ بادشاہ کے مرنے کے بعد آپ کی عزت و تکریم کرتے ہیں مگر عورت ذات سمجھتے ہوئے رعب و داب نہیں مانتے مجھے غریب الوطن اور مسافر سمجھکر میری بھی کچھہ پرواہ نہیں کرتے اور جب وہ سنیں گے کہ ہم عربوں سے صلح کی گفت و شنید کررہے ہیں تو وہ اوس ہماری صلح کے پابند نہیں ہوں گے اور ہمنے جو کچھہ سوچ رکھا ہے وہ سب خاک میں ملجائیگا۔ نیز اگر بازاری لوگ بھیجدیئے گئے تو ایسا نہ ہو کہ وہ ہمت وجرات

کر کے ہمارے ساتھ سرکشی سے پیش آجائیں جیسے موصل اور ہنکاریہ کے لوگوں نے اپنے اپنے بادشاہوں کے ساتھ سرکشی کر کے اون کا ناک میں دم کر دیا تھا اس صورت میں بھی ہمارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا۔ ملکہ نے کہا تو پھر کیا رائے ہے آپ نے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ ضمانت میں عربوں کے پاس رؤسائے شہر ہی کو بھیجا جائے۔

کہتے ہیں کہ یہ آپ نے اسلئے فرمایا کہ جب تمام معززین اور روسائے شہر عربوں کے پاس ضمانت میں چلے جائیں گے تو پھر عربوں سے مزاحمت کرنیوالا شہر میں کوئی شخص نہ رہیگا۔ ملکہ نے آپ کی اس بات کو قبول کر لیا اور رؤسائے شہر کو ضمانت میں حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس بھیجدیا۔

جب یہ یہاں آچکے تو دسوں اصحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین شہر میں داخل ہوئے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے اونھیں حکم دیا کہ برج کبیر یعنی برج منذر میں جا کر ٹھہریں اس میں آپ کی مصلحت یہ تھی کہ برج کے محافظ سرتابی نہ کر سکیں کیونکہ اس برج میں شہر والوں کا مال واسباب رکھا ہوا تھا اونھیں برج میں ٹھہرا کر آپ ملکہ ارمانوسہ کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ میں نے اونھیں برج میں ٹھہرایا ہے کل انھیں برج پر کھڑا کر کے عربوں سے کہوں گا کہ یا تو آپ یہاں سے چلے جایئے ورنہ ہم انھیں قتل کرتے ہیں ملکہ نے کہا جن لوگوں کو ضمانت میں دے رکھا ہے ہم اون کے متعلق کیا کرینگے اگر ہمنے اون کے آدمیونکو قتل کر دیا تو وہ بھی ہمارے آدمیوں کو قتل کر دینگے۔ آپنے فرمایا۔ اگر آپ کو آدمیوں کا خیال ہے تو پھر عربوں سے صلح کر لیجئے اوسنے کہا اپنی حسن تدبیر سے جو سمجھ میں آئے کیجئے آپ نے فرمایا بسر وچشم میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہوں میں دسوں حضرات کے پاس جاتا ہوں دیکھوں اون کے سردار نے انھیں کیا کیا ہدایتیں کر کے بھیجا ہے اور وہ ہمسے کیا چاہتے ہیں اس کے بعد آپ اون کے پاس تشریف لیگئے اور جس طریقہ سی آپ شہر اون کے حوالہ کرنا چاہتے تھے اونھیں سمجھایا اور کہا جو وقت آپ حضرات شور وغل سنیں تو جتنے آدمی برج میں ہیں آپ ان سے نبٹ لیں پھر آپ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لیگئے اونھیں شہر پناہ کی دیوار پر مسلط کیا اور ان کے پاس شہر کے کسی آدمی کو

رہنے کی اجازت نہ دی جب رات کی تاریکی نے دنیا والوں کو گھیر لیا تو حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ اپنے آدمیوں کے پاس کہ جن کی تعداد سو تھی آئے سب نے ملکر تہلیل وتکبیر کے فلک شگاف نعرے بلند کئے اور جلدی سے قلعہ کا دروازہ کھولدیا حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہلا بھیجا کہ آپ فوج سمیت قلعہ میں داخل ہو جایئے یہ سنتے ہی مسلمانوں کا لشکر قلعہ میں داخل ہوا شہر والوں نے مزاحمت کی تلواریں چلنے لگیں تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ مسلمانوں کی تیز تیز تلواروں نے شہر والوں کو آگے رکھ لیا یہ برج کی طرف بھاگے تو اون مسلمانوں نے جو وہاں ٹھہرے ہوئے تھے انکی خبر لی ملکہ ارمانوسہ سمجھ گئی کہ یہ سب کرا دھرا یوقنا ہی کا ہے اور اوس کا داؤں چل گیا شہر والوں نے چلا چلا کر اماں، امان پکارنا شروع کیا حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں امان دی شہر میں جو کچھ مال واسباب تھا اوسپر قبضہ کیا برج اعظم میں جو مال ومتاع تھا اوسے بھی جمع کرا کر ایک جگہ ذخیرہ کر دیا اور اوسمیں سے پانچواں (خمس) حصہ نکال کر باقی کو مسلمانوں پر تقسیم کر دیا پھر شہر والوں پر اسلام پیش کیا جو مسلمان ہو گیا اوس کا مال واسباب اور اہل وعیال اوسکے سپرد کر دیا اور جسنے انکار کیا اوسپر جزیہ مقرر کر دیا گیا جو لوگ مسلمان ہوگئے تھے وہ جمع ہو کر سرداران لشکر کے پاس آئے اور کہا کہ ہم لوگ آپ کے دین میں داخل ہو گئے ہیں آپ ہمیں ہمارے انگوروں کے درخت اور باغات واپس کر دیں حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ ہمارے اختیارات سے باہر ہے اسکا فیصلہ جلالۃ الملک خلیفۂ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما سکتے ہیں آپ ہی جسے چاہیں باغات میں آباد کر سکتے ہیں اور آپ ہی جسکے قبضہ میں وہ ہوں خراج منظور فرما سکتے ہیں کیونکہ خراج خمس اور جزیہ کا تعلق امیر المومنین ہی کی ذات اور اختیارات سے متعلق ہے آپ بقدر حاجت اوس میں سے لیلیتے ہیں اور باقی تمام مسلمانوں کے مصالح اور خیر خواہی پر خرچ کر دیتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ ملکہ ارمانوسہ اور جو اوس کے متوسلین اوس کی پناہ میں تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونھیں انکے گھروں میں رہنے کی اجازت دی

اون کے ساتھ احسان سے پیش آئے اور تجدید امان کی ان باتوں کی خبر دوسرے لوگوں کو پہونچی تو وہ بھی جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے۔

کہتے ہیں کہ قرقیسیا کی فتح یکم رمضان المبارک ۲۲ھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوئی تھی۔ جرجیس علیہ السلام جو نبی گذرے ہیں اون کی مسجد کو یہاں کے عیسائیوں نے گرجا بنا لیا تھا اوس کو مسلمانوں نے پھر مسجد قرار دیا اور جب تک اوس میں نماز نہ ادا کر لی وہاں سے کوچ نہ کیا بلکہ ارمانوسہ نے ضمانت میں جو آدمی دیئے تھے اون کو چھوڑ دیا حضرت شرجیل بن کعب کو ڈیڑھ سو جوان دیکر یہاں کی حکومت اون کے سپرد کی اور ماکسین کی طرف چلنے کا ارادہ کیا حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم پہونچا ہے آپ اپنی دختر نیک اختر کو اوس کے قلعہ میں واپس کر دیں چنانچہ آپ نے اوسے اوس کے قلعہ کی طرف لوٹا دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

# فتح ماکسین و شمسانیہ

فتح ماکسین و شمسانیہ

نمیرا بن میسور رحمۃ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرقیسیا سے ماکسین تشریف لائے تو وہاں کے باشندوں نے چار ہزار درہم نقد اور ایک ہزار گیہوں اور جو کی بوریوں پر آپ سے صلح کر لی اوس کے بعد اُن لوگوں کو یہ رقم زیادہ گراں گذری آپ نے اونھیں نصف معاف کر دیا اسی طرح اہل شمسانیہ نے آپ سے صلح کی پھر آپ عربان تشریف لیگئے وہاں کے لوگوں نے حاضر ہو کر اوسی طریقہ پر کہ جسطرح ماکسین والوں نے صلح کی تھی صلح کر لی وہاں سے مجدل کی طرف کوچ کیا اور اوسے اپنے قبضہ میں کر کے وہیں ڈیرے ڈالدیئے اور اس بات کے منتظر ہوئے کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب اونھیں کس طرح کا حکم دیتے ہیں حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسوقت نہر بلخ پر فروکش تھے حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکو عریضہ لکھا کہ میں فلاں فلاں مقام فتح کر چکا ہوں اب جو ارشاد عالی ہو۔ آپ نے اونھیں جواب میں لکھا کہ تا حکم ثانی تم یہیں قیام رکھو۔ والسلام

کہتے ہیں کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ نے حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے ہاتھ سے ارض خابور بذریعہ صلح فتح کرادیا اور آپ مجدل کے مقام میں فروکش ہوئے تو اوس زمانہ میں حضرت قیس بن حازم بجلی نے حسب ذیل اشعار قلمبند کئے۔

اَقَمنَا مَنَارَ الدِّینِ فِی کُلِّ جَانِبٍ ۔ وَحَمَلنَا عَلٰی اَعدَائِنَا بِالقَوَاضِبِ

ہم نے دین کے منارے ہر جگہ قائم کردیئے ۔ اور اپنے دشمنوں پر تیغ براں سے حملہ کیا۔

وَدَانَ لَنَا الخَابُورُ مَعَ کُلِّ اَھلِہٖ ۔ بِفُتیَانِ صِدقٍ مِن کِرَامِ الغَرَائِبِ

خابور مع کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوگیا۔ سچے جوانمردوں اور بزرگوں کے ساتھ۔

وَھَزَمنَاھُم لَمَّا التَقَینَا بِمَارِسٍ ۔ وَثَارَ عَجَاجُ النَّقعِ مِثلَ السَّحَائِبِ

جب ہم نے تیغ براں سے مقابلہ کیا تو ہزیمت دیدی۔ غبار بادل کے ٹکڑوں کی طرح (میدان میں) اڑتا تھا۔

وَکُلُّ ھُمَامٍ فِی الحُرُوبِ نُخَالُہٗ ۔ یَکُرُّ وَیَحمِلُ فِی صُدُورِ الکَتَائِبِ

ہر باہمت جنگ میں منتخب سپاہی تھا۔ اور لشکروں کے درمیان بار بار حملہ کرتا تھا۔

وَجَندَلَ وَزِینَاکَ وَشَھرِیَاضَ بَعدَہٗ ۔ تَرَکنَاھُمُوا فِی القَاعِ نُھبًا لِنَاھِبِ

جندل زینک اور اوس کے بعد شہریاض۔ سب کو ہمنے میدان میں تڑپنے کے لئے چھوڑدیا

وَمَازَالَ نَصرُ اللّٰہِ یَکتَنِفُ جَمعَنَا ۔ وَیَحفِظُنَا عَن طَارِقَاتِ النَّوَائِبِ

اللہ کی نصرت ہمیشہ ہماری حامی ہے ۔ اور ہمیشہ ہمکو آفات سے بچاتی رہتی ہے۔

فَلِلّٰہِ الحَمدُ فِی المَسَاءِ وَبُکرَۃً ۔ مَالَاحَ نَجمٌ فِی سُدُولِ الغَیَاھِبِ

پس خدا کا شکر ہے صبح بھی اور شام بھی۔ اور جب تک ستارے تاریکی میں روشن ہیں۔

## فتح قلعہ ماردین

فتح ماردین۔

عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب خابور کے تمام شہر بطریق صلح فتح ہوگئے اور شہریاض بادشاہ کے قتل ہونے کی خبر (اوس کے ماموں) والی ارض ربیعہ وعین وردہ وراس العین کو پہونچی تو اسے بہت شاق گذرا اور سخت صدمہ ہوا یہ اسوقت ارض البطریق میں پڑا ہوا تھا ارکان سلطنت اور ارباب دولت کو جمع کر کے کہنے لگا کہ ہماری یہی تین شہر اور دد

قلعے ہیں جنپر میں حکومت کرتا ہوں نصرانی عرب ہمسے علیحدہ ہوگئے ہیں ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیئے ایک سردار نے کہ جس کا نام تونا تھا کہا بادشاہ! عرب ہمسے یقیناً لڑیں گے اور ہمارا لڑنا بھی اون سے یقینی ہے فتح وشکست خدا کے ہاتھ میں ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ اپنے لڑکے عمود کی شادی ملکہ ماریہ سے جو ارموس بن جارس والی ماردین ومزین کی لڑکی ہے کر لیجئے۔

کہتے ہیں کہ ان دونوں قلعوں کے بنانے کا سبب یہ ہوا کہ یہ شخص ارموس بن جارس طبرزند کا رہنے والا نہایت بہادر اور بڑا دلاور شخص تھا جسنے مملکت اربینیہ کی بنیاد ڈالی وہ یہی شخص ہے جب یہ طبرزند میں رہا کرتا تھا تو اسکا پیشہ غارتگری لوٹ مار اور ڈاکہ زنی تھا جسے چاہتا تھا لوٹ لیا کرتا تھا آخر وہاں کے باشندوں نے بادشاہ اعظم ملک ہرقل کی خدمت میں ایک عرضداشت روانہ کی جسمیں اسکی تمام شکایات تحریر کی گئی تھیں بادشاہ نے اسے انطاکیہ سے دیار ربیعہ کی طرف چلے جانے کو لکھا اور اجازت دی کہ وہاں جا کر اپنے لئے ایک قلعہ تعمیر کرلے جس میں وہ رہا کرے۔ جب یہ ارض جبل ماردین میں آیا تو یہیں قیام کیا اور زمین کے نشیب و فراز دیکھنے لگا اچانک اس کی نگاہ پہاڑ کی چوٹی پر پہونچی جہاں آتش پرستوں کی آگ روشن ہورہی تھی آتش پرستوں کا ایک مشہور عابد جسکا نام دین تھا یہاں رہا کرتا تھا خراسان اور عراق کے ممالک سے نذریں عمدہ عمدہ چیزیں اور بیش قیمت تحائف اس کے پاس آیا کرتے تھے ارموس نے اسے تاک لیا اور وہیں سکونت اختیار کرلی موقع کا منتظر رہنے لگا تحفے اور ہدیئے اوس کی خدمت میں لیجانے لگا عابد بھی اس سے مانوس ہوگیا ہمیشہ اس کے ساتھ رہنے لگا ایک روز اسنے اوسے تنہا دیکھکر قتل کر ڈالا اور پوشیدہ کسی جگہ دفن کردیا جب لوگوں نے عابد کو نہ دیکھا تو رفتہ رفتہ مشہور ہوگیا کہ عابد کہیں جا کر مرگیا ہے ارموس نے اس جگہ ایک بہت بڑا آتشکدہ بنوایا اوسکا نام بیت النار رکھا اور اوسے اپنا قلعہ قرار دیا۔ اس کے ایک لڑکی تھی جس کا نام ماریہ تھا جب اسنے دیکھا کہ میرے باپ نے ایک مکان بنا کر اس میں ایک آتشکدہ تعمیر کرا یا ہے تو اوس نے بھی اوس کے مقابلہ پر ایک گڑھی بنا کر اپنا قلعہ قرار دیا اور اوس میں اپنا مال واسباب اور خزانہ رکھا اور چونکہ یہ شاہی خاندان سے تھی اس لئے جب اس لڑکی کا کہیں سے رشتہ نانا

ارسوس اور اس کی لڑکی کا دایہ کو دینا

آنا تھا تو یہ دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھکر انکار کر دیا کرتی تھی۔ اسی کے قلعہ کے قریب سطح جبل پر ایک گرجا بھی بنا ہوا تھا جس میں ایک مجرد راہب جسکا نام فرما تھا اور جو نہایت خوبصورت اور حسین وجمیل تھا رہا کرتا تھا۔

کہتے ہیں کہ ایک روز یہ لڑکی راہب کی زیارت کو آئی اور اسکی صورت دیکھتے ہی اسپر عاشق ہو گئی اوس کے پاس آمد و رفت کا سلسلہ شروع کیا بے تکلفی بڑھنے لگی اور اوس بے تکلفی نے یہانتک ترقی کی کہ تخلیہ ہونے لگا اور آخر صحبت کے بعد اس لڑکی کو حمل ٹھہر گیا مدت حمل پوری ہونے کے بعد خفیہ خفیہ لڑکا پیدا ہوا اور اوسے اسنے اپنی دایہ کے سپرد کر کے کہا کہ تو اسے کسطرح پرورش کر سکتی ہے میں اگرچہ اس سے محبت نہیں کرتی مگر یہ بھی نہیں چاہتی کہ اسے مار ڈالوں اگر میرے باپ نے یہ قصہ سن لیا تو مجھے فوراً قتل کر دیگا اوس کے بعد اوسنے عمدہ عمدہ جواہرات لئے اور اونھیں لڑکے کیطرف گہوارہ میں رکھکر اوسپر یہ لکھدیا کہ یہ لڑکا جس کے ہاتھ پڑ جائے اوس شخص کو چاہیئے کہ یہ مال اس لڑکے کی پرورش میں خرچ کرے پھر اوس لڑکے کے بدن کو غور سے دیکھنے لگی کہ کوئی علامت یا شناخت ایسی معلوم ہو جائے کہ آیندہ چلکر اوس کی پہچان ہو سکے اوس کے داہنے رخسار پر نظر پڑی تو دیکھا کہ ناخن کے برابر ایک سیاہ تل ہے پھر داہنا کان دیکھا تو اوسمیں کسی قدر ابھار نظر آیا۔

کہتے ہیں کہ دایہ اس بچہ کو لیکر رات کے اندھیرے میں قلعہ سے نکلی اس کے ساتھ ایک غلام جو ملکہ کے راز سے واقف تھا وہ بھی چلا انھیں شارع عام پر چلتے چلتے سنگ مرمر کا ایک ستون جو نصف سے زیادہ زمین میں گڑا ہوا تھا کھڑا ملا اوس کے سر پر سنگ مرمر کی ایک سطح یا عرشہ بنی ہوئی تھی دایہ نے اوس بچہ کو مع اوس گہوارہ کے ستون کی اوس سطح پر زمین سے اوپر اس خوف سے کہ درندہ وغیرہ نہ کھا جائے رکھدیا اور خود اس قلعہ میں آگئی۔

کہتے ہیں کہ قضاء وقدر کو کچھ اور ہی منظور تھا اتفاقاً والی موصل[ع] ملک الانطاق نے ایک ایلچی شہر یاض اور ارسوس بن جارس والی ماردین کے پاس روانہ کیا تھا علی الصباح یہ

---

ع والی موصل یہاں غلط معلوم ہوتا ہے۔ اگلے واقعات سے والی ارض ربیعہ کا لفظ درست معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

ایلچی اوس عمود کے پاس سے گذرا بچہ کے رونے کی آواز سنکر گھوڑہ پر چڑھا چڑھا عمود (ستون) کے پاس گیا دیکھا تو ایک زرین پارچہ میں لپٹا ہوا ایک بچہ رورہا ہے اسکے ساتھ جو کنیزک تھی بچہ کو اٹھاکر اوسے دیا اور کہا کہ اسے حفاظت سے رکھ معلوم ہوتا ہے اس بچہ کے یہاں ہونے میں کچھ راز ہے اسکے بعد اوسنے والی ماردین کو وہ پیغام جو لایا تھا پہونچایا اور اوسکا جواب لیکر راس العین کی طرف لوٹا جواب کے ساتھ ساتھ خداوند تعالے جل مجدہ نے اوسکی زبان سے اس لڑکے کا قصہ بھی بادشاہ کے سامنے بیان کرادیا بادشاہ نے کہا کہ وہ لڑکا مجھے دیدے میرے چونکہ کوئی اولاد نہیں ہے جو میرے تاج وتخت کی مالک ہو اسلئے میں اس کی پرورش کروں گا اسنے اوسے بادشاہ کے سامنے پیش کیا بادشاہ نے خواصوں اور دایہ وغیرہ کو بلاکر اس کی پرورش کا حکم دیا یہ جوان ہوکر پروان چڑھا گھوڑے پر سواری کرنے لگا بادشاہ نے اس کا نام بھی عمود اسی مناسبت سے رکھا کہ وہ عمود کے اوپر سے دستیاب ہوا تھا لوگونے اوسکا نام ملک الولد (بادشاہ کا بیٹا) قرار دیا آخر اسنے ناز ونعم میں پرورش پائی شاہانہ طور وطریق جیسے گھوڑہ کی سواری تیر اندازی۔ فنون حرب کشتی اور دشمنوں کو زیر وزبر کرنے کے طریقے سیکھے اور ان میں یہاں تک ماہر ہوا کہ لوگوں کی زبان پر فخریہ اسکا ذکر آیا کرتا تھا یہ اپنے مکان واقع عین وردہ میں کم رہتا تھا بلکہ اکثر سیروشکار میں اس کا وقت خرچ ہوا کرتا تھا اسنے اپنے رہنے کے لئے راس المغارہ پر ایک محل تعمیر کیا تھا اور اوسکا نام اپنے نام پر عمود رکھا تھا ماریہ اس کی ماں کو کچھ خبر نہ تھی کہ اوسکے لڑکے کے ساتھ زمانہ نے کیا سلوک کیا ہے اس واقعہ کو مدت گذرگئی زمانہ نے پلٹا کھایا اور مسلمانوں کا لشکر جزیرہ کے فتح کرنیکے ارادہ سے آپہونچا۔ جب بادشاہ نے ارباب دولت اور ارکان سلطنت سے عربوں کے متعلق مشورہ کیا تو توتا نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے لڑکے عمود کی شادی ملکہ ماریہ سے کرلیجئے وہ سوائے عمود کے اور کسی شخص کے شایان شان نہیں اوس کی عمر اگرچہ تیس سال کی ہے مگر وہ اب تک باکرہ ہے اکثر بادشاہوں اور شہزادوں نے اوس سے اپنا اپنا پیغام ڈالا مگر اسنے کسی کو قبول نہیں

ع جہاں جہاں میں نے بادشاہ کا لفظ لکھا ہے اصل کتاب میں شہریاض بادشاہ ہے جو سراسر غلط ہے کیونکہ شہریاض قرقیسیا کا بادشاہ تھا نیز اوسکے پاس یہ لڑکا نہیں تھا بلکہ شہریاض کے ماموں کے پاس تھا جیسا کہ اوپر کتاب میں آیا ہے نیز شروع کتاب میں شہریاض کو راس العین کا بادشاہ لکھا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

کیا کیونکہ ہر ایک کو وہ اپنے سے کمتر اور ذلیل سمجھتی ہے اگر آپ نے اوسکے باپ سے اپنے لڑکے کے متعلق کہا تو وہ کبھی انکار نہیں کریگا بلکہ بہت خوشی کے ساتھ آپ کے سمدھیانہ کو قبول کرلیگا بادشاہ نے اوسکے اس مشورہ کو قبول کر کے ارسوس بن جارس کے لئے تحائف روانہ کئے اور توتا ہی کو حکم دیا کہ تو ہی اپنی معرفت اس تقریب کے کام کو سرانجام دے چنانچہ توتا ارسوس کے پاس پہونچا سلام کے بعد ہدایا پیش کئے ارسوس نے اونھیں قبول کیا باتوں باتوں میں توتا حرف مطلب زبان پر لایا ارسوس نے بھی منظور کرتے ہوئے مہر میں چار چیزیں طلب کیں ایک لاکھ دینار دو قلعے یعنی باربیہ اور حملین اور بیس عرب کے سردار تاکہ شب زفاف میں مسیح السلام کے نام پر انھیں قربان کیا جائے توتا نے انھیں قبول کر لیا ارسوس گھوڑے پر سوار ہوکر اپنی لڑکی کے قلعہ میں گیا اور اوسے اس کی اطلاع دی وہ راضی ہوگئی اوس نے اوس کے پاس سے آکر پادریوں اور راہبوں کو جمع کر کے اپنی لڑکی کا نکاح عمود سے کر دیا مگر اوسے قضا وقدر کے احکام کی کچھ خبر نہ تھی۔

کہتے ہیں کہ توتا بادشاہ کے پاس لوٹ کر آیا واقعہ کی نسبت خبر دی اور مطلع کیا کہ ارسوس نے دو قلعے باربیہ اور حملین۔ ایک لاکھ درہم اور سو سرداران لشکر اسلام کی شرط لگائی ہے تاکہ وہ شب زفاف میں اونھیں مسیح علیہ السلام کی بھینٹ چڑھا سکے بادشاہ سنکر خوش ہوا ایک لاکھ درہم تو اوسیوقت بھجوا دیئے اور کہا جسوقت شب زفاف ہوگی دونوں قلعے لڑکی کے باپ کے حوالہ کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد اوسنے عمود کو بلا کر کہا کہ میں نے تیرا نکاح ارسوس کی لڑکی سے کر دیا ہے مگر بیٹا! اوسنے منجملہ دیگر سامان کے مہر میں بیس رؤسائے عرب بھی طلب کئے ہیں تو فوراً سامان درست کر لشکر ساتھ لے اور عربوں کی طرف روانہ ہو جا توتا وزیر اور والی حران روس کو حکم دیا کہ وہ اسکے ساتھ جائیں اور ہدایت کی کہ اگر شب خون مارنے کا موقع ملے تو کبھی نہ چوکیں اور عربوں کو گرفتار کر لیں چنانچہ یہ بیس ہزار فوج لیکر روانہ ہوگئے۔

کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کو جاسوسوں نے آکر اطلاع دی کہ ایسے ایسے واقعات ہیں وزیر توتا نیز والی حران اور عمود بادشاہ کا لڑکا آپ کے لشکر کی طرف روانہ ہوچکے ہیں اون کا ارادہ ہے کہ وہ رات کے اندھیرے میں آپ حضرات کو گرفتار کر لیجائیں لہذا

جناب کو چاہیئے کہ آپ اپنی حفاظت و صیانت کیلئے بیدار رہیں۔ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے چیدہ چیدہ صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو جمع فرما کر مشورہ طلب کیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا آپ فوراً حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور سہیل بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھیئے کہ وہ آپ کا مکتوب دیکھتے ہی فوراً ہماری طرف چل پڑیں خط میں آپ انھیں دشمن کے ارادے سے بھی مطلع کر دیجئے تاکہ وہ اپنا بچاؤ کر سکیں نیز انھیں ہدایت کیجئے کہ وہ جسوقت دشمن کے لشکر کے قریب پہونچ جائیں تو کمین گاہ میں چھپ کر بیٹھ رہیں تاکہ دشمن اون سے آگے نکل آئے اور ہمارے آدمی اون کے پیچھے یعنی پشت پر ہو جائیں اور ہم دائیں بائیں چھپ کر بیٹھیں اس طریق سے دشمن چاروں طرف سے گھر جائیگا اور ہم اچانک اوسپر حملہ کر دیں گے تمام صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے بالاتفاق آپ کی رائے کو پسند کیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ دو ہزار سوار لیکر چل پڑے حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فوراً حکمنامہ لکھا گیا کہ آپ حضرات خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لشکر سے ملجایئے اور جو کچھ ہدایات کرنی تھیں سب اوسمیں لکھدی گئیں۔

حضرت سراقہ بن دارم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حکمنامہ دے کر روانہ کیا یہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر اسی روز ان حضرات کے پاس پہونچ گئے اور حکمنامہ پڑھتے ہی چل پڑے دوسرے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی سوار ہو گئے اپنے جاسوسوں کو حکم دیا کہ دشمن کی خبر رکھیں۔

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو ہزار فوج کو ساتھ لیکر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جدا ہوئے تمام فوج کو ایک ہی راستہ سے لیکر نہ چلے بلکہ ایک ہزار فوج پر حضرت ابن سعد کو سپہ سالار مقرر کر کے حکم دیا کہ راستہ سے دائیں جانب کو چلیں اور خود ایک ہزار کو ساتھ لیکر راستہ سے بائیں جانب کو ہو لئے اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ راستہ سے زیادہ نہ ہٹیں بلکہ قریب ہی لگے رہیں اور آپ نے بھی اپنے جاسوں کو روانہ کیا۔

کہتے ہیں کہ جب عمود توتا اور رودس کے ساتھ بیس ہزار فوج لیکر چلا تو چلتے چلتے جبوقت اوسے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لشکر سے تیس میل کا فاصلہ رہ گیا تو آرام کرنے کی غرض سے وہیں ٹھہر گیا گھوڑوں کو دانہ پانی دیا اور آلات حرب سے مسلح ہونے لگا اس عرصہ میں حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر عقب سے آیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یمین سے اور حضرت ابن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یسار سے پہنچ گیا رومیوں کو اس کی مطلق خبر نہ تھی کہ ہم گھر چکے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جب یہ اچھی طرح یقین ہو گیا کہ دشمن ہر طرف سے گھر چکا ہے تو چند آزمودہ اور تجربہ کار لوگوں کو اس بات پر مامور کیا کہ وہ آواز اور شور سننے کیلئے ہروقت بگوش تیار رہیں چنانچہ وہ محض اسی کام کے لئے تیار ہو گئے پھر آپ نے پانچسو بہادر اور دلاوروں کو اپنے ہمراہ لیا اور پانچسو کو حضرت عدی بن سالم ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں چھوڑا اور انھیں ہدایت کی کہ جبوقت جنگ کے شعلے بھڑکتے دیکھیں اور یہ معلوم کریں کہ اوس کے شرارے اُڑ اُڑ کر خرمن ہستی کو جلا جلا کر خاکستر کرنے لگیں تو فوراً کمین گاہ سے نکل کھڑے ہوں پھر آپ مع پانچسو سوارں کے دشمن کی طرف چلے اور جب اون کے قریب پہونچے تو زور زور سے تکبیر وتہلیل کے نعرے بلند کرنے لگے۔

کہتے ہیں کہ رومیوں نے آپ کی آواز سنکر ہتیار لگائے سوائے رودس اور اوس کی فوج کے جو پانچہزار تھی چونکہ اور کوئی نہیں جاگ رہا تھا اور توتا عمود کے پاس مشغول ومصروف تھا اس لئے سوائے رودس اور اوس کی فوج کے اور کوئی سوار نہ ہو سکا اسنے آپ کا مقابلہ کیا اور آپ کی تھوڑی سی جمعیت دیکھکر حقیر سمجھ کے یہ گمان کر لیا کہ اب فتح ہوئی رومی آپ اور آپ کی فوج کو دیکھکر کہنے لگے کہ انھیں ہم ہی کافی ہیں۔

کہتے ہیں کہ یہ ابھی دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فلک شگاف نعرہ مارا رودس کی طرف جھپٹے اور یہ اشعار پڑھتے ہوئے بجلی کی طرح اوس پر جا پڑے۔

دَ اِنَّا لَقَوْمٌ لَا تَكِلُّ سُيُوفُنَا مِنَ الضَّرْبِ فِي اَعْنَاقِ سُوقِ الْكَتَائِبِ

البتہ ہم وہ قوم ہیں کہ جن کی تلواریں کمند نہیں ہوتیں۔ لشکروں کے سرداروں کی گردنیں مار دیتے

سُیُوفٌ فَخَرْنَاهَا لِقَتْلِ عَدُوِّنَا وَاِعْزَازِ دِیْنِ اللّٰہِ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ

ہمنے اپنے دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے تلواریں جمع کی ہیں۔ ہر طرف سے اللہ کے دین کی عزت بڑھانے کے لئے۔

قَتَلْنَا بِہَا کُلَّ الْبَطَارِقِ عَنْوَۃً وَاَجْلَاءُ سُوْقِ الْمُلْکِ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ

ہمنے کل سرداران کو غلبہ پاکر قتل کر ڈالا۔ واسطے نکال دینے ملک کے سرداروں کو چاروں طرف سے

اِلٰی اَنْ مَلَکْنَا الشَّامَ قَہْرًا وَغَلَطَۃً وَصُلْنَا عَلٰی اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ

حتیٰ کہ ہم قہر و غلبہ کے ساتھ ملک شام کے مالک ہوئے۔ اور اپنے دشمنوں پر تلواروں کے زور سے قابو پالیا۔

اَنَا خَالِدُ الْمِقْدَامِ لَیْثُ عَشِیْرَتِیْ اِذَا ہَمْہَمَتْ اَسَدُ الْوَغَا فِی الْمَغَالِبِ

میں خالد مقدمۃ الجیش ہوں، اور اپنی قوم کا وہ شیر ہوں۔ جو شیر میدان جنگ میں گونجتے ہیں۔ اور ایک اس زور سے تاک کر نیزہ مارا کہ رودس لڑھکتا ہوا زمین پر آرہا آپ کے غلام ہمام نے پکڑ کر اُسے فوراً باندھ لیا پھر آپ اور آپ کے ساتھیوں نے رودس کی فوج پر حملہ کیا ابھی یہاں یہ ہو رہا تھا کہ اچانک نجیبہ بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور عدی بن سالم اپنی اپنی فوجوں کو لیکر مقابلہ پر آگئے حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر بھی سامنے سے آتا ہوا دکھلائی دیا۔ دشمنوں کے شور و غل اور فریاد و فغاں نے آسمان سر پر اٹھا لیا زمین و آسمان کانپنے لگے عربی گھوڑوں نے دشمنوں کو آگے دھر لیا تہلیل و تکبیر کی آوازیں فضائے آسمانی میں گونجنے لگیں مسلمان بڑھ بڑھ کے چاروں طرف سے حملہ کرنے لگے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے ہوا موافق تھی اور توفیق الٰہی ہمرکاب رومیوں کو اتنی بھی مہلت نہ ملی کہ وہ گھوڑوں پر سوار ہی ہو جاتے تلوار برابر اپنا کام کر رہی تھی اور بڑھ بڑھ کر کسی کا سر اور کسی کا پیر توڑ دیتی تھی۔ آخر بھگدڑ پڑ گئی لوگ منتشر ہو گئے سوار ادھر ادھر بھاگ کھڑے ہوئے اکثر قید کر لئے گئے توتا اور عمود گرفتار ہو گئے چار ہزار رومی قید اور ایک ہزار سات سو چھیاسٹھ (۱۰۷۶۶) قتل ہوئے باقی بھاگ گئے اور بادشاہ کو تمام واقعات کی اطلاع دی یہ سنتے ہی بادشاہ کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی

اور باوجود زمین کشادہ اور فراخ ہونیکے اوس پر تنگ ہوگئی اور وہ سمجھہ گیا کہ دولت وحکومت جلدی زمانہ غیر موافق ہوگیا دن ابہرے آگئے تقدیر گردش کھاگئی ارباب دولت جو باقی رہ گئے تھے اونھیں جمع کرکے مشورہ چاہا اونھوں نے کہا بادشاہ ایسی صورت میں ہمارا راس العین کو دارالسلطنت رکھنا بالکل نادانی اور بیوقوفی ہے کیونکہ ہمارے اور حران ۔ رہا اور سراج کے درمیان میں بہت فاصلہ ہے عرب اس فاصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری طرف للچائی ہوئی آنکھہ ڈالیں گے بہتر یہ ہے کہ ہم راس العین سے کسی ایسی جگہ دارالسلطنت کو تبدیل کردیں جہاں ہم اپنے ملک کے درمیان میں ہوجائیں اور ہمارے قلعہ بھی ہمسے قریب رہیں اور چاروں طرف سے رسد کا سامان بھی مہیا ہوسکے اگر ہماری فتح اور عربوں کو شکست ہوئی تو ہم اونسے اپنے تمام مقامات پھر چھین لینگے اور اگر ہمیں شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعوں کی طرف بھاگ جائیں گے مثلاً ماردین ۔ قلعہ مازن کفرتوثا ۔ سمت جملین ۔ تل توتا ۔ بارعیہ ۔ تل سما ۔ تل قرع ۔ صور اور دجلۃ الجبل ۔ کہ ان قلعوں میں پناہ لیں گے بادشاہ نے اس مشورہ کو قبول کیا برج طبر سے راس العین آیا قلعہ کو مضبوط کیا دس ہزار سوار ایک مشہور نوجوان کہ جس سے بادشاہ کی لڑکی بھی منسوب تھی اور جسکا نام مرتودس تھا اوس کی سرکردگی میں دیکر شہر کی حفاظت کے لئے چھوڑا اور خود مرج بان کیطرف چلاگیا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ یحییٰ بن سعید مروزی کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ جب بادشاہ مع لشکر کے مرج رغبان چلاگیا تو حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بارگاہ خلافت میں زیا ۔ زلوبیا اور خابور کے فتح ہوجانے کی اطلاع دی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے التجا کی کہ بارگاہ خداوندی میں ہمارے لئے دعا فرمائیں عریضہ ۔ مال کا خمس اور قلعوں میں سے جو عمدہ اشیاء دستیاب ہوئی تھیں سب کو حبیب بن صہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کرکے سو سوار دیکر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ کیا اور خود مع فوج فرار کے بادشاہ کے پیچھے پیچھے مرج رغبان کی طرف چل دیئے اور وہاں پہونچکر اوس کے مقابلہ میں خیمہ زن ہوگئے۔

کہتے ہیں کہ ارسوس بن مارس والی ماردین کو عمود کے گرفتار ہوجانیکی اطلاع پہونچی تو اوسنے اپنی لڑکی ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا بیٹی ۔ بادشاہ کا لڑکا جو تیرا خاوند تھا وہ گرفتار ہوگیا ہیں

اس بات کی شرم بلکہ ننگ وعار ہے کہ لوگ کہیں گے کہ ارسوس ہی کی لڑکی کمبخت تھی بادشاہ کے لڑکے کو راس نہ آئی وہ نکاح ہوتے ہی گرفتار ہوگیا میں اس واقعہ سے سخت پریشانی میں مبتلا ہوگیا ہوں اوسنے کہا اباجان! مسیح کی قسم آپ نے سچ کہا اور سچائی آپ کی زبان پر جاری ہوگئی آپ کی کیا رائے ہے اوسنے کہا پہلے تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے لڑکی نے کہا میں چاہتی ہوں کہ بھیس بدلکر مسلمانوں کے لشکر میں جاؤں اور ان کے سردار سے کہوں کہ چونکہ میں نے حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے حواریوں کے خواب میں دیکھا تھا میں اونسے آپ لوگوں کے متعلق شکایت کرنے لگی کہ وہ ہمپر ایسے ایسے ظلم کررہے ہیں۔ انھوں نے مجھے ہدایت کی کہ گویا وہ مجھسے فرمارہے ہیں کہ تو اسلام قبول کرلے وہ قوم حق پر ہے میں اوس خواب میں گویا آپ کے پاس اسلام قبول کرنے آئی ہیں نے آپ کو اپنے باپ کے قلعہ کا مالک کردیا اور آپنے مجھے میرے قلعہ ہی میں چھوڑدیا اس لئے میں چاہتی ہوں اور اسی لئے یہاں حاضر ہوئی ہوں کہ میں اسلام لے آؤں خواب سننے کے بعد جب اون کا سردار مجھسے دریافت کریگا کہ تیرے باپ کا قلعہ تو بہت زیادہ مضبوط اور پائدار ہے تو ہمیں اوسکا مالک کس طرح کردے گی تو میں کہونگی کہ آپ اپنے لشکر میں سے سو جوان جو نہایت آزمودہ کار اور بہادر ہوں میرے ساتھ میرے قلعہ میں بھیجدیجئے میں اونھیں صندوقوں میں بند کرکے اپنے باپ کے قلعہ میں اپنے ہمراہ لیجاؤں گی اور محافظ اور پہرہ دار جو قلعہ کے ہونگے اون سے کہوں گی کہ ان صندوقوں میں میرا مال واسباب بند ہے میں چاہتی ہوں کہ اس مال کو اپنے باپ کے قلعہ میں پہونچادوں تاکہ یہ بھی میرے باپ کے خزانہ میں داخل ہوجائے اس ترکیب سے جب وہ میری قبضہ میں آجائیں گے تو میں اون کو ایک اندھیرے قیدخانہ میں ڈالدونگی اور اون سے مطالبہ کرونگی کہ تم اپنے سردار سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے شوہر کو میرے پاس بھیجدے ورنہ میں کبھی تم کو نہیں چھوڑ سکتی ارسوس نے کہا بیوقوف باولی ہے تو خود بخود ہلاکت میں پڑتی ہے عرب بڑے عقلمند لوگ ہیں وہ کسی کے دھوکے میں نہیں آتے اوسنے کہا اچھا اگر وہ مجھسے ضمانت طلب کریں گے تو جو کچھ ضمانت یا معاوضہ میں ٹھہر جائیگا اوس کی واپسی کے وقت اوسی کے ساتھ میں اپنے شوہر کی واپسی کی قید بھی لگادوں گی۔ ارسوس نے کہا اچھا جیسا تیری سمجھ میں

آئے کہ ممکن ہے اوسی میں کوئی مصلحت ہو۔

کہتے ہیں کہ رات کیوقت یہ مرج رعنبان کی طرف چلی اس کے ساتھ ایک خادم اور چار غلام تھے جو اسکے خچروں کو جنپر اسنے ہدیئے۔ تحفے اور برتن وغیرہ لادرکھے تھے ہانکتے جارہے تھے کچھہ دور چلکر اس کے باپ کے چند آدمی اسے ملے جن کی حراست میں اسوقت عرب کے چالیس قیدی تھے جن میں حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ وغیرہ بھی شامل تھے۔

کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مع سادات عرب کے جن میں حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی شامل تھے جب راس العین کی طرف کوچ کیا تو حسب عادت حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حران سروج اور رہا کی طرف کچھہ جمعیت دیکر روانہ کیا تاکہ غلہ اور دیگر سامان رسد فراہم کرکے لائیں چنانچہ آپ چلے اور جسوقت آپ دیہات کے قریب پہونچے تو سابس بن فقولا اور جرجیس بن شمعون جنھیں بادشاہ نے اپنی فوج کے لئے رسد وغیرہ لانے کے واسطے روانہ کیا تھا ملے انکے پاس اس وقت تین ہزار لشکر مع ساز وسامان اور ہتیار وغیرہ کے موجود تھا مسلمانوں کی تھوڑی جمعیت دیکھکر ان کے منہ میں پانی بھر آیا ہرطرف سے حملہ کیا اور انھیں پکڑکے بادشاہ کے حضور میں پیش کردیا اوسنے انھیں قتل کرنیکا ارادہ کیا مگر وزیر نے کہا بادشاہ یہ ٹھیک نہیں ہے آپ کا لڑکا عمود۔ رودس والی حران اور نوتا والی بجاب دشمن کے ہاتھ میں ہے اگر آپنے انھیں قتل کردیا تو وہ آپ کے لڑکے اور آپکے دوستونکو قتل کردینگے بہتر یہ ہے کہ آپ انھیں قلعہ ماردین یعنی قلعۃ المرارۃ میں بھیجدیں اور ملکہ ماریہ کے سپرد کردیں جب عرب اپنے اسیروں کا مطالبہ کریں تو آپ کہدیں کہ وہ قلعہ ماردین میں محبوس ہیں ہمارے یہاں قید نہیں اور جن کے یہاں وہ قید ہیں اون سے ہمارا کچھہ تعلق نہیں اور نہ اون سے ہمارا کچھہ سروکار ہے اگر آپ نے ایسا کیا تو اُن کے دل میں آپ کی عزت اور ہیبت اس سے بھی زیادہ بیٹھ جائے گی بادشاہ نے اوس کی اس رائے کو پسند کیا اور ماریہ کے باپ کے ملازموں کے ہمراہ ان تمام قیدیوں کو ماریہ کے پاس روانہ کردیا چنانچہ یہ سلئے آرہے تھے کہ دنبیس کے مقام میں ماریہ سے ملاقات ہوگئی جیساکہ ہمنے ابھی ذکر کیا تھا اوسنے ملازموں کو ہدایت کردی کہ تم انھیں قلعہ میں لیجاؤ اور خود

مسلمانوں کے لشکر کیطرف روانہ ہوگئی۔ کچھ رات گئی تھی کہ یہ لشکر میں پہونچی حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت نجیبہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھوڑی سی جمعیت کے ساتھ بطور طلایہ کے (پہرہ) لشکر کے چاروں طرف گھوم رہے تھے جب اسے دیکھا تو اس کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا بات ہے اوسنے کہا میں آپ کے سردار سے ملنا چاہتی ہوں یہ حضرات اسے لیکر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب یہ آپ کے سامنے کھڑی ہوئی تو ہدایا پیش کئے اور چاہا کہ آپ کو سجدہ کرے آپ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ اللہ پاک عزوجل نے ہمیں اسلام کی وجہ سے عزت بخشی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اور طفیل سے گمراہی اور ضلالت سے علیحدہ کیا ہمارے دلوں سے کینہ اور حسد کو زائل فرمایا خواہشات نفسانی کو علیحدہ کیا اسلام کی بدولت شرافت بخشی اور ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ کریں کیونکہ سجدہ کرانا محض متکبر اور مغرور لوگوں اور بادشاہوں کا کام ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔ اَلْعَظْمَۃُ رِدَائِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْہِمَا قَصَمْتُہٗ وَلَا اُبَالِیْ یعنی عظمت وجلالت میری چادر ہے اور بڑائی وتکبر میرا لباس ہے پس جو شخص ان دونوں چیزوں میں مجھسے جھگڑا کرے گا میں اسکا سر توڑ دونگا اور کچھ پرواہ نہیں کروں گا۔ ماریہ آپ کی اس تقریر کو سمجھ رہی تھی جب آپ تقریر ختم کر چکے تو ماریہ نے کہا سردار! اللہ عزوجل نے آپ کو ہمپر انھیں باتوں اور سیرتوں کی وجہ سے فتح بخشی ہے آپ نے فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا میں ماریہ بنت ارسوس والی ماردین ہوں آپکے یہاں جو قیدی ہے اور جس کا نام عمود ہے وہ میرا شوہر ہے مجھ سے اسکے فراق میں صبر نہ ہو سکا اور جب میرا شوق حد سے تجاوز کر گیا اور میرے خیالات بہت زیادہ منتشر ہو گئے تو میں نے خواب میں حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کو دیکھا کہ وہ مجھے آپ کی اتباع کا حکم دے رہے ہیں آپ کے پاس اس نیت سے آئی ہوں کہ آپ کے دین میں داخل ہو جاؤں اور اپنا نیز اپنے باپ کا قلعہ آپ کے سپرد اس شرط پر کر دوں کہ آپ میرا قلعہ میرے ہی لئے رہنے دیں میری کسی بات میں فرق نہ آئے دیں میں اور میرا خاوند ہمیں مقیم رہیں اور میں خود اپنے شہر پر حاکم رہوں آپ اسکی بات سنکے ہنسے اور فرمایا ماریہ تو اپنے شوہر کے سبب محض ہمیں رنج دینے آئی ہے اور بس اور ہاں وہ تیرا شوہر کس طرح ہو سکتا ہے حالانکہ وہ تیرا لڑکا ہے اور اوس کا قصہ اس طرح ہے چنانچہ آپ نے تمام قصہ

من وعن بیان فرمادیا۔
کہتے ہیں کہ یہ قصہ سنکے لڑکی کا چہرہ فق ہوگیا رنگ زرد پڑ گیا اور کہنے لگی کہ اے آقا آپکو کس طرح معلوم ہوا کہ عمود میرا لڑکا ہے حالانکہ وہ بادشاہ عــہ کا نورچشم ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت آقائے دوجہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آج خواب میں دیکھا ہے اور اونھوں نے یہ تمام قصہ مجھ سے بیان فرمایا ہے اسنے کہا کہ میں عمود کو دیکھنا چاہتی ہوں اگر واقعی وہ میرا لڑکا ہے تو اوسمیں چند علامات ہیں جنہیں میں پہچان سکتی ہوں حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوس کے بلانیکا حکم دیا حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوسے لیکر حاضر ہوئے۔ ماریہ نے اوسے غور سے دیکھا اوسکے چہرہ پر وہ تل بھی موجود تھا اور کان کے پاس اوبھار بھی جو اہرات جو اوسنے ایک کپڑے میں باندھکر ساتھ کئے تھے وہ عمود عــہ پہن رہا تھا انھیں بھی پہچانا اور ان سب علامات کو دیکھکر اس زور سے ایک چیخ ماری کہ اہل محفل کانپ اوٹھے پھر گرتی پڑتی اوس کے پاس پہونچی اور اس سے لپٹ گئی اور کہنے لگی کہ اسمیں شک نہیں کہ یہ میرا ہی لڑکا ہے اور حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول میں بالکل سچے ہیں۔
کہتے ہیں کہ پھر عمود نے بھی اپنی ماں کی طرف دیکھا خون میں جوش پیدا ہوا اور روتے روتے بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو دونوں ملکر خوب روئے رونے سے خاموش ہونے پر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اونسے مخاطب ہوکر فرمایا تم دونوں پر واجب ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ کے اس انعام پر جو انھوں نے ابھی تمپر کیا ہے اوسکے شکریہ میں اون کی توحید پر ایمان لے آؤ کیونکہ اللہ پاک جل جلالہ شکر کرنے والونپر اور زیادہ انعام فرماتے ہیں اور اُنکی رحمت نیکی اور احسان کرنیوالوں سے بہت قریب ہے اونکے عذاب کو گنہگاروں سے کوئی شخص دور نہیں کر سکتا

عــہ ابتک شہریاض ہی اصل کتاب میں ہو نعلوم کیا قصہ ہے اور اسکا ترجمہ محض بادشاہ کرتا چلا آرہا ہوں کیونکہ شہریاض تو قتل ہوچکا ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ عــہ اصل کتاب میں اس طرح ہے کہ درات عصابتہا وما فیہا من الجواہر عصابہ یعنی سربند یعنی اس کی ماں نے جو سربند میں جواہرات لپیٹ کر اسکے سر سے باندھ دیئے تھے اوس سربند کو نیز اوسمیں جو جواہرات تھے اونھیں دیکھا اور یہ ترجمہ قیاس کے خلاف ہے کیونکہ ابتک وہ سربند ایک تو موجود نہیں رہ سکتا دوسرے اونھیں اوسیطرح ابتک جسطرح اسکی ماں نے باندھ دیئے تھے یہ نہیں رکھ سکتا تھا اسلئے میں نے اوسکا ترجمہ اسطرح کردیا ہے کہ وہ جواہرات جو اسنے دیئے تھے اونھیں عمود پہن رہا تھا اوسے انھیں پہچان لیا کہ یہ وہ ہی ہیں واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

نہ اونکی کوئی حد وانتہا ہے اور نہ اونکے قدوقامت اور جسم ہے نیز نہ اون کے لئے اول ہے نہ آخر وہی اول ہیں اور وہی آخر اونھیں کی ذات پر دنیا موقوف ہے اور اُنھیں کے شایان شان بڑائی اور کبریائی ہے جب عمود نے آپکی یہ گفتگو سنی تو کہنے لگا خدا کی قسم آپ کے قول میں کسی طرح کا مکرو فریب نہیں ہے وَ اَنَا اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وحدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ محمدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ[عـ]

کہتے ہیں کہ جب ماریہ نے اپنے لڑکے کو اسلام لاتے دیکھا تو خود بھی اوس کی موافقت کی گمراہی کے راستہ سے نکلکر صراط مستقیم کی طرف چلی اور اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کی وحدانیت کی قائل اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز حاضرین مجلس نے کہا اللہ پاک تم دونوں کا اسلام قبول فرمائیں علم وعمل کی توفیق بخشیں یاد رکھو حق تعالیٰ جل مجدہٗ نے تمہارے دلوں کو مضبوط کر دیا تمہارے گناہوں کو بخشدیا تمہیں چاہیئے کہ تم ازسرنو عمل کرو ہاں یہ بتلاؤ کہ یہ مستحکم اور مضبوط قلعہ کس طرح فتح ہوسکتا ہے ماریہ نے کہا میں آپکو خوشخبری دیتی ہوں کہ آپ کے آدمیوں کو حران کے قریب گرفتار کرکے بادشاہ نے اونھیں میرے پاس بھیجدیا تھا تاکہ میں ان کے بدلے میں اس لڑکے عمود کو چھوڑا سکوں میں اونھیں اپنے قلعہ میں روانہ کرآئی تھی اب میں اُنکے پاس جاتی ہوں ان کو اپنے باپ کے قلعہ میں تبدیل کرونگی پھر اونھیں قید سے رہا کر کے انشاء اللہ تعالیٰ اوس قلعہ کا مالک بنادوں گی حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے تجھے برائیوں سے نجات دیکر اسلام کی توفیق بخشی میرے ساتھیوں کی گرفتاری مجھپر بہت شاق گذر رہی تھی اور مجھے اون کا بہت زیادہ صدمہ تھا مگر تونے اب ڈھارس دی تو دل کو اطمینان ہوا اپنے لڑکے کو ہمارے پاس چھوڑ کے تو اپنے باپ کے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ میں نے عربوں پر ہر طرح کا جال ڈال لیا اور مکروفریب اور حیلہ جو کچھہ میرے پاس تھا وہ سب خرچ کردیا مگر انپر ایک داؤں نہ چلا اور کوئی تدبیر بن نہ پڑی کہ میں عمود کو چھوڑا لیتی پھر جب ہمارے آدمیوں کے پاس پہونچے تو جو کچھہ صلاح اور عمدہ مشورہ ہو اوسپر عمل کرنا ماریہ نے کہا میں انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی کروں گی اور جو کچھہ آپنے

---

عـ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہیں اون کا کوئی شریک نہیں اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اونکے رسول ہیں ۱۲ منہ

فرمایا اوسے بسر وچشم بجالاونگی پھر یہ اپنے خاوند یعنی اپنے لڑکے کو مسلمانوں کے پاس چھوڑکر اوسی رات کو ماردین کی طرف چلی جب قلعہ میں پہونچی تو اسے معلوم ہوا کہ اسکا باپ کسی ملکی خدمت کیلئے مرج رغبان گیا ہوا ہے ہاں وہ سردار یا حاجب کہ جس کے ہمراہ اسنے قیدیوں کو قلعہ میں روانہ کیا تھا اور جسنے ان قیدیوں کو اسکے باپ کے قلعہ میں پہونچا کر اپنے قبضہ میں اونھیں رکھ چھوڑا تھا موجود ہے۔

یہ سردار نہایت عقلمند لوگوں میں سے تھا توریت انجیل اور زبور اسنے پڑھی تھیں میدی ام اۃ جو ایک جگہ ہے یہ وہاں کا راہب تھا اسنے وہاں ایک گرجا سنگ مرمر کے بڑے بڑے پتھروں کا اس طریقہ پر بنایا تھا کہ نہایت اعلیٰ درجہ کے بڑے بڑے سنگ مرمر لیکر اکے ستون قائم کئے تھے اور اون ستونوں کو پاٹ کر پھر اون کے اوپر ایک قبہ یا گنبد تیار کرایا تھا اور اوسپر چڑھنے کیلئے ریشم کی ایک سیڑھی جسمیں دو ڈوریاں زمین تک لٹکی رہتی تھیں اوس قبہ کے اوپر رکھی رہتی تھی جب یہ قبہ میں چڑھ جایا کرتا تھا تو اون دونوں ڈوریوں کو کھینچکر اوس سیڑھی کو بھی اوپر اٹھا لیا کرتا تھا۔ اس زاہد یا راہب کی خبر دور دور پھیل گئی تھی اور اوسکی عبادت اور رہبانیت کا چرچہ جا بجا ہو گیا تھا جب مسلمان ان ملکوں پر چڑھ کے آئے اور خابور کا ملک صلح کے ذریعہ فتح ہو گیا تو اس قلعہ کے گرد لوگ جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ اے مقدس باپ! عرب ہمپر چڑھ آئے شام کا تمام ملک اور عراق کا اکثر حصہ انھوں نے فتح کر لیا ہم تک پہنچ گئے آپ ہمیں مشورہ دیں کہ اب ہم کیا کریں۔

کہتے ہیں کہ اسنے قبہ سے سر نکالا اور کہا نصرانیو! جب تک تم امر بالمعروف نہی عن المنکر پر عامل رہے مظلوموں کی دادرسی کی۔ حق کا حکم کرتے رہے اپنی شریعت کا اتباع کیا جود کو حرام کے کھانے سے بچاتے رہے زنا سے الگ رہے اسوقت تک ہمیشہ تمپر ظاہر اور باطن دونوں طرح نعمتیں نازل ہوتی رہیں تم اپنے شہروں میں اطمینان کی زندگی بسر کرتے رہے تمہارے سامنے دشمنوں کی گردنیں جھکتی رہیں وہ تمہارے تابع فرمان رہے مسیح علیہ السلام نے تمام قوموں پر تمہیں فتح بخشی ہر ایک قوم کو تمسے الگ رکھا زمین کے طول وعرض تمہارے لئے فراخ رکھے مگر جیسے تمنے ان باتوں کو چھوڑکر اپنا رویہ بدلا تو خدا نے بھی تمہارا ساتھ چھوڑ دیا تمہارے لئے تمہارے اعمال کی سزائیں

اپنا طریقہ بدلدیا۔ یحیٰ اور مرقس کی انجیلوں میں لکھا ہے کہ جو شخص احکام حق کی اتباع کرتا ہی ہمیشہ سچ بولتا ہے اپنے رب کے اوامر و احکام بجالاتا ہے اپنے نفس کو امانت حق کے لئے مخصوص کرلیتا ہے امانت میں خیانت نہیں کرتا ہمیشہ نمازیں پڑھتا رہتا ہے اپنی شریعت کے راستہ پر گام زن رہتا ہے اور ہوا و ہوس کا بندہ نہیں بنتا تب اوسکا زہد اوسے کچھہ کام دیتا ہے اور اوس کی عبادت و ریاضت اوسکی تمنا تک پہونچتی ہے اور جو شخص ظلم و جفا کرتا ہے حق سے باغی اور منحرف ہو جاتا ہے اور حق کے راستہ سے علیحدہ ہوکر اپنا نیا راستہ اختیار کرلیتا ہے تو وہ بہت جلد فنا کے گھاٹ اوتر جاتا ہے بلکہ خود اپنے ہاتھوں اپنا قاتل بنجاتا ہے ایسے شخص کا خانہ خراب ہو جاتا ہے ذخیرہ و مال و اسباب ضائع ہو جاتا ہے خوف و ہراس ہمیشہ اوس کے ساتھ رہتا ہے اور دوزخ اسکا اوڑھنا بچھونا بنجاتا ہے۔

توریت میں لکھا ہے کہ کسی پر ظلم نہ کرو اللہ جل جلالہ و عم نوالہ ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتے مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قرآن شریف میں بھی آیا ہے کہ حق تعالے جل مجدہ فساد کرنے والوں کے عمل کو پسند نہیں فرماتے پس تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے کاموں کو صلاحیت کے ساتھ بجالاؤ الخ دوستو! تقویٰ کو ہمیشہ پیش نظر رکھو خوف خدا کو اپنا نصب العین بناؤ اپنے اہل و عیال کی طرف سے دل کھولکر لڑو اپنے نبی کی شریعت کا اتباع کرو اپنے دشمنوں سے جہاد کرنے نکلو آج تمام عبادتوں سے بہتر و افضل جہاد ہے جو شخص اپنے دشمن سے جہاد کریگا اسکا ٹھکانا یقیناً جنت ہے اے قوم! ہوشیار ہو جاؤ اب میں اپنے اس گرجا سے نیچے آتا ہوں تمہیں چاہیئے کہ تم میں سے کوئی شخص میرے خلاف کام نہ کرو۔ پھر اسنے اپنی سیڑھی لٹکائی اور نیچے اوتر آیا جب لوگوں نے دیکھا کہ یہ نیچے اوتر آیا تو سلام کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دیا یہ انھیں لیکر دماثر اور بادا کے کنیسوں (گرجوں) میں گیا نماز پڑھائی دعا کی اور حکم دیا کہ جہاد کے لئے تیار ہو جائیں پھر انھیں لیکر دیر ملوخ کی طرف جو اہالیان روم کا قبلہ تھا آیا اسمیں ایک راہب رہا کرتا تھا اوس کا نام لیکر اوسے آواز دی اور کہا کہ یہ عبادت کا وقت نہیں ہے یہ سنکر وہ بھی اس کے ہمراہ ہو لیا یہ سب کو لیکر نصیبین پہونچا یہاں بادشاہ قرقیاقس اس کی زیارت کو پیدل آیا اس سے مصافحہ کیا اور اس کے ہمراہ گرجا تک گیا یہاں

دیر یعقوب کی زیارت کی نصیبین کے لوگ جوق جوق اس کی زیارت کو آئے اسنے اونھیں نصیحت کی اور جہاد کا حکم دیا اس کے بعد یہ راس العین کی طرف چلا اور ارسوس بن جارس کو اس کے آنیکی اطلاع ہوئی کہ فلاں راہب راس العین آیا ہوا ہے۔ جب حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ہمراہی گرفتار ہوکر بادشاہ کے پاس آئے تو اوسنے ان قیدیوں کو اسی راہب کے ہمراہ جسکا نام بیتا بن عبدالمسیح تھا روانہ کیا تھا اور راستہ میں ماریہ ملکی نہی جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہے اور اوسنے اوسے حکم دیا تھا کہ انھیں میرے قلعہ میں لیجاؤ چنانچہ جب ماریہ سے جدا ہوکر یہ دور پہونچ گئے تھے تو انھیں ماریہ کا باپ بھی اپنے لشکر کے ہمراہ آتا ہوا ملا تھا۔ جو اس راہب کی ملاقات کو آرہا تھا اور اونے اس راہب سے دریافت کیا تھا کہ کہاں سے آرہے ہو اور کیا بات ہے راہب نے جواب دیا تھا کہ بادشاہ نے میرے ہمراہ ان قیدیوں کو بھیجا ہے اسنے پوچھا تم کون ہو راہب نے کہا میں بیتا بن عبدالمسیح ہوں جب ارسوس نے اسکا نام سنا تو بہت خوش ہوا اور کہا مجھے اپنے مذہب کی قسم میں مدت سے آپ کی ملاقات کا منتظر تھا اور چاہتا تھا کہ آپ سے تبادلۂ خیالات کرکے آپ کی رائے معلوم کروں آپ انھیں لیکر میرے قلعہ میں چلئے اور جب تک میں کوئی دوسرا حکم نہ دوں آپ خود ان اسیروں کی حفاظت کیجئے یہ میری انگوٹھی لیجئے راہب قیدیوں کو لیکر قلعہ میں آیا اونھیں قیدخانہ میں بند کرکے خود بنفس نفیس ان کی حفاظت کرنے لگا اون کے حسن عبادت اور عمدگی تلاوت پر یعنی اسباب پر دیر تک غور کرتا رہا کہ کس عمدگی اور والہانہ جوش سے نماز کے ارکان ادا کرتے اور کس خوش الحانی اور طرز کے ساتھ قرآن شریف کی تلاوت فرماتے ہیں پھر اونکی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا آپ لوگ مجھے یہ بتلائیے کہ دن رات میں آپ پر کتنی نمازیں فرض ہیں حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا پانچ نمازیں فرض ہیں جو شخص انکے رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کردے گا وہ دوزخ میں نہیں جائیگا اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ یعنی نمازوں کی حفاظت کرو خصوصًا بیچ کی نماز کی اور اللہ کے لئے فرمانبردار ہوکر کھڑے

---

عہ بیچ کی نماز یعنی نماز وسطیٰ کی زیادہ تاکید ہے کہ اس کی حفاظت کرو نماز وسطےٰ بعض نماز عصر کو کہتے ہیں کہ صلوٰۃ اور بعض ظہر کو کہتے ہیں جو فجر اور عصر کے درمیان میں ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ محمد

ہو جاؤ۔ ہمارے حضور آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلصَّلٰوۃُ صِلَۃٌ مَا بَیْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّہٖ فِیْھَا اِجَابَۃُ الدُّعَاءِ وَقُبُوْلُ الْاَعْمَالِ وَبَرَکَۃٌ فِی الرِّزْقِ وَرَاحَۃٌ فِی الْاَبْدَانِ وَسِتْرٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ وَثِقْلٌ فِی الْمِیْزَانِ وَجَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ۔ یعنی نماز بندہ اور اوسکے رب کے درمیان میں ایک علاقہ ہے اوسمیں دعا قبول ہوتی ہے اعمال مقبول ہوتے ہیں رزق میں برکت ہوتی ہے بدنوںمیں صحت ہوتی ہے نمازی اور دوزخ کے درمیان میں بھی نماز حد فاصل ہے میزان میں بوجھ ہے صراط مستقیم سے جلدی گذارنیوالی ہے اور جنت کی کنجی ہے۔

یہ نماز تمام امتوں پر فرض ہوئی تھی مگر اونھوں نے اوسے ادا نہ کیا اون میں کوتاہی کی یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اوسے ہمپر فرض کیا اور ہمنے اوسے اوا کیا نماز تمام عبادتوں کی جامع ہے منجملہ اون کے جہاد ہے نمازی دو دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہے اپنے نفس کا اور شیطان کا نیز نماز میں روزہ بھی موجود ہے نمازی نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے بلکہ روزہ سے ایک بات اور زیادہ اس میں موجود ہے کہ نمازی باوجود نہ کھانے پینے کے جیساکہ روزہ میں ہوتا ہے اپنے ربکے سامنے دعا و استغفار بھی کرتا رہتا ہے نماز میں حج بھی موجود ہے کیونکہ حج نام ہے بیت اللہ الحرام کیطرف قصد کرنیکا اور نمازی بھی رب البیت (خود اللہ پاک) کی طرف قصد کرتا ہے بلکہ حج سے زیادہ اسمیں یہ بات ہے کہ نمازی اپنے ربکے فرشتوں سے قریب ہو جاتا ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنی سجدہ کرکے تقرب حاصل کر۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جَمِیْعُ الْمُفْتَرَضَاتِ اِفْتَرَضَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْاَرْضِ اِلَّا الصَّلٰوۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اِفْتَرَضَھَا فِی السَّمَاءِ وَاَنَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اِفْتَرَضْتُھَا عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمَّا اُمَّتُکَ فَقَدْ سَلَّمْتُھَا اِلَیْھِمْ وَجَعَلْتُ جَمِیْعَ الطَّاعَاتِ کُلَّھَا فِیْھَا یعنی جتنی چیزیں فرض ہیں اون سب کو اللہ تبارک وتعالےٰ نے[1] زمین میں فرض کی ہیں مگر نماز کہ اس کو آسمانوں میں جبکہ میں اللہ کے پاس موجود تھا فرض کیا تھا اور فرمایا تھا

---

[1] یعنی ہر چیز کے فرض ہونیکے احکام زمین پر نازل ہوئے ہیں مگر نماز کو اللہ پاک تبارک تعالیٰ نے اسوقت فرض فرمایا تھا جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف میں آسمانوں پر تشریف لیگئے تھے ۱۲ منہ

کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہی نمازیں میں نے تمام انبیا (علیہم السلام) پر فرض کی تھی (اب) میں اس کو آپ کی امت کے سپرد کرتا ہوں اور اس نماز کو میں نے تمام عبادتوں کا جامع بنایا ہے۔

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُمْ فَاصْنَعْ مَا اَصْنَعُ فَتَقَدَّمَ وَصَلّٰے رَکْعَتَیْنِ وَقَالَ لِیْ یَا مُحَمَّدُ ھٰذِہٖ صَلٰوۃُ الصُّبْحِ وَھِیَ اَوَّلُ صَلٰوۃٍ صَلَّاھَا وَلِذَا لِكَ سَمَّاھَا الْاُوْلٰی ثُمَّ صَلّٰی مَرَّۃً اُخْرٰی اِذْ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ وَقَالَ لَہٗ ھٰذِہٖ صَلٰوۃُ الظُّھْرِ ثُمَّ صَلّٰی لِعَصْرٍ اَوَّلَ وَقْتِھَا وَقَالَ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ ثُمَّ صَلّٰی بِہٖ مَرَّۃً اُخْرٰی اِذْ صَارَ الشَّمْسُ مُصْفِرَۃً ثُمَّ صَلّٰی وَالشَّمْسُ قَدْ غَرَبَتْ وَقَالَ ھٰذِہٖ الْمَغْرِبِ ثُمَّ صَلّٰی بِہٖ عِنْدَ مُغِیْبِ الشَّفَقِ وَقَالَ ھٰذِہٖ الْعِشَاءُ الْاُخْرٰی ثُمَّ صَلّٰی الْمَرَّۃَ الْخَامِسَۃَ وَالْفَجْرُ قَدْ طَلَعَ وَقَالَ ھٰذِہٖ صَلٰوۃُ الصُّبْحِ یعنی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کھڑے ہوجئے اور جسطرح میں کروں آپ بھی کیجئے جبرئیل علیہ السلام آگے بڑھے دو رکعت نماز پڑھی اور کہا یہ صبح کی نماز ہے اور یہ سب سے پہلی نماز ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی اور اسی واسطے اسکا نام صلوٰۃ الاولی یعنی سب سے پہلی نماز ہے پھر جبرئیل علیہ السلام نے جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہوگیا نماز پڑھی اور مجھسے کہا یہ ظہر کی نماز ہے پھر عصر کے اول وقت میں عصر کی نماز پڑھی اور کہا یہ عصر کی نماز ہے پھر جب سورج زردی مائل ہوا تو دوبارہ بھی عصر کی نماز پڑھی پھر جب سورج غروب ہوگیا تو نماز پڑھی اور کہا یہ مغرب کی نماز ہے پھر شفق غائب ہونے پر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشاء ثانی (عشاء) ہے پھر پانچویں مرتبہ جب صباح ہوگئی تو نماز پڑھی اور کہا یہ صباح کی نماز ہے[1]۔

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی فَزِیْدَتْ فِی الْحَضَرِ وَتُرِکَتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ عَلٰی حَالِھَا یعنی نمازیں دو دو رکعت فرض ہوئی تھیں حضر میں زیادہ کی گئیں اور سفر میں علیٰ حالہا باقی رہ گئیں۔

یہ سنکے میتنا نے حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا عربی بھائی! نمازیں

[1] صباح کی نماز کا ذکر شروع حدیث میں بھی آچکا تھا اور پھر آخر حدیث میں بھی آگیا میرے پاس اسوقت کوئی حدیث کی کتاب نہیں جو اسے صحیح کرتا۔ واللہ اعلم کیا مطلب ہے ۱۲ منہ

تکبیر کے وقت جو تم رفع یدین کرتے ہو اسکا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے کسی ڈوبنے والیکو نہیں دیکھا کہ وہ کسی چیز کے پکڑنے اور سہارا لینے کیلئے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر کسی چیز کے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ڈوبنے سے نجات پائے[1] اسی طرح بندہ معصیت اور گناہوں کے دریا میں ڈوبا ہوا ہے نماز میں وہ اپنے ہاتھ اُٹھاتا ہے اور کہتا ہے بارالہا! میں خطاؤں اور گناہوں کے دریا میں ڈوب رہا ہوں آپ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اس سے نجات بخشئے میں آپ ہی سے بھاگ کر پھر آپ ہی کے دروازہ پر آکے پڑا ہوں رہا یہ کہ نماز میں قرآن شریف کی تلاوت کیوں کرتے ہیں سو وہ اس لئے کہ قرأت سے خداوند تعالیٰ جل مجدہٗ اور بندہ کے مابین ہمکلامی ہو جائے رکوع کے معنے یہ ہیں کہ میں آپ کا بندہ ہوں اور ادنیٰ غلام اپنے پہلوؤں کو آپ کے سامنے جھکاتا ہوں رکوع سے اوٹھنے اور ربنا لک الحمد[2] کہنے کا یہ مطلب ہے کہ الہٰی! میں آپ کی حمد کرتا ہوں آپ میرے گناہوں سے درگذر فرمائیے چنانچہ باری تعالیٰ جل مجدہٗ جواب میں فرماتے ہیں کیا تو نے گناہ کیا ہی بندہ عرض کرتا ہے میں آپ کا ایک ادنیٰ غلام ہوں (یعنی غلاموں کا کام گناہ ہی کرنا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تیرے گناہوں کو معاف کر دیا پہلے سجدہ اور پیشانی کو زمین پر رکھنے کے معنے یہ ہیں کہ آپ نے مجھے اسی (زمین) سے پیدا کیا ہی سجدہ سے سر اٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے مجھے اسی سے نکالا ہے دوسرے سجدہ کا مطلب یہ ہے کہ آپ پھر مجھے اسمیں لوٹائیں گے دوسرے سجدہ سے سر اوٹھانے کا راز یہ ہے کہ دوسری مرتبہ آپ پھر اسمیں سے مجھے نکالیں گے داہنی طرف کے سلام میں اسرار یہ ہے کہ الہ العالمین آپ میرے نامہ اعمال کو میرے داہنے میں دیجئے بائیں[3] میں نہ دیجئے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اعمالنامے پیش ہوتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص پانچوں نمازوں کی حفاظت کرتا ہے اوس کی ایسی مثال ہے جیسے شیریں نہر کی کہ جو کوئی تم میں سے اوسمیں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے اوسکے بدن پر کسی قسم کا میل نہیں رہ سکتا اسی

---

[1] ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مشہور مقولہ ہے۔ شبیر احمد مترجم [2] اے ہمارے رب تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے مخصوص ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ بائیں ہاتھ میں دوزخیوں کے دیا جائیگا۔ مصنف نے بائیں سمت کے سلام کے کوئی معنے تحریر نہیں کئے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

طرح پانچوں نمازیں ہیں کہ بندہ پر کوئی گناہ نہیں چھوڑتی۔ میتا راہب نے جب آپ کی یہ تقریر سنی تو کہنے لگا میں تصدیق کرتا ہوں کہ واقعی آپ حق پر ہیں آپ کا دین برحق اور آپ کا قول بالکل سچ ہے اسکے بعد وہ ایمان لے آیا تھوڑی دیر میں ماریہ بھی آگئی کیونکہ اسے پتہ چلا کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میرے باپ کے قلعہ میں مقید ہیں یہاں آکر وہ بالاخانہ پر گئی اپنے باپ کے کمرہ میں پہنچکر یہ رات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قلق اور رنج میں گذاری صباح کو میتا اس کے پاس آیا اور اسے سلام کیا اس نے کہا میتا! تو نے عربوں کے ساتھ کیا کیا اوسنے کہا بادشاہ کی رائے معلوم ہونے تک میں نے انھیں قید میں رکھ چھوڑا ہے اسنے کہا خدا کی قسم تو نے کچھہ بھی نہیں کی مگر اب تو اونھیں ہمارے ساتھ گرجا میں بھیجدے تاکہ وہ ہماری حسن عبادت کو دیکھیں اور ہماری زبانوں سے انجیل سنیں ممکن ہے کہ وہ ہماری دین میں داخل ہوجائیں میتا نے کہا جس طرح آپ فرمائیں بسر وچشم حاضر ہوں اس کے بعد اسنے اونھیں گرجا میں بھیجدیا جب رات ہوگئی تو ماریہ گرجا میں آئی دیکھا تو سوائے میتا کے کوئی دوسرا غیر شخص نہیں ہے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پابہ زنجیر موجود ہیں اسنے پادری سے کہا میتا! تو ہمارے علمائے دین میں سے ہے حق بات تجھے معلوم ہے نیز اس قوم کے دین سے بھی تو واقف ہے سچ بتا کہ ہمارا دین حق ہے یا ان کا اوسنے کہا شاہزادی حق چھپا نہیں رہا کرتا حق انکیں کے ساتھ ہے تو جو کچھہ وعدہ کرآئی ہے اوسے اس بات سے پہلے کر گذر کہ تو اوسے کرنا چاہے اور نہ کرسکے اور تیرے ہاتھ سے موقع نکل جائے اور تو تو خود اس قوم کی سچائی اوران کے دین کی صداقت دیکھہ چکی ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے تجھے تیرے لڑکے عمود سے ملادیا۔

کہتے ہیں کہ اُسنے جب یہ سنا تو حیرت زدہ ہوکر رہ گئی پھر کہنے لگی تجھے کسطرح معلوم ہوا اوسنے کہا میں نے خواب دیکھا ہے پھر من وعن تمام قصہ بیان کردیا اور ایسے طریقہ اور وثوق سے کہ گویا یہ خود وہاں موجود تھا ماریہ نے سجدہ شکر ادا کیا جب سجدہ سے سر اٹھایا تو خود کھڑے ہوکر قیدیوں کو زنجیروں سے کھولا ہتھیار تقسیم کئے اور میتا کو حکم دیا کہ ان کی تنظیم وتکریم بجالائے اور کہا کہ میں اب اس بات کی تدبیر کرتی ہوں کہ والی قلعہ کو ہم کس طرح گرفتار کریں اور قلعہ کے

مالک کیونکر ہوں پھر یہ اپنے قلعہ میں گئی اطمینان کے آدمی کو قلعہ سپرد کیا جو مخدوش لوگ تھے قلعہ سے نکالدیئے اور قلعہ کو مستحکم اور مضبوط کیا ادھر میںنا نے صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کو گرجا کے مذبح یعنی قربانی والے مکان میں چھپایا اور کہا کہ جب کل کو صباح کیوقت والی نماز کے لئے آئے تو جو لوگ گرجا میں موجود ہوں اون سب پر ایک دم حملہ کر دینا اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہ آپ لوگوں کی مدد فرمائیں گے۔

کہتے ہیں کہ جب صباح ہوئی والی قلعہ اپنے خواص کے ہمراہ اپنی نماز کے لئے آیا ناقوس بجنے لگے اور لاٹ پادری قربان گاہ کا دروازہ کھولکر اوس میں جانے لگا تو حضرت عبداللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے چالیس ہمراہیوں نے دفعتہً ایک نعرہ مارا اور تکبیر وتہلیل کی آواز بلند کی قلعہ اور قلعہ والے کانپ اوٹھے تلوار کام کرنے لگی مسلمانوں نے تمام کو قتل کر ڈالا قلعہ میں جو کچھ تھا اوسپر قبضہ کر لیا شہر والوں نے جب تکبیر کی آوازیں سنیں تو سمجھہ لیا کہ مسلمان قلعہ کے مالک ہو گئے اور یہ سمجھکر بھاگ کھڑے ہوئے۔

کہتے ہیں کہ جب ماریہ نے تکبیر کی آواز اور چیخ و پکار سنی تو سمجھہ گئی کہ میرے باپ کا قلعہ فتح ہو گیا اپنے قلعہ کو بند کر لیا اور ایک معتبر شخص کو حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا اور جو کچھہ ماجرا گذرا تھا اوس کی اطلاع دی آپ نے سنکر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کیا اکثر آدمی بھاگ کر بادشاہ کے پاس پہونچے اور اوسے اطلاع دی کہ ماردین کا قلعہ عربوں نے فتح کر لیا اسے بہت شاق گذرا اسکے نیز اسکے لشکر کے دل میں عربوں کا رعب بیٹھ گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ بادشاہت ہاتھ سے چلی۔

ارسوس جہاں تھا اوسے بھی خبر ملی کہ میرا قلعہ فتح ہو گیا ہے اور تمام خزانہ لٹ چکا ہے اسنے رات ہونے تک اسے چھپائے رکھا جن جن لوگوں پر بھروسا تھا اونھیں ساتھ لیکر حران کے فتح کرنے کی نیت سے چلا دوسری شب کو وہاں پہونچا جب دروازہ کے قریب گیا تو دربانوں نے ٹوکا اس کے آدمیوں نے چیخ چیخ کر اون سے کہا کہ سردار رودس ہیں مطلب اس سے یہ تھا کہ تمہارا پہلا سردار

رودس جو عربوں نے گرفتار کر لیا تھا وہ چھوٹ کر آگیا ہے اونھوں نے یہ سنکر دروازہ کھول دیا ارسوس شہر میں داخل ہوا اور شہر پر قبضہ کر لیا یہ خبر تمام اطراف میں پھیل گئی کہ ارسوس والی ماردین نے مکر سے حران پر قبضہ کر لیا ہے جو لوگ ادھر اودھر بھٹکتے پھرتے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی شخص کی قیادت میں جمع ہو جائیں وہ تمام اس کے پاس آ گئے اور ایک لشکر عظیم اسکے پاس جمع ہو گیا

# فتح رہا و حران

راوی کہتا ہے کہ رودس والی حران کے ایک لڑکا تھا اور چونکہ وہ نہایت بہادر اور شجیع تھا اور رودس اوس سے ڈرا کرتا تھا اس لئے اسنے اپنے لڑکے کو گرفتار کر کے عمق میں بھیجدیا تھا اور وہ وہیں مقید تھا اس لڑکے کا نام ارغوک تھا اس لڑکے کی والدہ جسکا نام ست العسکر تھا اور جو شمسیاط کی حاکم تھی وہ اپنے عزیز و اقارب سے ملنے گئی ہوئی تھی اور اپنے لڑکے کے قید ہو جانیکی وجہ سے نہایت غضبناک رہا کرتی تھی اوسے خبر پہنچی کہ حران پر ارسوس نے قبضہ کر لیا ہے اسے یہ سخت ناگوار گذرا چنانچہ وہ سوار ہو کر سمسیاط سے عمق میں آئی بیٹے کو پیار کیا اور اوسے خبر دی کہ ارسوس نے حران پر قبضہ کر لیا ہے پھر اوسے قید سے رہا کیا مال و اسباب دیا اور کہا لشکر اور آزمودہ شہسوار اپنی پاس جمع کر اور اوس شخص کے مقابلہ کیلئے چل کہ جسنے حران پر قبضہ کر لیا ہے۔

کہتے ہیں کہ ارغوک نے مال خرچ کر کے استنے آدمیوں کو اکٹھا کیا کہ ایک لشکر عظیم اسکے پاس جمع ہو گیا پھر فرات کو عبور کر کے حران کی طرف چلا ارسوس کو بھی اس کی خبر پہونچی اور وہ بھی اپنے لشکر کو لیکر اس کے مقابلہ کو چلا دونوں لشکر مقابل ہو گئے ارغوک کے لشکر کا کمان افیسر ایک رومی تھا جسکا نام ارجوک تھا یہ بھی نہایت دلاور اور جنگجو آدمی تھا اور اس کے ساتھ تین ہزار جمعیت تھی مگر ارسوس کے مقابلہ میں اسے شکست ہو گئی۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ ارجوک امنی ارسوس کے ہاتھ سے شکست کھا گیا ہے تو آپ نے رودس والی حران کو بلا کر اوسے اطلاع دی کہ ارسوس نے حران پر قبضہ کر لیا تھا اور تیرا لڑکا ارسوس سے جنگ کا ارادہ رکھتا ہے میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ تجھے قتل کر دوں لیکن اگر تو ہمارے دین میں داخل ہو جائے تو میں تجھے چھوڑ دوں گا رودس نے کہا اگر آپ مجھے

چھوڑدیں تو جتنے میری ماتحتی میں قلعے تھے ہیں اون سبکو آپ کے سپرد کردوں اور بہت ممکن ہے کہ میں حران تک پہنچ جاؤں کیونکہ وہاں کے باشندے مجھسے اس وجہ سے بہت محبت کرتے ہیں کہ میں ہمیشہ اون کے ساتھ احسان سے پیش آتا تھا اور اسیوجہ سے اب میرا دعوی ہے کہ جب وہ مجھے دیکھیں گے تو فوراً شہر میرے سپرد کردیں گے اور میں آپ کو اس شرط پرادے پیش کردوں گا کہ آپ مجھے سویدیا لیعین الصغرا دیدیں میں آپ کو ہر سال جزیہ دیتا رہوں گا آپ نے اسے قبول فرما لیا اور حضرت عبداللہ یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ کو حکم دیا کہ اس سے حلف لیلیں انھوں نے اس سے حلف لیا اور حلف کے بعد اسے چھوڑ دیا گیا حضرت یوقنا رحمہ اللہ تعالیٰ کو مع آپ کی جماعت کے اسکے ہمراہ روانہ کیا اوسکا مال واسباب خیمے اور فوج جو کچھ تھے سب واپس کردیئے کچھ رات رہے یہ مرج رغبان سے حران کی طرف چلے جب اسکے قریب پہونچے اپنے جاسوسوں کو روانہ کیا اونھوں نے دیکھا کہ ارسوس کا لشکر حران سے باہر ڈیرے ڈالے پڑا ہے اور رودس کے لڑکے کا لشکر اوس کے مقابلہ میں خیمہ زن ہے ارجوک کے سوا کہ جسے ارسوس نے گرفتار کر لیا ہے باقی ارجوک کی تمام فوج علی حالہ بدستور موجود ہے ہاں البتہ ارسوس نے اوسکے پاس ایک قاصد بھیجا ہے کہ تم اگر میرے لشکر میں شامل ہوجاؤ میں تمپر بہت انعام واکرام کرونگا اور اس سے اسکا مقصد یہ تھا کہ کچھ اپنی فوج اور کچھ یہ سبکو لیکر رہا پر چڑھائی کروں اور اوسے بھی فتح کر کے اپنے قبضہ واقتدار میں کرلوں مگر ارجوک کی فوج نے یہ کہا ہے کہ ہم آپسمیں صلاح ومشورہ کرلیں اوسوقت کچھ جواب دے سکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب رودس اور یوقنا رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہنچے تو انھوں نے دونوں لشکروں کی طرف نظر دوڑائی دیکھا تو ایک جگہ آگ روشن ہے رودس نے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ سے کہا یہ آگ چونکہ قریب ہی روشن ہے یقیناً میرے لڑکے کے لشکر میں ہوگی پھر ایک آدمی اوس کی تحقیق کو روانہ کیا اوسنے وہاں جاکر معلوم کیا اور آکر اطلاع دی کہ ارمنی قوم ارسوس سے معاہدہ کرنے پر تیار ہے اور چاہتی ہے کہ اگر ارسوس حلف سے وعدہ کرلے تو ہم اوسکے لشکر میں شامل ہوجائیں اور یہ بھی طے ہوگیا ہے کہ کل صبح ارسوس اپنے لشکر سے سو سوار لیکر دیر فرہا میں جو رہا اور حران کے درمیان واقع ہے جائے اور ارغوک پسر رودس کے لشکر میں سے بھی پچاس

معزز آدمی وہاں جا کر ارسوس سے ایک معاہدہ کرلیں۔
کہتے ہیں کہ جب حضرت یوقنا رحمہ اللہ تعالےٰ نے یہ بات سنی تو فرط خوشی سے آپ کا چہرہ دمکنے لگا آپ نے اُس سے فرمایا مبارک ہو یہ قوم بھی ہمارے قبضہ میں آگئی اسکے بعد آپ نے وہاں سے کوچ فرمایا اور اوس دیر کے قریب پہنچکر ایک کمین گاہ میں قیام کیا اور اسمیں چھپ کر بیٹھ گئے آپ کے ایک غلام تھا جس کو خود آپ نے پالا تھا یہ بڑا عقلمند اور شریف النسل شخص تھا اس کا نام شامس تھا آپ نے اوسکو بلا کر فرمایا شامس تو والی رہا کے پاس جسکا نام کیلوک ہے جا اور اوس سے کہہ کہ ارجوک کے لشکر کے معزز لوگوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ وہ آپ کے لشکر میں شامل ہو جائیں کیونکہ آپ اونھیں کے قوم میں سے ہیں اور اون کے طرفدار بھی ہیں اور ارسوس رومی قوم میں سے ہے ہمارے کچھ آدمی دیر فرہا کی طرف ارسوس کے ہمراہ آئیں گے تاکہ وہاں معاہدہ کریں ارسوس چاہتا ہے کہ آپ دوسو سواروں کے ہمراہ خروج کر کے دیر کے قریب ہی کسی کمین گاہ میں چھپ کر بیٹھ جائیں اور جب ہم وہاں پہونچے تو آپ ہم پر حملہ کردیں۔
کہتے ہیں کہ شامس والی رہا کے پاس پہونچا اور جو کچھ اوسے اوسکے آقا یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے سمجھا دیا تھا وہ سب والی رہا سے بیان کردیا خدا کی قدرت دیکھئے کہ جو حیلہ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے غلام کو سمجھا کر بھیجا تھا وہ ہی اتفاق سے ارجوک کے لشکر کے معزز لوگوں نے والی رہا سے کہلا کر کسی کے ہاتھ بھیجا تھا اور جسوقت شامس اوس سے تمام کیفیت بیان کرچکا تو بادشاہ یعنی والی رہا کو اور بھی زیادہ یقین آگیا چنانچہ وہ اپنی قوم کے چارسو سواروں کو جو سازوسامان اور اسلحہ سے مسلح تھے لیکر دیر فرہا کی طرف چلدیا۔
کہتے ہیں کہ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ بھی اون کے قریب ہی چھپ رہے اور شامس بھی یکایک اُن سے جدا ہو کر آپ سے آملا اور اطلاع دی کہ وہ فلاں مقام میں آپ کے قریب ہی چھپ رہا ہے۔
کہتے ہیں کہ ارسوس کا قصہ اودھر یہ ہوا کہ جب اوسنے اپنا قاصد ارجوک کے ارمنی لشکر کے پاس بھیجا تو رودس بھی وہاں پہنچ گیا اور اوسنے کہنے لگا کہ تم ارسوس کے ساتھ اس بات پر معاہدہ کرنا کہ فریقین میں پھر بدعہدی نہ ہو اور کوئی فریق اپنے حلیف کو چھوڑ کر کسی دوسرے سے

معاہدہ نہ کرے پھر یہ بات قرار پائی کہ حلفنامہ دیر فرہا میں جاکر لیا جاوے چنانچہ رات کے آخر حصہ میں دونوں فریق اس خوف سے کہ کہیں ایک فریق دوسرے پر بدعہدی کر کے حملہ نہ کر بیٹھے علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے ارمنی اس بات سے مطمئن ہو رہے تھے کہ والی رہا نے آنیکا وعدہ کر لیا تھا اونھوں نے چلنے سے پہلے اپنے لشکر میں سے ایک ہزار سوار چنکر اور اونھیں رہا والوں جیسا لباس پہنا کر اونسے کہا کہ تم خفیہ خفیہ لشکر سے پہلے جاکر رہا کے لشکر میں ایسے طریقہ سے جا ملو گویا تم والی رہا کے مددگار ہو اور جب تک تم یہ نہ دیکھ لو کہ والی رہا اپنی کمین گاہ سے نکل چکا ہے اوسوقت تک کچھ بات چیت نہ کیجیو اور جب وہ باہر نکلے اور اوسکے ساتھ تم بھی باہر آؤ تو اپنے طور و طرز سے خوشی کا اظہار کیجیو تاکہ والی رہا تمہاری طرف سے بالکل مطمئن ہو جائے اس کے بعد ممکن ہے کہ تم اوسکے گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جاؤ اور ہمارا بادشاہ ارجوک قید و بند سے چھٹ جائے[علہ] غرض یہ ایکہزار شخص بطور مقدمۃ الجیش کے رات کے پہلے حصہ میں چلدیا تھا اور اس کی کسی کو خبر نہ تھی۔

لہ یہاں چند باتیں قابل غور ہیں جن سے مصنف کا تسامح ثابت ہوتا ہے اول حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ کا اپنے غلام کو یہ ہدایت کرنا کہ والی رہا کے پاس ارجوک کے لشکر کی طرف سے پیغام بھیجا گیا گروہ پیغام دراصل ہے ارسوس کی طرفسے چنانچہ اوپر آپنے پڑھا ہے کہ ارسوس چاہتا ہے کہ آپ دوسو سواروں کے ہمراہ خروج کر کے ہمارے دیر کے قریب ہی کسی کمینگاہ میں چھپ کر بیٹھ جائیں اور جب ہم وہاں پہونچے تو آپ ہمپر حملہ کر دیں اسکے معنے یہ ہیں کہ ارسوس کی خواہش یہ ہے کہ وہ اپنی مدد کے لیے ہمارے مقابلہ میں آپ کو بلاتا ہے آپ آجایئے یعنی آپ ہم پر اوس کی طرف سے حملہ کرنے کے لئے آجایئے کیا والی رہا نے یہ نہیں سوچا ہوگا کہ آدمی تو ارجوک کے لشکر کے ہیں انھیں ارسوس کی کیا خبر اور اگر خبر بھی ہو جائے تو چاہیئے یہ کہ وہ منع کر کے بھیجیں کہ اوسکے کہنے سے آپ ہمپر چڑھائی نہ کریں چہ جائیکہ وہ خود بلا رہے ہیں کہ آپ دوسو آدمیوں کو لیکر ہمپر حملہ کرنے آجاؤ۔ دوسرے ارجوک کے لشکر کے آدمیوں نے آکر پہلے یہی کہا تھا کہ ہمپر حملہ کرنا جس کی تاکید شامس نے جاکر کی انھیں تو یہ کہکر آدمی بھیجنا چاہیئے تھا کہ چونکہ آپ ہماری ہی قوم سے ہیں اور آپ ہمارے مددگار بھی ہیں آپ اکر رودس کے مقابلہ میں ہماری مدد کیجئے تیسرے یہ کہ وہ اپنے ایک ہزار آدمی جو علیحدہ پہلے بھیج رہے ہیں اونھیں کہتے ہیں کہ موقع دیکھکر تم والی رہا کو گرفتار کر لینا شاید ارجوک چھوٹ جائے ارجوک ارسوس کی قید میں ہے والی رہا کی گرفتاری سے کس طرح چھوٹ جائیگا

۴ یہ بات بھی قابل غور ہے ... عبارت پر غور کرنے سے ... ہو گا ...

کہتے ہیں کہ جب ارسوس دیر فرہا کے پاس پہونچا تو اچانک حضرت عمرو بن معدی کرب زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دو سو سواروں نے حملہ کر دیا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ اور آپ کے سپاہیوں کو رودس کے ہمراہ روانہ کر دیا تو رودس کی طرف سے آپ کے دل میں بد گمانی پیدا ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ میں نے جلدی میں ایک اللہ کے ولی کو اللہ کے دشمن کے سپرد کر دیا حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایہا الامیر، رودس کی طرف سے آپ مطمئن رہیے روم کے بادشاہ جو کہہ لیتے ہیں اوسکے خلاف نہیں کرتے بلکہ جو اون میں سے کہکر اپنے قول کو پورا نہیں کرتا اوسے بُری نظروں سے دیکھتے ہیں اور اون کے یہاں عہد کو وفا نہ کرنا نہایت عار ہے آپ نے کہا یا ابا سلیمان! یہ بھی ٹھیک نہیں کہ ہم اپنے دوست اور اوس کے ہمراہیوں کی طرف سے غافل رہیں اس کے بعد آپ نے حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں دو سو سوار دیکر روانہ کیا یہ حران جا رہے تھے کہ راستہ میں دیر فرہا سے فاصلہ پر ارسوس ملگیا انھوں نے اوسپر حملہ کر کے اوسے نیز اوسکے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔

ادھر حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کیلوک والی رہا کو پکڑ لیا۔ یہ دن وہیں کمین گاہ میں گذرا رات کے وقت رہا کی طرف چلے جب قریب پہونچے تو کیلوک کا لباس زیب تن فرمایا آپ کے آدمیوں نے کیلوک کے ساتھیوں کا لباس پہنا شمعیں ہاتھوں میں لیں شہر پناہ کے دروازہ کے قریب پہنچے دربانوں نے دروازہ کھولدیا یہ اندر داخل ہوئے جب اچھی طرح اوسمیں داخل ہو گئے تو تہلیل و تکبیر کے نعرے بلند کئے اور ثنائے رب العالمین سے شہر گونج اٹھا عیایا میں سے کسی کو دم مارنیکی مجال نہ ہوئی جسقدر ذخیرہ۔ تحائف۔ اور کیلوک کا مال و اسباب تھا قبضہ میں کیا بڑے آدمیوں اور رؤسائے شہر میں سے جن لوگوں کی طرف سے خطرہ تھا اونھیں گرفتار کیا اپنے آدمیوں میں سے ایک بھروسہ کے شخص کو رہا پر حاکم بنایا کیلوک کے چچا زاد بھائی نے امان مانگی آپ نے اوسے امان دیدی اوسنے کیلوک کے تمام خزانے اور جو کچھ وہاں تھا سب بتلا دیا۔ یہاں سے فراغت حاصل کر کے آپ نے کیلوک کے چچا زاد بھائی کو آگے کیا اور آپ حران کی طرف چلے وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ رودس نے حران فتح کر لیا ہے اس کا قصہ اس طرح پیش

آیا کہ جب حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارسوس کو گرفتار کر لیا تو رودس اور مسلمانوں کے لشکر کے بقیہ[1] آدمی حران آئے رودس نے اون لوگوں کو جو شہر پناہ کی دیوار پر چڑھ رہے تھے آواز دی انھوں نے پہچان کر دروازہ کھولا تعظیم کو جھکے دار الامارت میں لیگئے اور یہ اوسپر قابض ہو گیا روساۓ شہر اور معززین لوگ اس کے پاس آئے صحیح وسلامت واپسی پر مبارک باد دی یہ اون میں بطور خطیب کے کھڑا ہوا اور انھیں مخاطب کر کے کہا یاد رکھو اللہ تبارک تعالے نے مجھے مصیبت سے نکالا ہلاکت سے بچایا اور میرے ساتھ یہ یہ معاملہ پیش آیا میں نے مسلمانوں کے سردار سے یہ وعدہ اور عہد کر لیا تھا کہ میں یہ شہر تمہارے سپرد کر دونگا اور وہ مجھے نصیبین صفرا اور سوبدار پر حاکم بنا دینگے میں نے اونسے حلف کیا تھا میں بہت جلدی اوسے پورا کرونگا میں گواہی دیتا ہوں کہ جو دین اور مذہب اسلام کے خلاف ہے وہ باطل ہے وانا[2] اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ کہتے ہیں کہ اہل حران نے یہ سنکر اوس سے کہا کہ اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے تیرے ساتھ خیر اور نیکی کا ارادہ کر لیا ہے اور ہم بھی اسلام لانے میں تیرے ساتھ موافقت کرتے ہیں پھر وہ بھی اسلام لے آئے مگر چند لوگ اپنی اوسی حالت پر رہے

# فتح قلعہ راس العین

عبداللہ بن عطیہ رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ اہل جزیرہ بھی حران والوں کے اسلام لانے سے مسلمان ہو گئے جب صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ اہل جزیرہ جوق درجوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں تو اون کے لئے دعا کی کہ الٰہا العالمین! انھیں اپنے دین پر قائم رکھنا اور ان کے شہر کی کسی چیز پر دشمنوں کو قابض نہ کرنا ان لوگوں نے مسلمان ہو کر اپنے گرجاؤں کو مسجدوں اور جامع مساجد میں بدل دیا اور جو کچھ حران اور رہا کے مابین تھا وہ سب صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سپرد کر دیا۔

[1] یعنی کچھ تو حضرت عمرو بن معدی کرب کے ساتھ ارسوس کی حفاظت کے لئے رہ گئے اور کچھ رودس کے ہمراہ حران آگئے ۱۲منہ [2] میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۱۲منہ

حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ رہا سے حران تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع کر کے رہا کے متعلق مشورہ کیا کہ اوس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر آپ نے اوسے کسی حیلہ اور تدبیر سے فتح کیا ہے تو حیلہ کے متعلق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ کہ جنگ حیلہ ہے اور یہ پورا ہو گیا اس لحاظ سے جتنے وہاں لوگ آباد ہیں وہ سب مسلمانوں کے غلام ہیں اور اون کا مال واسباب سب مسلمانوں کی ملک ہے آپ نے کہا تم جانتے ہو کہ ابھی تم تمام جزیرہ پر قابض نہیں ہوئے ہو ابھی بڑے بڑے مضبوط قلعے فتح ہونے سے باقی ہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم نیکی اور بھلائی کے کام کرو اور دنیا کے ساتھ احسان سے پیش آؤ تا کہ دنیا میں تمہارا ذکر خیر پھیلے اور فخر سے تمہاری گردنیں بلند ہو جائیں حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا اگر یہ بات ہے تو جب تک ہم اپنے سردار حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ نہ کر لیں اوسوقت تک اونھیں اُنھیں کے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے چنانچہ یہی ہوا کہ اونھیں اون کی حالت پر چھوڑ دیا گیا۔

پھر یہ تمام خبریں شہریاض بادشاہ کے ماموں[لہ] کے پاس پہونچیں کہ حران۔ رہا۔ سروج۔ مسخن اکساس اور عمق تمام کے تمام عربوں کی ماتحتی میں پہونچ گئے تو اسے یقین ہو گیا کہ اب میری بادشاہت کا خاتمہ ہے یہ اور اسکے معتمد لوگ راس العین پہونچے نسطوریا گرجا جو اسوقت مسجد ہے اوسمیں نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو بادشاہ نے رومیوں کو مخاطب کر کے کہا یا معاشر الروم! یہ جان لو کہ عرب لوگ ہمارے ملکوں اور شہروں میں شریک ہو گئے ہیں اونھیں پناہ کی جگہ اور قلعے حاصل ہو گئے ہیں اون میں وہ جمع ہوتے ہیں اور وہاں اون کے یار و مددگار آ کر اون کے لئے رسد اور غلہ چارہ کا سامان بہم پہونچاتے رہتے ہیں اور وہیں سے مال واسباب فراہم ہو کے اون کے پاس آتا ہے خابور سارے کا سارا اون کے تحت میں ہے

لہ ماموں کا لفظ میں نے اضافہ کر دیا ہے ورنہ اصل کتاب میں شہریاض ہی اب تک چلا آتا ہے حالانکہ وہ قتل ہو چکا ہے جیسا کہ میں حاشیہ پر بار بار لکھ رہا ہوں ماموں کا لفظ اسلئے بڑھایا ہے کہ اسنے اپنے ماموں سے ہی مدد طلب کی تھی اور اسنے اپنی وزیر روانہ کیا تھا جو شہریاض کے ساتھ قتل ہوا ہے اور اب جنگ اسکے ماموں سے ہی ہے ۱۲ منہ

ہمارے لئے اسکے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ اونسے جنگ کیا جائے اگر ہماری فتح ہوئی تو پھر عربوں کا کہیں ٹھکانا نہیں ہے اور نہ انہیں اتنی مجال ہوگی کہ وہ ہمارے پاس ٹھہر سکیں اور اگر عربوں کی فتح ہوئی تو ہمارا تمام ملک اون کے قبضہ میں ہوگا میں نے اسکی ایک رائے سوچی ہے جو بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اونھوں نے کہا وہ کیا ہے اسنے کہا میں چاہتا ہوں کہ جنگ کو ڈھیل دوں اور جہاں تک ہو سکے ٹالتا رہوں اور سقروز عفرہ کے بادشاہوں کو جو بہت بڑی سلطنتوں کے مالک ہیں اونھیں اپنی مدد کے لئے لکھوں ممکن ہے کہ وہ دونوں اپنے لشکروں سے ہماری مدد کر سکیں ملک حرفناس بن فارس اور ملک الظان والی نینوی و بلاد نینوی کو بھی اسطرف توجہ دلاؤں جبر بن صالح ہنکاریہ کو لکھوں اگر یہ سب اپنی اپنی جمیعت لیکر ہماری مدد کو آگئے تو پھر مسیح علیہ السلام کی استغاثت سے مسلمانوں کا مقابلہ کر بس پھر اللہ تبارک وتعالی جسے چاہیں فتح بخشیں اونھوں نے کہا کہ واقعی آپکی رائے بہت زیادہ انسب ہے اسنے ان تمام بادشاہوں کے پاس مکتوب لکھے اور ایلچیوں کے ہاتھ روانہ کر کے اپنے لشکر میں لوٹ آیا۔

واقدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ نے جب یہ دیکھا کہ بغیر جنگ کئے ہی شہر فتح ہوتے چلے جا رہے ہیں تو آپ نے جنگ میں تاخیر کر دی نیز جو شہر اب تک فتح ہو چکے تھے اون کی وجہ سے آپ کی قوت روز بروز ترقی کر رہی تھی تیسرے یہ کہ آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ کو تحریر کیا تھا کہ اگر کوئی نئی خبر آپ کو ملے تو اس کی اطلاع ہمیں بھی دیجائے۔

کہتے ہیں کہ شہریاض بادشاہ کے ناموں سے خطوط والیان ملک کے پاس پہونچے تو اونھوں نے اس کی مدد کیلئے لشکر تیار کر لئے اسکا ایک خط والی اخلاط کو بھی ملا اس کے ایک نہایت خوبصورت حسین اور بہادر و شجیع لڑکی تھی جسکا نام طاریون تھا یہ ایک پہاڑ پر جسکا نام اسی کے نام پر جبل طاریون تھا رہا کرتی تھی اسنے اپنے عقد کیلئے یہ شرط لگا رکھی تھی کہ میں اوس سے شادی کروں گی جو مجھے مغلوب کر دے آجتک جتنے شہزادگان نے اس سے ہاتھ ملایا تھا یہ اون سب کو پچھاڑ چکی تھی منجملہ اونکے ایک نوجوان جسکا نام سوسی بن سلنطور تھا اور جو والی جبل السناسنہ کا لڑکا تھا اپنے باپ کیطرف سے اس لڑکی کے والد کے پاس تحائف لیکر آیا تھا اور اس لڑکی کی خواہش ظاہر کی تھی لڑکی نے

اپنی وہی مشہور شرط پیش کی تھی اور اس لڑکی نے اوس نوجوان کو میدان میں دبوچ کر اوس کی پیشانی کے بال کاٹ لیے تھے اس واقعہ کو دو ہی چار دن گذرے تھے کہ بادشاہ نے منجملہ دوسرے والیان ملک کے اسکے باپ کو بھی اعانت کا ایک خط لکھا تھا چنانچہ اسکے باپ نے چار ہزار سوار اس لڑکی کی ماتحتی میں دیکر اس سے کہا کہ اے پیاری بیٹی! میں نے تجھے لشکر پر سردار مقرر کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ تو عربوں کو بھی اسیطرح مغلوب کرے جسطرح ان نوجوانوں کو مغلوب کر چکی ہے تاکہ مسیح علیہ السلام کی امت تیرا شکریہ ادا کرے۔

کہتے ہیں کہ اسی لڑکی کے ہمراہ والی سناسنہ نے بھی ایک ہزار آدمی بادشاہ کی مدد کیلئے روانہ کر دیئے اور انپر اپنے لڑکے سوسی کو مقرر کر دیا لشکر ساتھ ساتھ چلے یہ لڑکا نہایت طرحدار اور بیحد حسین و جمیل تھا اس کے ہلال نما ابرو بدر کا کام دیتے تھے اور اس زمانہ میں اس کی خوبصورتی اور خوب روئی میں اسکا کوئی ہمسر نہ تھا طاریون نے جب اسکے حسن و جمال کو دیکھا تو محبت کی نظر سے دیکھنے لگی اور اوسکے دل میں اس کی محبت گھر کر گئی اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ اسکے آدمیوں کے ساتھ ہی ساتھ چلیں۔

واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ان فتوحات میں سب سے عجیب واقعہ یہ ہے کہ اس لڑکی کا ایک چچازاد بھائی بھی تھا جسکا نام یرغون تھا وہ اس سے بہت محبت کرتا تھا مگر اتنی ہمت نہیں تھی کہ جو اس کو اپنی محبت کی داستان سنا دیتا یہ یرغون بھی بڑا بہادر اور لڑنے والا شخص تھا اسکے زیر نگین کئی قلعے تھے۔ جیران۔ معدن۔ ابرون قنفر۔ النظر۔ یدلیس اور ارزن یہ اسی کی حکومت تھی بادشاہ کی مدد کے لئے یہ بھی تین ہزار فوج لیکر چلا تھا جب اس کی چچازاد بہن طاریون کا لشکر اس کے علاقہ یدلیس میں سے گذرا تو اسنے بڑا اہتمام کیا بادشاہزادی کے ساتھ نہایت تعظیم سے پیش آیا ہدایا اور تحفے اوس کی خدمت میں پیش کئے اور اسی کے لشکر کے ساتھ اپنا لشکر بھی لیکر چلا پہلا پڑاؤ قلعہ کیفا میں کیا وہاں سے موزر کا راستہ اختیار کیا اور ایک قلعہ پر جو ہتاخ کے نام سے مشہور تھا اور نہر کی سڑک پر واقع تھا ڈیرے ڈالدیئے یرغون نے جاسوس بھی مقرر کر رکھے تھے جو اسے طاریوں کی خبریں لا کر دیا کرتے تھے چنانچہ جب طاریون نے نہر پر قیام کیا تو اسنے سوسی کے پاس کہ جس سے وہ محبت کرتی تھی پیغام بھیجا کہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سچی محبت نفرت کے بعد پیدا ہوتی ہے میں پچھلی باتوں پر بہت نادم ہوں کہ میں تیرے ساتھ منگنی کے وقت ایسے طریقے سے پیش

آئی اب میں مناسب سمجھتی ہوں کہ لڑنے کے بعد جب ہم اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں تو تو ایک ایلچی میرے باپ کے پاس روانہ کرکے میری خواہش ظاہر کرنا بالفعل میں یہ چاہتی ہوں کہ توراث کو میرے چچازاد بھائی سے چھپکر میرے پاس آئے تاکہ میرے اور تیری درمیان یہ حلف ہو جائے کہ تو اپنا قاصد بھیجکر میرے باپ سے میری درخواست کرے اور میں سوائے تیرے کسی دوسرے کو پسند نہ کروں اس پیغام کے ساتھ اسنے کچھ مٹھائی اور دوسرے تحفے و تحائف روانہ کئے مٹھائی اور تحفہ جات اسنے اپنے چچازاد بھائی کے پاس نیز دوسرے شہزادوں کے لئے بھی جو اس کے ہمراہ تھے روانہ کئے تاکہ کوئی شخص اس کو مشتبہ نظروں سے نہ دیکھے کہ سوسی ہی کی کیا خصوصیت ہے۔

کہتے ہیں کہ یہ خادم کہ جسکے ہاتھ اسنے یہ چیزیں اور پیغام روانہ کیا تھا اور جو اوس کے راز سے واقف ہو گیا تھا وہ یرغون کا پروردہ تھا اسنے اسے اپنی گود میں پرورش کیا تھا یہ یرغون سے بیحد محبت کرتا تھا اسنے طاریون کی سب باتیں یرغون سے آکر بیان کردیں اور کہا کہ طاریون آج رات موسیٰ بن سلنطور سے ملکر قول و قسم کرے گی کہ میں تیرے سوا کسی دوسرے کو قبول نکرونگی کہتے ہیں کہ یرغون نے اس بات کو سنکر اپنے دل میں رکھا اور کسی سے کچھ ظاہر نہ کیا جب رات ہو گئی تو اپنے لشکر کے افسروں کو بلاکر اون سے کہا تم یاد رکھو میں تمپر اسلئے حاکم ہوں کہ مسیح علیہ السلام کے علم میں میری عقل تمہاری عقلوں سے زیادہ ہے اونھوں نے کہا سردار آپ ہمسے بیان کیجئے کہ آپ ہمسے کیا چاہتے ہیں تاکہ ہم آپ کی بات سنکر اوس کے بجا لانیکی فکر کریں اسنے کہا ای قوم! یاد رکھو ہم لڑائی کی طرف جارہے ہیں تم بہت جلدی دیکھ لوگے کہ گھوڑے ہمیں روندتے ہونگے اور نیزے اپنی انیوں سے ہمیں چھیدتے اور بیندھتے ہونگے اونھوں نے کہا یہ کیوں یرغون نے کہا کہ عرب نہ خواب غفلت میں ہیں اور نہ ہمسے کچھ دور ہیں اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور مدد اونکے ساتھ ہے دیکھو شہر یاض بادشاہ کا ماموں ہرقل اور دوسرے بادشاہان دنیا سے نہ ہمت میں زیادہ ہے نہ فوج فراہمی جب عرب لوگ انھیں کی بادشاہت کے مالک ہو گئے اون کے قلعے چھین لئے اور اون کے بادشاہوں اور سرداروں کو گرفتار کرلیا یا مار کر بھگا دیا تو پھر شہر یاض بادشاہ کا ماموں ان کا کیا بگاڑ سکتا ہے اور پھر اسپر طرہ یہ کہ

یرغون کا قصہ

اوس کی بادشاہت کے بھی حصے بخرے کرکے اکثر پر قابض ہو گئے جیسے حران رہا۔ سروج۔ بیرہ۔ خابور وغیرہ اور چند قلعے بھی اون کے قبضہ میں آگئے جیسے ماردین۔ قلعہ ماردین یعنے قلعۂ المراۃ ارسوس کو اونھوں نے گرفتار کر لیا اوس کی لڑکی اون کے قبضہ میں چلی گئی اب تم بھی عربوں کے منہ میں ہو شہر یاض کے ماموں سے نبٹ کر اور اُسکے شہروں پر قبضہ کر کے وہ تمہاری طرف پلیٹیں گے اور تمہارے شہروں پر قابض ہو کر تمہارے اہل وعیال کو اپنا غلام بنائیں گے جان لو کہ حق عربوں کے ساتھ ہے وہ جو کچھہ کہتے ہیں اوسے پورا کرتے ہیں اور جو شخص اون کا مطیع ہو جاتا ہے وہ نیز اوس کے اہل وعیال اور مال واسباب سب ماموں اور مصئون ہو جاتے ہیں خواہ وہ شخص اون کے دین میں داخل ہو جائے یا اپنے ہی دین پر قائم رہے میں تمہیں آج بتلاتا ہوں تم یہ جان لو کہ میں اس لڑکی طاریون سے محبت کرتا ہوں اور میرے دل میں اس کی محبت کی آگ سلگ رہی ہے میں نے اوسکے پاس پیغام بھیجا تھا کہ وہ میرے سے شادی کرلے مگر اوسنے اس سے انکار کر دیا وہ ملک سناسنہ کے لڑکے سے محبت کرتی ہے اگر اوس نے اوس سے نکاح کر لیا تو وہ سب ملکر ایک دل ہو کر ہمارے قلعے چھین لیں گے اور ہمارے ملکوں پر قابض ہو جائیں گے اور ہمیں اتنی بھی مجال نہ ہو گی کہ ہم اون کا مقابلہ ہی کر سکیں میں چاہتا ہوں اور میں نے یہ تدبیر سوچی ہے کہ میں آج ہی اور اسی رات کو اوسے گرفتار کر لوں اس کے بعد اسنے وہ تمام باتیں ان کے سامنے دوہرائیں جو خادم نے آکر اس سے بیان کی تھیں اونھوں نے کہا بادشاہ! اگر آپ نے اوسے گرفتار کر لیا تو آپ کہاں جا کر چھپیں گے اور کون سے قلعہ میں پناہ لیں گے اسنے کہا ہم عربوں سے امان حاصل کر کے انھیں کے پاس جانا چاہتے ہیں اونھوں نے کہا اگر آپ کا یہ ارادہ ہے تو بہت خوب ایسا ہی کیجئے برغون نے کہا تم چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ چنانچہ اونھوں نے تیاری شروع کر دی۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب رات کی تاریکی نے دنیا کو ڈھانپ لیا تو بجائے اسکے کہ سوسی پوشیدہ ہو کر آئے اوس سے پہلے برغون چھپ کر طاریوں کے سراپردہ میں پہونچا طاریون اسے سوسی سمجھکر بے محابا بغیر جھجک کے اس کے سامنے آکھڑی ہوئی اُسے سلام کیا اور تعظیم کیلئے جھکی برغون نے پہلے ہی انتظام کر لیا تھا کہ دربان پہرہ دار اور ملازم وغیرہ کو علیحدہ کر دیا تھا تاکہ

کوئی شخص اس کے راز پر مطلع نہ ہو۔
کہتے ہیں کہ طاریون نے غور سے دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ اسکا چچازاد بھائی ہے۔ بہت شرمندہ ہوئی اور ڈرنے لگی اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ حتی المقدور زیادہ سے زیادہ اوسکی خدمت کرے اور نہایت عاجزی سے پیش آئے یرغون نے کہا طاریون! تو سمجھتی ہوگی کہ میں تیرے بھید سے واقف نہیں ہوں اور تیری باتوں کی جستجو نہیں رکھتا مجھپر سخت افسوس ہے بھلا رومی اور ارمنی میں کیا نسبت ہی جو تو نے سناسنہ کے لڑکے کو پسند کیا اور مجھ ایسے کو چھوڑ دیا اسکے بعد یہ غصہ میں بھر کر اس کی طرف جھپٹا اوسے پکڑ کے اوسکے منہ میں کپڑا ٹھونسا دونوں ہاتھ باندھے اور اپنے لشکر میں لے آیا یہاں دیکھا تو اسکے آدمی ہتیار لگا چکے ہیں گھوڑوں پر سوار ہیں خیمے اوکھڑ چکے ہیں اور اسباب لد چکا ہے جب یہ لشکر میں پہنچا تو طاریون کو خچر پر بٹھایا اور کوچ کر دیا سوسی کے لشکر نے جب یرغون کے لشکر کی روانگی دیکھی تو سوسی نے اپنے لشکر سے کہا جب تک صباح نہ ہو جائے تم نہ چلو کیونکہ راستہ تنگ ہے ایسا نہ ہو کہ گھوڑے اور خچروں وغیرہ کا اژدہام ہو جائے اور وہ بھنچکر رہ جائیں۔
کہتے ہیں کہ یہ تو یہیں ٹھہرے رہے اور یرغون نے چلنے میں جلدی کی صبح ہونے سے پہلے پہلے سور کے مقام میں پہونچ گیا اور اسی جگہ پڑاو کر دیا۔
نوجوان سوسی کا یہ قصہ ہوا کہ یہ نہ لڑکی کے پاس پہونچا نہ اوسکی بات پوچھی نہ اودھر گیا اسے اسبات کا خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ شاہزادی کچھ حیلہ کر کے مجھے گرفتار کر لے جب صبح ہوئی تو اسنے کوچ کا حکم دیا گھوڑہ پر سوار ہو کر طاریون کے خیمہ کی طرف آیا دیکھا تو آدمی اوس کے سراپردہ سے نکلنے کے منتظر ہیں طاریون کے خادموں میں سے انتظار کر کے ایک شخص اندر گیا اور آکر کہا کہ نہ وہاں وہ بادشاہزادی ہے نہ اوس کے غائب ہونیکا کوئی سبب معلوم ہوتا ہے یہ سنکے شاہزادی کے مصاحب گھبرا گئے اور حیران ہو کر لوٹنے کا ارادہ کر لیا مگر اونھیں میں سے ایک شخص نے کہا کہ اگر ہم بادشاہ کے پاس لوٹ کر گئے تو ملک سلنطور ہماری گردنیں اوڑا دیگا اور کہیگا کہ تم ایسے غافل تھے کہ تمہارے سامنے سے میری لڑکی کو کوئی پکڑ لیگیا اور تمہیں خبر تک نہ ہوئی میری رائے میں یرغون اوسکے چچازاد بھائی کے سوا اوسے کسی نے نہیں پکڑا اوسیکے دل میں

اوس کی محبت تھی اس کے بعد یہ سوار ہوئے اور اوسکی تلاش میں چلدیئے۔
کہتے ہیں کہ یرغون جب مرج سور میں اوترا تو یہ آرام کر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ اب چلوں اچانک طاریوں کی فوج آتی ہوئی دکھلائی دی وہ شور و غوغا کرتی چلی آرہی تھی اور اوس میں آدمی کہہ رہے تھے یرغون تیرا برا ہو تو ملکہ کو قبل لے سکے کہ تیری خواہش پوری ہو چھوڑدے یہ اون لوگون کی طرف نیزا اپنے بنی اعمام (چچازاد بھائیوں) کی طرف متوجہ ہوا اون کے پاس آیا اور اپنے بنی اعمام کو مخاطب کر کے کہنے لگا یاد رکھو کہ عربی لوگ محض اسوجہ سے اپنے دشمنوں پر فتحمند اور کامیاب ہوتے ہیں کہ اون کا دین سچا ہے اور اون کا لڑنا خوشنودی خدا کے لئے ہوتا ہے اور یہ بھی یاد رکھو جس قوم کے لوگوں کا ہم سہارا ڈھونڈنے چلے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں کہ اپنے کام سے غافل ہوں خصوصاً جبکہ اونھیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ ہم بغیر کسی دباؤ اور جبر و اکراہ کے اون کے پاس جارہے ہیں اور عقل و خرد سے ہمنے یہ معلوم کر لیا ہے کہ وہ حق پر ہیں یاد رکھو اون کا دین ہمارے دین سے افضل ہے کیونکہ وہ خود وحدانیت کے قائل ہیں اور ہم صورتوں اور صلیب کو سجدہ کرتے ہیں اور اس بات کے قائل ہیں کہ خداوند تعالی کے بیوی اور بچہ ہے حالانکہ وہ باری تعالی تنہا اکیلے۔ ایک اور سب چیزوں سے بے نیاز ہیں مجھے اونکا یہ مقولہ بھی یاد ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ہم میں سے شہید ہو گیا وہ جنتی ہو گیا اور جو دشمن کے لشکر میں سے قتل ہو گیا وہ جہنمی بن گیا کیونکہ اونکے نزدیک مسلمانوں کے سوا سب کافر ہیں اگر تم چاہتے ہو کہ دشمنوں پر فتح پاؤ تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور کہو کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔
کہتے ہیں کہ یہ سنکر اس کی فوج نے زور زور سے کلمۂ توحید پڑھنا شروع کیا پہاڑوں۔ ٹیلوں ریگ کے تودوں اور حجر و شجر نے اوسکا جواب دیا زمین و آسمان میں غلغلہ پڑا جب خدا کے دشمنوں نے انھیں کلمہ پڑھتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ اسلام میں داخل ہو گئے ہیں سوسی آگے بڑھا اور اپنی فوج سے یرغون کو چاروں طرف سے گھیر کر کہنے لگا یرغون تف ہی تجھ پر کیا تیرے لئے یہی بات کچھ کم تھی کہ تو بادشاہ سے منحرف ہو گیا تھا چہ جائیکہ تو دین نصرانیہ سے پھر گیا اور کافر ہو گیا کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ جن لوگوں کے دین میں تو نے پناہ لی ہے وہ تیری مدد کریں گے کہاں ہیں وہ عرب جو تیری چیخ و پکار سنیں تیری تو اون تک آواز بھی نہیں جاسکتی اب ہم تجھسے نمٹتے ہیں

اور تجھے اور تیری فوج کو بری طرح موت کے گھاٹ اوتارتے ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکار وہ تیری مدد کریگا (العیاذ باللہ مترجم) اس کے بعد اسنے اور اسکی فوج نے یرغون پر حملہ کردیا یرغون اور اوسکا لشکر بھی بہ نیت صادقہ اور توفیق الٰہیہ کے ساتھ انکی طرف متوجہ ہوا تکبیر و تہلیل کے فلک شگاف نعرے لگائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا تلواریں دشمنوں کے خون سے رنگین کیں پیاسی شمشیروں کو سرخ پانی پلایا جہاد کرنے میں جنت کی منزلوں کی خواہش کی دنیا کو بائن طلاقیں دیں پہلے[۱] چونکہ تین تاریکیوں[۲] میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے تھے اس لئے انکی سچائی کے چقماق نے اون کے دلوں میں شوق کی آگ روشن کی جسنے کفر کی کھیتی کو اسطرف سے اوسطرف تک جلاکر خاکستر کردیا اور ہواؤں نے اوس خاک کو ذرہ ذرہ کرکے ادھر اودھر پھینکا پھر جب کہ اون کے افکار کے چراغ روشن ہوگئے اور اون کے انوار کی شمعیں جل اُٹھیں تو اونھوں نے سوائے واحد القہار اپنے پروردگار اور خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کے کوئی ایسی ہستی نہ دیکھی کہ جس کی طرف وحدانیت کا اشارہ۔ الٰہیت کی توصیف اور ازلیت کی نسبت کرسکیں لہذا انھوں نے عذر و معذرت یا اعتذار کے میدان کی طرف عبودیت کے گھوڑہ کی باگ موڑی اور اقرار کی زبان سے چیخ چیخ کر پکارا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یعنی جو کل دنیا پر تن تنہا غالب ہے ہم اوس خدا پر ایمان لائے۔ جب اعتبار کے میدانوں میں غور و فکر کے گھوڑے چھوڑ دیئے تو کہنے لگے کہ سوائے اوس معبود کے اور ہم کسی کی عبادت کیوں کریں حالانکہ اوسکے بدون ہمارا کوئی معبود نہیں ہائے افسوس کتنی جہالت اور شرمندگی کی بات ہے کہ جب ہم قیامت کے دن اوسکے سامنے کھڑے ہونگے تو کس بضاعت اور پونجی کے بدلے اوس کی رضا کے خریدار بنیں گے۔ فوراً

---

[۱] چونکہ ایک کافر کا مقولہ ہے جو بے ادبی سے اسوقت گفتگو کررہا تھا اسلئے میں نے بھی اوسکا اردو ترجمہ اسیطرح کردیا اللہ تبارک و تعالیٰ معاف فرمائیں ان اللہ غفور رحیم ۱۲ منہ

[۲] ظلمات ثلاثہ یعنی تین اندھیریاں یونس علیہ السلام تین اندھیروں میں تھے رات کی تاریکی مچھلی کے پیٹ کی تاریکی۔ دریا کے تہ کی تاریکی۔ یا ہر انسان کے لئے تین اندھیریاں ہیں کدورت طبعی۔ ہوائے نفسانی اور صفات حیوانی یہاں مطلب سخت اندھیرے سے ہے کہ وہ کفر کے سخت اندھیروں میں تھے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

ایمان کے منادی نے اون کے کان میں قرآن شریف کی اس آیت کی ندا دی وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ کہ دوسرے وہ لوگ جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں وہ ہیں جنھوں نے اچھے اور بُرے دونوں اعمالوں کو ملا دیا قریب ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ اون کی توبہ قبول فرمائیں جب اونھوں نے قیامت کے ڈر سے اطاعت کا لشکر آراستہ کیا تو اقبال کی رکاب میں امید کا پیر دیا اپنے جلال اور عزت کے دستہ کے ہمراہ چلے اطاعت کے فلک پر اون کے اسلام کا آفتاب چمکا اونکی خوشیوں کا شکاری جانور غم کی فضاؤں سے اونچا ہوا اور جہاد کے منادی نے اونھیں پکار کر کہا اے نیک لوگو! سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ تم پر سلام ہو تمہارے صبر کی وجہ سے تمہاری آخرت کا گھر بہت عمدہ ہے۔

کہتے ہیں کہ جب نالائقوں نے اونھیں گھیر لیا تیر برا و پر چڑھ آئے اور برغون اور اوسکے ساتھی معرض ہلاکت میں پہونچ گئے تو یک بارگی سور قلعہ کا دروازہ کھلا غضبناک شیروں کی طرح سنو سوار نکلے تہلیل وتکبیر کے نعرے بلند کئے اور کہا اے توحید کا کلمہ پڑھنے والو! تمہیں نصرت و مدد مبارک ہو دیکھو ہم آگئے تمہاری دعوت ہمنے قبول کرلی اور تمہاری مدد کے لئے ہم نکل آئے اب ہم بہت جلد تمہاری تکالیف دور کرتے ہیں اور ہم ہیں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ یہ سور منجملہ دوسرے قلعوں کے ایک قلعہ تھا جسے میتا نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا تھا اور حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما کی سرکردگی میں سو سوار دیکر رسد وغیرہ لانیکے لئے روانہ کیا تھا! ان سو سواروں میں حضرات ذیل بھی شامل تھے۔

مقداد بن اسود۔ ضرار بن ازور۔ سعید بن غنم اسدی۔ معمر بن ماجد سلمی۔ یاری بن مرہ غنوی۔ ہلال بن عامر انصاری عینیہ بن رافع جہنی۔ خضر بن یعشور فزاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ جب یہ حضرات سور میں پہونچے تھے تو والی قلعہ طالوت سے انکی ملاقات ہوئی تھی اوسنے انھیں ٹھہرایا عزت وتکریم کی خاطر ومدارات سے پیش آیا کھانا کھلایا اور یہ حضرات تین دن یہاں ٹھہرے تھے کہ برغون کے ساتھ یہاں آکر یہ قصہ پیش آیا جب انھوں نے اونکی آوازیں اور تکبیر وتہلیل کے نعرے سنے

توآپس میں کہنے لگے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مسلمان ہو گئے ہیں ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے یہ کہکر جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا تھا یہ حضرات سور سے باہر آئے اور برغون کی مدد کے لئے دشمنوں پر حملہ کردیا دشمن شکست کھاکر اوسی رات مرج رغبان میں شہریاض بادشاہ کے ماموں کے پاس پہونچا اور اوس سے جو کچھہ ماجرا گذرا تھا بیان کیا یہ سنکر اوسے زوال مملکت کا یقین ہوگیا۔

کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو برغون صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حق تعالےٰ نے چونکہ ان کے ہاتھ سے اسے نجات دلائی تھی اسلئے اللہ کا شکر ادا کیا اس کے ایمان میں زیادتی ہوئی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اپنا من وعن قصہ بیان کیا اور اون کے ہمراہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جب یہ سب ماردین میں پہونچے تو بیتا کے پاس ٹھہرے بیتا ان کی سب خبریں سن چکا تھا بیتا نے ان تمام حضرات کو سلام کیا سلامتی پر مبارکباد دی اور برغون اور اوسکے ساتھیوں سے کہا اگر ملک الجلیل (خداوند تعالیٰ) سے تمہارا ارادہ ثواب جزیل (بہت بڑا ثواب) کا ہے تو جو کچھہ میں تمسے کہوں اوسپر عمل کرکے اپنے اسلام کو تکمیل تک پہونچا برغوں نے کہا وہ کیا عمل ہے اسنے کہا تم اب تو یہیں ٹھہرو جب سورج غروب ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کا بھروسہ اور اسکی اعانت پر کفر توتا پہونچو رات کو جسوقت وہاں پہونچو تو وہاں کے باشندوں سے کہو کہ بادشاہ نے ہمیں تمہاری حفاظت کے لئے روانہ کیا ہے جب تم شہر میں داخل ہوجاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اوسپر قابض ہوجاؤ۔

کہتے ہیں کہ برغون نے اسی پر عمل کیا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہیں چھوڑا وہ تو رسد لیکر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کی طرف چلے گئے یہ شام تک یہیں پڑا رہا جب سورج غروب ہوگیا تو ضروری اسباب اور لشکر لیکر چلا فجر کے وقت کفر توتا پہونچا دروازہ چونکہ بند تھا اسلئے اسنے اپنے لشکر والوں سے کہا کہ تم شہر والوں کی شناخت اور پہچان کی بولیاں بولو اور زور زور سے اونکی علامات کا اعادہ کرو تاکہ شہر والے تمہیں بیگانہ نہ سمجھیں تھوڑی دیر میں ان کا مال واسباب بھی وہاں پہونچ گیا اور انھوں نے اون کی علامتیں بولنا شروع کیں شہر والوں نے جب لشکر کا شور سنا تو شہر پناہ پر چڑھکر دیکھا اور پوچھا کہ تم کون ہو۔ انھوں نے کہا ہم شہریاض کے ماموں کے لشکر کے آدمی ہیں اوسنے ہمیں تمہاری حفاظت کے لئے روانہ کیا ہے۔

حافظ قدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس قصہ میں عجیب بات یہ گذری کہ بادشاہ نے ان کے پاس ایک آدمی بھیجکر یہ کہلا بھیجا تھا کہ میں ایک سردار کے ہمراہ تمہارے پاس کچھ فوج روانہ کررہا ہوں جب وہ تمہارے پاس پہونچے تو تم دروازہ کھولدینا کیونکہ عرب لوگ اون کے پیچھے پیچھے ہونگے چنانچہ جب برغون اور اسکا لشکر پہونچا اور اونھوں نے کہا کہ ہمیں بادشاہ نے بھیجا ہے تو شہر والوں نے فوراً دروازہ کھولدیا یہ اندر داخل ہوگئے اور جب تک دارالامارۃ میں نہ پہونچے اوسوقت تک کچھ نہ بولے جب قصر شاہی میں پہونچ گئے تو دروازے بند کرالئے اپنے آدمیوں کو شہر پناہ کی دیواروں پر چڑھادیا اور شہر والوں سے کہا کہ تم اپنے اپنے گھروں میں جاکر آرام کرو بادشاہ نے ہمیں شہر کی حفاظت کیلئے روانہ کیا ہے ہم خود اس کی حفاظت کریں گے اونھوں نے کہا سردار! جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ٹھیک ہے بادشاہ کا حکم نامہ بھی ہمارے پاس آیا تھا اور اوسمیں بھی یہی لکھا تھا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا۔ برغون یہ سنکر سمجھ گیا کہ بادشاہ بھی یہاں فوج بھیجنے والا ہے۔ پھر شہر والوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا اچھا اپنے اپنے گھر تشریف لیجایئے اور اس بات کا خیال رکھئے کہ رات کو کوئی شخص گھر سے نہ نکلے اور اگر کوئی شخص گھر سے باہر دکھلائی دیا تو قتل کردیا جائیگا۔

کہتے ہیں کہ یہ سنکر وہ سب اپنے اپنے گھر چلے گئے اور سوائے والی قلعہ کے جو توتا کیطرف سے وہاں حاکم تھا اور اوسکے غلاموں کے اور کوئی وہاں نہ رہا۔ برغون نے انھیں گرفتار کراکر قتل کر کے ایک برج میں جو خالی پڑا ہوا تھا ڈلوادیا اور اپنے آدمیوں سے کہا کہ ہوشیار رہو بادشاہ بھی اپنا لشکر یہاں بھیجے گا جسوقت اوسے دیکھو کہ وہ آپہونچا ہے فوراً دروازہ کا ایک پٹ کھول دو اور ایک کواڑ بند رہنے دو پھر جو سوار آئے اوسے دروازہ میں داخل کرکے دروازہ سے دور لے آؤ جب دروازہ سے دور آجائے تو اوسے گھوڑہ سے اوتار کر اوس کے ہتیار لیلو اور باندھکر برج میں ڈالدو۔

کہتے ہیں کہ برغون ابھی اپنی فوج کو ہدایت ہی کررہا تھا کہ بادشاہ کا لشکر جس کی تعداد ایکہزار تھی بادشاہ کے ایک بہت بڑے مصاحب کی سرکردگی میں آپہونچا اور چلایا کہ بادشاہ کے لشکر کے لئے دروازہ کھولدو برغون کے آدمی جلدی سے بڑھے اور دروازہ کا ایک کواڑ (یا پٹ) کھولکر کہنے لگے کہ ہم آپ کے لوگوں کو ایک ایک کرکے آنے دینگے ایک دفعہ سب کو نہیں آنے

دیں گے کیونکہ ہمیں یوقنا اور اوسکی فوج کا ڈر ہے ایسا نہ ہو کہ وہ مل ملا کر تمہارے ساتھ اندر داخل ہو جائیں یہ دروازہ سے باہر رک گئے اور ایک ایک سوار داخل ہونا شروع ہوا جو سوار اندر داخل ہوتا تھا اوسے دروازہ سے دور لیجا کر گھوڑے سے اوتار کے ہتیار رکھوا لیتے تھے اور باندھ لیتے تھے حتیٰ کہ وہ سب کے سب اسی طرح مع اوس سردار کے جو اون کا حاکم تھا قید کر لئے گئے جب سب قبضہ میں آ گئے تو یرغون کے آدمیوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر کے زور زور سے نعرے لگانا شروع کئے اور فَتَحَ اللّٰہُ وَنَصَرَ وَجَاءَ نَا بِالظَّفَرِ[1] کہنا شروع کیا۔

کہتے ہیں کہ کفر توتا شہر میں زلزلہ پڑ گیا اہالیان شہر کانپ اوٹھے اور کسی کو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ گھر سے باہر نکلتا اور جو باہر نکلا قتل کر دیا گیا۔ اور مسلمان تمام شہر پر قابض ہو گئے۔

کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو یرغون نے شہر کے معززوں۔ امیروں اور بوڑھے لوگوں کو بلایا جب وہ حاضر ہوئے تو سب کو گرفتار کر کے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں روانہ کر دیا اور جو کچھ کارگذاری کی تھی وہ بھی لکھکر بھیجدی جب آپ کے پاس یہ تحریر پہونچی تو آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور آپ کے ہمراہی جب رسد اور غلہ وغیرہ لیکر پہونچے تھے اونھوں نے آپ سے یرغون کا تمام قصہ اور کفر توتا کی طرف جانا سب کچھ بیان کر دیا تھا اس لئے تمام مسلمان منتظر تھے کہ دیکھئے کیا خبر آتی ہے جب فتح کی خبر پہونچی تو اللہ کا شکر بجا لائے اور اس واقعہ کو فتح و نصرت کی فال سمجھا۔

واقدی رحمتہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ اور کفاروں کو نوک سنان پر رکھ لو۔ قوت و توانائی محض ذات باری تعالیٰ کی اعانت سے حاصل ہوتی ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ اپنی جمعیت لیکر دشمن کے میمنہ پر رہیے اور حضرت عمر بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ تم دشمن کے میسرہ پر رہنا پھر فوج کی طرف مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا جب آتش جنگ مشتعل ہو جائے اور سنان و شمشیر کی برق چمکنے لگے تو تم اپنی تلوار و نیزہ پر بھروسہ کر کے

[1] یعنی ہمکو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فتح بخشی اور ہمیں ظفر عنایت کی ۱۲ منہ

حملہ کر دینا کیونکہ تلواریں ہی موت وحیات کا فیصلہ کرنیوالی ہوتی ہیں اپنا شعار یا اپنی فوج کی علامت تہلیل وتکبیر کو قرار دینا حیات فانیہ سے اپنی نیتوں کو منقطع کر لینا اور ابد الا باد یا حیات ابدی کی طرف رغبت رکھنا اس دار ناپائدار یعنے دھوکے کی دنیا سے دور بھاگنا کیونکہ یہی حوادث وہلاکت کی آماجگاہ ہے قرآن شریف میں ہے فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ کہ تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ کوئی فریب دینے والا تمہیں اللہ کے ساتھ فریب دے اپنی ہمت اور استقامت کے پیرو بن کر اس طرح کھڑے ہو جاؤ جسطرح وصال الٰہی کی حلاوت حاصل کرنے میں لوگوں نے مبتلائے آلام ہو کر ثابت قدمی دکھلائی ہے اور وہ مامون ومصئون رہے ہیں حق تعالےٰ جل مجدہٗ نے اونھیں حکم کیا تھا کہ تم ہماری اطاعت میں کھڑے ہو جاؤ اونھوں نے سر تسلیم خم کر کے تمام علائق دنیوی سے علیحدہ ہو کر رات کو اوسکی عبادت میں قیام کیا اور ایسے شوریدہ سر اور دنیا ومافیہا سے بیخبر ہو گئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اون کی شان میں فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے (بطور اعتقاد کے) کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر (اس عقیدہ پر) قائم رہے۔

کہتے ہیں کہ پھر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن اطراف مقررہ پر ہمنے ذکر کیا ہے تشریف لیگئے یعنی میمنہ اور میسرہ پر جا کر تیار ہو گئے۔ موحدین نے صفیں آراستہ کیں۔ علم اور پھریرے اڑنے لگے ملاقات کیلئے قیامت کے وعدے ہونے لگے خدایا آپ کے سوا ہمارا کوئی مددگار نہیں آپ ہی سب سے اچھے مولا اور سب سے اچھے مددگار ہیں۔

کہتے ہیں کہ رومیوں کے لشکر میں چیخ وپکار پڑ گئی کہ مسلمانوں کی فوج آپہونچی اور انھوں نے صفیں درست کر لیں رومی بھی جنگ کے لئے تیار ہوئے کفر کے کلمے بکنے لگے زرہ پہنیں ہتیار لگائے اور آخرت سے گریز کر کے صلیب کے سامنے تضرع وزاری کرنے لگے سرکشی کے جھنڈوں کو بلند کیا رہبان اور پادریوں نے ان کے سامنے انجیل کی تلاوت شروع کی شرک کی بدولت دوزخ کے دروازہ انپر کھلے کفر کے سبب انکے لشکر پر دھوئیں جیسی سیاہی اور تیرگی چھا گئی شیطان نے ان کی امامت کی شور وغوغا اور فریاد وفغاں کی آوازیں بلند ہوئیں اور ان کی جانیں ضیق

میں پڑ گئیں۔
جب مسلمانوں نے ان کی کثرت دیکھی تو قضا و قدر کے سامنے سر جھکایا اور کہنے لگے۔ مولا! ہم آپکی رضا میں راضی ہیں غیب سے ندا آئی ہمنے تمہارے نفسوں کو خرید لیا تمہیں چاہیئے کہ تم ملک القدوس کے احکام کی تعمیل کرو جنگ میں پیٹھ نہ دو کیونکہ حکم جاری ہو چکا قلم لوح پر لکھہ چکا قرآن شریف میں آچکا کہ اِنَّ اللهَ اشْتَرٰى یعنی اللہ تبارک وتعالے نے خرید لیا مسلمانوں نے ہاتف غیب سے پوچھا جسکا ہمپر سراسر احسان ہے اوسنے ہمسے کیا خرید لیا اوسنے کہا اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے تمہاری جانیں اور مال جنت کے بدلے میں خرید لیں وہوں نے کہا ہمیں منظور ہے تاکہ ہم جنات نعیم میں پہونچ سکیں پھر اُنپر القا رکیا گیا کہ تم آخرت کے بازار کی طرف جہاں خرید و فروخت ہو رہی ہے جاؤ وہاں تمہارے لئے بہار و راحت کی لشائیں فروخت ہو رہی ہیں اور وہاں از خود خدائے عزوجل تمہاری بعض روحوں کے خریدار ہیں یہ سنکر یہ سب مشتاقان دیدار خدا سجدہ میں گرے تسبیح بیان کی اور تجید و توحید کے نعرے لگائے اور جب انھیں اپنے وصال کا کامل یقین ہو گیا تو ان کے اقبال کا ستارہ چمکا شجر اُمید بارآور ہوا فلک افلاک سے ملار اعلیٰ نے ندا دی اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ کہ میں تمہارے اعمال سے خبر دار ہوں انھوں نے جب یہ سنا کہ منادی افلاک صبح و شام انھیں یہی ندا دیتا ہے تو اونھوں نے جان توڑ کوشش کی اپنے پروردگار کو راضی کیا جہاد میں جانوں کو ہتیلی پر رکھ لیا حملہ کرنے میں سبقت کی اور نہر شہادت پر پہونچ کر خوب سیر ہو کے دیدار کا پانی پیا جہاد میں ان تھک کوشش کی معرکہ میں دشمن سے برابر قتال کرتے رہے اور جہاد کے میدان میں داد و شجاعت حاصل کرتے رہے حتیٰ کہ کمینگاہ خالی ہو گئیں فنا کی ہوائیں چلنے لگیں کافروں کی پناہ کا قلعہ مسمار ہو گیا پناہ لینے کی جگہ منتشر ہو گئی بڑے بڑے نوجوان قتل کردیئے گئے۔ جانباز منہ کے بل زمین پر آرہے تہدید (ڈرانا) کے منادی نے ندا دی اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ وَمَاهِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ کہ میرا عذاب بہت سخت ہے اور وہ ظالموں سے کچھ دور نہیں جنگ نے طول پکڑا مسلمان برابر بڑھ بڑھ کے حملہ کرتے رہے حتیٰ کہ سورج تاب نہ لاکر غروب ہو گیا اور اوس کی جگہ شام نے لی رات جب اپنی ظلمتوں سے

ساتھ آئی تو مسلمانوں نے کہا کاش دن ہی رہتا اور تاریکی اپنا حملہ نہ کرتی۔

کہتے ہیں کہ جب رات اپنی تاریکیوں کو لیکر غائب ہوگئی اور سورج اپنے ساتھ روشنی لیکر نمودار ہوا تو اس سے پہلے کہ مسلمانوں پر حملہ ہو مسلمانوں نے مشرکین کو نیزوں پر دھر لیا اور ایک نے دوسرے کو ذرا بھی مہلت نہ دی مسلمانوں کے میمنہ کو جس میں مختلف جگہ کے رہنے والے عرب لڑ رہے تھے شکست ہوئی مگر ساتھ ہی دشمن کے میسرہ نے ہزیمت اوٹھائی اور مسلمان اون میں گھستے چلے گئے آخر لڑتے لڑتے رات ہوگئی اور دونوں لشکر اپنے اپنے خیموں میں چلے گئے۔

کہتے ہیں کہ جب تیسرا دن ہوا تو لشکر کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دی گئی آپ نے ایک عجیب ترتیب سے لشکر کو آراستہ کیا یعنی میمنہ پر باہلہ اور طی کو مقرر کیا میسرہ پر بنی عدی۔ نمیرہ اور فزارہ کو کھڑا کیا دونوں بازو کندہ عاملہ اور مرہ کے سپرد کئے اور قلب لشکر پر بہادران انصار کو رکھا میمنہ کا جھنڈا عامر بن سراقہ کو دیا میسرہ کا پھریرا حرار بن ازور کو بخشا داہنے بازو کا علم عبد الرحمٰن اشتر کو اور قلب لشکر کا پرچم عبد الرحمٰن بن ابوبکر صدیق کو مرحمت فرمایا جب لشکر مرتب ہو چکا تو آپ نے لشکر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تم اوس خدائے وحدہ لاشریک لہ سے ڈرو جسکے حضور میں تمہیں سب کو جانا ہے اور یاد رکھو کہ وہی واحد و ناصر خدائے عز وجل تمہاری مدد اور کفالت کرنے والے ہیں اور وہی اپنی تائید و نصرت کے ضامن اور متکفل ہیں تم اس بات سے بچو کہ مسلمان تمہارے سامنے قتل ہوں اور تم دیکھو بلکہ جنھوں نے تمسے پہلے شام کا ملک فتح کر لیا اون لوگوں کی پیروی کرو جو شخص جنگ سے پیٹھ دیکر بھاگیگا اوسکا ٹھکانا جہنم ہے اور خدائے برتر و توانا کا اوسپر غضب نازل ہوگا یاد رکھو اور اس بات کو جان لو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمپر دشمنوں سے لڑنا اور جہاد کرنا فرض کیا ہے اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کے نزدیک دو قطرے بہت زیادہ محبوب ہیں ایک تو وہ قطرہ خون جو اللہ کے راستہ میں بہے دوسرا وہ قطرۂ اشک (آنسو) جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ڈر اور دہشت سے گرے آج وہ دن ہے جس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں خدا کے بندو خدا سے ڈرو۔ تقویٰ اختیار

کرو اور اس جنگ میں ایسے ہی ثابت قدم رہو جیسا کہ بڑے بڑے معرکوں میں تم ثابت قدم رہ چکے ہو بزدلی اور نامردی کو پاس پھٹکنے دو اس سے تمہاری ہوا اوکھڑ جائیگی اپنے نبی کی شریعت کو قائم کرو اور یاد رکھو کہ اللہ صاحب تبارک وتعالی صابروں کے ساتھ ہیں اور وہ کسی نیکی کرنیوالیکا اجر ضائع نہیں فرماتے اب میں تمہارے بھائیوں کی ایک جماعت لیکر صلیب کی طرف جاتا ہوں اور جب تک اون کافروں اور مشرکوں کو جو اوسکے چاروں طرف اوس کی حفاظت کیلئے موجود ہیں تہ تیغ نہ کرلوں واپس نہیں آؤں گا کیونکہ ہماری نصرت ومدد پر خود خداوند تعالے موجود ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ کہ مسلمانوں کی مدد کرنا ہمپر ضروری ہے جب تم یہ دیکھو کہ صلیب زمین پر گر رہی ہے تو فوراً حملہ کردینا اور ذرا بھی مہلت نہ دینا۔

کہتے ہیں کہ جب آپ یہ نصیحت سنا چکے اور آپ نے اپنی تقریر ختم کی تو ہر ایک کمانیر اور نشان بردار کو اون کی جگہوں پر کھڑا رکھا اور بہادران اسلام میں سے جسے جسے منتخب کرنا تھا ئسے منتخب کیا اور لوگوں سے پھر دوبارہ تاکید کی کہ جب تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گر پڑی ہے فوراً حملہ کردینا اللہ پاک تبارک وتعالی تمہاری مدد فرمائیں گے یہ کہکر آپ اور آپ کے ساتھیوں نے گھوڑوں کو مہمیز کیا اور صلیب اعظم اور شہریاض کے ماموں کے جھنڈے کا رخ کرلیا لشکر میں گھستے چلے گئے اور دشمن کی کثرت آپ کا کچھہ نہ بگاڑ سکی۔ واقدی رحمۃ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ مجھے معتبر لوگوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ جب آپ اور آپ کے ساتھیوں نے حملہ کیا تو فوجوں کو پراگندہ کرڈالا لشکروں میں ہل چل ڈالدی بڑے بڑے شہسواروں کو ہلاڈالا جہاں دیدہ سپاہیوں کو تلواروں کی باڑھوں کے آگے رکھ لیا اور اپنی شمشیروں پر بھروسہ کر کے دشمن کی صفوں کو چیرڈالا شہریاض کے ماموں نے جب اصحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی یہ بہادری دیکھی تو سر سے زمین پر تاج دے مارا رومیوں کے بہادر سردار اور والیان ملک کانپ اوٹھے شہریاض کے ماموں نے فوج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا رومیو۔ یہ سمجھہ لو کہ تمہارے ہاتھ سے آج سلطنت چلی تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے دین اپنے خاندان۔ اپنے ملک اور اپنی آل واولاد کے لئے جان توڑ

کر لڑو اور اس بات سے بچتے رہو کہ کوئی تم میں سے پیٹھ دیکر بھاگے جو شخص جنگ سے پیٹھ دیکر بھاگیگا اوسپر مسیح (علیہ السلام) کا غضب نازل ہوگا اور وہ سیدھا جہنم میں جائیگا۔
راوی کہتا ہے کہ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ اسی دن دین نصاریٰ کا لاٹ پادری یا پوپ کہ جو اپنے دین کا سب سے بڑا مفتی تھا اور جس سے دین کے ہر کام میں مشورہ لیا جاتا تھا آ پہونچا اس کے ساتھ جزیرہ کے تمام پادری۔ راہب اور زاہد لوگ موجود تھے یہ یہاں سب اس غرض سے آئے تھے تاکہ رومیوں کو لڑائی کے لئے اشتعال دیں اور انھیں برانگیختہ کر کے جنگ میں مدد پہونچائے اس پوپ کا نام ابن الدیروم تھا اور یہ ایک دیر (گرجا) میں جو دیر قرقوت کے نام سے موسوم تھا رہا کرتا تھا مسلمانوں کے حملہ کرنیسے پہلے ہی آچکا تھا اور رومیوں کی صفوں کے درمیان وعظ و تلقین کر رہا تھا کہ جو شخص لڑائی سے بھاگ کر اپنی عزت و حرمت کو خاک میں ملائیگا یاد رکھو اوسے مسیح (علیہ السلام) کبھی قبول نہ فرمائینگے نصیحت کرنیکے بعد یہ نیز اسکے ساتھی لشکر سے جدا ہوئے ایک بلند ٹیلہ پر چڑھے تاکہ لشکر کا ہر فرد واحد انھیں دیکھ سکے وہاں پہونچکر صلیبوں کو بلند کیا انجیلوں کو اونچا کر کے دکھلایا خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کے ساتھ شرک و کفر بکنے لگے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ بشیر بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس جنگ میں بہ نفس نفیس موجود تھے اور جو بروز منگل ۳ صفر ۱۷ھ میں واقع ہوئی تھی وہ روایت کرتے ہیں کہ شہریاض کے ماموں یعنی بادشاہ نے راس العین نیز تمام شہروں میں سوار بھیجکر اپنے نیز اپنے تمام سپاہیوں اور سرداران لشکر کی بیویوں اور اولاد کو بلوالیا تھا اور لڑائی کے دن خیموں کے دروازوں پر اونھیں کھڑا کر کے یہ حکم دیا تھا کہ ہر عورت اپنے اپنے بچوں کو اوپر اوٹھا کے اپنے خاوند اور بھائیوں کا نام لے لے کر چیخے تاکہ لوگ لڑائی میں ثابت قدم رہیں چنانچہ ہر طرف سے چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں تلواریں بڑھ بڑھ کر اپنا کام کر رہی تھیں رومی اپنے اہل و عیال کی وجہ سے نیز پوپ کے شرما شرمی خوب مضبوطی سے لڑ رہے تھے یمن کے چند آدمی اون کے مقابلہ

پر کھڑے تیر مار رہے تھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مع اپنے ساتھیوں کے جب حملہ کیا تو آپ چاہتے تھے کہ صلیب تک پہونچوں حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ آپ حملہ کے وقت حسب ذیل اشعار پڑھ رہے ہیں۔

سنحمل فی جمع اللئام الکواذب　　　ونفری رؤسا منھم بالقواضب

ہم عنقریب ان مردود جھوٹی جماعت پر حملہ کریں گے۔ اور اون کے سر تلواروں سے کاٹ کر رکھدیں گے۔

ونھزم جیش الکفر بھمۃ　　　تطول علی اعلی الجبال الرواسب

ہم اپنی ہمت سے کافروں کی فوج کو شکست دیں گے۔ مضبوط پہاڑوں پر بھی سبقت لے جائیں گے۔

وننصر دین اللّٰہ فی کل مشھد　　　بفتیان صدق من کرام الاعارب

ہم ہر جگہ اللہ کے دین کی مدد کریں گے۔ اون نوجوانوں کے ساتھ ملکر جو بزرگانِ عرب سے صادق القول ہیں۔

فیا معشر الاصحاب جدوا وجندلوا　　　وکروا علی خیل کرام المناسب

اے ساتھیو! کوشش کرو اور دشمنوں کو دے مارو۔ اور عمدہ عمدہ گھوڑوں پر چڑھ بار بار حملہ کرو۔

فدونکم وقصد الصلیب جاوروا　　　الہ الخلق معطی المواھب

صلیب کی طرف بڑھنے سے باز نہ آؤ بلکہ جلدی کرو۔ تاکہ ہم انعام واکرام دینے والے معبود کو خوش کریں۔

کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے حملہ کر کے صلیب کا رخ کیا اور اسطرف چلے بادشاہ نے جب اپنی صفوں کو مرتب کیا تھا تو صلیب اعظم کے چاروں طرف بارہ ہزار سوار زرہ پوش اوس کی نگرانی کے لئے کھڑے کئے تھے اور اون کے آگے لوہے کے گوکھرو بچھوا دیئے تھے تاکہ غنیم حملہ کے وقت ان تک نہ پہونچ سکے چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور آپ کے ہمراہی جبوقت حملہ کرتے ہوئے اون گو کھرووں تک پہونچے، تو یہ گوکھرو گھوڑوں کے سموں میں گھس گئے جس کی وجہ سے گھوڑے اپنے منہ کے بل گرے اور ساتھ ہی سوار بھی نیچے آرہے رومی نہایت غیظ وغضب کے ساتھ اون کی طرف لپکے اور انھیں مع گھوڑوں کے گرفتار کر لیا لشکر میں ہر طرف شور وغل کی آوازیں بلند ہوئیں اور ننگی تلواریں بڑھ بڑھ کر اپنا کام کرنے لگیں سالار لشکر اسلامیہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو گرفتار ہوتے دیکھا تو آپ کو بڑا سخت اور شاق گذرا آپ اپنے دل میں کہنے لگے یا ابن غنم! اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ کے سامنے قیامت کے دن کیا عذر کرے گا جبکہ آج تیرے جھنڈے کے تلے سادات اسلام پر یہ حالت گزر رہی ہے یہ کہکر آپ نے ایک زور سے چیخ ماری اور مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا یامعاشر المسلمین! ایک دم حملہ کرو دیر نہ کرو اپنی ہمتوں کو بلند رکھو جلدی کرو جلدی اور اللہ سے مدد مانگ کر اپنے قیدیوں کو چھڑاؤ۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چیخکر یہ فرمایا اور رومیوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کو باندھ کر اپنی صفوں کے سامنے کھڑا کر دیا تو ابن وضاح بن مجید بن فافور بن عمرو بن سالم بن نابغہ دیبانی کو جو نہایت فصیح اللسان عذب البیان اور بہت اچھا مقرر اور چرب زبان تھا آپ کی گرفتاری کا بہت افسوس ہوا یہ شخص حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا حلیف بھی تھا اور آج ہی مرج رغبان سے یہاں آیا تھا اسنے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا لوگو! صبر اور ثابت قدمی یہ دونوں دو لشکر ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ دونوں تمپر غالب آجائیں اور تم بے صبر ہوکر ثابت قدمی سے ہاتھ دھو بیٹھو آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے کیا تمہاری غیرت وحمیت کیا تمہاری دیانت ومروت اور کیا تمہارا مذہب وملت تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دشمنوں کے ہاتھ میں چھوڑ دو تمہیں تو چاہیئے کہ تم انھیں قید وبند سے

نجات دلاؤ اور اُس اللہ پاک تبارک وتعالیٰ سے ڈرو کہ جس کے حضور میں تمہیں ایک دن یقیناً جانا ہی
اور یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ عمرہ اور نفیس چیزوں کو چھوڑنا سوائے نفس خبیث کے اور کسی دوسری
کا کام نہیں کیا یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچی کہ دنیا ہمیشہ مائل بہ زوال والفنا ہے اور آخرت
دار النعیم والبقار ہے کیا تم یہ نہیں جانتے کہ بڑی بڑی اولوالعزم روحانی ہستیاں نیز کالبد جسمانی اور
خاکی سب کے سب اس جادو بھری دنیا سے آخرت کی طرف منتقل ہونے والی ہیں اور ہمیشہ اُسی کی
طرف مائل ہوتی نظر آتی ہیں اسیواسطے بزرگوں کا قول ہے کہ لَا بُدَّ مِنَ الرَّحِيلِ لِاَنَّ الْبَقَاءَ فِي
الدُّنْيَا قَلِيلٌ چونکہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اس لئے آخرت کا سفر کرنا ضروری ہے اور جب یہ
بات ہے تو اے معاشر ارواح اور اے ذی روح ہستیو! آخرت کا سفر بالکل قریب ہے اُس کے
لئے زادراہ جمع کرو میں جانتا ہوں جو تمہارا ارادہ اور قصد ہے اور میں سمجھتا ہوں جو تمہاری مراد
اور مقصد ہے حالانکہ تمہارا سفر نہایت دشوار گذار ہے جس میں بہت زیادہ زادراہ کی ضرورت
ہے لوگوں نے کہا وہ کونسی زادراہ ہے جو ہم اپنے ساتھ لیں اور اوس کے ساتھ لینے میں کوتاہی نہ
کریں۔ اسنے کہا وہ پوری زادراہ کہ جس کے متعلق حق تعالیٰ فرماتے ہیں وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ
التَّقْوٰى یعنی زاد سفر ساتھ لینے کی کوشش کرو پس سب سے اچھی زادراہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے
لوگوں نے کہا یہ تو وہ توشہ آخرت ہے کہ بعض نے ہم میں سے اُسے حاصل کیا ہے اور بعض نے
نہیں کیا اور نہ اوس کے حاصل کرنے پر قادر ہو سکے اسنے کہا بچاؤ تم اپنے آپ کو اس سفر سے جبتک
کہ توشہ اعمال ساتھ نہ ہو اور عمل کرو اس دن کے لئے جس میں نہ خرید وفروخت ہے اور نہ دوستی
جب لوگوں نے زادراہ جمع کر لیا اور توشہ آخرت ساتھ لیلیا اس مردار دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی
اور اخلاص کو اپنا شعار بنا لیا تو اُنھیں انعام واکرام کا خلعت بخشا گیا اور عزت واحترام کا تاج اون
کے سر پر رکھا گیا فردوس بریں میں اُنھیں جگہ دی گئی اور جنت کا مستحق کر دیا گیا خداوند جل مجدہ نے
اونھیں کے حق میں فرمایا ہے كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا کہ ان کے لئے فردوس کے
باغ مہمان خانے ہیں اور سنو خداوند تعالےٰ جل مجدہٗ نے اونھیں کے حق میں فرمایا ہے فَمِنْهُمْ
مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ یعنی بعضے ان میں وہ ہیں جنھوں نے اپنی زندگی کے دن پوری
کر لئے اور بعضے وہ ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ یہ تقریر سنکر مسلمانوں نے نہایت حوصلہ اور جوانمردی کے ساتھ رومیوں پر حملہ کردیا۔ لوگوں کے سینے بھالوں سے توڑ ڈالے تلواریں بڑھ بڑھ کر رومیوں پر چلنے لگیں اور اُن کے سروں پر موت کا پرند اور طائر اجل اُڑنے لگا حتیٰ کہ مسلمانوں نے یہ دن رومیوں کے لئے قیامت کا دن بنا دیا

کہتے ہیں کہ اس بقیہ دن میں تمام دن جنگ ہوتی رہی رات ہونے پر دونوں لشکر علیحدہ علیحدہ ہوئے اور مسلمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی گرفتاری پر افسوس وملال کرتے ہوئے اپنے اپنے خیموں میں واپس آئے جب رات کی ظلمت نے دنیا والوں پر اپنا پردہ ڈالدیا لوگ جنگ سے پھر کر اپنے اپنے ٹھکانوں پر آگئے تو بادشاہ نے ایک سردار نقیطا بن عبدوس کو ایک ہزار سوار دیکر حکم دیا کہ قیدیوں کو راس العین لیجائے اور یہ ہدایت کردی کہ انھیں راتوں رات لیجانا چلنے میں جلدی کرنا اور وہاں پہونچکر انھیں والی راس العین کے سپرد کردینا۔

کہتے ہیں کہ نقیطا بن عبدوس انھیں لیکر چلا اور پو پھٹنے سے پہلے پہلے راس العین میں پہونچ گیا بادشاہ نے پہلے ایک آدمی روانہ کردیا تھا تاکہ والی راس العین کو تمام قصہ سے مطلع کردے اور اس نے تمام قصہ والی راس العین[1] سے بیان کردیا تھا۔

چنانچہ والی راس العین اپنے جلو میں ایک رسالہ لیکر نقیطا بن عبدوس اور اوس کے ہمراہیوں کے استقبال کے لئے نکلا تمام راس العین میں ان کی آمد کا چرچا ہوگیا کوئی شخص ایسا نہ تھا جو راس العین سے نکلکر ان کے دیکھنے کو باہر نہ آیا ہو گویا آج کا دن ان کے لئے عید کا دن تھا والی راس العین نے ان قیدیوں کو زنجیروں میں جکڑوا کر اوس بڑے کنیسہ میں جو اسوقت جامع مسجد ہے ڈلوا دیا۔

خزیمہ بن عامر اپنے جدامجد حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رہا۔ حرّان اور سروج صلح کے ذریعہ سے فتح ہوگئے۔ تو حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے رودس

---

[1] یہاں بھی غلطی معلوم ہوتی ہے ایک تو وہ پہلی ہی غلطی چلی آتی ہے کہ شہر یاض نے انھیں راس العین کی طرف بھیجا حالانکہ وہ قتل ہوچکا ہے مگر اب تک مصنف شہر یاض ہی لکھتا چلا جاتا ہے خیر اسکا ترجمہ تو میں نے یہ کردیا ہے کہ بادشاہ نے بھیجا دوسری غلطی یہ ہے کہ بادشاہ ہدایت کرتا ہے کہ والی راس العین کے سپرد کردینا حالانکہ یہ خود ہی والی راس العین ہو۔ کیونکہ یہ بادشاہ جسکا ذکر ہوتا چلا آرہا ہے اور جس سے جنگ ہو رہی ہے یہی تو راس العین کا بادشاہ ہے یا ممکن ہو والی سے مراد وہ شخص ہو جسے وہاں سے آتے وقت اپنا نائب کرکے آیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

اور اوس کے ساتھیوں کو جمع کر کے کہا یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہٗ نے ہمارے ہاتھ سے ان شہروں کو فتح کرا دیا مگر راس العین ایک بہت بڑا عظیم الشان شہر ہے اوس کے باشندوں نے وہاں لڑائی کا سامان اسلحہ وغیرہ کافی جمع کر رکھا ہے جس کی وجہ سے اس کی فتح دشوار معلوم ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی جان کو راہ خدا میں پیش کروں اور میں اور میرے ساتھی وہاں جائیں ممکن ہے کہ میں اوس میں داخل ہو جاؤں اور باریتعالیٰ جل مجدہٗ اوسے میرے ہاتھ سے فتح کرا دیں۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا خداوند تعالیٰ جل جلالہ آپ کی نیت میں برکت اور ارادہ میں تقویت عنایت فرمائیں۔

کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ اسی رات چلنے کا ارادہ فرما رہے تھے کہ دفعتہً مسلمانوں کے جاسوس حران کی طرف سے آ گئے اور آپ کو یہ خبر دی کہ عاصم بن رواحہ نصرانی اپنی قوم کے پانچسو سواروں کے ساتھ آیا ہے دراصل اس کا قبیلہ فتح حران وغیرہ کے وقت قسطنطنیہ چلا گیا تھا ہرقل بادشاہ کے پاس حضور خلیفہ اعظم حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تہدید نامہ پہونچا کہ اس قبیلہ کو اپنے ممالک محروسہ سے نکالدیا جائے چنانچہ اسنے انھیں اپنے ملک سے نکالدیا اور یہ متفرق ہو کر ادھر اودھر چلے گئے تھے اب ان میں سے ایک شخص عاصم بن رواحہ پانچسو آدمی اپنے قبیلہ کے جمع کر کے اس ملک کے بادشاہ کے پاس کہ جس سے اسکی پہلی شناسائی اور محبت ہے آیا ہے اور راستہ میں اُس نے بادشاہ کو ایک خط لکھا ہے کہ میں قسطنطنیہ سے آپ کے شہر میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور یہ خط اُسنے اپنے ایک چچیرے بھائی رفاعہ بن ماجد کے ہاتھ بادشاہ کے پاس بھیجا ہے بادشاہ اسے پڑھکر بہت خوش ہوا ہے اور اسنے یہ حکم دیا ہے کہ اوسے فوراً حضور میں حاضر کیا جائے۔ نیز بادشاہ نے والی راس العین کے پاس بھی ایک خط بھیجا ہے کہ چونکہ عاصم بن رواحہ یہاں آ رہا ہے اس لئے راس العین میں ایک مکان خالی کر دیا جائے تاکہ وہ اور اس کے ساتھی اس میں ٹھہر سکیں۔ حضرت عبداللہ یوقنا رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے مخبروں سے یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ وہ کون سے راستہ سے آ رہے ہیں اونھوں نے کہا سروج کے راستہ سے اور آپ کے اور اون کے درمیان محض ایک رات کا راستہ باقی ہے یہ سنکر آپ اور آپ کے ساتھی اُدھر چلے اور آپ کے ہمراہ حضرت عمرو بن معدیکرب حضرت سعید بن زید اور ان کے تمام ہمراہی بھی چلدیئے راستہ میں ایک

ایسی جگہ جہاں یہ یقین تھا کہ وہ ضرور ادھر ہی سے گذریں گے ایک کمین گاہ دیکھکر اوس میں چھپکر بیٹھ رہے جب رات نے اپنی سیاہی کے خیمے نصب کردیئے اور اقصائے عالم میں اپنے جھنڈے گاڑ دیئے تو اچانک اوس قوم کے گھوڑے آنے شروع ہوئے مسلمانوں نے اونکے سموں کی چاپ سنی مگر اُس وقت تک کہ تمام قوم ہر طرف سے ان کے درمیان میں نہ آجائے انھوں نے صبر سے کام لیا اور جب وہ ان کی زد پر آگئے تو ایک ایک سوار اُن کے ایک ایک سوار پر جا گرا اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام قوم کی قوم کو دبوچ لیا اور ان میں سے کوئی شخص بھی بھاگ کر نہ جاسکا اوس کا مال و اسباب مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں کیا اور اپنی کمین گاہ میں آکر گھوڑوں سے اتر کر وہیں بیٹھ گئے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تم میں سردار کون شخص ہے تاکہ میں اوس سے کچھ گفتگو کرسکوں انھوں نے عاصم بن رواحہ کی طرف اشارہ کیا آپ نے اُس سے فرمایا ابن رواحہ آخر تم میں اور رومیوں میں کیا مناسبت ہے جو تم نے ان کے دامن میں پناہ لی اور اونکی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ عربوں کو چھوڑ دیا حالانکہ تو ہم میں سے ہے اور ہماری ہی طرف کا ہے جو تیرا حسب ہے وہی ہمارا ہے اور جو تیرا نسب ہی وہی ہمارا ہے کیونکہ قبیلۂ انمار۔ ایاذ۔ ربیعہ اور مضران سب کی اصل ایک ہی ہے اور ان سب خاندانوں کا شجرہ نزار بن معد ابن عدنان ہی کی طرف لوٹتا ہے اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے ان سب قبیلوں کے رہنے کے لئے اپنا حرم ہی تجویز کیا تھا اور اپنے گھر کے پڑوس ہی میں ان سب کو بھی گھر عنایت کیا تھا مگر پھر ہم بتوں کو پوجنے لگے اور اپنی قسمتوں کی فال ازلام[۱] سے کھولنے اور چاہنے لگے حرام راستوں کی پیروی کرنے لگے حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اجل مجدہ وعم نوالہ نے ہمارے آقا ہمارے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اُنپر نازل کیا کہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کہ آپ اپنے قبیلہ اور عزیز و اقارب کو ڈرایئے اور حکم دیا کہ آپ حجاز میں قیام فرمایئے ہمارے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کی طرف لوگوں کو دعوت دی اور اون سے فرمایا کہ تم اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد ہو اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے تو تمہیں بلد حرام (مکہ معظمہ) بیت اللہ اور (خانہ کعبہ) اور آب زمزم کے پڑوسی ہونے کی وجہ سے تمام مخلوق پر فضیلت بخشی تھی مگر میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم بتوں کی پوجا کرتے ہو ازلام (فال کے تیر)

---

[۱] ازلام ان تیروں کو کہتے ہیں جن سے قدیم اہل عرب جوا کھیلا کرتے تھے اسلام نے آکر اسے حرام کردیا۔ ۱۲ منہ

سے قسمت کو وابستہ رکھنے ہو اور دامن کشاں کفر کے گڑھے میں چلے جا رہے ہو کیا تم میں عقل نہیں ہے جو تمہیں اس کام سے باز رکھے اور کیا تمہارے آنکھیں نہیں ہیں جو تم عیب و صواب اکو معلوم کر سکو کیا تم صاحب عقل سلیم نہیں ہو اور کیا تم صائب الرائے نہیں ہو کیا اسی واسطے تمہیں خدا نے پیدا کیا ہے اور کیا اسی بات کا حکم دیا ہے کہ تم پتھروں سے بت تراشتے رہو فاسق و فاجروں کا راستہ سنوارتے رہو اور اس اللہ پاک واحد القہار والجبار کے ساتھ کفر کرتے رہو کہ جسنے دریاؤں کو جاری کیا فلک دوار کو حرکت میں لایا دن اور رات کو پیدا کیا تم اس صانع اور خالق کا شکر ادا نہیں کرتے کہ جسنے ستاروں کو روشن فرمایا اور اسی کی طرف تمام مخلوق لوٹ جائے گی لوگوں نے پوچھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کس نے حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے معبودوں کو برا کہئے اور ہماری عقلوں کو بیوقوف بتلائے۔

آپ نے فرمایا یا قوم! مجھے میرے علم نے حکم دیا اور بتلایا ہے اور میری عقل نے مجھے سمجھایا اور دکھلایا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ جو شخص مصنوعات میں نظر کرتا ہے اور انھیں غور و فکر کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو وہ خود بخود سمجھ لیتا ہے کہ مصنوعات کے لئے ایک ایسے صانع کی ضرورت ہے کہ جس میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہ ہو بس مخلوقات میں غور و فکر کرنا حکمت ہے اور مصنوعات میں عقل دوڑانا مصلحت ہے اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کرنا نعمت ہے اور اس پر ایمان لے آنا رحمت ہے لوگوں نے پوچھا تو پھر آپ کس کی عبادت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں اوس کی عبادت کرتا ہوں کہ جسنے مجھے پیدا کیا مجھے وجود میں لایا مجھے صورت بخشی میرے دل کو اپنے عرفان کے لئے کشادہ کیا میری آنکھوں میں بینائی عطا فرمائی بلکہ جسنے تمام مصنوعات کو پیدا کیا جسنے تمام موجودات کو قدرت بخشی کل مصنوعات میں اپنی صنعت ظاہر فرمائی قضا و قدر کے ساتھ رزق نازل کیا اور ہر ایک کے لئے مناسب روزی اتاری جس کی مشیت میں چون و چرا کی گنجایش نہیں اور جس کے ارادہ میں دم مارنے کی مجال نہیں وہ جو بغیر حرف کے کلام کرتا ہے اور وہ جو بغیر اظہار کے ارادہ رکھتا ہے جو سنتا ہے اور جو دیکھتا ہے اور جو بالا ہے احاطہ مکان و زمان سے اور جو منزہ و مبرا ہے مشابہت و امکان سے اور جسنے فرمایا ہے لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ یعنی دو معبودوں کا اعتقاد نہ رکھو کیونکہ معبود ایک ہی ہے۔ بس اے ابن رواحہ کیا تو نہیں جانتا کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہی سچ ہے اور میرا قول بالکل سچا اور ٹھیک ہے یاد رکھو اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا ہے اوسی کو دین اسلام کی پیروی کا حکم دیا ہے

چنانچہ قرآن شریف میں فرماتے ہیں۔ مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط یعنی ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ وہ خالص مسلمان تھے اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے اور اللہ پاک فرماتے ہیں اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنی آج میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کردیں اور تمہارے اسلام سے جو تمہارا مذہب ہے راضی ہوگیا اور فرمایا مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر تمہارے دین میں کچھ تنگی نہیں کی تم اپنے باپ ابراہیم کا مذہب اختیار کرو کہ اونسے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا گیا ہے اور اے عاصم تو خوب جانتا ہے کہ اسوقت تم ہمارے قبضہ اور ہماری قید میں ہو اگر تم اللہ پر ایمان لے آئے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی تو جو کچھ ہمارے حقوق ہیں وہی تمہارے ہوں گے اور جو ہمارے لئے سختی ہے وہ تم پر بھی ہوگی اور اگر تم نے اس سے انکار کیا تو تمہاری سب کی گردنیں اڑادی جائیں گی۔

کہتے ہیں کہ عاصم بن رواحہ آپ کی تقریر سنکر کہنے لگا کہ اگر ہم آپ کی بات مان لیں اور آپ کا مذہب اختیار کرلیں تو جو پہلے ہم اللہ جل جلالہ کی ربوبیت میں شرک کرچکے ہیں اور اس کے غیر کے سامنے سجدہ کرچکے ہیں اوس کی معافی ملجائے گی اور ہمارا رب ہمارے ان گناہوں کو بخشدیگا آپ نے فرمایا ہاں بخشدیگا کیونکہ اسلام اپنے آنے سے پہلے کی تمام باتیں فروگذاشت کرتا ہے اور اس کے آنے سے پہلے جو کچھ تم کرچکے ہو اللہ پاک تبارک وتعالیٰ اوسکا مطالبہ نہیں کرتے تم اپنے گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہوجاؤ گے جیسا کہ تم صاف وشفاف ماں کے پیٹ سے نکلے تھے دیکھو اللہ پاک فرماتے ہیں قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں سے کہدیجئے کہ اے میرے بندو کہ جنھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہ کئے ہیں)

---

لہ قرآن شریف کی یہ آیت ایک گنہگار بندہ کی تسلی اور امید کے لئے قرآن شریف کی دوسری تمام آیتوں سے بہتر ہے آیت ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر اس آیت کے بدلے میں دنیا اور مافیہا مجھے دیدیا جائے تو میں کبھی قبول نہ کروں گا کیونکہ یہ آیت دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بہتر ہے معالم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بقیہ برصفحہ آیندہ)

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں تحقیق کہ اللہ پاک تبارک وتعالیٰ تمام گناہوں کو بخشدیتے ہیں اور وہ غفور اور رحیم ہیں۔

عاصم نے جب حضرت سعید سے یہ سنا تو کہا انا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ۔ عاصم کے ساتھیوں نے جب دیکھا کہ عاصم مسلمان ہوگیا ہے تو وہ بھی سب کے سب اسلام لے آئے مسلمانوں کو اس سے بہت خوشی ہوئی اور انھوں نے کہا کہ ہم پر واجب ہے کہ ہم اس قوم کا دل خوش کریں چنانچہ وہ وہاں سے کوچ کرکے حران آئے یہاں پڑاؤ کیا اور حران اس قوم کے سپرد کر دیا۔

اس کے بعد حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم اب ہم راس العین بھی فتح کرلیں گے حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا وہ کیونکر آپ نے کہا کہ میں آپ کو بہت جلدی دکھلادوں گا کہ کس طرح فتح ہوتا ہے پھر آپ نے عاصم کو تخلیہ میں لیجاکر اس سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم میری نیز میرے آدمیوں میں سے چالیس آدمیوں کی مشکیں باندھکر اور باربرداری کے اونٹوں پر ہمیں بٹھاکر اسی رات راس العین لیچلو اور بادشاہ سے کہو کہ جب ہم نے فرات سے عبور کیا تو ان لوگوں نے ہمپر خروج کردیا اور اچانک ہمپر آپڑے مگر مسیح علیہ السلام نے ہماری ان پر مدد فرمائی ہمنے ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کردیا اور انھیں گرفتار کرکے آپ کے پاس لے آئے مگر اس بات سے خبردار رہنا کہ بادشاہ ہم میں سے کسی کو قتل نہ کرسکے اگر وہ ایسا ارادہ کرے تو تم اُس سے یہ کہنا کہ ہمارے عربوں کے مابین جنگ ہے نہ معلوم وہ ہم میں سے کسے گرفتار کرلیں اگر یہ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مسجد میں تشریف لیگئے ایک واعظ دوزخ کا وعظ کہہ رہا تھا جسمیں طوق وسلاسل کا ذکر تھا آپ نے فرمایا اے واعظ تو لوگوں کو مایوس اور ناامید کیوں کرتا ہے کیا تو نے قرآن شریف میں یہ آیت نہیں پڑھی کہ قل یاعبادی الخ فصول میں ہے کہ اس آیۃ کی تمام خوبیاں تین چیزوں میں منحصر ہیں اول خطاب کے اندر لطف ہے فرماتے ہیں یا عبادی اے میری بندو یہ نہیں کہا یا ایہا العصاۃ اے نافرمانو یا اے گنہگارو نہ دوسری عتاب اور غصہ میں نرمی ہے چنانچہ کہتے ہیں اسرفوا یعنی جنھوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی یہ نہیں فرمایا کہ اخطاوا یعنی جنھوں نے خطائیں کیں تیسرے رحمت کے اسباب پر تنبیہ ہے چنانچہ فرماتے ہیں لاتقنطوا کہ ناامید مت ہو یعنی لاتقنطوا کو نہی کیساتھ فرمایا اور اللہ پاک تبارک و تعالیٰ جہاں نہی فرماتے ہیں اس سے بچنا ضروری ہے تو چونکہ ناامیدی سے نہی فرمائی اس لئے ناامید رہنا خود گنہگار ہونا ہے اور ناامیدی اسی

قیدی ہمارے پاس ہوں گے تو ہم اپنے قیدیوں کو ان کے بدلے میں چھوڑالیں گے عاصم نے کہا میں اپنے تمام ساتھیوں کو اپنے ہمراہ کیوں نہ لیجلوں۔ آپ نے فرمایا ابھی اسلام نے اون کے دلوں میں اچھی طرح جڑ نہیں پکڑی ایسا نہ ہو کہ بادشاہ سے ان میں کا کوئی شخص غمازی کردے اور اسکی وجہ سے ہماری حالت دگرگوں ہو جائے ہر شخص پر بھروسہ کرنا ذرا مشکل بات ہے عاصم نے کہا خدا کی قسم آپ نے سچ فرمایا پھر عاصم نے اپنے پانچسو آدمیوں کو حران میں چھوڑ دیا حضرت یوقنا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ تدبیر اس لئے کی تھی تاکہ یہ پانچسو آدمی بطور ضمانت کے ہمارے قبضہ میں رہیں۔

کہتے ہیں کہ عاصم اور اوس کے مشیروں نے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ اور آپ کے چالیس آدمیوں کی مشکیں باندھیں انھیں قبیلہ اباذالشمطار[1] کے قبضہ میں دیکر رات ہی کو حران سے کوچ کر کے راس العین کی طرف چلے جب علوی کے مقام پر پہنچے تو اچانک گھوڑوں کے سموں کی آوازیں آنا شروع ہوئیں یہ خاموش ہو کر کھڑے ہو گئے جب وہ ان کے قریب پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہ ساڑھے چار سو حبشی غلام ہیں جن میں سے بعض قرآن شریف کی تلاوت کرتے آرہے ہیں اور بعض تسبیح و تقدیس کر رہے ہیں۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھی اون کی طرف بڑھے اور جسطرح وہ تکبیر و تہلیل کہہ رہے تھے اسی طرح یہ بھی تکبیر پڑھنے لگے جب یہ اون سے اور قریب ہوئے تو معلوم ہوا کہ یہ سب صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے آزاد کردہ غلام ہیں (یعنی موالی) اور حضرت دامس ابوالہول رحمہ اللہ علیہ ان کی قیادت فرمارہے ہیں۔ ان کے آنے کا سبب یہ تھا کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں اپنی کمک کے لئے ایک یادداشت روانہ کی تھی اور اس میں مرج رغبان کے مقام پر کافروں کے لشکر کے اجتماع کے متعلق بھی لکھا تھا حضرت ابو عبیدہؓ رضی تعالیٰ عنہ نے اوسے پڑھکر دامس رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نام حکم بھیجا تھا کہ تم اسلام کی مدد کے لئے وہاں پہنچ جاؤ۔ حضرت دامس ابوالہول رحمۃ اللہ تعالیٰ جب سے سمیاط فتح ہوا تھا مع اپنے ہمراہیوں کے وہیں رہا کرتے تھے اور بود و باش وہیں اختیار کر لی تھی جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] مگر ابھی تو مصنف نے لکھا تھا کہ پانچسو آدمی جو عاصم کے ساتھ تھے وہ سب حران ہی میں چھوڑ دیئے اب اور قبیلہ اباذالشمطار کہاں سے آگیا جس کے قبضہ میں انھیں دیا۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ

کا حکم نامہ آپ کو پہنچا تو آپ اپنے کسی معتمد شخص کو اون کی باگ ڈور دیکر اور ان حبشی غلاموں کی جمعیت ساتھ لے کر اسطرف چلے تھے غرض جب حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ ان لوگوں سے ملے تو آپس میں ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور اس اتفاقیہ ملنے پر بہت خوش ہوئے حضرت دامس رحمۃ اللہ تعالےٰ نے جب اونٹوں پر حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ اور آپکے ساتھیوں کو دیکھا تو پوچھنے لگے کہ کیا راستہ میں تمنے کچھ لوٹا اور اُن لوگوں کو گرفتار کیا ہے حضرت سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا یہ تو حضرت عبداللہ یوقنا اور آپ کے ساتھی ہیں انھوں نے اپنی جانوں کو اللہ تبارک وتعالےٰ کے راستہ میں پیش کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت دامس ابوالہول رحمۃ اللہ تعالےٰ نے یہ سنا تو اپنے گھوڑہ کی زین ہی پر سجدہ میں گر پڑے اور حضرت عبداللہ یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ کے پاس آئے سلام کیا اور کہا مرحبا اور شاباش ہے اوس قوم کو جسنے دنیا پر لات مارکر اسے طلاق دیدی زہد اختیار کرلیا اور مرضیات حق تعالےٰ کی تلاش میں سرگرداں ہوگیا پھر آپ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس تدبیر میں ہمیں بھی اپنا شریک کریں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں مگر تم لوگ ان اونٹوں کی مہاریں پکڑ لو گویا کہ ساربان ہو زرہ اور ہتھیار وغیرہ چھپالو اور اونپر کمر بند کس لو اونٹوں کو آگے آگے ہانکتے چلو گویا کہ تم ہمارے غلام ہو اس ہیئت سے جب کوئی تمہیں دیکھے گا تو کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں کریگا

کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حکم کے مطابق انھوں نے اپنی ہتھیاروں کو اسباب کے درمیان میں چھپا دیا اور اونٹوں کی مہاریں پکڑ کر آگے آگے چلنے لگے جب زلیخہ کے پڑاو پر پہنچے تو یہاں قیام کیا زرہیں پہنیں ہتھیار لگائے جھنڈے اور صلیبیں جو قبیلہ اباذالشمطا کے پاس تھیں بلند کیں۔ حضرت عبداللہ یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ اور آپ کے ساتھیوں کو بیچ میں لیا اور جس طرح قیدیوں کو لیچلتے ہیں اسطرح انہیں چاروں طرف سے گھیر کر لیچلے جب راس العین کے قریب پہنچے تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عاصم بن رواحہ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو جو اسلام لے آیا تہا والی راس العین کے پاس بھیجا تاکہ وہ عاصم بن رواحہ اور قبیلہ اباذالشمطا کے آنے کی خوشخبری دے جب یہ

شخص والی راس العین کے پاس پہنچا تو والی راس العین گھوڑہ پر سوار ہوکر ان کی ملاقات کے لئے شہر سے باہر نکلا اور چونکہ اس شخص نے والی راس العین کو یہ بھی خبر دی تہی کہ یوقنا اور اوس کے چالیس ساتھی بھی قید ہوکر ہمارے ساتھہ آرہے ہیں اور بادشاہ نے یہ سنکر شہر میں منادی کرادی تہی اس لئے راس العین کا کوئی شخص ایسا نہیں تہا جو اس خبر کو سنکر بادشاہ کے ہمراہ شہر سے باہر نہ آیا ہو انھوں نے آکر پہلے صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کو جو اس وقت ابا ذو الشمطا کی قید میں تھے دیکھا پھر عاصم بن رواحہ کے چاروں طرف کھڑے ہوگئے اور اسے دیکھنے لگے والی راس العین عاصم کو جانتا تہا اور اس سے محبت کرتا تہا یہ اوسے دیکھکر گھوڑے سے اترا ادھر عاصم بھی پا پیادہ ہوا بڑھ کر دونوں نے معانقہ کیا دونوں طرف کے آدمی ہی بڑھے اور ایک نے دوسرے کو سلام کیا والی راس العین نے دریافت کیا کہ ان لوگوں کو نیز اس مرتد[1] یوقنا کو آپ نے کس طرح گرفتار کرلیا عاصم بن رواحہ نے کہا جب ہم فرات پر پہنچے اور اُسے عبور کرکے چلنے کا ارادہ کیا تو یوقنا نے اپنی جماعت کے ہمراہ ہمپر حملہ کردیا ہمنے بھی حملہ کا جواب دیا اور خوب لڑے مسیح علیہ السلام نے ہماری مدد فرمائی اور ہمنے اون کے پچاس آدمیوں کو قتل کرکے انھیں گرفتار کرلیا اور باقی بھاگ گئے

کہتے ہیں کہ یہ سنکر والی راس العین بہت خوش ہوا حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاس آکر سخت کلامی سے گفتگو کرنے لگا مگر آپ نے کچھہ جواب نہ دیا خاموش رہے رومی بھی آپکو بُرا بھلا کہنے اور گالیاں دینے لگے مگر آپ نے ان کی طرف بہی نظر اٹھاکر نہ دیکھا نہ اون سے کسی قسم کی گفتگو کی حتے کہ راس العین میں داخل ہوئے اور والی راس العین نے حکم دیا کہ اُنھیں پہلے قیدیوں کے پاس نسطوریا کے گرجا میں قید کردیا جائے اور خوب حفاظت رکھی جائے بیں ان کے متعلق بادشاہ کو لکھتا ہوں وہ جیسا حکم دے گا ویسا کیا جائے گا۔

کہتے ہیں کہ رومیوں نے انھیں بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ اور اُن کے ساتھیوں کے پاس قید میں بھیجدیا اس کے بعد عاصم نے والی راس العین سے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے اور اس قوم کے درمیان عداوت ہے اور عرب ہماری طرح بڑے لسان

[1] یہ مارق کا ترجمہ ہے یعنی دین سے پھر نیوالا چونکہ حضرت یوقنا دین نصرانیہ سے پھر گئے تھے اسلئے انہے مارق یعنی مرتد کہا ۱۲ منہ

ہیں (کیونکہ ہم بھی عربی ہیں) اگر آپ نے اُن کی حفاظت کے لئے رومیوں یا ارمنیوں کو مقرر کیا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ اپنی چرب زبانی سے اُنھیں ہموار کرکے اپنی رہائی کے متعلق گفتگو نہ کرلیں اور بادشاہ نیز آپ لوگوں کو کسی قسم کا نقصان پہنچادیں اس لئے میری رائے میں بہتر یہ ہے کہ آپ ہمارے آدمیوں میں سے بعض کو گرجا کے اندر اور بعض کو باہر انکی حفاظت کے لئے مقرر کردیں ہم آرام وآسایش کے لئے نہیں آئے کیونکہ جو شخص جدوجہد کرتا ہے وہ راحت کا طلبگار نہیں ہوا کرتا اور جو شخص دنیا میں تھوڑی تکلیف بھی برداشت کرلیتا ہے وہ آخرت میں ہمیشہ آرام سے رہتا ہے۔ والی راس العین کو یہ رائے بہت پسند آئی اور اسنے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو جو لباس تبدیل کئے ہوئے تھے گرجا کی حفاظت کے لئے مقرر کردیا اور حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس قید میں بھیجدیا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ راس العین میں اس صورت سے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی جمعیت چھ سو ہوگئی۔

کہتے ہیں کہ جب گرجا کی حفاظت کے لئے یہ مامور ہوگئے اور رات کی تاریکی نے دنیا کو گھیر لیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس آئے سلام کیا اور رہائی کی خوشخبری سنائی آپ نے فرمایا یا ابن زید میں تو یہ اسیوقت سمجھ گیا تہا جب لوگوں کو یہ کہتے سنا تہا کہ یوقنا اور اوس کے چالیس آدمی قید ہوکر آئے ہیں اور میں نے ایمان کی شمع روشن دیکھکر صحیح بات معلوم کرلی تہی۔

کہتے ہیں کہ والی راس العین نے بادشاہ کو حضرت یوقنا اور آپ کے ساتھیوں کی گرفتاری اور عاصم بن رواحہ کے آنے کے متعلق خوشخبری بھیجی جب بادشاہ کو یہ خبر پہنچی تو اوس نے خوشی کے شادیانے اور نرسنگے بجانے کا حکم دیا مسلمانوں نے جب نرسنگوں کی آواز سنی تو آپسمیں کہنے لگے کہ رومی لوگ نہایت مہتم بالشان کام انجام پانے کے وقت نرسنگے بجایا کرتے ہیں ابھی یہ تذکرہ کرہی رہے تھے کہ اچانک عباد بن بشیر رحمۃ اللہ جو صورت سے تھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے آتے دکھلائی دیئے اور سیاہ تھے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے پاس پہونچے آپ انھیں دیکھکر کھڑے ہو گئے اور فرمایا یا ابن بشیر خداوند تعالےٰ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا رکھیں کیا خوشخبری لیکر آئے انھوں نے کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ کے ساتھ تخلیہ کر کے جو کچھ ماجرا گذرا تھا سب بیان کر دیا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوسے سنکر سجدہ میں گر پڑے عباد نے کہا یا امیر حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپکے ہمراہیوں نے آپکو نیز تمام مسلمانوں کو سلام کہا ہے اور یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ جنگ کی تیاری فرمائیں اُمید ہے کہ اللہ پاک تبارک وتعالیٰ آپ کے دست مبارک پر فتح فرمائیں گے کیونکہ آپ کے اور راس العین کی فتح کے مابین اب کچھ فاصلہ نہیں رہا محض اسقدر فرق ہے کہ رومی شکست کھاکر بھاگ پڑیں اور فتح آپکے قدم چوم لے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں اللہ پر کافی بھروسہ ہے انشاء اللہ فتح ہوگی۔ جب کافی رات چلی گئی اور تاریکی نے دنیا کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام سرداران لشکر کو جمع فرماکر اون سے سب قصہ بیان کیا اور کہا کہ کوئی شخص آپسمیں کچھ بیان نکرے کیونکہ رومیوں کے جاسوس ممکن ہے کہ کچھ سُن پائیں اور نیز تم صبح ہونے سے پہلے پہلے لڑائی کے تمام سازو سامان سے درست ہو جاؤ۔

کہتے ہیں کہ ابھی پوری طرح صبح بھی ہونے نہ پائی تھی کہ تمام مسلمان لڑائی کے لئے آراستہ ہو گئے جب سورج نکل آیا اور دھوپ پھیل گئی تو عرب کے نوجوان گھوڑوں پر سوار ہوئے بہادروں نے حملہ کیا لڑائی کی آگ مشتعل ہوئی اوس کے شرارے اُڑ اُڑ کر خرمن ہستی کو برباد کرنے لگے سر کٹ کٹ کر گرنے لگے۔ آتش جنگ نے اشتعال پکڑی دلیروں نے حملہ کیا مناجات شروع کی دعاؤں میں رخساروں کو خاک پر ملا استقلال کو ہاتھ سے پکڑا شدت جنگ پر صبر کیا حالتیں خراب ہوگئیں موت قریب آگئی مسلمان جنگ میں بڑھ رہے تھے پوری مستعدی سے کام کر رہے تھے دشمنوں کے لشکر سے قریب ہوتے جاتے تھے اضطراب بڑھ رہا تھا ہر طرف شور وغوغا مچا تھا خون کا فوارہ چھوٹ رہا تھا لوٹ کے لئے ہر طرف سامان پڑا ہوا تھا۔ پرندوں اور درندوں کے لئے مقتولوں کا گوشت جا بجا موجود تھا جنگ کی کڑک سے کان پھٹ رہے تھے دھوپ کی شدت سے بدن تلملا رہے تھے لڑائی کے فرشتہ نے عمر کی رسی کاٹ دی تھی مردے بے گور وکفن لوٹ رہے تھے لڑائی کا شور ہر طرف گرم ہو رہا تھا جنگ کے چشمے چاروں طرف ابل رہے تھے صفوں میں ہیجان بر پا تھا لشکر کے تمام سپاہی غبار کے بادل میں گھر گئے تھے ہر

سردار اپنے لشکر سے بیخبر تہا موت اُن کے سروں پر منڈلا رہی تہی گھوڑے دوڑ دوڑ کر کاوے لگاتے تھے اور پھر لڑائی کے لئے جمع ہو جاتے تھے تلواریں بڑھ بڑھکر خودوں کو توڑ رہی تہیں ہر سپاہی شدت غیظ وغضب سے منہ نوچ رہا تھا غبار اُڑ اُڑ کر بدنوں پر سیاہ چادروں کا کام دے رہا تہا غاروں میں سیاہ اور منجمد پانی برس رہا تہا طائروں کا ہجوم تہا قیامت برپا تھی مسلمان چونکہ بڑھ بڑھ کر اس جنگ عظیم کا استقبال کر رہے تھے اس لئے فتح ان کے قدم چوم رہی تہی اور رومی چونکہ ناامید ہو رہے تھے اس واسطے انپر عتاب آرہا تہا اور یہ سخت عذاب میں مبتلا ہو رہے تھے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرط رحمہ اللہ علیہما بادشاہ تک جا پہونچے چونکہ اس کی فوج کا ہر سپاہی اپنے بچاؤ کی غرض سے اسکی مدد نہیں کر سکتا تہا وہ خود ہی نفسی نفسی میں مبتلا تھے نیز بادشاہ کے ان غلاموں کے سوا چونکہ اسکے پاس اور کوئی موجود نہیں تہا اس لئے بادشاہ نے بھاگنے کا ارادہ کیا مگر عبداللہ بن قرط اور عبداللہ بن عیاض رحمۃ اللہ علیہما نے بادشاہ کو گھیر لیا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے پہلے کسنے بادشاہ کے بھالا مارنے میں سبقت کی آخر کسی نے بھی مارا ہو وہ بھالا اس کے سینہ میں اس زور سے لگا کہ پشت کو توڑتا ہوا بدن سے باہر نکل گیا غلاموں نے جب بادشاہ کو گرتے دیکھا تو پشت دیکر بھاگے اور حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ تعالےٰ نے گھوڑہ سے اُترکر بادشاہ کا سر کاٹ کر نیزہ پر رکھا اور گھوڑہ پر سوار ہو کے ایک فلک شگاف نعرہ لگایا اور کہا ہوشیار ہو جاؤ میں نے بادشاہ کو قتل کر دیا ہے اب تم میں سے جسے جنگ قائم رکھنا ہے وہ رکھے مسلمانوں نے یہ سنتے ہی خدا کے دشمنوں پر پھر ایک بار ہلہ بولدیا اور تلواریں سونت سونت کر حملہ کرنے لگے جتنے قتل ہونے تھے وہ ہو چکے اور باقی بھاگ پڑے اور کچھہ گرفتار ہو گئے مال واسباب اور خیمے وغیرہ بجنسہ چھوڑ گئے جنپر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔

حدیفہ بن تاشب ضمیری رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات کی بہت زیادہ خواہش تہی کہ جب لڑائی موقوف ہو جائے تو میں رومیوں کے مقتولین کی شمار کروں چنانچہ میں نے

اپنے کندھے پر ایک جھولا یا تو بڑا لٹکایا گود میں سنگریزے یا ٹھیکرے بھرے اور جب کسی مقتول کے پاس پہنچتا تو ایک سنگریزہ تو بڑھ میں ڈالدیتا جب سب پورے ہوچکے تو میں نے سنگریزوں کا شمار کیا جو اٹھی ہزار سات سو پچاس تھے قیدیوں کا کچھ شمار نہیں کیا جب لڑائی ختم ہوچکی تو حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مالِ غنیمت اور قیدیوں کو کفر توتا بھیجنے کا حکم دیا صلت بن مازن رحمۃ اللہ تعالےٰ کو ایک ہزار سوار مرحمت فرماکر اونھیں ہدایت کی کہ تم انھیں اپنے ہمراہ لیجاؤ اور جب تک راس العین نہ فتح ہو اوسوقت تک کفر توتا ہیں ہی رہو۔

کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ تمام رات قرآن شریف کی تلاوت میں گذاری اور صبح ہوتے ہی فوراً راس العین اور ردہ کی طرف کوچ کردیا۔

کہتے ہیں کہ بادشاہ کی فوج کے آدمی جو ہزیمت کھا کر بھاگے تھے پژمردہ حالت میں راس العین پہونچے آن کی آن میں فوج کی ہزیمت اور بادشاہ کے قتل کی خبر تمام شہر میں بجلی کی طرح دوڑ گئی۔ باشندگان شہر پر یہ خبر نہایت شاق گذری والی راس العین یعنی مرسلوس نے شہر نیز شہرپناہ کو آلات حرب سے آراستہ کیا اور چاہا کہ کل سویرے ہی قیدیوں کی گردنیں اُڑادی جائیں کیونکہ رومیوں کا یہ دستور تہا کہ جب ان کا بادشاہ قتل کردیا جاتا تہا تو یہ اوس کے بدلے میں اپنے دشمنوں کے سو قیدی جوان کے یہاں گرفتار ہوتے تھے قتل کیا کرتے تھے جب اگلا دن ہوا تو خدا کا دشمن مرسیوس جو راس العین کا والی تہا گھوڑے پر سوار ہوکر وسط شہر میں آیا اور حکم دیا کہ قیدیوں کو حاضر کیا جائے اُوہ قیدی وہی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپکے ہمراہی تھے انھیں اس لئے لانے کا حکم دیا تاکہ اونھیں قتل کرے ابھی اُن کے لانے کا انتظام ہی کررہے تھے کہ اچانک صبح ہوتے ہی حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ وہاں پہونچ گئے اور یہ آدمی بجائے اونھیں لانے کے اس طرف مشغول ہوگئے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے باب اسطاحون پر جو راس العین کے شرق کی جانب واقع تہا نزول اجلال فرمایا یہاں والی راس العین کے واسطے ایک ریشمی کپڑے کا خیمہ جسکے اوپر سادہ کپڑا چڑھا ہوا تہا نصب تہا قبہ کے قریب ہی ایک بہت بڑی منجنیق (فلاخن) رکھی ہوئی تھی جس کی رسیوں کے پکڑنے کے لئے چالیس آدمی مقرر تھے اس کا مالک یا منتظم بادشاہ

کے چچا کا بیٹا متر قیس بن اسفکیاس تہا اسیکا باپ اس موجودہ بادشاہ[le] سے پہلے یہاں کا بادشاہ تہا اور اسی متر قیس کو اسفکیاس کی وراثت یعنی دینار وغیرہ پہونچے تھے۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ مسلمانوں کو لیکر جنگ کیطرف چلے تو رومی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ اور آپ کے ہمراہیوں سے غافل ہو گئے اور منجنیق سے پتھر اور کمانوں سے تیر برسانے لگے اہل مدینہ[ع] کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا جسکا نام جمیل بن سعد دارمی تہا اور جو تیر اندازی میں اپنی نظیر آپ تھا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس آیا۔ اس کے آنیکا قصہ اسطرح ہوا کہ اس کے ایک بوڑھی ماں تھی وہ اس سے ملنے آئی تہی جب یہ جنگ شروع ہوگئی تو اُسنے اپنی ماں سے کہا کہ اے ماں میں چاہتا ہوں کہ آج میں بھی اللہ کے راستہ میں جہاد کا حق ادا کروں شاید میں اپنے بھائیوں اور اپنے دادا سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہید ہو چکے ہیں جا ملوں یہ کہکر اسنے اپنی ماں کو رخصت کیا اور چلدیا اس کی ماں نے کہا بیٹا جاؤ خداوند تعالے جل مجدہ تمہاری مدد اور تائید فرمائیں بہر حال یہ آگے بڑھا اور ایک آڑ میں کھڑا ہوگیا اس کی تیر اندازی کا یہ عالم تہا کہ عرب میں یہ بات مشہور ہو گئی تہی کہ جب وہ کسی اُڑتے ہوئے جانور کو دیکھتا ہے تو یہ کہدیتا ہے کہ میں اس کے فلاں جگہ تیر ماروں گا اور یہ کہکر جب تیر مارتا ہے اور وہ جانور تیر کھا کر زمین پر گرتا ہے تو اس کے واقعی اوسی جگہ تیر پیوست ہوتا ہے جہاں اُسنے کہدیا تہا غرض جب جنگ شروع ہوئی تو یہ آگے بڑھا اور جو شہر پناہ کی دیوار پر سردار اور سپاہی

---

[le] یہاں بھی شہر باض ہی لکھا ہے کہ یہاں شہر باض سے پہلے تر قیس کا باپ بادشاہ تہا حالانکہ سیاق وسباق سے یہ غلط معلوم ہوتا چلا آتا ہے چنانچہ میں برابر حاشیہ دیتا چلا آرہا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

[ع] اصل کتاب میں اہل راس العین کے لڑکوں میں سے لکھا ہے اور یہ غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ اول تو رومیوں کا نام ایسا نہیں ہوتا جیسا اس کا ہے۔ دوسرے وہ اپنی ماں کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ شاید میں اپنے بھائیوں اور دادا سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہید ہو چکے ہیں جا ملوں۔ تیسرے اہل عرب میں اس کی تیر اندازی کا مشہور ہونا یہ سب باتیں بتلاتی ہیں کہ یہ اہل مدینہ کے لڑکوں میں سے تہا نہ کہ راس العین کے باشندوں میں سے چنانچہ میں نے اسی طرح اسکا ترجمہ کیا ہے ۱۲ منہ

حضرت جمیل کی شہادت کا واقعہ

بیٹھے تھے ان کے تیر مارنے لگا اسکا تیر خطا نہیں جاتا تہا کسی کی آنکھہ میں گھستا تہا اور کسی کے سینہ میں لگتا تہا بعض اسکا تیر کھاکر شہر میں گر رہے اور بعض شہر کے باہر خندق میں آرہے اسی طرح اس نے تینیں سرداروں کو گرادیا اور دروازہ کا وہ برج کہ جسپر یہ لوگ بیٹھے تھے خالی ہوگیا۔

کہتے ہیں کہ خدا کا دشمن والی راس العین اور منجنیق کا مالک[1] مرسیوس جسکا ابہی ذکر ہو چکا ہے وہ بہی نہایت فلاخن انداز تہا اسنے یہ دیکھکر خود فلاخن اندازی شروع کی لوگوں نے جمیل سے کہا لڑکے! ذرا دور ہٹ کے کھڑا ہو ایسا نہ ہو کہ منجنیق کا کوئی پتھر تیرے اوپر آپڑے اونہوں نے کہا یا قوم میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ قرآن شریف کی یہ آیت تلاوت فرمارہے تھے اَیۡنَمَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہاں کہیں بھی موجود ہوگے موت تمہیں وہیں سے لیگی اگرچہ تم بہت بڑے مستحکم اور مضبوط برجوں میں ہی ہوگے پس بہت ضروری ہے کہ میں اونکی وجہ سے ثواب کما سکوں یہ کہکر اونسنے پھر ایک آدمی کے جو منجنیق کی رسی کھینچ رہا تہا تیر مارا وہ گرا تو دوسرے کے پھر تیسرے کے مارا اور تینوں کا وہیں ڈھیر کردیا یہ دیکھکر بقیہ آدمی جو رسی کھینچ رہے تھے یہ کہتے ہوئے بھاگے کہ ہم اس لڑکے کی وجہ سے یہاں نہیں ٹھہر سکتے مرسیوس نے ان سے کہا کہ تم زرہ پہن لو اور آڑ میں کھڑے ہو جاؤ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور رسی پکڑکر کھڑے ہوگئے مرسیوس نے منجنیق سے ایک پتھر پھینکا تو وہ ایک شخص کے جو قبیلہ بجیلہ سے تہا لگا اور وہ اوسیوقت شہید ہوگیا مرسیوس برابر پتھر پھینکتا رہا حتیٰ کہ اُسنے مسلمانوں کے چھ آدمیوں کو شہید کردیا۔

کہتے ہیں کہ جمیل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ برابر تیر اندازی کرتے رہے ان کا تیر کبھی خطا نہ جاتا تہا ان کی زبان پر جاری تہا کہ وَاشَوۡقَاہُ اِلَی الشَّہَادَۃِ ۔ کہ میں شہادت کے شوق کا بہت ہی بھوکا ہوں مجھے شہادت کا بہت ہی اشتیاق ہے کاش کہ میں دار العلم اور مقام شہادت میں پہونچ جاوں یہ سُنکر اُس کے باطن کے منادی نے اسے آواز دی اور اس کے

---

[1] پچھلے صفحہ پر مصنف نے منجنیق کا مالک اسکے چچازاد بھائی مترقیس بن اسقلیاس کو بتلایا تہا۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ

دل نے اسے الہام بخشا کہ اگر تیرا ایسا ہی ارادہ ہے اور تو یہی چاہتا ہے تو جلدی کر خوف نہ کھا خود کو حقیر نہ سمجھ اپنے استقلال اور ارادہ کے گھوڑہ کی باگ اپنے طلب کے میدان میں چھوڑ دے ہمارے در پر آپڑ خبردار در پر آنے میں دیر نہ ہو کیونکہ جو شخص ہماری طرف بڑھنے کا ارادہ کرتا ہے ہم بھی اوس کی طرف بڑھنے کا ارادہ کرتے ہیں اور جو شخص ہمسے محبت کرتا ہے ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں جمیل نے یہ سنکر فوراً جواب دیا ہاں ہاں میں آرہا ہوں اور بہت جلدی آرہا ہوں۔ دراصل میرے دلمین کسی قسم کا تردد نہیں ہے میں اپنی جان آپ کے ہاتھ بیچ چکا ہوں آپ اوس کی خریداری قبول فرمایئے میں بہت جلدی جنت میں آوں گا اور جو چیز آپ کو بیچ دی ہے اوسے وہیں آکر دیکھونگا منادی نے اس کے جواب میں اسے ندا دی ہمنے تجھے قبول کرلیا اب تو خوش ہوجا اور اپنی زبان کو ہمارے شکر ادا کرنے میں رطب اللسان کر دیکھ جو شخص اپنی جان کو ہمارے ہاتھ بیچتا ہے وہ کبھی نقصان میں نہیں رہتا سن ہمنے اپنی کتاب مقدس میں کیا خوب فرمایا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ کہ جو لوگ خدا کے راستہ میں شہید ہوچکے ہیں اونہیں تم مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے یہاں زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جمیل ابھی عالم وجدانی کے اندر راز و نیاز میں ہی مشغول تھے کہ خدا کے دشمن مرسیوس نے منجنیق میں رکھکر آپ کے ایک پتھر مارا ادھر آپ نے بھی تیر مارنے کا ارادہ کیا مگر اس کا پتھر آپ کے سینہ میں اس زور سے لگا کہ کمر تک توڑتا چلا گیا اگرچہ آپ چلہ پر تیر چڑھا چکے تھے مگر جب آپ نے دیکھا کہ دشمن کا پتھر اپنا کام کرگیا اور اب میری شہادت یقینی ہے تو آپ اپنے چچازاد بھائی رافع بن خالد رضی اللہ تعالے عنہ کی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ میری بوڑھی ماں کو میرا اسلام کہدینا اور ان کے سامنے یہ اشعار پڑھدینا چنانچہ آپ حسب ذیل اشعار پڑھتے ہوئے مالک حقیقی کے دربار میں پہونچ گئے۔

| | |
|---|---|
| اَيَا رَافِعًا اَلَا حَمَلْتَ رِسَالَتِيْ | مُخْبِرًا اِلَيْهِ لَقِيْتُ حِمَامِيْ |
| اے رافع تو کیوں میرا پیغام نہیں پہونچاتا۔ | خبردے کہ میں نے موت سے ملاقات کرلی |

وَاِنْ جِئْتَ اُمِّیْ وَاُخُوْتِیْ وَعِتْرَتِیْ فَخُصَّهُمْ عَنِّیْ بِکُلِّ سَلَامِیْ

اگر تو میری ماں بہنوں اور اولاد کے پاس جائے۔ تو ہر ایک کو میرا سلام پہونچا دینا۔

وَاِنْ سَاَلَتْ عَنِّ الْعَجُوْزُ فَقُلْ لَهَا قَتِیْلُ رِجَالٍ لَا قَتِیْلُ سِهَامِیْ

اگر میری بوڑھی ماں تجھ سے پوچھے تو کہنا۔ کہ وہ کشتۂ سنگ ہے کشتۂ تیر نہیں۔

طَرِیْحًا بِبَابِ الْحِصْنِ لَمَّا تَطَایَرَتْ مِنَ الْحَجَرِ الصَّلْدِ الْاَصَمِّ عِظَامِیْ

قلعہ کے دروازہ پر اس حالت سے پڑا ہے کہ سخت اور خاموش پتھر سے اوس کی ہڈیوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔

وَلَسْتُ اُبَالِیْ اِنْ قُتِلْتُ لِاَنَّنِیْ اَرْجُوْ بِقَتْلِیْ فِی الْجِنَانِ مُقَامِیْ

اگر میں قتل کر دیا گیا تو کچھ پرواہ نہیں کیونکہ۔ مجھے امید ہے کہ میں اپنے قتل کے سبب جنت میں پہونچ جاؤنگا۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمیل رحمۃ اللہ تعالیٰ کی شہادت کی خبر ہوئی تو آپ اوس کی والدہ ماجدہ کا خیال کر کے روئے اور نماز جنازہ پڑھنے کے بعد آپ نے اوسکی نعش کو سپرد خاک کرنے کا حکم دیا۔ جب جمیل رحمۃ اللہ تعالیٰ کی والدہ کو اپنے بیٹے کی شہادت کی اطلاع ہوئی تو اونھوں نے اولوالعزم انبیا اور اولیا کی طرح صبر کیا اور کہا بیٹا جب تک تو زندہ رہا سعید رہا اور مرنے کے بعد شہید ہو گیا تو نے اپنے باپ دادا کی سنت ادا کی اللہ پاک تبارک و تعالیٰ تمپر رحم فرمائیں۔ آخرت کی مسافرت میں تیرا ساتھ دیں اور مجھے بھی قیامت میں تیری شہادت سے نفع پہونچے اس کے بعد اسنے یہ آیت پڑھی اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ یعنی صابر وہ ہیں کہ جب انپر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب جمیل بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ شہید ہو گئے تو رومی بہت خوش ہوئے اور خدا کے دشمن مرسیوس نے جو بادشاہ کے قتل کے بعد راس العین کا خود مختار بادشاہ ہو گیا تھا دیکھا کہ مسلمان قلعہ پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تو نسطوریا والے گرجا میں جا کر اسنے نماز پڑھی اور قربان گاہ کے پاس گیا مسلمانوں کے بغض کی وجہ سے اوسنے گرجا کے دروازہ ایک عربی

شخص کی تصویر کھنچوا کر اوسپر یہ لکھوا دیا تہا کہ یہ شخص عربوں کا نبی ہے جو شخص گرجا میں داخل ہوتا تہا اس تصویر پر تھوک دیتا تہا گرجا کے اندر اسنے قیامت۔میزان۔صراط۔جنت۔دوزخ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تصویریں بنوائی تھیں اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کے ہاتھ میں صلیب دی تھی اور ان کی والدہ ماجدہ علیہا السلام کی تصویر ان کے جھنڈے کے نیچے جنت کے دروازہ پر بنوائی تہی۔

کہتے ہیں کہ جب اسنے نماز پڑھ لی تو عاصم بن رواحہ رحمۃ اللہ تعالےٰ سے اُسنے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں رات کو بیت المذبح میں ان عرب قیدیوں میں سے دس آدمیوں کی قربانی کرکے تقرب حاصل کروں عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا بادشاہ میری رائے یہ نہیں ہی تاوقتیکہ آپ یہ نہ دیکھ لیں کہ لڑائی کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے اور یہ قیدی تو آپ کے قبضہ میں ہیں جب چاہے آپ کر سکتے ہیں یہ سنکر یہ چپکا باہر چلا گیا حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالےٰ نے گرجا میں کسی رومی کو نہ رہنے دیا سبکو باہر کرکے گرجا کے دروازے بند کردئیے جب وہاں کوئی رومی نہ رہا تو صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین بیت المذبح میں داخل ہوئے دیکھا تو وہاں بیشمار اسلحہ اور ہتھیار جو رومی بطور نذر و نیاز کے وہاں چڑھایا کرتے تھے موجود ہیں انھوں نے اونہیں اپنے قبضہ میں کیا اور یہ ارادہ کر لیا کہ صبح ہوتے ہی جب اہالیان شہر لڑائی میں مشغول ہونگے تو ہم شہر کے اندر حملہ کردیں گے۔

کہتے ہیں کہ جب رات ہو گئی تو مسلمان اللہ کے ذکر میں مشغول ہوئے یہ اون تصویروں کو جو قیامت۔صراط۔جنت اور دوزخ کی بنی ہوئی تہیں دیکھتے جاتے تھے حضرت عاصم بن رواحہ رحمۃ اللہ تعالےٰ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مبین کی طرف دوڑنے سے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے آپ نے کہا ہاں اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اتباع کرنے سے یقیناً ایمان زیادہ ہوتا ہے۔جب قیامت۔حسرت اور ندامت کا دن ہوگا قیامت کی تیز و تند ہوائیں چلیں گی مردے قبر سے اُٹھائے جائیں گے۔دوزخ دوزخیوں کے سامنے ہوگی۔عالموں کی صفیں مرتب ہونگی متقی اور پرہیزگاروں کی بوسیدہ ہڈیاں زندہ

کی جائیں گی اہل حق اور صادقوں کے پھریرے اڑنے لگیں گے محققوں کے جھنڈے گڑ جائیں گے انبیاء اور مرسلین کے منبر بچھ جائیں گے صدیقین کے مراتب سامنے آجائیں گے موحدین کی روحیں خوش ہو جائیں گی۔ کافروں کی جانیں ضیق میں پڑ جائیں گی۔ مشرکین کے نفوس پر تباہی آجائے گی۔ ظالموں کو دھتکار دی جائے گی۔ بادشاہ اور حکام ذلیل ہوں گے۔ قیصر وکسریٰ کے سر جھکیں گے۔ دینداروں کو بشارت دی جائے گی۔ فاسقوں اور فاجروں کو ڈانٹ پلائی جاوے گی اور جب ندا دے گا مالک جبار لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی آج بادشاہت یکتا اور زبردست پروردگار ہی کی ہے اور جب اللہ پاک جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرمائیں گے کہ کیا ہمنے تمہیں دوزخ سے نہیں ڈرایا تھا کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا کیا تم نے وہ کلام جو ہمنے سید مختار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا نہیں سُنا تھا کیا اس میں یہ نہیں تھا کہ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ کہ اے محمد اور اے سید مختار آپ ان سے کہدیجئے کہ تم دنیا میں مزے اڑالو آخرت میں تمہارا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور جب مالک حقیقی فرمائیں گے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ یہ فیصلہ کا دن ہے ہم تمہیں اور تم سے پہلوں کو (آج) جمع کریں گے یہ پیشی کا دن ہے جس میں اعمالنامے پیش کئے جائیں گے یہ وفا کا دن ہے یہ جزا کا دن ہے یہ زلزلہ میں ڈالنے والا دن ہے یہ وہی جلدی سر آنے والا دن ہے۔ یہ فیصلہ کا دن ہے یہ عدل وانصاف کا دن ہے اور جب ہر شخص اپنوں سے آنکھ پھیر لیگا ہر جاہل اپنی لاعلمی پیش کرے گا ہر ایک آدمی تاسف اور ندامت سے اپنی انگلیاں چبانے لگیگا دہشت سے دل کانپنے لگیں گے اور جب منادی پکار کر کہیگا اے ملزمو! اور اے مجرمو! اچھے اور نیک لوگوں سے الگ ہو جاؤ کیونکہ اچھے اپنی مراد کو پہونچ گئے کیا نہیں سُنی تمنے کتاب مکنون کہ جسمیں ہے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ کہ اے منکرو آج فرمانبرداروں سے الگ اور علیحدہ ہو جاؤ پس اوسوقت فوراً ہی اونھیں پیاس بیتاب کردے گی اونپر دہشت طاری ہو جائے گی تنگی میں پھنس جائیں گے قلق بڑھ جائے گا پسینہ پسینہ ہو جائیں گے منادی انھیں پکار کر کہیگا اور یہ سنتے ہو نگے انہیں گھرار کھوان سے پوچھا جائے گا انھیں کھڑا رکھو تاکہ ہماری ہیبت اور بادشاہت کو دیکھیں

انھیں کھڑا رکھو تاکہ ہماری سلطنت اور عظمت کو ملاحظہ کریں انھیں کھڑا رکھو تاکہ ہمارے دربار میں پیش ہوں انھیں کھڑا رکھو تاکہ ان سے کوڑی کوڑی کا حساب لیلوں کہاں ہیں وہ لوگ جنھوں نے جرم و انکار کیا تہا اور کہاں ہیں وہ لوگ جنھوں نے سرکشی اور اصرار کیا تہا میں بہت بڑا جبار ہوں مگر کسی پر ظلم نہیں کرتا ہیں. بڑا رحیم ہوں مگر کسی بے رحم پر رحم نہیں کھاتا کہاں ہے نوح کی امت جورات دن فسق و فجور میں بتلا رہتی تہی کہاں ہے قوم ہود اور کہاں ہے آل ثمود کدھر ہے ظلم کرنیوالی اُمت اور کسطرف ہے نافرمان امت کہاں ہے شعیب کی امت کہاں ہیں مشرک کہاں ہیں شکی کہاں ہیں کافر کہاں ہیں صاحب توحید اور کہاں ہیں اہل صلاۃ و تجید کہاں ہے امت قرآن کہاں ہے صاحب براق کی امت اور کہاں ہے اچھے اخلاق والی امت کہ یہ سب حساب کے لئے حاضر ہوں بادشاہ ہونکا بادشاہ تخت انصاف پر رونق افروز ہے آج انصاف کا دن ہے لَاظُلْمَ الْيَوْمَ آج ظلم کا دن نہیں اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اللہ پاک تبارک و تعالےٰ بڑی جلدی حساب لینے والے ہیں اور جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بہ دبدبہ حشمت و زینت و باعظمت و صولت رضائے الٰہی کا تاج سر پر رکھے ہوئے جسپر جلی قلم سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى[له] لکھا ہوا ہے موجود ہونگے آپ کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا دائیں انبیاء علیہم السلام بائیں اولیاء عظام اور سامنے فرشتے کھڑے ہونگے دنیا آپ کا مُنہ تک رہی ہو گی آپ کی امت آپ پر درود و سلام بھیجتی ہوگی جنکے چہرے خوشی سے دمک رہے ہونگے اسلام کا جامہ اون کے زیب تن ہوگا اور مسلمانی کا دامن ہاتھ سے تھام رہے ہوں گے تمجید کی ندائیں لگ رہی ہونگی اور توحید کی صدائیں بلند ہو رہی ہونگی اون کے ایمان کا نور چمک رہا ہوگا خداوند تعالےٰ جل مجدہ کے سامنے ان کے اعمالنامے پیش ہو رہے ہونگے باری تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ دوسری امتوں پر ان سے گواہی چاہیں گے یہ گواہی دیں گے ان کی گواہی قبول کی جائے گی ان کے اخلاص کے متاوے چھپ جائیں گے اور قیامت کے ڈر سے یہ لوگ امن پا جائیں گے انھیں منادی آواز دے گا اور کہے گا کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم بہت سر بن

له یعنی قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو اتنا کچھ دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے ۱۲ منہ

امت ہو کہ دوسری امتوں کی ہدایت کے لئے منتخب کئے گئے تھے حاضرین ان کے جمال جہاں آرا کو کھڑی دیکھتے ہونگے ان کے جلال کی ہیبت سے تعجب کرتے ہوں گے اور کہتے ہونگے کہ فائز المرام وہی شخص ہے کہ جسنے ان کے مذہب کی پیروی اور ان کی شریعت کی تصدیق کی تھی چنانچہ اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے فرمایا تھا رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ یعنی تمام کافر (قیامت میں) یہی خواہش کریں گے کہ کاش ہم مسلمان ہوتے غرض اسوقت ایسے ہنگامہ اور ہجوم میں ہمارے آقا ہمارے مولا یعنی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام محمود میں جلوہ افروز ہوں گے دربار ہیبت وعظمت خداوندی میں دیر تک کھڑی رہنے کے بعد دست سوال پھیلا کر نہایت اخلاص کے ساتھ بارگاہ جلالت میں عرض کرینگے بارالہا! میں اپنی گنہگار اور بدکردار امت کے لئے جناب والا سے شفاعت کی درخواست کرتا ہوں اوسے قبول فرمایئے۔ فوراً دربار مستجاب الدعوات سے آواز آئے گی مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں نے جو تجھہ سے وعدہ کرلیا ہے اوسکے خلاف نہ کروں گا اور جو عہد کرچکا ہوں اوس کو کبھی نہ توڑوں گا اب میں حاضرین دربار اور اہل قیامت کو بڑی علوشان اور تیرے رتبہ کی رفعت وبلندی جو تیرے شایان شان ہے دکھلاوں گا اور تجھے اتنا کچھہ دونگا کہ تو خوش ہوجائے گا وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰی یعنی قریب ہے کہ آپ کا رب آپکو اتنا کچھہ دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

کہتے ہیں کہ یہ تقریر سنکر حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالےٰ کے ایمان میں زیادتی ہوئی جب صبح نے دنیاداروں کو آکر اون کی گہری نیند سے چونکایا تو صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین لڑائی پر ثابت قدم ہوکر اہل شہر پر نکل پڑے اللہ پاک تبارک وتعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی اور کہا اَللّٰھُمَّ انۡصُرۡنَا کَنَصۡرِ نَبِیِّكَ یَوۡمَ الۡاَحۡزَابِ اے اللہ ہماری ایسی ہی مدد فرمایئے جیسی کہ آپ نے اپنے نبی برحق کی احزاب کی لڑائی میں فرمائی تھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا دیکھو الگ الگ اور متفرق ہوکر لڑنے سے بچنا ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور اس خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کے خوف سے ڈرتے رہنا کہ جس کے دربار میں تمہیں ایک دن حاضر ہونا ہے اور یہ یاد رکھنا کہ دشمن تمپر

ملکر حملہ کریں گے اون کی عورتیں تو پتھر مار مار کر تمپر حملہ آور ہوں گی اور نوجوان تلوار سے لڑینگے
خبردار ایسا نہ ہو کہ تم لڑائی کے سمندر میں سیپیوں کی طمع کرنے لگو اور ہوا و ہوس میں
کسی مرد یا عورت کی خواہش کر بیٹھو تمہیں چاہیئے کہ تم حرب وضرب کے پل سے صبر کے ساتھ
پار ہوجاؤ مردوں کا صبر مصیبت کے وقت ہی ظاہر ہوا کرتا ہے ہم اون لوگوں میں نہیں
ہیں جو مصیبت کے وقت گھبرا جاتے ہیں کیونکہ یہ بات ہمیں اچھی طرح معلوم ہوگئی ہے
اور یہ حقیقت پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ جب ہماری موت آئے گی تو پھر ایک لمحہ کے لئے
بھی ہمیں مہلت نہ دے گی جو شخص جتنی محنت کرے گا اوتنی ہی راحت پائے گا اس نواح
میں اس شہر کا بہت بڑا نام ہے اور اس میں جمعیت بھی بہت کافی ہے یہ شہر دراصل دیار ربیعہ
کا پایۂ تخت یا دار السلطنت ہے اور ہم اسوقت رومیوں کے شہر کے درمیان میں ہیں
اس صورت میں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ فتح و کامرانی ہمارے قدم چومے اور ظفر و کامیابی
ہمارا ساتھ دے تو جلدی نہ کرو اور صبر کو ہاتھ سے نہ دو کیونکہ صبر ہی ظفر تک پہونچاتا ہے
اور جلدی پائے ثبات میں لغزش پیدا کردیتی ہے کیا تمنے نہیں سُنا کہ صبر کا پھل میٹھا
ہوتا ہے اور یہ بھی ایک قابل غور امر ہے کہ یہ گرجا ان کا سب سے بڑا گرجا ہے اس لئے
یقیناً یہ رومی نماز کے لئے یہیں آتے ہونگے سو جس وقت وہ یہاں آئیں اور اون کا سردار
مع اون کے اسمیں داخل ہو تو ہم ایک دم انپر حملہ کردیں اور چاروں طرف سے اونھیں گھیر کر
اپنی تلواروں کے جوہر اونھیں دکھلانے لگیں جب ان کے والیان ملک اور سرداران لشکر
قتل ہوجائیں گے تو عوام کا چونکہ کچھہ اعتبار نہیں ہوتا اس لئے کسی شخص کو بھی ہمارے
مقابلہ پر ٹھہرنے کی ہمت اور حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی حضرت عاصم بن رواحہ رحمۃ اللہ تعالی
نے کہا سردار! خداوند تعالی جل مجدہٗ آپکو نیکی عطا فرمائیں جنگ کے معاملہ میں جتنی معلومات
جناب کو ہیں اور اوس کے جتنے داؤں پیچ سے آپ واقف ہیں اتنا ہونا مشکل ہے
آپ نے جو کچھہ فرمایا وہ بالکل بجا اور حق ہے پھر حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالے نے صحابہ
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا آپ حضرات کو چاہیئے کہ آپ
اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہیں اور اپنے ہتھیاروں کو اپنی اپنی عباؤں میں چھپائے رکھیں

جب رومی اپنی نماز میں مشغول ہوجائیں تو ہم اونپر ایک دم حملہ کر کے اپنی شہ زوری کا ثبوت دیں آپ کی اس رائے کو سب نے پسند کیا اور ایک گرجا کے متعلق ایک بہت بڑے مکان میں جسمیں نذر و نیاز کا اس کثرت سے مال و اسباب فراہم تھا کہ جو حدود حساب سے باہر ہے بیٹھ گئے۔

حضرت فیاض بن زید رحمۃ اللہ تعالے جو منجملہ دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے یہاں موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ ہمارا قصہ اس طرح ہوا کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے جو تدبیر بتلائی تھی کہ اپنے اپنے ہتھیار عباؤں میں چھپا کر بیٹھ جاؤ سو ہم اوسیطرح اوس مکان میں بیٹھ گئے مگر مقدر سے اوس روز راس العین کا ایک سپاہی بھی لڑنے کے لئے نہ نکلا اوس کی وجہ یہ ہوئی کہ والی راس العین کے ایک بہائی بھی تھا۔ جو بڑا عقلمند۔ زیرک مدبر اور صائب الرائے شخص تھا فیراکس جو حکماء یونان میں سے تھا اور جسنے علم نجوم یا علم تواریخ پڑھا تھا نیز۔ جو بادشاہ کا راز دار اور مشیر خاص تہا اور بادشاہ جس کے مشورہ کے بغیر کچھہ نہیں کیا کرتا تہا اور جسنے بادشاہ کو عربوں سے لڑنے کے لئے منع بھی کیا تہا اور کہا تھا کہ میں اس جنگ میں عربوں کے مقابلہ پر آپ کے لئے بہتری نہیں دیکھتا بلکہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ میں آپ ہی کو شکست اُٹھانا پڑے گی اوس کا یہ شاگرد تہا اور اسی سے اسنے علم حکمت (دانائی) حاصل کیا تہا اس کا نام ارسالوس تہا ارسالوس کے معنے یونانی زبان میں حکیم الملک (زمانہ کا حکیم) کے ہیں بہر حال جب بادشاہ قتل ہوچکا اوس کے لشکر نے ہزیمت کھائی مریسوس بادشاہ کی جگہ تخت پر بیٹھا اور اسنے عربوں سے لڑائی کی ٹھانی تو ارسالوس نے اس سے کہا کہ بہائی جان عقلمند۔ ہوشیار۔ دانا۔ فاضل اور ادیب شخص کو یہ نہ چاہیئے کہ وہ بلا سوچے سمجھے اپنے آپ کو معرض ہلاکت میں ڈالے اور ہوا و ہوس کے گھوڑہ پر سوار ہوکر خواہ مخواہ جا و بیجا جگہ میں اوس کی عنان چھوڑ دے جو شخص اپنے نفس کی اطاعت کرتا ہے وہ ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے اور جاہل کہلاتا ہے نفس کی پیروی کرنا بھی ایک مرض ہے اور ہوا و ہوس کے پیچھے پڑنا بھی۔ بیماری میں داخل ہے لذات سے متمتع ہونا ہلاکت کا سبب ہے کیونکہ جو لذت فنا تک پہونچانے میں ممد و معاون ہو اوسمیں کیا مزہ ہے اور جو لذت اور مزہ اپنے

چکھنے والے کو رنج وغم کے گڑھے میں دھکیل دے اوس میں کیا لذت ہے دراصل شہوت یا خواہش پوری کرنا موت کا پیام ہے آرزو رکھنا عیب میں داخل ہے۔ برائی سے فائدہ چاہنا خدا سے دور ہونا ہے فائدہ حاصل کرلینا اپنے ذمہ قرض رکھنے کا نام ہے اور دنیا سے محبت کرنا گویا بھوت کو آغوش میں لینا ہے عقلمند کبھی شرمندہ نہیں ہوتا اور بیوقوف اور جاہل کبھی سردار نہیں بنتا جلدباز کو کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ اوس کا کام راس آئے اور مضطر اور بیمار کی رائے کبھی صائب نہیں ہوتی کہ اس کا کام بن جائے خائن کبھی نیک نہیں ہوتا اور دروغ گو کبھی سچ نہیں بولتا بخیل کبھی بڑا نہیں ہوتا اور ذلیل کبھی آگے نہیں بڑھتا شریف کبھی حقیر نہیں ہوتا اور حقیر کبھی شریف نہیں ہوتا جس شخص نے دنیا کو فائدہ پہونچانے میں بخل سے کام لیا اوسکی عبادت کبھی مقبول نہیں ہوتی اور جو دنیا کے دنی کے تعلقات میں پھنس گیا اوسے آخرت میں کبھی خوشی نہ ہوگی ظالم کی جڑ ہمیشہ کھوکری ہوتی ہے حلیم اور بردبار محروم نہیں رہتا۔ نادم کی نک کٹائی نہیں ہوتی توبہ کرنے والے کو خوف نہیں رہتا اور خدا کی طرف رجوع کرنے والے کو کوئی نہیں روک سکتا جو شخص خداوند تعالےٰ جل مجدہ کے دروازہ پر جا پڑا وہ کبھی محروم نہیں رہتا اور جس شخص نے صواب کا راستہ اختیار کرلیا وہ کبھی ذلت عذاب سے دوچار نہیں ہوتا بھائی جان خوب سمجھ لو کہ ریاست کا کام ہمیشہ سیاست سے چلتا ہے اور بادشاہت ہمیشہ عدالت سے رہتی ہے عدل کے بغیر کچھ نہیں ہوتا ظلم و تعدی سے بہت سی سلطنتیں برباد ہوگئیں اور قلت تدبر سے اکثر ریاستیں بگڑ گئیں جسنے نیک کاموں میں کوشش کی اوس کے اوصاف مکمل ہو گئے۔ جو شخص دوسروں کو سلام کرنے میں سبقت کرتا ہے دنیا اوسے سر آنکھوں پر بٹھاتی ہے اور جو شخص اپنے ضمیر کی اصلاح کرتا ہے اوس کی خصلتیں پاک ہو جاتی ہیں انسان کا جمال اور خوبصورتی زبان کی فصاحت ہے اور مرد کی زینت اوس کے اچھے اخلاق ہیں سب سے اچھا ساتھی تقویٰ ہے اور سب سے بڑا دوست خواہشات نفسانی کی تکمیل ہے جو شخص اپنے اطوار ٹھیک رکھتا ہے وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جو شخص اپنی حیثیت کو بھول جاتا ہے اس کی عزت نہیں ہوتی موہوم امیدوں کے پیچھے پڑنا تضیع اوقات کے سوا کچھ اور نہیں

حسن اخلاق بہترین دولت ہے عقدہ وروں کی ہمیشہ تلاش میں لگے رہنا بہت سی آفتوں سے نجات کا سبب ہے جلد بازی کو عزیز رکھنا کام کو از سرتا پا خراب کر دینا ہے گنا ہوں کا ارتکاب بدنام ہونے کی نشانی ہے توفیق کی علامت یہ ہے کہ منزل مقصود آسان ہو جائے کام کے انجام پر نظر رکھنا ہلاکت سے بچنے کا سبب ہے جسنے دنیا کو فنا کی آنکھہ سے دیکھا آخرت میں اوس کی تمام تمنائیں پوری ہو گئیں۔ بھائی جان! آپ خوب سمجھ لیں کہ آپ نے دنیا کی محبت کے قید خانہ میں اوسوقت آنکھہ کھولی ہے۔ جبکہ آپ اوس کی ہلاکتوں کے سمندر میں غوطہ لگا رہے ہیں اور اوسکی ناممکنات اور محالات تمناؤں سے اپنا دامن بھرنا چاہتے ہیں دراصل دنیا بن سنور کے آپ کے سامنے آئی ہے اوڈر و دہشت کے قدموں پر آپ کے سامنے کھڑی ہے اوس کی کل مصیبتیں آپ کے سامنے ہیں اسنے اپنے شکار کرنے کا جال آپ کے لئے بچھایا ہے اور اپنی خواہشات کا چمکتا ہوا تاج آپ کے سر پر رکھنا چاہتی ہے جب آپ اوس کے وصل کے طلبگار ہوں گے تو وہ آپ کو لذائذ وصل سے بہرہ اندوز کر دے گی اور ایک مہینہ تک شراب ناب پلا پلا کر اپنی صحبت کے مزے چکھاتی رہے گی اس کے بعد پھر ایک زمانہ تک ہجر کے تیر آپ پر برسائے گی اور اپنے اون مہروں کی جو آپ نے اُسکے لئے مقرر کئے ہوں گے طلبگار ہوگی حتی کہ آپ کی آنکھہ کھلیگی اور آپ اوس دھوکے کی ٹٹی کے قرض سے واقف ہوں گے اور ایسے وقت واقف ہوں گے جبکہ اوس سے قصاص اور بدلہ لینے سے بھی آپ مجبور ہو جائیں گے آپ کو آفات کے گڑھے میں دھکیل دیگی اور غفلتوں کے پردے میں بہلا کر بحر ظلمات میں ایسا دھکا دے گی کہ آپ کے لئے قیامت تک اوبھرنا محال ہو جائیگا پھر آپ لوگوں کی آنکھوں میں ذلیل ہوں گے اور وسوسوں کے بادل آپکے سر پر برسنا شروع ہوں گے دراصل انسان کی یاد اور اوسکا تذکرہ ہمیشہ اوس کے کارناموں اور اعمال کے مطابق ہوتا ہے اور یہ اوسوقت تک ہوتا رہتا ہے جبتک کہ اوس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اوس مقام تک نہ پہونچ جائے کہ جس کے وہ لائق ہوتی ہے۔

بھائی صاحب! حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام کی ایک روایت ہے کہ انھوں نے ایک

نہایت خوبصورت پرندکو جو اپنے پروں کی خوشنمائی میں بیحد دلچسپ تھا دیکھا آپ نے اوس سے دریافت فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا میں دنیا ہوں میرا ظاہر اگرچہ بہت خوب صورت اور ملیح ہی مگر باطن نہایت خراب اور قبیح ہے آپ نے فرمایا مجھے غافل کی عقل پر بہت تعجب آتا ہے کہ وہ باوجود غافل ہونے کے اس دنیا سے غافل نہیں اور اس کے اور اس کے تمام کام پورے کرنا چاہتا ہے حالانکہ پس پردہ موت کھڑی اوسکا انتظار کر رہی ہے۔ بھائی جان! میں نے یہ مثال آپ کو اس لئے دی ہے کہ آپ اس سے عبرت حاصل کریں نیز شہر ریاض بادشاہ کے ماموں پر جو کچھہ گذری ہے اوس سے آپ سبق لیں دیکھئے کل وہ دستر خوان پر تھا اور آج صراط پر ہے کل وہ اپنی سلطنت و مملکت پر فخر کرتا تھا اور آج قبر میں چپ چاپ پڑا ہے اوسے اوس کے غنا نے کچھہ فائدہ نہیں پہونچایا موت نے چٹکی بجاتے اوسے آدبوچا خوشی رنج سے بدل گئی تخت سے اوتر کر تختہ پر پہونچ گیا دوستوں کے معانقہ کے بجائے قبر سے ہاتھ جا ملایا یار و آشنا کی دوستی کو قبر کے کیڑوں سے بدل لیا اوسنے ظلم کیا تھا اوسکی بھی کوئی فریاد کو نہ پہونچا پڑوسیوں کی حالت زار کو چھوڑ کر گھر کی تنظیم میں مشغول رہا اور قبر کے بچھونے کو بھولکر خاک و خون سے کھیلنا پسند کیا اس لئے اسنے دیکھہ لیا کہ کتنے نیزوں نے لوگوں کو چھید دیا اور یہ کسقدر آلات چھوڑ کر کس طرح دنیا سے سدہارا اسکا گھر اُجڑ گیا خانہ خراب ہوا اور اس کی خوشی ہلاکت کے دریا میں غوطہ زن ہو گئی اسے نہ جاہ و حشم نے ہی کچھہ کام دیا نہ کچھہ مال و خزانہ ہی اس کے کام آیا خدا کی قسم وہ ذلیل ہو گیا اور باوجود کثرت لاؤ لشکر کے یہ ایک پرکاہ کی برابر ہو کر رہ گیا اب نہ اس کے پاس کوئی صالح عمل ہے اور نہ کوئی ایسی سرت و عظمت نہ کوئی ثواب ہے جو اُسے نفع پہونچا سکے اور نہ کسی قسم کا کوئی حسن عمل ہے جو اوس کی بلاوں کو دفع کر سکے ہاں اپنے افعال کی زنجیروں میں جکڑا ہوا اپنے اعمال کی پاداش کا متمنی ہے اور بس اب آپ اُسی کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں اور اُسی راستہ کو اختیار کرنا پسند کرتے ہیں کہ جسپر چلکر وہ ہلاکت کے گڑھے میں گر گیا یاد رکھئے کوئی شخص آپ کا ساتھہ نہیں دے سکتا اور کوئی آدمی آپ کو کسی قسم کا نفع نہیں پہونچا سکتا آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنے نیز اپنے ہم مذہبوں اور شہر والوں کے لئے خداوند تعالےٰ جل مجدہ سے ڈریں ان

عربوں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں اور ہیں سنے. جو کچھ بطور نصیحت آپ سے عرض کیا ہے اوسے شرف قبولیت بخشیں. خونریزی سے درگذریں عورتوں پر رحم فرمائیں لوگوں کو ہلاکت سے بچائیں تاکہ آپ بھی مامون رہیں یہ قوم جو کچھ کہتی ہے وہی کرتی ہے اور جو وعدہ کرلیتی ہے اوسے پورا کرتی ہے اس لئے کہ سچائی ان کا شعار ہے ایمان ان کا یقین ہے یہ اون لوگوں میں سے نہیں ہیں جو ملک کی ہوس گیری کا شکار ہوتے ہیں یہ دنیا کے لئے لڑرہے ہیں بلکہ یہ آخرت کے طالب ہیں اور جو کچھ حضرت جل جلالہ وعم نوالہ کے خزانہ غیب میں ہے اوسکے جویاں ہیں دیکھو کل ہی کی بات ہے کہ رووس والی حران کے ساتھ کس سلوک سے پیش آئے اوس سے جو کچھ کہہ لیا تہا اوسے پورا کرکے دکھلایا اور وہ اپنا دین چھوڑ کرانھیں کے دین میں داخل ہوگیا ایسے ہی ملکہ ماریہ بنت ارسوس نیز بڑے بڑے والیان ملک اور شاہان روم جیسے یوقنا. یرغوس. عمود اور پادری بیتا (جو ہمارے دین میں ہمسے زیادہ عالم وفاضل تہا) یہ سب اونھیں کے دین میں داخل ہوگئے اور یہ آپ کو خود معلوم ہے کہ یہ کتنی بڑی سلطنتوں کے مالک تھے پھر دوسرے یہ بات ہے کہ قلعہ بندی وہی شخص کرسکتا ہے جسکے پاس غلہ. سامان رسد. لشکر اور ہتیاروں کا اسقدر کافی ذخیرہ موجود ہو جو شہر کے محاصرہ کے وقت بہ فراغت کام دے سکے. یہ شہر ایک بہت بڑا شہر ہے اس کی آبادی بہت کافی ہے اسمیں غلہ رسد وغیرہ اتنا موجود نہیں ہے جو اہالیان شہر کے لئے ایک سال یا کم ازکم چھ ماہ کے لئے ہی کافی ہوسکے اگر آپ ہی مسلمان نہ ہوئے تو باشندگان شہر مسلمان ہوجائیں گے اور آپ کو باندہ کر دشمن کے حوالہ کردیں گے پھر آپ ان کی شان وشوکت اور عظمت و سلطنت پر غور کیجئے حران کفر توثا. رہا. سروج. سجستان. ماردین. صور. خابور. فرات سے تا بہ شام اور مصر تک انھیں کی حکومت ہے ان کے لشکر اور فوجوں سے تمام عراق بھرا ہوا ہے بلکہ تمام آفاق پر ان کی فوجیں لشکرکشی کرنے پر آمادہ ہیں میں نے سُنا ہے کہ ملک کسریٰ نے ہمارے محاق کے ملک پر چڑھائی کردی ہے اگر یہ سچ ہے تو آپ عربوں کے سردار کے پاس ایلچی بھیجکر اعانت طلب فرمایئے تاکہ کسریٰ کے مقابلہ پر آپ کو فتح حاصل ہو اور وہ آپکی ایسی امداد کریں کہ آپ. آپ کی اولاد اہل وعیال خوش رہیں اور آپ کا ملک محفوظ ہوجائے

آپ اُس قوم کے سایۂ عاطفت میں عیش کی زندگی بسر فرمائیے اور یہ آپ کو اختیار ہے کہ آپ اپنے ہی دین میں رہیں یا اون کے مذہب میں داخل ہوجائیں وہ آپ سے اس بارہ میں کسی قسم کی بازپرس نہیں کریں گے۔

کہتے ہیں کہ مرسیوس اپنے بھائی ارسالوس کی یہ تقریر سنکر آگ بگولا ہوگیا اس کے ہاتھ میں جو ہنٹر (کوڑا) تھا اس کے رسید کیا اور کہا تجھے مسیح علیہ السلام نے ذلیل پیدا کیا ہے تو مجھے یہ مشورہ دیتا ہے کہ میں اپنا ملک عربوں کے حوالہ کر کے خود مصیبت کی زندگی بسر کروں بدبخت! یہاں سے دور ہوجا اگر پھر میں نے تجھے یہاں دیکھا تو قتل کردوں گا۔

کہتے ہیں کہ ارسالوس پیچ و تاب کھاتا ہوا وہاں سے نکل گیا مرسوس ملعون نے ارکانِ سلطنت اور ارباب دولت کو حکم دیا کہ وہ کنیسہ بیع نسطوریا (گرجا) میں جمع ہوں تاکہ ان سے حلف لے لیا جائے اس کے نقیب لوگوں کے پاس گئے ارباب دولت۔ معززین شہر۔ رؤسا اور اکابرین شہر کو جمع کیا پادریوں۔ رہبانوں اور گرجا کے محافظین کو لوگوں نے حلف لینے کے لئے بلایا جب یہ سب گرجا میں جمع ہوگئے تو گرجا کے دروازوں کو بند کرادیا تاکہ عوام میں سے کوئی شخص اندر نہ آسکے بادشاہ مرسیوس اور پادریوں نے حلف لینا شروع کیا۔ یہ سب نہایت اطمینان سے بیٹھے اپنا کام کر رہے تھے کہ اچانک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین ایک دم مستقل مزاجی کے ساتھ ننگی تلواریں لئے ہوئے اپنر آپڑے تہلیل و تکبیر کے نعرے بلند ہوئے اور زور زور سے پکار کر کہنے لگے ہم ہیں صاحب قرآن کی امت اور ہم ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہم ہیں قرآن شریف کی حفاظت کرنے والے اور رمضان شریف کے روزے رکھنے والے اللہ پاک جل جلالہ نے تمہارے گناہوں کی بدولت تمہاری سلطنت چھین لی تمہارا پردہ فاش کردیا اور تمہیں رنج و غم میں مبتلا کردیا اب کہاں ہیں وہ تمہاری صلیبیں اور ان کے پوجنے والے کہاں ہیں تمہاری وہ صورتیں اور مورتیں جنہیں تم پوجا کرتے تھے کہاں ہے وہ تمہاری قربانی کی تقریب اور کہاں ہیں وہ تمہارے رہبانوں کی تدبیریں۔ اب تم اپنے دوستوں اور مددگاروں کو بلاؤ تاکہ وہ تمہاری مدد کریں افسوس ہے تمہاری حالت اور عقلوں پر۔ خدا کی قسم اب تمہارا باطل کا قلعہ ٹوٹ گیا تمہاری جہالت کا شرک

مٹ گیا تمہارے دن خراب آگئے اور تمہاری دولت برباد ہو گئی یہ کہتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے حملہ کیا اور موت نے اونھیں جلدی جلدی آگے رکھنا شروع کیا بڑی بڑی رئیسوں اور سرداروں کو قتل کرڈالا رومیوں نے جب اس مصیبت کو دیکھا تو شور و فریاد اور آہ و فغاں سے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ ے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے فرمایا خدا کے دوستو! اللہ کے دشمنوں پر خوب زور آزمائی کرو تلواروں کے جوہر دکھلاؤ اور مشرکوں کے خون سے زمین کو رنگین کردو جب یہ خبر گرجا سے باہر عوام کو پہنچی تو شہر پناہ چھوڑ چھوڑ کر گھر کی طرف بھاگے اور سمجھ گئے کہ ہماری قوم برباد ہو گئی اور ہمارے رؤسا و سردار فنا کے گھاٹ اتار دیئے گئے حضرت دامس ابوالہول رحمۃ اللہ علیہ نے دوڑ کر قلعہ کے دروازے کھول دیئے مسلمان اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کے نعرے لگاتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے راس العین میں قتل عام شروع ہو گیا ہلاکت کا دیو شہر والوں کے سر پر پہونچا اون کی جمعیت منتشر ہوئی اور سید الکونین صلی علیہ وسلم کے دین کی تائید ہونے لگی۔

کہتے ہیں کہ راس العین ربیع الاول ۱۷ھ کو فتح ہوا مال و اسباب جمع کیا گیا یہاں کی آبادی بیس ہزار کی تھی جنمیں دس ہزار لڑنے والے اور باقی شہری زندگی بسر کرنے والے تھے۔ ان سب کو بھی جمع کیا گیا اکثر ان میں سے مسلمان ہو گئے اور حکیم ارسالوس بھی مع اپنے ہمراہیوں کے ایمان لے آیا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ دیار بکر میں سے سوائے راس العین کے اور کوئی شہر تلوار سے فتح نہیں ہوا تمام مال جمع کرنے کے بعد خمس علیحدہ کر کے اوسے حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں روانہ کیا اور حسب ذیل عریضہ آنجناب کی بارگاہ میں تحریر کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازطرف عیاض بن غنم اشعری بعالی خدمت جلالۃ الملک حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ السلام علیکم۔ میں اوس خدائے وحدہٗ لاشریک

کی حمد کرتا ہوں کہ جن کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان کے نبی برحق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہوں۔ اما بعد۔ اللہ پاک تبارک وتعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اونھوں نے ہمارے اوس کام کو جو بظاہر مشکل معلوم ہوتا تہا ہمارے لئے آسان کر دیا ہمارے نوجوانوں کی شعاعوں نے دشمنوں کی آنکھوں کو چکا چوند اور اُن کے انوار وتجلیات نے کور چشم لوگوں کی بینائی کو خیرہ کر دیا۔ جب اوس قوم نے ہماری پیشقدمی کو روکنا اور ہمارے اقدام میں ازدہام کر کے عرصہ حیات کو تنگ کرنا چاہا تو ہمنے اوسوقت دیکھا کہ ایک بحر بے پایاں لشکر ایک مضبوط قلعہ کی طرح ہمارے مقابلہ پر ہے اور موجوں کی روانی کی طرح آکر ہمپر آپڑا ہے ہر چہار جانب سے بارش کے قطروں کی طرح اوس کے لئے مدد برس رہی ہے اور ہر ایک ساز وسامان اور کیل کانٹے سے لیس ہو کر اسنے ہمارا مقابلہ کیا ہے اون کے ہتھیار شعلۂ جوالہ کی طرح چمک رہے تھے تلواریں خودوں پر پڑ پڑ کر جھڑ رہی تھیں بھالوں کے پرچچے اوڑ رہے تھے آخر یہ لڑائی اسوقت ختم ہوئی بہادروں نے اپنے ہتھیار اُس وقت اُتارے اور آتش جنگ اوسوقت بُجھی جب خدا کے نام لیواؤں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جان نثاروں نے سرکشوں اور فاسقوں کو ان کے کئے کا مزہ چکھایا اور ان کے سر قلم کر ڈالنے باریتعالیٰ جل مجدہ نے مدد بخشی ناہنجاروں۔ بدکاروں اور سرکشوں کا سر نیچا کیا اور اونھیں ذلت دی دشمن سر پر پیر رکھکر بھاگے اللہ تبارک وتعالےٰ نے اُن کی مضرت سے نجات بخشی اور اون کے کفر سے شہروں کو پاک کر دیا سب سے پہلے اون کا بادشاہ قتل ہوا اور بُری طرح قتل ہوا اور اس کے بعد ہمنے اللہ پاک تبارک و تعالےٰ کی رحمت وعنایت سے راس العین فتح کر لیا اب ہم دیار بکر کی طرف رخ کرتے ہیں حق تعالےٰ جل مجدہ ہمارے معین و مددگار رہیں اور ہم اونہیں کی اعانت چاہتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کی خدمت میں سلام عرض کر دیجئے

اور ہمارے آقا و مولا سیدنا و سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر ہمارا سلام پڑھ دیجئے۔ والسلام علیک ۔

آپ نے یہ عریضہ لکھکر مہر لگائی لفافہ میں بند کیا اور حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالے عنہ کی سرکردگی میں مہاجرین و انصار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین میں سے سو سوار دے کر مع خمس مال کے اس عریضہ کو ان کے سپرد کیا حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالے عنہ مع اپنے ہمراہیوں کے بارگاہ خلافت کی طرف چلے مسلمانوں نے راس العین میں ایک مہینہ قیام کیا گرجاؤں کو مسجدیں بنائیں اور ربیعہ نسطوریا کو جامع مسجد قرار دیکر اوسمیں نماز پڑھی اس کے بعد حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عرفجہ بن مازن عامری کو یہاں کا گورنر بنایا اور اونھیں سو سوار دیکر اونھیں اون کے کام پر مقرر کردیا بعد ازاں رہا اور کفر توثا کے مال میں سے خمس نکالکر حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالے عنہ کے بعد سلامہ بن احوص کو پچاس سوار دیکر اونھیں یہ مال دیا اور خلیفۃ الاعظم کی خدمت میں روانہ کردیا۔

# فتح دارا و بیرحا و باعما

کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالے عنہ راس العین سے کفر توثا میں تشریف لائے یہاں آپ کی خدمت میں وہ برغون لڑکا حاضر ہوا آپ نے اوسے دعائیں دیں مرحبا کہا اور کفر توثا کی حکومت اوس کے سپرد کردی طاریون لڑکی پر اسلام پیش کیا وہ مسلمان ہوگئی آپ نے اوس کا نکاح اوس کے چچا زاد بھائی برغون سے کردیا گرجا کو جامع مسجد قرار دیا اور یہاں سے کوچ کرکے دارا میں قیام فرمایا باشندگان شہر آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور صلح کی درخواست دی آپ نے بیس ہزار مثقال سونے اور تیس ہزار مثقال چاندی نیز اون کے تمام اسلحہ لیلینے پر رضامندی کا اظہار فرمایا اہل شہر اس پر راضی ہوگئے اور آپ نے صلح کرلی گرجاوں کو مسجدیں بنالیا گیا بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے باقی نے

جزیہ دینے کا اقرار کرلیا آپ وہاں سے کوچ کر کے بیرحا پہونچے یہاں کے باشندوں نے دارا کے باشندوں کے محصول یا تاوان سے ایک چوتھائی پر صلح کی آپ نے اسے منظور فرماکر وہاں سے کوچ کردیا بیرحا کو چونکہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک نبی خرقیا بن تورح بن بازیا علیہ السلام نے آباد کیا تھا اس لئے بنی اسرائیل اسکی بہت عزت وتکریم کرتے اور اسپر نذریں چڑھایا کرتے تھے جب آپ نے وہاں سے کوچ فرمایا تو وہاں کے باشندے پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جس مقدار پر اہل دارا نے صلح کی تھی اوسی مقدار پر صلح کرنے کو کہا مگر لون کے سردار نے یہ شرط پیش کی کہ جب تک میں زندہ رہوں اس وقت تک اس شہر پر میری ہی قیادت وحکومت قائم رہے ہاں اگر اہل شہر میں سے کوئی اسلام لانا چاہے تو وہ بخوشی اسلام قبول کرسکتا ہے آپ نے فرمایا تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا میرا نام طریاطس ہے۔ آپ نے فرمایا طریاطس! ہم ہمیشہ تم لوگوں پر عدل کے ساتھ حکومت کرتے ہیں کیونکہ اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے ہمیں محض اتباع حق۔ شرافت پسندی سچائی اور رعیت کے ساتھ عدل وانصاف کرنے ہی کی بدولت فتح بخشی ہے ہم ہمیشہ ظلم واستبداد سے پرہیز کرتے ہیں اور اسیوجہ سے ہم ہمیشہ منزل مقصود پر پہونچتے ہیں اور کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھتے تم خود دیکھ رہے ہو کہ جبوقت سے تم ہمارے پاس آئے ہو ہم برابر تمہارے مطالبات قبول کرتے چلے جاتے ہیں اور تم سے اوسی مقدار اور معاملہ پر صلح کرنے کو تیار ہیں جس مقدار اور معاملہ پر اہل دارا سے صلح کی ہو طریاطس نے کہا اچھا آپ اہل معرین سے بھی اسی مقدار پر صلح فرمالیجئے جس مقدار پر ہم سے صلح فرمائی ہے آپ نے فرمایا بہت اچھا اس کے بعد آپ باعما اور دیر تشریف لے گئے اور وہاں بھی اسی کی رائے کے موافق کام کیا۔

کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ طریاطس کی تالیف قلوب اور اس کی طبیعت کو نرم کرنے کے لئے ایسا کر رہے تھے۔ چنانچہ اوسی کا یہ اثر ہوا کہ یہ خبر دیارِ بکر والوں کو پہنچی تو وہ خوشی خوشی آکر بغیر جنگ کئے سر اطاعت خم کرنے لگے حالانکہ آپ کو یہ اطلاع پہونچ چکی تھی کہ ان لوگوں کے شہر نہایت مستحکم اور قلعے بہت زیادہ مضبوط ہیں۔

کہتے ہیں کہ طریاطس اپنے خزانہ میں گیا اور تمام تاوان اپنے خزانہ سے ادا کردیا اہل شہر

ہیں سے کسی آدمی سے کچھ نہ مانگا آپ نے اسے قبول فرمایا اور اہل دارا کی طرح ایک صلحنامہ کہ جسمیں یہ شرط تحریر تھی کہ آیندہ سال سے جزیہ لیا جائے گا لکھدیا جب یہ صلحنامہ مکمل ہو چکا تو مسلمان بیرحا میں داخل ہوئے اور اپنے لئے ایک مسجد بنائی جب مسلمانوں کے حسن سیاست اون کے عدل و انصاف اور اُن کے منصفانہ فیصلوں کا چرچا ہوا تو نصیبین کے اکثر آدمی مسلمان ہو گئے منجملہ ان لوگوں کے جنھوں نے اسلام قبول کیا اکثر دیر مندور کی رہنے والے تھے انھوں نے دیر مندور کو منتقل کر کے اوس کی جگہ جامع مسجد بنوائی۔ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نصیبین میں ایک ماہ قیام فرمایا جب وہاں سے آپ نے کوچ کا ارادہ فرمایا تو طریاطس آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا آپ اپنی عبادت و ریاضت اور نماز و روزہ کی وجہ سے ہمیں بہت زیادہ عزیز اور عظیم المرتبہ نظر آئے یہ کہکر وہ مسلمان ہو گیا اور اچھا مسلمان ہو گیا یہ اپنے ملک پر تمام عمر قابض رہا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں جبکہ اُسامہ بن عامر کندی رحمۃ اللہ تعالےٰ مع اپنے قبیلہ کے دس آدمیوں کے آکر مسجد کندہ میں قیام پذیر ہوئے تھے۔ وفات پائی حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کوچ فرما کر قلعۃ المراۃ میں قیام فرمایا اس قلعہ میں ماریہ اور اوسکا بیٹا عمود موجود تھے ان لوگوں نے آپ کی خاطر و مدارات کی مہمان رکھا اور خوب آؤ بھگت کی یہاں سے چل کر آپ ۷۔ جمادی الاول کو شہر آمد پہونچے اور یہیں قیام فرما دیا۔

# فتح میافارقین و آمد

کہتے ہیں کہ شہر آمد میں دو بھائی بطرس اور یوحنا زیادہ نمایاں حیثیت رکھتے تھے بطرس شہر کے مشرق میں اور یوحنا مغرب میں رہا کرتا تھا ان دونوں کے دو لڑکیاں بھی تھیں یوحنا کی لڑکی کا نام رغورہ اور بطرس کی بیٹی کا نام صفورا تھا یہ دونوں بھائی یعنی بطرس اور یوحنا اپنے اپنے کام میں مشغول رہا کرتے تھے یوحنا نے دوسری شادی کرنا چاہی مرطاوس والی دارا کے پاس پیغام بھیجا اس نے اپنی لڑکی مریم کی شادی اس کے ساتھ کر دی اور یہ اپنے باپ کے

یہاں سے شوہر کے یہاں آگئی یہ بڑی مکار اور حیلہ باز تھی جب یہ آمد میں آئی تو شہر
میں خوب چہل پہل مال و متاع اور بے شمار نعمتیں دیکھیں وہاں کے رومیوں کو مطمئن شہر پناہ
کو مستحکم اور باغات کو سرسبز و شاداب پایا۔ تخلیہ میں اپنی دایہ سے کہنے لگی بڑی بی! میں نے
اس شہر سے زیادہ خوبصورت اور مضبوط کوئی شہر نہیں دیکھا کیا تم نہیں دیکھتی ہو کہ شہر کے
وسط میں کیسی نہریں بہتی ہیں اور اسی چاروں طرف سے پہاڑ نے کس طرح گھیر رکھا ہے پہاڑ
سے اسکا مطلب شہر پناہ کی سیاہ دیوار تھی جو شہر کے چاروں طرف بنی ہوئی تھی پھر اس نے
دایہ سے دریافت کیا کہ اس شہر کا اصل بانی مبانی کون تھا دایہ نے کہا آپ یاد رکھئے کہ دراصل
روم کے تمام شہروں یعنی یونان کے سب سے پہلے شہر سے لیکر بلاد یہ عمودیہ کے آخر تک کا
مالک ایک بادشاہ تہا جسکا نام طیاوس بن ارساوس بن میہاط بن مکلاذکن بن اصفر بن
عیص بن اسحاق (علیہ السلام) تہا یہی شخص ہے جسنے سب سے پہلے شہر رومۃ الکبریٰ میں بہیئت
حکمت تعمیر کیا تہا جس کی وجہ سے اس کے بہت سے مطالب حاصل ہوتے اور زمین کے
عجائبات اسپر منکشف ہوا کرتے تھے اس نے اس علم کو اپنی خداداد طبیعت سے بہت سا مال
خرچ کر کے ایجاد کیا تہا اور پھر اس سے بہت فائدہ اٹھایا اس کے ایک لڑکا تہا جس کا نام اصطنبول
تھا اسنے اپنے باپ سے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں یہاں ایک شہر آباد کروں جس کی وجہ سے
دنیا میں میرا نام باقی رہے اوسنے کہا بیٹا! شوق سے بناؤ یہ کہکر اسنے مال اور آدمی اس کے
لئے مہیا کر دیئے اوسنے چھ فرسخ یعنی اٹھارہ مربع میل شہر پناہ بنوا کر شہر آباد کیا اور اپنے نام پر
اس کا نام اصطنبول رکھا شہر بسانے کے بعد یہ چار برس زندہ رہکر مر گیا اور اس کی جگہ اس کا
بیٹا قسطنطین اس کے تخت کا مالک ہوا اسنے شہر کی بقیہ تعمیر پوری کی اور یہ شہر دونوں کے
نام سے مشہور ہو گیا یعنی استنبول باپ کے نام پر اور قسطنطنیہ بیٹے کے نام سے اور اس
شہر یعنی آمد کے بسنے اور آباد ہونے کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ بادشاہ طیاوس جب شہروں کو
تسخیر کرتا اور فتح کا پھریرا اڑاتا ہوا یہاں پہونچا تو ان چشموں اور دجلہ کو دیکھکر اس جگہ کو بہت
پسند کیا ارباب دولت اور اعیان سلطنت کو جنکی تعداد بہتر تھی اور جنھیں ملکا کے نام سے
موسوم کرتے تھے بلا کر کہا کہ میں یہاں ایک ایسا شہر آباد کرنا چاہتا ہوں کہ جس کی مثال بلحاظ

خوبصورتی و پائداری دنیا میں کہیں نہ ملسکے مگر اسی کے ساتھ یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم میں سے بھی ہر ایک اپنے لئے ایک ایک شہر اور ایک ایک برج تعمیر کرے تاکہ وہ تمام شہر ملکر ایک عجیب غریب شہر معلوم ہونے لگے انھوں نے کہا ہم بسرو چشم حاضر ہیں پھر وہ سب گھوڑوں پر سوار ہوئے اور ہر ایک نے اپنے اپنے شہر کا خط کھنچوا کر داغ بیل ڈالی اقصائے عالم اور روئے زمین کے معمار اور کاریگر بلائے اور ہر ایک ملک نے اپنا اپنا شہر۔ برج۔ حمام۔ اور گرجے بنوائے جب تمام شہر بنکر مکمل ہو گیا تو بادشاہ کا انتقال ہو گیا اور چونکہ شہر کی تکمیل کی مدت اور بادشاہ کے مرنے کی مدت ایک ہی وقت میں ہوئی اس لئے اس شہر کا نام آمد رکھہ دیا گیا پھر بادشاہ کی وراثت اوس کی اولاد کی طرف منتقل ہوئی اور رفتہ رفتہ منتقل ہو کے یہ شہر دو بھائیوں پطرس اور یوحنا کے قبضہ میں آیا مریم اپنی دایہ سے یہ سنکر متعجب ہوئی اور اس راز کو کسی پر ظاہر نہ کیا محض اپنے دل ہی میں رکھا پطرس کے ایک لڑکا تھا جس کا نام لاون تھا اسنے اپنے بھائی یوحنا سے یہ خواہش کی کہ اپنی لڑکی کی شادی میرے لڑکے سے کردے اور میں اس کے بدلہ میں اپنی لڑکی کی شادی تیرے لڑکے سے کردوں گا مگر یوحنا نے اُسے منظور نہ کیا اور صاف انکار کر دیا اس انکار کی وجہ سے ان کے آپسمیں رنجش ہو گئی شہر کے درمیان میں۔ جو ایک دیوار کھنچی ہوئی تھی اوسمیں آنے جانے کے لئے دروازے لگے ہوئے تھے انھیں بند کرا دیا گیا اور ہر ایک بھائی علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے علاقہ میں اپنے کاروبار میں مشغول ہو گیا مریم نے جب یہ آپس کی رنجش دیکھی تو آپسمیں صلح کرانے کی کوشش کی اور کہا کہ تم دونوں بھائی بھائی ہو اگر تم میں بھی رنجش اور کدورت باقی رہی تو دیار بکر کے بادشاہ تمہاری اس رنجش سے فائدہ اٹھا کر تمہارے ملک پر چڑھائی کر دیں گے غرض مریم گھوڑہ پر سوار ہوئی اوس طرف گئی دونوں میں صلح کرائی اور جو دروازے بند کرا دیئے گئے تھے اونھیں پھر کھلوا دیا ضیافت کا بہت بڑا سامان کیا پطرس اوس کے بیٹے لاون اور اپنی سوتیلی بیٹی صفورا کی بہت دھوم دھام سے ضیافت کی اونھیں کھانا کھلایا شراب میں زہر ملا کر اونھیں پینے کو دی جس کی وجہ سے اون کا انتقال ہو گیا یہی کام اسنے اپنے خاوند اور سوتیلے بیٹے کے ساتھ کیا جب سب کا قصہ تمام کر چکی تو خود ملکہ بن کر بیٹھ گئی اپنی حکومت میں اسنے ایک ایسا گرجا بنوایا کہ جس کی نظیر

بلاد روم میں نہیں مل سکتی تھی اوس کے فرش میں نگینے جڑوائے رنگ برنگ کے پتھر نصب کرائے اوس کی دیواروں کو سونے چاندی سے مرصع کرایا اوسے خوب آراستہ کیا اور اوس میں بڑے بڑے عمدہ زردوزی دیباج کے پردے لٹکوائے ہر طرف کے مشہور مشہور عالموں کو طلب کیا رعایا کے دلوں پر خوف طاری تھا اس کو دور کیا اور ان میں عدل و انصاف سے حکومت کرنے لگی رعایا بھی اس سے محبت کرنے لگی اور اس کی سیرت پر عاشق ہوگئی۔ لوگوں کو اعلیٰ خدمتوں اور بڑے بڑے عہدوں پر مامور کیا اور نہایت عزت و تکریم کے ساتھ اوسے پیش آئی لوگ چاروں طرف سے سمٹ سمٹ کر اس کے انصاف کی وجہ سے اس کے پاس آنے لگے اور یہ آمد بیں بارہ برس تک اسی طرح حکومت کرتی رہی اس کے بعد حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے ہمراہی یہاں تشریف لے آئے اور اونھوں نے اس شہر کو محاصرہ میں لیلیا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اونچے ٹیلہ پر فروکش ہوئے آپنے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو باب الروم پر۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو باب الجبل پر اور حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو باب الماء پر مقرر فرمایا ملکہ مریم نے جب دیکھا کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اُسے حصار میں لیلیا ہے تو سوار ہو کر گرجا میں آئی ارباب دولت کو جمع کیا اور کہنے لگی یا درکھو ان عربوں نے تمہارے گھروں کا بھید لیلیا ہے تمہارے شہروں پر آپہونچے ہیں اور اُن کے دل میں خواہش ہے کہ وہ اسے فتح کرلیں یہ تم جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کی کنجی ہے۔ اگر اسے اونھوں نے فتح کرلیا تو میرے باپ کے قبضہ سے تمام دیار بکر نکل جائیں گے مسیح علیہ السلام کا دین خطرہ میں پڑ جائے گا اور کوئی متنفس اس شہر میں اوس دین کا نام لیوا تک نہیں رہے گا میں خوب جانتی ہوں کہ دین نصاریٰ کے بڑے بڑے جلیل القدر بادشاہوں کی نگاہ ہماری طرف لگی ہوئی ہے کہ دیکھئے ہم کیا کرتے ہیں اور ہماری طرف سے کیا تدارک ہوتا ہے اور تم یہ خوب جانتے ہو کہ تمہارا یہ شہر نہایت مضبوط اور مستحکم ہے اگر سو برس بھی عرب اپنا ٹکر مارہیں گے تو یہ کبھی فتح نہ ہوگا تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے خاندان۔ مال و اسباب اور ننگ و ناموس کے لئے ان سے لڑو

شہر پناہ کی دیواروں پر چڑھ جاؤ اور ان عربوں کا ناطقہ بند کردو۔ اس کے بعد اسنے پادریوں۔ رہبانوں اور دین نصاریٰ کے عالموں کو جمع کر کے یہ کہا کہ تم باشندگان شہر نیز تمام فوج سے یہ عہد اور حلف لیلو کہ یہ سب یکدل۔ متفق اور مجتمع ہو کر عربوں کا مقابلہ کریں اور گھروں میں چھپ کر نہ بیٹھ جائیں چنانچہ اونھوں نے حلف لینا شروع کیا لوگ شہر پناہ کی دیواروں پر چڑھ گئے ہتھیار درست کئے اسلحہ بدن پر لگائے صلیبیں نشانات اور جھنڈے کھڑے کئے اور ایک ایک گروہ ایک ایک بُرج کی حفاظت کے لئے مقرر ہوگیا۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ دیکھا کہ یہ لوگ شہر پناہ کی دیواروں پر لڑائی کے لئے آمادہ ہوکر چڑھ گئے ہیں تو آپ نے سرداران لشکر اسلامیہ کی طرف رجوع فرمایا اور کہا کہ یہ شہر نہایت مضبوط اور مستحکم ہے اور ساتھ ہی دیار بکر کی کنجی بھی ہے جب اللہ پاک تبارک و تعالےٰ اسے فتح کرادیں گے تو ہم تمام دیار بکر پر قابض ہوجائیں گے آپ لوگوں کی کیارائے ہے اور ہمیں کس طریقہ پر ان سے لڑنا چاہیئے۔ کیونکہ دشمن نہایت مضبوط مستحکم اور متحصن قلعہ میں محفوظ ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا یا امیرالمومنین! آپ یاد رکھئے کہ آجتک ہم نے اپنی قوت اور کثرت کی وجہ سے فتوحات حاصل نہیں کیں۔ نہ اللہ پاک تبارک و تعالےٰ نے ہمیں ہمارے زور بازو اور کثرت تعداد کی بنا پر فتح بخشی بلکہ یہ سب ارحم الراحمین ہی کی مہربانی اور کارسازی کا نتیجہ ہے جو ہمیں فتوحات پر فتوحات ہوتی چلی جارہی ہیں اور اب بھی ہمیں اللہ پاک کی ذات اقدس پر کافی بھروسہ ہے کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور طفیل سے ہمیں فتح بخشیں گے اور اونھوں نے اس فتح کا وعدہ بھی اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے اگر یہ قوم اپنے شہر کی دیواروں پر چاروں طرف پھیل گئی ہے تو ہمیں اور بھی زیادہ امید ہے کہ فتح بہت آسانی سے ہوگی اگر یہ اسی طرح لڑائی پر آمادہ رہے تو آپ صبر فرمایئے صبر ہی کا پھل میٹھا ہوتا ہے ممکن ہے پردۂ غیب سے وہ بات ظہور میں آجائے جو ہمارے خواب وخیال میں بھی نہ ہو آپ اس عورت کے نام ترغیب وترہیب یعنی خوف ورجا کا ایک خط تحریر فرمایئے اوس میں پہلے اوسے ڈرایئے پھر امید دلاکر لڑائی کا حسن و قبح جتلایئے ممکن ہے کہ اللہ پاک تبارک و تعالےٰ

اسلام کے لئے اوس کے دل میں کچھ رغبت ڈالدیں یا وہ بذریعہ صلح کے یہ شہر ہمارے حوالہ کردے آپ نے یہ سنکر قلم دوات منگائی اور حسب ذیل والانامہ ارقام فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونصلی علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین۔ ارض ربیعہ اور دیار بکر کی مسلمان فوجوں کے سردار عیاض بن غنم (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کی طرف سے ملکہ مریم کو واضح ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے ہماری مدد فرمائی کافروں پر ہمیں فتح بخشی کافر بادشاہوں کو زیر کرنے میں ہماری تائید کی ہم جہاں جہاں اور جس جس شہر پر پہونچے اوس کے مالک ہو گئے جو لشکر بھی ہمارے مقابلہ میں آیا ہمنے اوسے ہزیمت دی اور اُسنے مُنہ کی کھائی کیونکہ عزت غلبہ اور فتح محض اللہ پاک تبارک وتعالےٰ۔ اور اسکے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین ہی کے لئے مخصوص ہے۔ تیرا قلعہ تدمر کے قلعہ سے زیادہ مضبوط اور مستحکم نہیں ہے کیونکہ وہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا بنایا ہوا ہے اور وہ ایک نہایت مستحکم اور حصن حصین قلعہ ہے مسلمان جب اوسپر چڑھ کر گئے تو اوسے فوراً فتح کرلیا اسی طرح قلعہ بعلبک۔ حلب اور انطاکیہ پر جو ہرقل کا دارالسلطنت تھا جب مسلمان حملہ آور ہوئے تو اونہیں بھی خداوند تعالےٰ جل مجدہٗ کے حکم سے فتح کر کے رکھ دیا ہمیں کوئی ایسی مشکل پیش نہیں آئی کہ جسے باریتعالےٰ جل مجدہٗ نے آسان نہ کردیا ہو قرآن شریف میں اللہ صاحب تبارک وتعالےٰ نے ہمسے اسکا وعدہ فرمایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ کہ مومنین کی مدد ہمارے لئے ضروری ہے۔

جسوقت تجھے میرا یہ خط ملے تو فوراً تعمیل حکم کے لئے تیار ہو جا اگر سر مو اوس کے خلاف کریگی تو ندامت اٹھائے گی میں جسوقت چاہوں گا اوسیوقت فتح کر کے تیرے پاس پہونچ جاوں گا ہم اون لوگوں میں سے نہیں ہیں جو تجھے یا تیری رعایا کے کسی آدمی کو اس کے دین پر نہ دیکھہ سکیں اور زبردستی

... اپنے دین میں داخل کریں ہمارے دین میں تو یہ حکم ہے اور اللہ صاحب تبارک وتعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کہ مذہب میں زبردستی اور جبر نہیں ہے ہاں اگر تو اپنی خودداری کی وجہ سے بے اعتنائی برتے گی تو اسکا نتیجہ تجھے بہت جلد معلوم ہو جائے گا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ بے یار و مددگار کون ہے وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خداوند تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

لکھنے کے بعد لفافہ میں بند کیا مہر لگائی اور ایک معاہدی شخص کے سپرد کرکے اوس سے کہا کہ تو قلعہ کے قریب جاکے وہاں کے باشندوں کو یہ دیدے اور خود جواب کے انتظار میں وہیں کھڑا رہ چنانچہ یہ شخص وہاں گیا زیر قلعہ پہنچکر اسنے اون لوگوں کی زبان میں آواز دی اور لفافہ دکھلا کر اشارہ کیا اونھوں نے اوپر سے رسی لٹکادی اس شخص نے اس لفافہ کو رسی میں باندہ دیا اونھوں نے اوپر کھینچ لیا اور یہ شخص جواب کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔

کہتے ہیں کہ لوگوں نے وہ لفافہ ملکہ مریم کے پاس پہونچاکر اُسے پڑھکر سُنایا جب وہ اس کے مضمون کو سمجھہ گئی تو اوسنے ارباب دولت کو جمع کرکے اون سے کہا کہ سردار عرب نے جو ہمیں یہ خط لکھا ہے اس کے متعلق تم لوگوں کی کیا رائے ہے۔ انھوں نے کہا کہ ملکہ! اصل رائے آپ کی ہے آپ جسطرح ہمیں حکم دیں گی ہم اوسی طرح کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اُسنے کہا یا قوم! ننگ وعار سے شعلۂ نار بہتر ہے اگر ہمنے اپنا ملک ان عربوں کے حوالہ کردیا تو رومی ہمیں بڑے طعن وتشنیع کریں گے اور کہیں گے کہ تمنے سال چھ مہینہ بلکہ دس دن بھی اپنا محاصرہ نہ رہنے دیا اور اپنا شہر اور قلعہ عربوں کے حوالہ کردیا حالانکہ تمہارا شہر رومیوں کے دوسرے شہروں کی بہ نسبت زیادہ پائدار اور محکم ترین تہا اگر تم چاہتے تو تم لوگ قلعہ کے اندر ہی اندر زراعت بھی کرسکتے تھے پانی بھی تمہارے پاس کافی موجود تہا نیز دودھ ہی تمام چیزیں جن کی تمہیں احتیاج پڑتی رہتی ہیں سب قلعہ میں مہیا تھیں پھر تمنے اپنا شہر بغیر لڑے بھڑے کیسے عربوں کے سپرد کیا۔ دوسرے میرے پاس دیار بکر کے بادشاہوں

کے پیغامات اور خطوط آئے ہیں جن میں وہ مجھ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم لڑائی کے وقت تمہاری فوجی مدد کرنے کو تیار ہیں ارباب دولت نے کہا ملکہ! آپ کی رائے بہت زیادہ مناسب ہے آپ عربوں کو جواب میں یہ لکھئے کہ آپ ہم سے صلح کی امید نہ رکھئے یہ سنکر ملکہ نے حسب ذیل خط لکھنا شروع کیا۔

آپ کا خط پہونچا آپ کا جو کچھ مطلب تھا وہ معلوم ہوا۔ آپ نے جو اپنے بارے میں خدا کی مدد و نصرت کا ذکر کیا ہے کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ مسیح علیہ السلام نے دراصل آپ کو مہلت دے رکھی ہے مطلق العنان نہیں چھوڑا ہے بالفعل تم سے کوئی باز پرس نہیں مگر اس کے بعد مسیح علیہ السلام تم سے مواخذہ اور مطالبہ فرمائیں گے تم نے سر دست بادشاہوں اور شاہزادوں کو گرفتار اور زیر کر لیا ہے مگر میں تمہارے مقابلہ میں بڑے بڑے دلاور پہلوان تیز تیز تلواریں اور فوجوں پر فوجیں بھیج رہی ہوں جو تم سے ان کا بدلہ لیں گی اور مسیح علیہ السلام کے بندوں کے چہرہ پر جو ننگ و عار کا پردہ پڑا ہوا ہے اس کو ہٹائیں گی اور اوس ہزیمت کا جو انھوں نے تمہارے مقابلہ میں اٹھائی ہے تدارک کریں گی میں ایسی نہیں ہوں کہ اپنا قلعہ تمہارے حوالہ کر دوں چاہے تم یہاں پڑے رہو چاہے چلے جاؤ۔ والسلام۔

اسے لکھکر رسی میں باندھا اور معاہدی کی طرف لٹکا دیا وہ اوسے لیکر حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے اوسے پڑھ کر اور سمجھ کر فرمایا ہم اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اسی کو اپنے تمام کام سپرد کرتے ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنی جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ پر بھروسا کرتا ہے اوسے اللہ کافی ووافی ہیں تحقیق اللہ پاک تبارک وتعالے اپنے کام کو پورا کرنے والے ہیں اونھوں نے ہر ایک چیز کے لئے ایک مقدار معین کر دی ہے۔

کہتے ہیں کہ پھر آپ نے پھر آمد میں قیام فرمانے کا ارادہ کر لیا اور یہ چاہا کہ ہنتاج ادر میافارقین نیز دوسرے شہروں میں تاراج کرنے اور سامان رسد لانے کے لئے آدمی بھیجے

جائیں کہ اچانک آپ نے نیز دوسرے لوگوں نے ناقوس کی آواز سنی آپ نے فرمایا سمجھتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا آپ ہی فرمایئے کیا کہتا ہے آپ نے کہا ایک مرتبہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھہ تبوک کے اطراف میں تاراج کے لئے روانہ فرمایا تھا ان کا گذر ایک گرجا کے پاس جسمیں ایک پادری ناقوس بجا رہا تہا ہوا آپ نے مسلمانوں سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ ناقوس کیا کہتا ہے مسلمانوں نے جواب دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اون کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہی خوب جانتے ہیں کہ یہ کیا کہتا ہے۔ اور یا اے علیؓ آپ جانتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا کہ یہ کہتا ہے کہ مَهْلًا مَهْلًا يَا بَنِي الدُّنْيَا مَهْلًا مَهْلًا اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اَغْوَتْنَا وَاسْتَغْوَتْنَا وَاشْتَغَلَتْنَا غَدًا اَنَرِىٰ مَا نَرِىٰ مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِىْ عَنَّا اِلَّا لَنَا اَوْ عَلَيْنَا يَا بَنِي الدُّنْيَا جَمْعًا جَمْعًا يَا بَنِي الدُّنْيَا شَرُّ لَا تَشْرَطًا مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِىْ عَنَّا اِلَّا اَثْقَلَ ظَهْرًا مِنَّا مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِىْ عَنَّا اِلَّا صَارَ مِنَّا جَهْلًا قَدْ ضَيَّعْنَا دَارًا تَبْقٰى وَاسْتَوْطَنَّا دَارًا تَفْنٰى یعنی مہلت پکڑو مہلت دنیادارو۔ جلدی نہ کرو جلدی یعنی غور وفکر کے ساتھہ تامل کرو دنیا ہم کو اغوا کرتی اور ہلاتی فریب میں ڈالتی اور ہمیں ہمارے کام میں مشغول رکھتی ہے کل جو کچھہ ہونا ہوگا وہ دیکھیں گے کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گذرتا جسمیں ہماری بھلائی یا برائی نہ چھپی ہوئی ہو دنیادارو! اپنے اپنے کاموں کو جمع رکھو دنیادارو! اپنے اپنے کاموں میں مستعد رہو کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جو ہماری کمر پر گناہوں کا بوجھ زیادہ نہ کردیتا ہو کوئی دن ایسا نہیں جاتا جو ہماری بیوقوفی اور نادانی پر نہ ہنستا ہو ہم اپنے اصل گھر یعنی دار البقا کو بھول گئے ہیں اور فانی گھر کو اصل وطن سمجھنے لگے ہیں" یہ سنکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھیوں نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے نور چشم۔ کیا یہ باتیں نصرانی بھی جانتے اور سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سوائے نبیوں اور صدیقوں کے اسے کوئی نہیں سمجھتا۔

کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار مہینے تک آمد کا محاصرہ کئے پڑے رہے آخر آپ کے لشکر میں سے حضرت حکم بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہڑے

ہوئے اور آپ سے یہ اجازت چاہی کہ میا فارقین پر مجھے یورش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے آپ نے اونھیں اجازت دیدی یہ مہاجرین اور انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک سو آدمیوں کی جمعیت لے کر ظہر کی نماز کے بعد چلدیئے دجلہ کو عبور کیا آپ چلے جارہے تھے اور زمین خود بخود پیروں تلے سے نکلی چلی جارہی تھی کہ کچھ رات گئے آپ میا فارقین پہنچ گئے اوس کے چاروں طرف پھرتے رہے کہ ایک برج کے پاس جسے برج شاہ کہتے تھے پہونچ گئے یہاں پہونچکر آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ میں اللہ پاک تبارک وتعالے سے یہ امید کرتا ہوں کہ کاش یہ شہر بغیر لڑائی کے ہمارے ہاتھ سے فتح ہوجائے۔

کہتے ہیں کہ ابھی آپ کا یہ کلام پورا بھی ہونے نہ پایا تھا کہ برج کی دیوار میں ایک دروازہ ان کے لئے خود بخود کھل گیا آپ اس میں داخل ہوگئے اوسوقت نصاریٰ وسط شہر کی کی سڑک جوان کے بڑی کنیسہ تک جسکا نام بیعہ ماریہ تھا جاتی تھی اُسے درست اور صاف کررہے تھے کیونکہ اس رات ان کے یہاں عید تھی جب یہ نماز کیلئے چلے تو کنیسہ (گرجا) کے دروازہ پر صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو دیکھا انھیں دیکھکر یہ چلائے اور شوروغوغا کرنے لگے لوگوں نے جب اون کا شور سنا تو بادشاہ جسکا نام اسلاعورس تھا اوسنے بھی شنا وہ یہ غل سنکر آیا عربوں کو دیکھکر کہنے لگا تم کون ہو حضرت حکم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں اوسنے کہا تم کہاں سے آرہے ہو آپ نے فرمایا اپنے لشکر میں سے اوسنے کہا کب چلے تھے آپ نے فرمایا ظہر کی نماز کے بعد اوسنے کہا ہمارا شہر کا دروازہ کسنے کھولدیا آپ نے فرمایا جسکے قبضہ قدرت میں تمام چیزوں کی کنجیاں ہیں اوسنے کہا کیا تمہیں ہمارا بھی ڈر نہ لگا آپ نے فرمایا ہمیں مخلوق سے کیا ڈر لگتا جو نہ نفع پہونچا سکتی ہے نہ نقصان بلکہ وہ خود اللہ جل جلالہٗ کے قہر کے ماتحت اپنا کام کرتی ہے ہمارا رب ہمیں اپنی کتاب میں سبق دیتا ہے کہ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ یعنی تم کافروں سے مت ڈرو اگر تم مؤمن ہو تو مجھسے ڈرو۔ اسلاعورس نے کہا تمہارا دین جدید اور نیا ہے اور ہمارا قدیم ہے اور قدیم ہمیشہ جدید سے اچھا ہوتا ہے آپ نے فرمایا اگر یہ تیرا قاعدہ کلیہ صحیح اور مسلم ہے تو حضرت آدم علیہ السلام پر شیطان کی فضیلت ثابت

ہو گئی کیونکہ شیطان آپ سے قدیم ہے کیا تو نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت جبکہ آپ کا مادۂ تخلیق بحالت مشکلہ تہا (یعنی پتلا بنایا گیا تہا) تو بفحوائے فرمان خداوندی اَفَمَن شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ[لہ] نفخ روح کے وقت آپ کے قلب کا نور چمکا اور آپ مرتبہ ارتقا کے بام پر پہونچ گئے جب شیطان نے آپ کو اس حالت میں دیکہا اور آپ کی طرف اوسنے نظر کی تو اوسنے اپنی عبودیت کی قمیص کو توحید کے طرز کے ساتہہ سفید سمجہا حالانکہ وہ شرک کے میل سے سیاہ ہو چکی تہی اس کی اصل اور قدیم شان اسوقت معلوم ہوئی اور یہ پتہ چلا کہ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ کہ یہ تو اصل خلقت میں کافروں کی قوم میں سے تہا یعنی شرک کی زمین میں ناعاقبت اندیش جہل کے ماتحت طریق کو طے کرنے والا تہا اور اگرچہ وہ منازل عبادات کو عبادتوں سے قطع کرتا تہا مگر دراصل وہ مشاہدات کے جمال جہاں آرا سے بے بصر اور اندہا تہا اسی واسطے جب مشکوٰۃ ابدیت سے الاہیت کے چراغ چمکے تو اوسنے بجائے نور حاصل کرنے کے نار چاہی جسکا جواب اوسے ان الفاظ سے دیا گیا کہ وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ کہ تمپر ہمیشہ میری لعنت رہے گی بخلاف حضرت آدم علیہ السلام کے کہ اون کی اصل وحقیقت یہ ہے کہ جب وہ بشریت کے آشیانہ سے ہمت کے بازوں کے ساتھ فضلائے طلب میں پھڑ پھڑا کر اوڑے ہیں تو ایک دم احاطۂ انسانیت سے تجاوز کر کے رنج ومحن کے حدود میں پہنچ گئے مگر یہاں پہنچکر آپ کی برگزید کے بال وپر ٹوٹ گئے آپ کے ارتقا کا طائر تھک کر سست پڑ گیا اور آخر آپ وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ[عہ] کے دام میں گرفتار ہو گئے مگر پھر آپ محبت کی وادیوں میں حیران وپریشان پھرنے لگے آپ کی محنت کے بادل چاروں طرف سے آپ پر چھا گئے اور اِھْبِطَا[عہ] کی بجلی آپ پر گری پھر جب آپ پھرتے پھرتے بیچینیوں اور مصیبتوں کے صحرا میں جا نکلے تو اچانک باری تعالےٰ جل مجدہٗ کی نعمتوں اور مہربانیوں کے سوار گشت کرتے اور یہ بشارت دیتے ہوئے آپ سے ملے کہ ثُمَّ اجْتَبَاہُ رَبُّہٗ فَتَابَ عَلَیْہِ وَھَدٰی۔

کہتے ہیں کہ اسلاعور نے یہ سنکر آپ سے کہا کہ اچھا آپ گرجا میں تشریف لے چلیں آپنے

---

لہ اللہ تبارک وتعالیٰ جس شخص کا سینہ اسلام کے واسطے کہول دیتے ہیں وہ اپنے رب کے نور سے منور رہتا ہے ۱۲ منہ

عہ اور نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی ۱۲ منہ عہ ۱ ـ اے آدم اور اے حوا تم دونوں جنت

فرمایا ہم آپ کے گرجا میں جاکر کیا کریں گے اوسنے کہا کہ آپ اوسمیں جاکر اپنے رب کو
یاد کیجئے آپ نے فرمایا ہم اون لوگوں میں نہیں ہیں. جو اپنے رب کی طرف بلائے جائیں
اور نہ جائیں یہ کہکر آپ اور آپ کے ساتھیوں نے گھوڑے باندھ دیئے اور گرجا میں داخل ہوگئے
اسلاعورس کا آپ کو گرجا میں دعوت دینے کا یہ مطلب تہا کہ آپ کو گرجا کی شان و شوکت
اور اوس کی آرائش و زیبائش دکھلائے کیونکہ لٹنے اوس کے اندر دراصل ظاہر ٹیپ ٹاپ
بہت کر رکھی تہی بیت المقدس. صخرہ اور گنبدوں کا نقشہ کھنچوا رکھا تہا محراب داوٗد علیہ السلام
اور گہوارہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نیز آپ اور آپ کی والدہ مریم علیہا السلام کی تصویریں اسمیں
بنوائی تہیں جب آپ گرجا میں داخل ہوئے اور آپ نے اوسمیں یہ تماشا دیکھا تو آپ نے
یہ آیت شریف پڑھی وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ
وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنی اور جب اللہ پاک جل جلالہ حضرت عیسٰی علیہ السلام
سے فرمائیں گے کہ اے عیسےٰ کیا تو نے لوگوں سے کہا تہا کہ تم لوگ مجھے اور میری والدہ
کو خداوند تعالےٰ جل جلالہ کے علاوہ دو خدا سمجھو. اس آیت کو آپ نے زور سے پڑھا
اور فرمایا خدا کی قسم یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ ہے جو میں کہتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک
لہ وان محمداً عبدہ و رسولہ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پاک جل جلالہ تن تنہا اون کا کوئی شریک
نہیں اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے بندہ اور رسول ہیں۔

کہتے ہیں کہ آپ کی آواز سے گرجا میں زلزلہ پڑگیا لوگ بیچین اور مضطرب ہو گئے
قندیلیں آپسمیں ٹکراگئیں اور سارے گرجا میں ایک گھبراہٹ پیدا ہوگئی گرجا کا مجاور یا خادم
جسکا نام عبد المسیح تہا اور جو دوسری شریعتوں اور مذہبوں کا بھی عالم تہا جب اوسنے یہ دیکھا
تو اوس کے چہرہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں نیز گرجا میں جو اور شخص تھے اون کے بھی اوسان
خطا ہوگئے یہ سب اپنے حاکم سے کہنے لگے کہ آپ نے تو ان عربوں کو گرجا میں بلاکر ہماری
ہلاکت کا سامان کردیا ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہمارے اوپر مسیح علیہ السلام کا کیسا غضب
نازل ہو رہا ہے اوسنے کہا نہیں نہیں یہ بات نہیں مسیح کی قسم یہ محض اون کا اللہ تعالےٰ
کی وحدانیت کا اقرار اور اون کے اپنے نبی کے ذکر کرنے کی برکت کا نتیجہ ہے چنانچہ دیکھو

اون کے نبی کا معجزہ تم پر ظاہر ہو گیا کمبختو! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب وہ یہاں آئے تھے تو شہر کا دروازہ کس طرح کھل گیا تھا پھر جب وہ گرجا میں داخل ہوئے تو گرجا کیوں نہ کانپتا اور قندیلیں کس طرح نہ آپسمیں ٹکرا جاتیں پہلے تو میں ان کی طرف سے کچھ شک میں بھی تھا مگر اب تو میں بھی کہتا ہوں کہ مژدہ۔ خوشی اور عیش اسی شخص کے لئے ہے جو اون کے دین میں داخل ہو۔ واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ یہ شخص یعنے اسلاعورس بیت المقدس کے متبرکات کا متولی یا خادم تھا جب بیت المقدس حضرت خلیفہ اعظم عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دست مبارک پر فتح ہوا تو یہ بھی اوسوقت بیت المقدس میں موجود تھا اُسنے فتح کے وقت متبرکات سے یہ آواز سنی تہی کہ یہ شخص یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخص ہے کہ جو زمین کے طول وعرض کو فتح کر کے رکھدے گا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ شخص ہے کہ جس کی شہادت حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) نے دی تھی اوسی زمانہ میں ایک شخص نے مسلمانوں کو صخرہ کی تعظیم کرتے اور جو قدم کا نشان اوسپر موجود ہے اوسکو بوسہ دیتے ہوئے دیکھکر اس سے کہا تھا کہ میں مسلمانوں کو مسیح علیہ السلام کے قدم کے نشان چومتا ہوا دیکھتا ہوں تو اوسنے اس کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ بیٹا! ہم لوگ تو اس کے قائل ہیں کہ یہ مسیح علیہ السلام کے قدم کا نشان ہے مگر دراصل وہ انھیں کے نبی محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدم کا نشان ہے اور یہ اُسوقت کا ہے جبکہ آپ آسمانوں پر تشریف لے گئے تھے لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا واقعی ایسا ہوا تھا کہ وہ آسمانوں پر تشریف لے گئے تھے اُسنے کہا تھا کہ ہاں ایسا ہی ہوا تھا اونھیں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک سیر کرائی گئی تہی اور یہاں اونھوں نے تمام انبیا علیہم السلام کو نماز پڑہائی تہی اور پھر اوس کے بعد آسمانوں پر تشریف لے گئے تھے۔

ذکر معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ حضرت حکم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس سیر کی کیفیت اور معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ اس طرح بیان فرمایا کہ جب آنحضرت نبی کریم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت نبوت کی بشارت سے لوگ باخبر ہوئے آپ کی رسالت کی خبر دور دور پہونچی آپ کے کمالات لوگوں پر ظاہر ہوئے آپکے

جمال جہاں آرا کے انوار مشرق و مغرب میں چمکے اور اللہ پاک تبارک و تعالے نے یہ چاہا کہ سردار دو جہاں سید کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمام اہل کونین پر قاب قوسین کی وجہ سے شرف و فضیلت بخشے تو تمام عالم ملکوت میں ندا دیگئی فرشتو! تعظیم کے لئے تیار ہو جاؤ ادب سے کھڑے رہو کیونکہ یہ وصل کی رات ہے یہ محبوب سے ملنے کی رات ہے یہ قید جہنم سے آزادی دلانے کی رات ہے یہ خوشی کی رات ہے یہ شب ابتہاج ہے اور یہ شب معراج ہے اے فرشتو! رسالت کی سیڑھی لگا دو راستہ ہموار کر کے قالین بچھا دو اور مؤدب کھڑے ہو جاؤ جبریل! جنتوں کو آراستہ کر دو اور حور و غلمان کو سجا سجا کر تیار رکھو اور اے جبریل! مبارکباد دیتے ہوئے ام ہانی کے گھر جاؤ ہمارے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جگا کر براق پر سوار کر کے ہمارے پاس لے آؤ تاکہ ہم اپنی نشانیوں اور دلائل قدرت کے کچھ نمونے اوسے دکھلائیں حضرت جبریل علیہ السلام نے براق کو کہ جسکی خلقت عجیب اور صفت بیحد عمدہ اور غریب تھی ساتھ لیا تقرب کا لگام اوس کے منہ میں دیا محبت کی زین پیٹھ پر کسی اور سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ[1] پڑھتے ہوئے کون و مکان کے میدان میں اُسے دوڑایا جب اُس شہسوار کے دروازہ پر پہونچے تو مؤدب کھڑے ہو گئے حجاب کا دروازہ کھلا جبریل (علیہ السلام) کی نظر آپ پر پڑی تو معلوم ہوا کہ آپ عجز و اتباع کے ساتھ پہلے ہی معبود کی طرف مائل اور اپنے عمل کے تکیہ پر سہارا لئے ہوئے اپنے رب کے سامنے حاضری دینے کے لئے بیحد کوشاں اور مضطرب ہیں ملاقات کے اشتیاق نے آپ کے جسم اطہر کو نحیف و زار کر دیا ہے اور دید کے انتظار نے آپ کے بدن مبارک کو دُبلا اور پتلا بنا دیا ہے جبریل (علیہ السلام) نے سعادت کے انوار آپ پر روشن کئے ایفا وعدہ کی بشارت دی اور کہا اے کملی پوش! آپ اپنی ہمت کے قدموں پر کھڑے ہو جئے عزم و استقلال کا کمر بند چست باندھئے سوار ہو کر آسمانوں پر تشریف لے چلئے پھر اوج ترقی پر قدم رکھئے کیونکہ آج وصل کی رات ہے حبیب اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے کھڑے ہوئے آپ کا جسم اطہر حیا کے پسینہ سے شرابور تھا اور آپ

[1] پاکی ہے اُس ذات کو جو لیگیا اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ۱۲ منہ

خداوند تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں سرنگوں حضور تحیت اور سلام کے گھوڑے پر سوار ہوئے جبریل علیہ السلام نے احترام کے بادلوں پر آپ کو چڑھایا اور مسجد حرام سے آپ کو لیچلے اسوقت باری تعالیٰ جل مجدہ کا دست قدرت آپ کا ساتھی اور جلیس تہا اور خداوند تعالےٰ کا ذکر آپ کا ہمدم اور انیس تہا آپ کے ذوق و شوق آپ کے لئے راہ بر اور دلیل تھے اور جبریل علیہ السلام آپ کے دوست اور خلیل تھے غرض جب اس شان و شوکت سے آپ دائرۂ قدس میں تشریف لے گئے اور مسجد اقصیٰ کے صحن میں پہونچے تو انبیا علیہم السلام کی روحیں انوار و تجلیات کے پیراہن میں ملبوس ہوکر حاضر خدمت ہوئیں سلام کیا اور آپ کے سامنے پہونچکر آپ پر صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرنے لگیں پھر ہر ایک نے اپنی اپنی تعریف و توصیف بیان کرنے کا ارادہ کیا اور سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اسطرح تقریر شروع کی۔ تمام تعریفیں اوس خدا کے وحدہ لاشریک لہٗ کے لئے سزاوار ہیں جسنے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کر کے میرے اندر اپنی روح کو پھونکا اپنے فرشتوں سے مجھے سجدہ کرایا اور اپنے دار کرامت[لہ] میں مجھے رہنے کے لئے جگہ عنایت فرمائی پھر حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا تمام تعریفوں کے قابل وہ ذات ہے کہ جس نے مجھے ایک عالیشان مکان میں اوٹھا کر جگہ مرحمت فرمائی اور بلند و مرتفع قصر میں سکونت بخشی۔ نوح علیہ السلام نے اپنی تقریر شروع کی کہ تمام حمد و نعت اُس خدائے بزرگ و بالاتر کے لئے ہیں کہ جسنے مجھے ظالم قوم سے نجات دی اور مجھے مومنوں کا باپ بنایا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنی تقریر میں کہا میں حمد و ثنا اوس پروردگار عالم کی بجا لاتا ہوں کہ جسنے مجھے اپنا دوست بنایا آگ کو میرے لئے گلزار کیا اور میری بیوی جو بانجھ تھی اوس کو صحیح و تندرست کر دیا۔ موسےٰ علیہ السلام نے سلسلۂ تقریر اسطرح جاری کیا کہ حمد و سپاس اوس واحد و بے ہمتا ذات کے لئے ہے کہ جس نے مجھے روشن اور کھلی ہوئی نشانیاں مرحمت فرمائیں تختیوں (لوحوں) کے اندر میرے واسطے تمام

---

[لہ] غالباً جنت مراد ہے۔ شبیر احمد انصاری

پند و نصائح قلمبند کئے ہر چیز کی تفصیل اُن میں لکھدی میرے دشمن فرعون کو ہلاک کر کے میری قوم کو نجات دیدی دریا میں میرے واسطے راستہ بنادیا مجھسے گفتگو کی اور میرے متعلق ارشاد فرمایا انی انا اللہ کہ تحقیق میں اللہ ہوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا کہ تمام تعریفیں اوس اللہ کے واسطے ہیں کہ جسنے انسانوں جنوں پرندوں اور ہوا تک کو میرا تابع کردیا مجھے پرندوں کی بولیاں سکھائیں اور مجھے اتنا بڑا ملک اور اتنی بڑی سلطنت وحکومت مرحمت فرمائی کہ میرے بعد کسی کے شایان شان نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ساری حمد و ثنا اوس خدائے لم یزل کے لئے ہیں کہ جسنے مجھے ایک بے حقیقت نطفہ سے پیدا نہیں کیا (بلکہ بغیر باپ کے مجھے مخلوق فرمایا) مجھ سے مردہ زندہ کرایا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرایا جب تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی تمام کرامتیں اور فضیلتیں بیان کرلیں تو ہمارے حضور ہمارے آقا سردار دوجہاں سید کونین فخر انبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمام تعریفیں اور حمد و ثنا اوس مالک الملک لاشریک لہ کیلئے ہیں کہ جسنے اپنے انوار کے لب لباب سے مجھے پیدا کیا زمین و آسمان میں میرا مرتبہ بلند فرمایا صحیفۂ عرش پر میرا نام لکھا اپنے نام مبارک کے ساتھ میرے نام کو ملایا عالم قدس میں میرے نام کو برگزیدہ کیا میرے سینہ کو کھولا (شرح صدر کیا) میرے کام کو آسان کیا میری قدر و منزلت فرمائی میرے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے کفار کے مقابلہ میں میری تائید فرمائی مجھے دبدبہ شان و شوکت اور رعب و داب کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے دین حنیف کا رسول بنایا میری اعانت فرمائی میری امت کو بہترین امت بنایا۔ میری اطاعت تمام عرب و عجم پر فرض کی تمام روئے زمین کو میرے لئے مسجد بنایا میرے لئے مٹی کو پاک کیا قیامت کے دن مجھے میری امت کا شفیع بنایا میری شریعت سے تمام شریعتوں کو منسوخ کردیا میری شفاعت میں تمام اُمتوں کو داخل کردیا کعبہ کو میرا قبلہ بنایا میری امت کی تمام نمازوں کا مجھے میرے آنے کے بعد سننے والا بنایا تاکہ میں قیامت کے دن اون کی گواہی دے سکوں مجھے اور میری امت کو منکروں اور ظالموں کے مقابلہ میں گواہ بنایا میرے نام کو تمام آسمانوں پر تحریر فرمایا اور جس نے میری شان

یں فرمایا کہ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا یعنی ہمنے تمہیں لیے نبی گواہ۔ بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا کر کے بھیجا ہے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ والی میا فارقین یعنی اسلاعورس نے جب حضرت حکم بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تقریر سنی تو کہنے لگا خدا کی قسم آپ حق پر ہیں اور آپ کے دین میں کچھ شک نہیں ہیں دراصل بیت المقدس میں حضرت خلیفہ اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر اسلام لے آیا تھا پھر میں یہاں چلا آیا یہاں کا جو حاکم تھا جب وہ مرگیا تو اوس کے بعد مجھے یہاں کا حاکم بنا دیا گیا اور میں پھر اپنے پہلے ہی مذہب میں داخل ہو گیا اب میں توبہ کرتا ہوں اور آپ کے مذہب کی طرف رجوع کرتا ہوں مگر آپ مجھے یہ بتلائیے کہ میں نے جو گناہ کئے ہیں اونھیں دیکھتے ہوئے آیا باری تعالیٰ جل مجدہٗ مجھے قبول بھی فرمائیں گے یا نہیں آپ نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ایک روز اپنے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرما رہے تھے کہ آدمی سب سے زیادہ کس چیز سے خوش ہوتا ہے صحابہ نے عرض کیا تہا کہ اپنے گھر والوں سے یہ سنکے آپ خاموش ہو گئے اور صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین بھی خاموش ہو گئے پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے فرمایا نہیں (یہ بات نہیں) گھر والوں سے زیادہ خوش نہیں ہوتا بلکہ جس وقت یہ کسی بیابان میں ہو اس کی سواری کا جانور اسکے ساتھ ہو اوسپر اسکا کھانا پانی اور جو چیز اُسے نفع اور آرام دینے والی ہو وہ اوسپر لدی ہوئی ہوں یہ اوس بیابان اور میدان کے کسی حصہ میں سفر کر رہا ہو اور اسوقت اسپر آفتاب کی تیزی اور دھوپ نے اثر کیا ہو یہ سایہ میں جا کر اپنی سواری سے اتر کر اپنے بازو کا تکیہ لگا کر سو گیا ہو پھر اوس کی آنکھ کھلی ہو اور اُسنے دیکھا ہو کہ میری سواری کا جانور کھانا۔ پینا اور نفع و آرام کی چیزیں سب مفقود ہیں ان میں سے کوئی موجود نہیں یہ تلاش کو چلے اور سب جگہ دائیں بائیں تلاش کرے مگر کہیں سُراغ نہ ملے آخر اس جگہ آکر جہاں وہ سواری کا جانور گم ہوا تھا بیٹھ جائے اور اپنی موت کا کامل یقین کرلے پھر پڑ کر سو جائے اب جب آنکھ کھلے تو دیکھے کہ وہی سواری کا جانور بجنسہٖ مع اوس زادراہ وغیرہ کے موجود ہے

اور یہ اوس کی مہار پکڑ لے یہ بیان کر کے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کو اپنی سواری ملنے سے اسوقت جتنی خوشی ہوتی ہے اوس سے کہیں زیادہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کو اپنے مومن بندہ کے توبہ کرنے سے خوشی ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ آپ سے یہ حدیث شریف سنکر اسلاعورس کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے اپنے ساتھ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو قصر شاہی میں لایا اور کہا خدا کی قسم حق ظاہر ہوگیا اور سچائی معلوم ہوگئی اس کے بعد یہ اسلام لایا اور اچھا اسلام لایا یعنی بڑا پکا اور سچا مسلمان ہوا مسلمان ہونے کے بعد اسنے اپنی جماعت اور اپنے آدمیوں کو بلایا اور وہ بھی مسلمان ہو گئے زاں بعد شہر کے بڑے بڑے اور معزز لوگوں کو بلا کر اونھیں اپنے مسلمان ہونے کی اطلاع دی اور اون سے کہا کہ میں نے جو کچھ اپنے لئے پسند کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے بھی وہ ہی پسند کروں ان لوگوں کا مذہب اعلیٰ اور بہتر ہے کوئی دوسرا مذہب اوسپر فوقیت نہیں رکھتا جو شخص تم میں سے مسلمان ہو جائے گا وہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو اور امن سے رہے گا یہ لوگ آمد پر پڑے ہوئے ہیں اور یہ یقین ہے کہ تمام دیار بحران کے قبضہ واقتدار میں آکر رہیگا جو شخص ان کی مخالفت کرے گا اور ان کے مقابلہ پر آئے گا اُسکا شہر ضرور یہ تاراج کردیں گے اور اس کے اہل وعیال کو غلام بنالیں گے اور اگر تم اس قوم کی اطاعت کرلوگے تو تم اور تمہارا شہر مامون ومحفوظ رہے گا۔ اونھوں نے کہا بادشاہ! ہمیں تین دن کی مہلت دیجئے تاکہ ہم غور وفکر کرلیں کہ ہمارے حق میں کیا بہتر ہے اوسنے اونھیں مہلت دیدی اور یہ اوس کے پاس سے چلے گئے رات کو یہ سب جمع ہوئے اور اونھوں نے آپسمیں یہ حلف اٹھایا کہ ہم آخر دم تک لڑیں گے اور جب تک ہم میں سے ایک متنفس بھی زندہ رہے گا ہم کبھی عربوں کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کریں گے تین دن کے بعد اسلاعورس نے انھیں پھر بلایا مگر دو چار آدمیوں کے سوا کوئی اس کے پاس نہ آیا مخبروں نے اسے خبر دی کہ اہل شہر نے آپسمیں حلف اٹھایا ہے اور اون کا ارادہ لڑنے کا ہے ادہر شہر والے مسلح ہو کر لڑائی کے ارادہ سے اسپر چڑھ آئے یہ بھی اپنی جماعت کو لیکر

ان کے مقابلہ کے لئے نکلا صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی اس کے ساتھ تھے آخر ایک گھمسان کا رن پڑا اور نہایت زور وشور سے لڑائی ہوئی رات ہوئی تو اونے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کہا کہ آپ اپنے امیر اور سردار کے پاس آدمی روانہ کیجئے تاکہ وہ ہماری مدد کریں حضرت حکم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک آدمی روانہ کیا ابھی یہ شہر سے نکلا ہی تھا کہ اسنے گھوڑوں کے سموں کی آواز سنی اوسنے انھیں معلوم کرنا چاہا کہ یہ کون لوگ ہیں معلوم ہوا کہ یہ مسلمانوں کے سوار ہیں اور حضرت ضبیہ بن عدی کی قیادت میں چلے آرہے ہیں۔

ان کے آنے کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ میا فارتین کا تمام قصہ بیان فرما رہے ہیں اور حکم دے رہے ہیں کہ وہاں فوج بھیجی جائے چنانچہ جبوقت آپ بیدار ہوئے تو آپ نے حضرت ضبیہ بن عدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قیادت میں پانچسو سوار دیکر روانہ کردیا اور اللہ تبارک وتعالےٰ نے زمین کو حکم دیا کہ وہ ان سواروں کے لئے طنابیں کھنچے چنانچہ یہ سوار اسی رات میا فارتین ان طنابوں کے کھنچ جانے کی وجہ سے پہونچ گئے یہ شخص ان کو چور دروازہ کے پاس لایا محافظوں کو آواز دی اونھوں نے دروازہ کھولا یہ اندر داخل ہوئے اور انھوں نے اندر پہونچکر لوگوں سے دریافت کیا کہ تمہیں ہمارے آنے کی خبر کس نے دی تھی اسلاعورس نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ آپ لوگوں کے آنے کی اطلاع دے رہے ہیں شہر والوں کی لڑائی سے جب میری طبیعت گھبرائی تو میں سوگیا آنکھ لگی ہی تھی کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ لوگوں کے آنے کی بشارت دیتے دیکھا غرض جب یہ شہر میں داخل ہوگئے تو لڑائی کے لئے تیار ہوئے اسلاعورس نے للکار کر کہا خدا کے دشمنو! تمہاری موت آپہونچی صحابہ محمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے تمہیں آگھیرا اور ادن کی تلواروں نے تمہیں آگے دھر لیا یہ سنکے یہ لوگ اپنے اپنے گہروں کی طرف بھاگے دروازے بند کرلئے اور یہ سمجھ گئے کہ جو بلا نازل ہوئی ہے ہم اوسکا کسی طرح مقابلہ نہیں

کر سکتے یہ سوچکران لوگوں نے امان امان پکارنا شروع کیا اسلاعورس نے کہا جو شخص ہمارے پاس آجائیگا وہ امن میں ہے یہ سنکر وہ سب آپ کے پاس چلے آئے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ ہمنے تمہیں امان دے دی مگر یہ اپنے ہتھیار تم ہمیں دیدو یہ سنکر وہ تمام ہتیار جوان کے پاس تھے سب صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے حوالہ کردیئے پھر جب اہالیان شہر نے مسلمانوں کی سچائی اور ایفاء عہد دیکھا تو اکثر اسلام لے آئے اور کچھہ اپنے ہی دین پر قائم رہے بڑے گرجا کو مسجد بنایا اور حضرت حکم بن ہشام رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس دس صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو چھوڑکر تاکہ آپ اونھیں دین کے مسائل سکھلائیں تین دن کے بعد تمام حضرات حضرت ضیہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مسلمانوں کے لشکر میں حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لوٹ آئے آپ سے تمام قصہ بیان کیا اور آپ سنکر بہت خوش ہوئے۔

کہتے ہیں کہ ادھر آمد والوں نے نہ شہر کا دروازہ ہی کھولا اور نہ مقابلہ ہی کیا جس کی وجہ سے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نیز آپ کے ساتھیوں کو بہت پریشانی لاحق ہوئی۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ پانچ مہینہ تک محاصرہ کئے پڑے رہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسا کہ ہمنے ذکر کیا باب الماء پر مامور تھے آپ کا روزانہ معمول تہا کہ آپ اپنے لشکر کے ہمراہ سوار ہوکر آمد کے گرد چکر لگایا کرتے تھے اور جب رات ہو جایا کرتی تھی تو اپنے مقام پر واپس آجایا کرتے تھے آپ کا غلام ہمام جو کی روٹی پکا کر آپ کے لئے آپ کے خیمہ میں رکھدیا کرتے تہا اور آپ مغرب کی نماز کے بعد افطار کے وقت انھیں روٹیوں کو کھا لیا کرتے تھے ایک دفعہ تین روز تک متواتر آپ کو اپنے خیمہ میں کچھہ دستیاب نہ ہوا کہ جس سے آپ افطار فرما سکیں آپ اپنے غلام سے فرمانے لگے بیٹا! کیا تمہارے پاس ایسی کوئی چیز نہیں کہ جس سے میں روزہ افطار کرسکوں تمنے تین دن سے میرے

لئے کچھ نہیں پکایا غلام نے کہا خدا کی قسم آقا! میں روزانہ شام کو آپ کے لئے روٹی پکا کر خیمہ میں رکھدیا کرتا ہوں مجھے کچھ علم نہیں کہ وہ کیا ہوتی ہیں میں تو یہی سمجھتا تھا کہ آپ تناول فرما لیتے ہیں آخر چوتھی رات ہوئی تو ہمام نے اپنی عادت کے موافق روٹیاں پکا کر رکھدیں اور خود چھپکر بیٹھ گیا تاکہ یہ معلوم کر سکے کہ انھیں کون اُٹھا لیجاتا ہے اچانک اُسنے شہر کی طرف سے ایک کتا آتے دیکھا وہ خیمہ میں داخل ہوا روٹیاں اوٹھائیں اور چلدیا ہمام اوس کے پیچھے ہوا وہ اس چشمہ کے سوراخ میں سے کہ جسپر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ مامور تھے شہر میں داخل ہو گیا یہ اوسے چھوڑ کر پیچھے لوٹ آیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے اور افطاری طلب کی ہمام نے آپ سے تمام قصہ دوہرایا آپ نے فرمایا ہمام وہ جگہ دکھلاؤ جہاں کتا گیا ہے۔ ہمام آپ کے آگے آگے چلا اور وہ جگہ آپ کو دکھلادی آپ نے اوسے دیکھکر فرمایا اللہ اکبر خداوند تعالےٰ جل مجدہ نے ہمیں فتح بخشی اور نصرت عطا فرمائی اور یہ کہکر آپ لوٹ آئے اپنے ساتھیوں کو بلا کر یہ قصہ بتلایا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ میں چشمہ کے اوس سوراخ سے شہر میں داخل ہو جاؤں مگر میرا ارادہ یہ ہے کہ میں اپنے ساتھ سوا ایسے آدمیوں کو کہ جنھوں نے اپنی جانوںکو اللہ کے راستہ میں وقف کر دیا ہو لیچلوں تم خوب جانتے ہو کہ دنیا سچوں کے لئے سچائی کی جگہ عمل کرنے والوں کے لئے پورا اجر ملنے کی جگہ زاد آخرت حاصل کرنے والوں کے لئے امید کی جگہ اور نجات حاصل کرنے والوں کے لئے نجات کی جگہ ہے نیز یہ دنیا خدائے بزرگ و برتر کی وحی اوترنے کی جگہ فرشتوں کی نماز کے لئے اور خدا کے محبوب بندوں کے سجدہ کرنے کی جگہ ہے بس خداوند تعالےٰ جل مجدہ ہمپر اور تم لوگوں پر رحم فرمائیں تم اس دنیا کو اپنی کھیتی سمجھو ہمارے تمہارے دونوں کے لئے یہ بات ہے کہ جو شخص اس دنیائے فانیہ سے آخرت کے لئے زادراہ حاصل کرنا چاہے تو اوسے چاہیئے کہ وہ شخص اس نفع بخش تجارت کے حاصل کرنے میں جلدی کرے اور اپنی طویل العمری پر نازاں اور مغرور نہ ہو کیونکہ ممکن ہے وہ اوسے

عمل کرنے سے روک دے ہیں نے تو اپنے نفس کو راہ خدا میں بیچ دیا ہے اور باری تعالیٰ جل مجدہٗ نے اوسے خرید لیا ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنین سے اون کی جانوں کو خرید لیا ہے اور اون کے مالوں کو قبول کر لیا ہے بدلے میں جنت کے لہذا جو شخص یہ بیع وشری پسند کرتا ہو اوسے چاہیئے کہ وہ بہت جلدی کرے اور جس چیز سے اوسے ڈرایا جائے اوسے چاہیئے کہ وہ اس سے ہرگز نہ گھبرائے کیونکہ ہمارے تمہارے درمیان وعدہ کا مقام عرصۂ قیامت ہے جو در اصل مقام حسرت وندامت ہے بس اب تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے اسلاف کرام اور دین اسلام کی پیروی کرو اور خدا کی برکت واعانت پر بھروسہ کر کے فوراً کمر بستہ ہو جاؤ اس تقریر کے بعد آپ نے اپنے ساتھیوں میں سے سو آدمیوں کو منتخب کیا اور انھیں حکم دیا کہ فوراً مسلح ہو جائیں پھر آپ گھوڑے پر سوار ہوئے اور حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس جا کر اونھیں حالات سے اطلاع دی اور کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں دریا کی اوس موری سے شہر میں داخل ہو جاؤں آپ بھی اپنے ساز وسامان سے تیار ہو جائیں اور موقع کے منتظر اور گوش برآواز رہیں اور جس وقت تکبیر وتہلیل کی آوازیں تو ہماری طرف چل پڑیں اونھوں نے کہا الحمد للہ میں سمجھ گیا انشاء اللہ تعالےٰ تیار رہوں گا آپ خداوند تعالےٰ کے توکل اور بھروسہ پر روانہ ہو جایئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو الوداع کہا اور اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ آئے دیکھا تو یہ سب تیار تھے آپ اونھیں ساتھ لیکر چلے اور یہ سب پا پیادہ تھے حتےٰ کہ چشمہ کے اوس سوراخ پر پہونچے رات نصف ہو چکی تھی اور اللہ تعالےٰ جل جلالہ نے شہر پناہ کے محافظوں اور چوکیداروں کے اوپر نیند کا غلبہ بھیج دیا تھا جو اون سب پر مسلط ہو چکا تھا کیونکہ اللہ جل شانہ جب کسی بات کے انجام کا ارادہ فرما لیتے ہیں تو اوس کے اسباب بھی ایسے ہی مہیا کر دیتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جو شخص سب سے پہلے اوس چشمہ کے سوراخ میں داخل ہوا وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ تھے آپ کے بعد عامر بن اخوص رضی اللہ تعالے عنہ پھر حذیفہ بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ پھر عمران بن بشر رضی اللہ تعالے عنہ اور پھر بقایا حضرات ایک دوسرے کے پیچھے داخل ہو گئے مگر بعض حضرات جو لحیم و شحیم تھے اور اوسمیں جسیم (موٹاپا) ہونے کی وجہ سے نہ آسکتے تھے وہ اپنی شہادت کی محرومی پر افسوس کرتے اور چار آنسو بہاتے واپس ہوگئے شہر میں جو لوگ داخل ہوئے اونکی تعداد اسّی تھی چشمہ کے سوراخ میں سے جو شخص داخل ہو سکا وہی ان کے ساتھ رہا اور کوئی شخص ان کے ہمراہ نہ ہو سکا ہاں ایک شخص نے اون لوگوں میں سے جو اپنے موٹاپے کی وجہ سے اندر نہ جا سکے تھے وہیں بیٹھکر سوراخ کو بڑا کرنے کی تدبیر شروع کی اور اوسی کھودکر اتنا وسیع اور فراخ کر دیا کہ اوسمیں آسانی سے داخل ہو جائے پھر اپنے باقیماندہ ساتھیوں کو بلاکر اون سب کو بھی اوسمیں داخل کر دیا اور اسطرح یہ باقیماندہ بھی اپنے ساتھیوں سے جاملے جب یہ سب وسط شہر میں پہونچے تو ان کے پیروں کی چاپ (آواز) سے سوتے ہوؤں کی آنکھ کھل گئی اور جو بیٹھے جاگ رہے تھے وہ کھڑے ہو گئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ نے پہلے شہر پناہ کے محافظوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور پتھر مار مار کر اونھیں نیچے اوترنے سے باز رکھا اپنے دس آدمیوں کو دروازہ کی طرف روانہ کیا اونھوں نے قفلوں کو توڑکر دروازہ کھول دیا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ گھوڑہ پر سوار ہوکر اور لوگوں کو جگاکر پہلے ہی سازوسامان سے تیار کھڑے تھے جسوقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ اور آپ کے ہمراہیوں نے تکبیر و تہلیل کی آوازیں بلند کیں تو یہ اور ان کے ساتھی جلدی سے دروازہ کے راستہ شہر میں داخل ہو گئے اہالیان شہر نے شہر پناہ کی طرف بھاگنا شروع کیا رات اندھیری تھی ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تہا گرد و غبار نے اوڑکر سیاہی کو اور دوبالا کر دیا تہا چنانچہ کوئی شخص ایسا نہ تہا کہ جو اپنے بستر سے اوٹھا ہو اور تلوار اوس کے استقبال کے لئے نہ بڑھی ہو اور کوئی آدمی ایسا نہ تہا جو اپنی اولاد کے پاس سے باہر آیا ہو اور شمشیر نے

اوس کے حلق کی تواضع نہ کی ہو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھی زور زور سے تکبیر کہہ رہے تھے آمد والوں کا عالم اسباب قطع ہوگیا تھا اور انھیں چاروں طرف سے عذاب نے گھیر رکھا تھا۔

کہتے ہیں کہ سپاہی کٹ کٹ کر منہ کے بل گر رہے تھے لاشوں پر لاشیں پڑ رہی تھیں مسلمانوں کے دل بڑھ رہے تھے کافر بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہو رہے تھے کوئی شخص کسی کو بچانے والا نہ تھا بہادر سر کے بل گر رہے ہے سر سے سر ٹکرا رہا تھا تلواریں بڑھ بڑھ کر کام کر رہی تھیں ناکیں کٹ رہی تھیں دل دہل رہے تھے نامرد کانپ رہے تھے آنکھیں خون برسا رہی تھیں کہ ئی کسی کی سننے والا نہ تھا کسی کی پوچھ پرسش نہ تھی کوئی کسی کو بچانے والا نہ ملتا تھا اور نہ کوئی کسی پر ترس کھانے والا آخر رات نے یہ منظر دیکھکر بھاگنا شروع کیا دبے پاؤں سر کی صبح نے آنا چاہا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ برابر چیخ رہے تھے کہ ملکہ کہاں ہے ملکہ کہاں ہے حتیٰ کہ رات نے صبح کی روشنی کے جھنڈے دیکھے اور اپنی سیاہ چادر میں منہ لپیٹ کر فنا کا راستہ اختیار کیا شہر والوں نے اس مصیبت کو دیکھکر دار الامارت کا رخ کیا ملکہ مریم کو تلاش کرنے لگے مگر اوسکا کچھ پتہ نہ چلا۔

کہتے ہیں کہ اس کے نہ ملنے کا سبب یہ ہوا کہ جب اُسنے سُنا کہ صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین شہر میں داخل ہوگئے تو اوسنے یقین کر لیا کہ اب حکومت ہاتھ سے گئی اور اگر میں عربوں کے ہاتھ میں پڑ گئی تو کبھی مخلصی نہ ہوگی یہ سوچکر اوسنے اپنے آپ کو نیز اپنے ساتھیوں کو چھپا کر پہلے ایک جگہ محفوظ کیا پھر جسقدر زر و جواہر ان سے اٹھ سکا ساتھ لیکر دار الامارۃ کے چور دروازہ سے نکل کر دامن کوہ میں پہونچی اور وہاں سے بلاد روم کا راستہ اختیار کیا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ جب شہر والوں کو یہ یقین ہوگیا کہ ملکہ مریم بھاگ گئی تو اونھوں نے الغیاث اور الامان پکارنا شروع کیا مسلمانوں نے یہ سنکر ہاتھ روک لیا تلواریں میاں میں کیں اور تمام اہالیان شہر کو جمع کر کے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت اقدس میں شہر کے ایک وسیع احاطہ کے اندر پیش کیا آپ نے اونھیں

مخاطب کرکے فرمایا خداوند تعالیٰ جل مجدہ ارحم الراحمین کی حمد اور جناب سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے بعد واضح ہو کہ اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے ہمیں تمہیر فتح بخشی ہمیں میدان کارزار میں ثابت قدم رکھا اور کامیاب فرمایا اگر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی رحمت نہ بناتے اور مومنین کے دلوں میں رحمت وشفقت نہ ڈالتے تو ہماری تلوار تمہارے ایک آدمی کو بھی زندہ نہ چھوڑتی لیکن ہمارے رب رحیم نے اپنی کتاب کریم میں ہمیں غصہ ضبط کرنے اور لوگوں کی خطائیں معاف کرنے کو فرمایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ یعنی جو لوگ غصہ کو ضبط کرتے اور لوگوں کے ساتھ معافی سے پیش آتے ہیں ایسے نیک کاروں کو اللہ تبارک وتعالیٰ دوست رکھتے ہیں اس کے بعد آپ نے اوپر نظر دوڑائی جو شخص اسلام لے آیا اوسکا اسلام قبول کرلیا اور جو شخص اپنے دین پر قائم رہا اوس پر اوس سال سے جزیہ مقرر کردیا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ انھیں لوگوں میں فتح آمد کے وقت زید بن حالوک یہودی بھی موجود تہا یہ شخص دین یہود نیز دین نصارا کا عالم تہا اور اپنے گمان میں اپنے آپکو حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے شمار کیا کرتا تہا بنی اسرائیل اوس کی تعظیم وتکریم کرتی اور اوس کے واسطے ہدایا اور تحفے لایا کرتے تھے۔ جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آمد پر فوج کشی کی اور ایک وسیع میدان میں تمام اہالیان شہر اکٹھے ہوگئے اور روسائے شہر نے جو کچھہ اونھیں کہنا تہا کہا تو یہ شخص کھڑا ہوا اسکا نام ملبا[1] بن حینتا تہا مسلمان بھی اسکے مرتبہ سے آگاہ تھے یہ شخص بنی اسرائیل کا پیشوا اور داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا اسنے کہا آپ حضرات نبی رحمت کے صحابہ اور ساتھی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے رحمت کو پیدا کرکے اوسکو آپ کے دلوں میں متمکن کیا باری تعالیٰ جل مجدہ نے تمام امتوں پر آپ کو فضیلت بخشی صحف ابراہیم اور موسیٰ میں یہ فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایک نبی اُمّی

---

[1] ابھی اوپر اس شخص کا نام زید بن حالوک مصنف نے بتلایا تہا اور اب ملبا بن حینتا۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

مبعوث کروں گا اوس کی اُمت کو تمام امتوں پر فضیلت بخشوں گا اون کے دلوں میں رحمت ڈالوں گا اون کے سبب سے میں اپنے ملائکہ کے سامنے فخر و مباہات کروں گا اور اون کو قیامت میں اس طریقہ سے اوٹھاؤں گا کہ اون کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے آثار سے چمکتے ہوئے ہوں گے داؤد علیہ السلام سے جب ایک گناہ سرزد ہو گیا اور اونسے جنگل کے وحشی جانور بھاگنے لگے تو وہ جنگل کے ایک چٹیل میدان میں پہونچے اور مناجات کرنے لگے الٰہا! اون نبی عربی کے صدقہ میں جنہیں آپ آخر زمانہ میں مبعوث فرمائیں گے میری لغزش کو معاف فرمایئے چنانچہ اون کی دعا قبول ہو گئی حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ پاک تبارک و تعالےٰ عفو کو دوست رکھتے ہیں اور ہمنے بھی تمہاری خطائیں معاف کیں شہر والوں نے کہا اگر آپ ہمسے درگذر کرتے ہیں تو ہم بھی آپ کے دین اسلام کو قبول کرتے ہیں چنانچہ یہ کہکر اکثر آدمی ایمان لے آئے اور جنہوں نے اسلام قبول نہ کیا اونپر سال آیندہ[1] کیلئے فی کس چار چار دینار سالانہ جزیہ کے مقرر کر دیئے اون کے ہتیار لے لئے اور اون کے مال میں سے کچھ اونہیں دیکر بقیہ اپنے قبضہ میں کر لیا گرجا کو مسجد بنایا جو اسوقت جامع مسجد کے نام سے موسوم ہے بارہ روز یہاں قیام کیا اور حضرت صعصعہ عبدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دو قبیلہ کے پانچسو عرب دیکر یہاں مسلط کر دیا۔

## فتح بہانیہ وجبل جودی

لکھتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہاں سے کوچ کر کے بڑے بڑے سرکشوں کے قلعوں کی طرف تشریف لے گئے مگر وہاں کے باشندے مسلمانوں کی طرف سے حضرت نعمان بن معروف کو آپ نے اہل الکل کے پاس بھیجا وہ بھی سب اسلام لے آئے اور چونکہ

[1] ابھی ابھی اس سال سے تہا تہا اور اب آیندہ سال سے کیدیا واللہ اعلم بالصواب نذیر احمد انصاری مترجم

انکل کی فتح حضرت حذیفہ بن یمان کے ہاتھ سے ہوئی تھی اس لئے اسکا نام یمانیہ رکھا اس کے بعد آپ جابیہ کی طرف تشریف لے گئے وہ بھی صلح سے فتح ہوگیا پھر جبل جودی سیوان اور ذوالفرض کی طرف متوجہ ہوئے اور یہاں کے باشندوں نے جو کچھ فریقین کے درمیان میں طے ہوا اوسپر صلح کرلی مسلمانوں نے یہاں سے کوچ کرکے ہتاج پر پڑاؤ کیا یہاں کے باشندوں نے اسلام لانے سے انکار کیا لڑائی کے لئے تیار ہوئے سازوسامان درست کیا اور منجنیقیں (فلاخن) نصب کیں حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کو یہ دیکھکر بہت شاق گذرا اور فرمایا یہ قلعہ چونکہ بہت مضبوط اور مشکل سے فتح ہونے والا ہے اس لئے اگر اسے چھوڑ کر ہم دوسری جگہ چلے گئے تو یہاں کے باشندے تمام شہروں کو لوٹ لیں گے اور اُنھیں نقصان پہنچادیں گے حالانکہ جو لوگ اسلام لے آئے وہ ہم میں ملگئے اور جن قوموں نے ہم سے صلح کرلی اون کی حفاظت ہم پر فرض ہوگئی لہذا جب تک ہم اسے فتح نہ کرلیں گے یہاں سے نہ جائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا آپ ہمارے ساتھ یہیں قیام فرمایئے ممکن ہے کہ پردۂ غیب سے وہ بات ظاہر ہوجائے جو ہمارے وہم وگمان میں بھی نہ ہو،

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ والی ہتاج بڑا پکا شیطان اور نہایت سرکش شخص تھا اس کا نام بانس بن یکیوس تھا اسنے میرونہ بنت یربونہ سے ابھی شادی کی تھی اور یہ یربونہ یربون بن کالوس کی جو ایک مضبوط قلعہ کا مالک اور صاحب لشکر تھا لڑکی تھی میرونہ نئی دولہن شوہر کے پاس ایک سال رہ کر ماں باپ سے ملنے کے لئے گئی تھی اور وہاں ایک مہینہ رہ کر پھر شوہر کے پاس آرہی تھی کہ راستہ میں اسے خبر پہونچی کہ ہتاج پر مسلمانوں نے چڑھائی کردی ہے یہ سنکر اسنے وہیں جہاں سنا تھا قیام کردیا اور کسی دوسری طرف جلنے کا رخ نہ کیا اسکا شوہر خدا کا دشمن اس سے بیحد محبت کرتا تھا اور بغیر اوس کے اوسے چین نہ آتا تھا جب اوسنے دیکھا کہ مسلمان ہتاج پر چڑھ آئے ہیں اور وہ اپنی بیوی سے کسی طرح نہیں ملسکتا کیونکہ اوس کے اور اوس کی بیوی کے درمیان میں مسلمان حائل ہوگئے ہیں تو اسنے اپنے ذہن میں یہ بات سوچی کہ مسلمانوں

سے مکرو حیلہ کر کے صلح کر لی جائے اور جب اوس کی بیوی اس کے پاس آجائے تو پھر بغاوت کردی جائے چنانچہ اوسنے یہ سوچکر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں اپنا ایلچی بھیجا کہ اگر آپ اپنی بقیہ تمام عمر بھی یہاں پڑے رہیں تو اس ہمارے قلعہ کو فتح نہیں کر سکتے ہاں آپ ہمسے کامل ایک سال شمسی تک کے لئے صلح کریں اس مدت میں اگر آپ نے بقیہ دیار بکر فتح کر لیا۔ تو ہم بھی آپ کے زیر فرمان آجا ئینگے ورنہ پھر آپ کی اطاعت کے جوئے کو اپنی گردن سے اوتار پھینکیں گے زیادہ والسلام۔ ربیعۃ الفرس کا ایک شخص نصرانی عرب تھا اور جبکا نام مرہف بن واقد تھا اسے ایلچی بناکر بھیجا یہ شخص نیز اوس کے قبیلہ کے لوگ ہنناج کے متعلق جو شہر تھے اون کے مدبر و منتظم تھے اس شخص کا میلان بہ نسبت رومیوں کے عربوں کی طرف تھا جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیغام پہونچا چکا اور حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس خوف سے کہ کہیں یہاں زیادہ دن تک قیام نہ کرنا پڑے صلح کو قبول کر لیا۔ تو یہ لوٹتے ہوئے آپ سے کہنے لگا کہ یا امیر! خدا کی قسم آپ یاد رکھئے میں ایسا نہیں ہوں کہ عربوں کی خیر خواہی چھوڑ کر عجم کے کافروں کی بھلائی چاہوں اوس کمبخت نے دراصل ایسا ایسا مکر کا نظور رکھا ہے اگر آپ یہاں سے چلکر اوس کی بیوی کو مع اوس کے ہمراہیوں کے گرفتار کر لیں اور پھر آکر اوس سے اوسوقت اسکا شہر بھی طلب کریں تو وہ فی الفور اوس کو آپ کے حوالہ کردے گا آپ نے فرمایا ہم کہہ کے نہیں پھرا کرتے جو کچھہ کہہ لیتے ہیں اوسے پورا کرتے ہیں ہمیں باری تعالےٰ جل مجدہ سے امید ہے کہ وہ ہمارے صدق نیت پر نظر فرما کر ہمکو کامیاب اور مظفر و منصور فرمائیں گے

مالک بن بشر بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو شام۔ دیار بکر اور دیار ربیعہ کی فتوحات کے وقت مسلمانوں کے لشکر میں موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ ابھی مرہف یہ کہہ ہی رہا تھا کہ اچانک گرد و غبار اُڑتا ہوا دکھلائی دیا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بیسرہ بن مسروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ تم گھوڑہ پر سوار ہو کر یہ معلوم کرو کہ یہ غبار کیسا ہے یہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور چند صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ

علیہم اجمعین بھی سوار ہوکر آپ کے ساتھ چلے تھوڑی دیر کے بعد حضرت میسرہ رضی اللہ تعالے عنہ لوٹ کر آئے اور کہنے لگے یا امیر فتح مبارک ہو آپ نے فرمایا ابن مسروق! کیا خبر لائے انھوں نے کہا یہ ابن ہبیرہ مازنی کا لشکر ہے جو کافروں کے شہروں کو تاخت و تاراج کرتا ہوا مال و اسباب لیکر اور آدمیوں کو گرفتار کرکے آپ کے پاس آرہا ہے

کہتے ہیں کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کا چہرہ یہ خوشخبری سنکر دمکنے لگا آپ حضرت ابن ہبیرہ مازنی رضی اللہ تعالی عنہ کے استقبال کے لئے بڑھے ابن ہبیرہ مازنی رضی اللہ تعالے عنہ نے آپ کے قریب آکے آپ کو نیز تمام مسلمانوں کو سلام کیا اور مال غنیمت جو اپنے ہمراہ لائے تھے وہ آپ کے سامنے پیش کیا مرہف بن واقد مبہوت بنا کھڑا دیکھ رہا تھا حتی کہ ایک رومی لڑکی جس کی خوبصورتی کے سامنے سورج بھی شرمندہ تھا اور جس کی شان و شوکت اور وضع قطع سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ بادشاہان عجم کی اولاد میں سے ہے پیش کی گئی اوسے دیکھکر مسلمانوں کی نظریں زمین میں گڑ گئیں اور باری تعالی کے ارشاد کے مطابق آداب الہی بجالائے قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ یعنی اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مومنین سے کہدیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں مرہف نے جب اوس لڑکی کی طرف دیکھا تو کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ آپ کا دین حق ہے اور آپ کا قول سچ ہے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا اے شخص کیا بات ہے اوس نے کہا اس والی ہنتاج کی بیوی یہی تو ہے اسے اللہ پاک تبارک وتعالی نے آپ کے قبضہ میں کردیا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالی عنہ یہ سنکر سجدہ شکر میں گر پڑے پھر سر اوٹھا کر فرمانے لگے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جو شخص اللہ تبارک وتعالے سے ڈرتا ہے اللہ جل جلالہ اوسکے لئے دنیا اور آخرت کی مشکلوں سے نکلنے کا راستہ پیدا کردیتے ہیں اور جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا اوس کو رزق پہونچا دیتے ہیں۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ میمونہ جب اپنے میکہ سے چلی تو اس کے ساتھ اس کی بہت سی سہیلیاں جو امراء عجم کی لڑکیاں تھیں اس کے ساتھ تھیں جہاں یہ لڑکیاں ٹھہری

ہوئی تھیں اتفاقاً حضرت قیس بن ہبیرہ بھی اوس راستہ سے تشریف لا رہے تھے آپ نے انھیں گرفتار کرکے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں پیش کردیا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مرعش سے فرمایا کہ تم اپنا اسلام چھپائے رکھو اور یانس کے پاس پہونچکر جو کچھ تم نے یہاں دیکھا ہے اوسے اوس کی اطلاع دو مسلمانوں کی خیر خواہی کرو اور اوس سے کہو کہ اگر تو اپنی بیوی لینا چاہتا ہے تو یہ اپنا قلعہ اور جو کچھ ہم اور طلب کریں وہ سب ہمیں دیدے۔

کہتے ہیں کہ مرعش لوٹ کر یانس کے پاس گیا اور جو حالات پیش آئے تھے وہ سب اوس سے بیان کئے اوسے یہ سنکر بہت شاق گذرا اور مرعش سے کہنے لگا تمہاری کیا رائے ہے اسنے کہا یہ آپ یاد رکھئے کہ یہ قوم جو کچھ کہتی ہے اوسے پورا کرتی ہے اور اسی واسطے یہ ہمیں فتح پاتے چلے جاتے ہیں سب سے بہتر رائے یہ ہے کہ آپ یہ قلعہ اون کے سپرد کردیں وہ آپ کی بیوی اور تمام مال و اسباب لوٹا دیں گے اور اس بات کا ضامن میں ہوں یانس نے کہا تم پھر اون کے پاس جاؤ اور اون کے دس آدمی اپنے ساتھ لاؤ تاکہ میں جو کچھ چاہتا ہوں اوس کے متعلق میں اون سے حلف لیلوں اگر اونھوں نے میری بات منظور کرلی تو میں اپنا قلعہ اون کے سپرد کردوں گا مگر ایسے آدمیوں کو اپنے ساتھ لانا جن کا قول قابل قبول ہو اور جن کا فعل قابل مشکور ہو تاکہ میں خوب اچھی طرح اون سے قول و قرار لیلوں اور اگر وہ شخص ہو جو شجاعت و بہادری میں مشہور اور بلاد شام کے فتح کرنے میں معروف ہے یعنی خالد بن ولید تو سب سے ہی اچھا ہے آپ ہی کو خاصکر بلانے کی وجہ یہ تھی کہ اس ملعون نے یہ چاہا تھا کہ آپ کو اس طرح بلاکر گرفتار کرلوں اور پھر ان کے معاوضہ میں اپنی بیوی کو چھڑا لوں۔

کہتے ہیں کہ مرعش حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ یانس نے کہدیا تھا وہ آپ کے سامنے دوہرایا آپ نے فرمایا مرعش! وہ ملعون ہمارے ساتھ مکر کرنا چاہتا ہے ہم خود مکر کے پتلے ہیں باری تعالےٰ جل مجدہ کی ذات قدیر سے کامل امید ہے کہ وہ اون کا مکر اوسی کی طرف پھیر دیں گے پھر آپ نے یہ آیت

تلاوت فرمائی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ کہ تحقیق اللہ تبارک وتعالےٰ مفسدوں کے کام کو درست نہیں فرماتے یہ سنکے حضرت خالدبن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا یا امیر! ہمیں آپ اجازت دیں ہم اوس کے پاس جانیکو تیار ہیں اور اللہ تبارک وتعالےٰ ہی بہترائی کی توفیق عطا کرنے والے ہیں حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا اچھا اللہ کا نام لیکر تیار ہو جاؤ تمام قوتیں اور قدرتیں اللہ پاک ہی کے لئے مخصوص ہیں یہ سنکر حضرت خالدبن ولید۔ مقداد۔ عمار سعیدبن زید۔ عمروبن معدیکرب۔ مسیب بن نجیبہ۔ قیس بن ہبیرہ۔ ضراربن ازور اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دکر کھڑے ہوئے مرہف ان کے آگے آگے چلا قلعہ کے دروازہ پر پہونچے یہاں خدا کے دشمن یانس نے قلعہ کے زیریں حصہ میں خادموں کو بٹھا کر اونھیں یہ ہدایت کررکھی تھی کہ جسوقت عرب کے لوگ یہاں آئیں تو ان کے ہتیار رکھوالینا چنانچہ اونھوں نے ان کے ہتیار مانگنا شروع کئے سب نے دیدیئے مگر حضرت خالدبن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت ضرار رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دینے سے انکار کیا اور کہا ہم اپنے ہتیار دوسروں کے سپرد نہیں کرسکتے۔ اگر وہ ہمیں مع ہتیاروں کے بلاتا چاہے تو ہم جانے کے لئے تیار ہیں ورنہ واپس ہوئے جاتے ہیں مرہف یانس کے پاس گیا اور کہا یہ تین آدمی ہتیار دینے سے انکار کرتے ہیں اور آپ کا وہ کچھہ بگاڑ بھی نہیں سکتے اونھیں اجازت دیدیجئے جس طرح وہ آنا چاہیں آجائیں اگر بفرض محال وہ آگ بھی ہوں گے تو آپ کا کیا جلادیں گے وہ آپ کا کچھہ نہیں بگاڑ سکتے۔ آپ اپنی گھبراہٹ ظاہر نہ ہونے دیجئے ورنہ پھر اون کے حوصلے بہت بڑھ جائیں گے۔ اسنے کہا مسیح کی قسم تو نے سچ کہا اونھیں سب کو کہدے کہ مع ہتیاروں کے چلے آئیں تاکہ اونھیں معلوم ہو جائے کہ ہمیں اون سے کسی طرح کا خوف وہراس نہیں ہے پھر دوسرے یہ کہ ہماری طرف سے بھی اون کا دل مطمئن ہو جائے گا اور اونھیں ہماری طرف سے کسی قسم کا کھٹکا نہیں رہے گا مرہف گیا اور خادموں کو حکم دیا کہ ان کے ہتیار

واپس کردیئے جائیں یہ قلعہ میں آگے بڑھے جب وسط قلعہ میں پہونچے تو یانس کھڑا ہوا تھا جب اسکی آنکھہ صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین پر پڑی تو اسکے دل میں اونکا رعب گھر کر گیا کیونکہ جو شخص اللہ پاک تبارک وتعالے سے ڈرتا ہے اوس سے ہر چیز ڈرنے لگتی ہے یانس لڑکھڑانے اور گرنے سا لگا اسنے اپنے آدمیوں کو پہلے سے ہی سمجھا رکھا تھا کہ جسوقت تم یہ دیکھو کہ میں بڑھ کران سے مصافحہ کررہا ہوں توتم فوراً اتپر حملہ کرکے انھیں گرفتار کرلینا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونھیں دیکھا تو فوراً سمجھ گئے کہ ان کا ارادہ حملہ کا ہے فرمانے لگے سردار یا اپنی جگہ بیٹھ زیادہ حوصلا اچھا نہیں، ہم اوس قوم میں سے ہیں جو کبھی مکروحیلہ نہیں کرتی ہمنے بہت سے بادشاہوں کو قتل کرکے اون کا ملک چھین لیا ہے اور ہماری فائزالمرامی اور کامیابی کا راز دراصل یہی چیز ہے کہ ہم کسی قوم کے ساتھ چالاکی بدسلوکی اور مکروحیلہ کے ساتھ کبھی پیش نہیں آتے یہ کہکر آپ نے تلوار کھینچ لی یانس کو ایک دھمکی دی اور اوسے ڈرایا یانس کو دہشت کے مارے تمام قلعہ کے تمام آدمی عرب ہی عرب دکھائی دینے لگے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ نے آگے بڑھکر یانس کے تلوار کا ایک ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ تلوار سینہ تک اوترتی چلی گئی صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے قلعہ والوں پر ہلہ بول دیا اور مار مار کر کشتوں کے پشتے لگادیئے۔

کہتے ہیں کہ یانس نے ہتاج کے دیہات سے جیسے فسطاس اور فرساط مسلمانوں سے لڑنے کے واسطے کافی آدمی بلا رکھے تھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ نے جب یانس کو قتل کردیا تو اونھوں نے صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کی استقامت اور بہادری کو تمام اہل قلعہ کے مقابلہ میں دیکھکر آپس میں سرگوشیاں شروع کیں اور کہنے لگے کہ تم جانتے ہو کہ عرب لوگ اپنے آدمیوں کی طرف سے کبھی غافل نہیں رہتے دوسرے یہ کہ انھوں نے شہر آمد اور دوسرے تمام علاقہ جات فتح کرلئے ہیں پھر ہتاج ان کے مقابلہ پر کیا چیز ہے جو فتح نہ ہوسکے پس بہتر یہ ہے کہ تم مسلمانوں کے ہمراہ ہوجاؤ اور اون کی طرف سے قلعہ والوں سے لڑو یہ کہکر اونھوں نے بھی تلواریں کھینچ لیں

اور قلعہ والوں کو قتل کرنا شروع کردیا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب قلعہ میں شور و غل کی آواز سُنی تو فرمایا ہوشیار ہو جاؤ خدا کی قسم حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ اوران کے ساتھیوں کے ساتھ غداری کی گئی محاہدو! جلدی کرو اور قلعہ پر ٹوٹ پڑو حضرت ابوالہول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے چار سو ہمراہی جو تمام کے تمام پیدل تھے قلعہ کی طرف بھاگے پہاڑ پر چڑھ کر قلعہ کی طرف اوترے قلعہ سے جو آدمی بھاگ کر آرہے تھے اونھیں گھیر کر قتل کرنا شروع کیا اور جتنے آدمی بھاگ کر آئے تھے سب کو موت کے گھاٹ اُتار دیا حضرت ابوالہول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ابھی قلعہ تک پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قلعہ فتح کرکے اوسپر بالکل قبضہ اور تسلط کرلیا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور تمام مسلمان قلعہ میں پہونچے اور قلعہ کی ہر چیز اپنے تحت میں کی اپنے آزاد کردہ غلام کو یہانپر حاکم مقرر کیا اور اون کی ماتحتی میں سو آدمی چھوڑے باشندگان فسطاس اور فرساط نیز تمام قلعہ والوں کے لئے ایک عہدنامہ لکھا کہ وہ کبھی کسی عورت سے زنا نہ کریں اوراسپر حضرت خالد بن ولید مقداد۔ عمار۔ معاذ۔ شرجیل۔ عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق اور ضرار رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی گواہی کی۔ حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قیدی گرفتار کرکے لائے تھے اونھیں سب کو چھوڑدیا اور یہ سب کام طے کرکے آپ نے میافارقین کی طرف کوچ کردیا راستہ میں یہاں کی پہاڑیوں کے باشندے نیز جزیرۃ قلب۔ متنان۔ اور حزب الکلاب کے رہنے والے آپ سے ملے آپ نے اون سب کو امان دی اون کے اوپر جزیہ مقرر کیا اور اونھیں ان کے شہر کی طرف لوٹا دیا پھر میافارقین کے باشندے آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے مسلمانوں کی حسن سیرت اور عدل و انصاف کی تعریف کی اور سامان رسد غلہ چارہ پیش کیا اسکے بعد آپ نے دامن کوہ میں ایک میدان کی طرف قیام فرمایا دس دن قیام کرنے کے بعد تمام صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو جمع کرکے اون سے مشورہ کیا کہ میرا ارادہ بلاد ارمنیہ اور روم کی طرف جانے کا ہے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ آپ کو خوش رکھیں آپ حضرات مجھے بتلائیں کہ میں کس راستہ سے وہاں پہونچوں

اور کونسا راستہ اختیار کروں معاہدین میں سے ایک شخص نے جوان راستوں سے بہت زیادہ واقف تھا کہا کہ سردار! اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں آپ نے فرمایا جسے جو کچھ معلوم ہے بیان کرے اوسنے کہا اگر جناب نے ارمینہ کا قصد فرمایا تو آپ کو اُسکے فتح کرنے میں ایک زمانہ لگ جائے گا بہتر یہ ہے کہ یہاں آپ سے قریب ایک بہت مضبوط قلعہ ہے جسکا نام حصن لغوب ہے اور وہ اپنے مالک یعنی یطالقون بن کنعان بن عبدیوس کے نام سے کہ جس کے پاس تین ہزار سے بھی زیادہ بھاری جمعیت ہے مشہور ہے آپ پہلے اوسپر چڑھائی کیجئے اللہ تعالےٰ فتح بخشیں گے۔

# فتح قلعہ لغوب

پھر وہ شخص کہنے لگا یا امیر! اوس کے ماتحت چند قلعے ہیں اکثر اوقات وہ سوار ہوکر اون سے باہر نکل کے دیہات میں تاخت وتاراج کرنے چلا جاتا ہے اور وہاں غارت اور تاراج کرکے پھر واپس چلا آتا ہے بہتر رائے یہ ہے کہ پہلے آپ اوسپر فوج کشی فرمایئے اللہ تعالیٰ فتح دینے والے ہیں اگر آپ نے اس قلعہ کو فتح کرلیا تو پھر آپ جہاں چاہیں تشریف لیجا سکتے ہیں نیز اپنے ساتھیوں میں سے جس شخص کو آپ یہاں کا حاکم بنائیں گے وہ شخص بھی خوش ہو جائے گا آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہو تمہاری اسمیں کیا رائے ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا اس شخص نے بالکل سچ کہا آپ خدا پر بھروسہ کرکے لشکر کشی کردیجئے اس کے بعد تمام حضرات اپنی اپنی فرودگاہ پر تشریف لے گئے رات پھر آپ اس فکر میں رہے کہ کس شخص کو قلعہ کی طرف روانہ کرنا چاہیئے آخر یہ رائے قرار پائی کہ اس کام کے لئے حضرت عبداللہ بوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ سے بہتر کوئی دوسرا شخص نہیں ہے آپ کو بلوایا اور کہا کہ اے عبداللہ یوقنا! تمام لوگوں کی یہی رائے ہے کہ تم اوس قلعہ پر جاؤ تمہاری کیا رائے ہے انھوں نے کہا اللہ پاک تبارک وتعالےٰ امیر کو نیکی عطا فرمائیں

فتح قلعہ لغوب

مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ قلعہ بہت زیادہ مضبوط اور محفوظ ہے اگر ہم نے اوس پر چڑھائی کی تو بہت مدت درکار ہوگی اور اس کے فتح کرنے میں بہت وقت لگ جائے گا اور پھر بھی نہ معلوم کیا انجام رہے ہاں میں نے تو اپنی جان اللہ تبارک وتعالےٰ اور اوس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف کر ہی دی ہے میں اپنے قبیلہ کے سو آدمی مع اُن کے بال بچوں کے لئے جاتا ہوں ہم کسانوں کا بھیس بدلکر چلیں گے اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بیل گاڑیوں پر چھوڑکر گاؤں اور دیہات کے کسانوں میں ملجائیں گے اگر ہم اون کے ساتھ اس ترکیب سے قلعہ میں داخل ہو گئے تو انشاء اللہ تعالےٰ قلعہ کو فتح کرلیں گے۔ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہاری حیلہ سازی تمام نصاریٰ میں مشہور ہو چکی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم وہاں جاکر معرض ہلاکت میں نہ پڑ جاؤ اور اللہ پاک تبارک وتعالےٰ نے فرمایا ہے وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ کہ تم اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے کہا اگر آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں تو پھر مجھے اجازت دیجئے کہ میں اوس قوم کے دیہات پر تاخت و تاراج کروں آپ نے فرمایا تمہیں اجازت ہے یہ سنکر آپ اپنی قوم کے ایک ہزار آدمی لیکر ارزن۔ سرد۔ اسعرد۔ یاباسا۔ حیزان اور معدن کی طرف چل پڑے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ حسنِ اتفاق سے والی اسعرد۔ حیزان۔ معدن یا تحلسا۔ بہرد۔ طراجر سلواس اور بطالقون کے مابین دشمنی تھی ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا رہتا تھا اور اسطرح یہ دونوں مملکتیں خراب اور کمزور ہو گئی تھیں جب صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے آنے کی خبر مشتہر ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ مسلمان اسوقت میافارقین میں پڑے ہوئے ہیں تو ان شہروں کے باشندوں نے والی اسعرد جس کا نام حرسلو تھا اوسکو اس بات کی اطلاع دی مگر چونکہ اوسمیں عربوں کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہ تھی اس لئے اوس نے چند عمدہ عمدہ تحفے اور ہدیئے ساتھ لئے اور خود بنفس نفیس بطالقون بن کنعان کی ملاقات کو چلا تاکہ اوس سے مصالحت کرکے دونوں طاقتیں ایک ہوکر مسلمانوں کا مقابلہ کریں جب یہ ارغیر کے مقام پر پہونچا تو گھوڑوں کو دانہ گھاس کھانے کے لئے چھوڑکر اس ارادہ

سے بیٹھ گیا کہ جب گھوڑے پیٹ بھرلیں تو چلوں اتفاقاً حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ بھی
اس مقام پر پیچھے سے بیٹھے تھے آپ نے تمام گاؤں کو گھیر لیا جتنے لوگ اوسمیں بستے تھے اونہیں
گرفتار کیا اور اونہیں کے ساتھ اس سردار کو بھی مع اس کے ساتھیوں کے اسیر کرلیا رات
اسی دار وگیر میں گذری صبح آپ کے سامنے قیدی پیش کئے گئے آپ نے اونھیں مخاطب
کرکے فرمایا اللہ پاک تبارک وتعالےٰ جل مجدہٗ نے تمہارے مقابلہ پر ہماری مدد فرمائی اور
ہمیں مظفر ومنصور کیا یاد رکھو میں بھی بادشاہان روم میں سے ایک بادشاہ تہا میں بھی رعایا پر
حکومت کرتا تہا میرے بھی فوج تھی میں بھی ہر طرح کا اختیار رکھتا تہا میں نے بھی صلیب
پرستی کی ہے اور میں نے بھی قربان سے تقرب رکھا ہے مگر جب اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے
اس قوم کو یہاں بھیجا تو میں نے انکی جانچ کی ان کے کاموں پر نظر دوڑائی اور ان کی خوب
تحقیق کی اوس سے مجھے معلوم ہوا کہ حق اونھیں کے ساتھ ہے اور یہی سچائی پر ہیں لہذا میں
بھی ان کے ساتھ ہوگیا ان کا اتباع اختیار کرلیا اور جو کچھہ یہ کہتے ہیں کہنے لگا ہم شام
کے ملک میں اتنی طاقت رکھتے تھے کہ شاہان عجم ہم سے ڈرا کرتے تھے کسریٰ بن ہرمز۔ دیلم اور
ترک ہمارے سامنے پانی بھرتے تھے تمام روئے زمین ہماری دہشت سے کانپتی تھی اور سب
پر ہمارا سکہ جما ہوا تہا عربوں کی طرف تو ہم التفات بھی نہیں کرتے تھے اور نہ ہمنے اُنھیں کبھی
کچھہ سمجھا تہا حتیٰ کہ انھوں نے ہم پر خروج کیا اور ہمیں ایسا مزہ چکھایا کہ چھٹی کا دودھ یاد آگیا ہماری
ساری شجاعت اور بہادری رل گئی انھوں نے ہمارے قلعے چھین لئے ہمارے ملکوں پر
قابض ہو گئے اور اللہ پاک تبارک وتعالےٰ نے ہمارے مقابلہ پر ان کی وہ مدد فرمائی کہ
دنیا عش عش کرتی رہگئی اور یہ سب کچھہ اس لئے ہوا کہ یہ عرب لوگ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کی
وحدانیت کے قائل تھے اور توحید خداوند جل مجدہٗ کا ڈنکا بجانا ان کا اصل مقصد تھا اب
اگر تم بھی اللہ جل جلالہٗ پر ایمان لے آؤ تو تمہارا بھی دین ودنیا میں بھلا ہوگا اور میں بھی
تمہیں چھوڑ دوں گا لیکن اگر تمنے انکار کیا تو تمہیں سب کو قتل کردوں گا اونھوں نے کہا
آپ ہمیں ایک دن رات کی مہلت بخشیں تاکہ ہم اس کے متعلق غور وفکر کرلیں آپ نے
اونھیں مہلت دیدی آپ حرسلوا کو تخلیہ میں لیگئے اوس سے آہستہ آہستہ باتیں کیں اور فرمایا تم ایسا

کام کرو کہ دنیا میں بھی تمہاری جان چھوٹ جائے اور قیامت میں بھی دوزخ سے بچ جاؤ یعنی
اسلام قبول کرلو اور اس طریقہ سے جو کچھ تم چاہتے ہو اپنا کام نکالو تمہارے اور یطالقون
کے جو رنجش ہے وہ میں نے سُن رکھی ہے اوسنے کہا آپ نے سچ فرمایا مگر آپ کو کس نے
بتلایا آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ اور اوس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلادیا اب تم
یہ بیان کرو کہ تمہارے اوس کے مابین کس بات پر لڑائی ہے اوسنے کہا وہ میری لڑکی سے
اپنی شادی کرنا چاہتا تھا اوسنے میرے پاس تحفے تحائف روانہ کئے تھے میں نے ان کو
واپس کردیا اور شادی کرنے سے انکار کر بھیجا اسی بات پر اوسنے مجھ سے دشمنی رکھنا شروع
کردی وہ میرے علاقہ پر چھاپہ مار لیتا ہے میں اوسکے علاقہ کو تاخت و تاراج کردیتا ہوں
اب میں اوسی کے پاس یہ تحفے لیکر جارہا تھا تاکہ میں اور وہ ایک ہو جائیں اچانک آپ
آگئے اور آپ نے مجھے گرفتار کرلیا آپ نے فرمایا میں تمہاری ہی بھلائی چاہتا ہوں اپنے واسطے
کچھہ نہیں کہتا اور نہ میں تمپر جبر کرتا ہوں کہ تم اپنا دین چھوڑدو ہاں مجھہ سے یہ عہد کرلو کہ میں
دغا نہیں کروں گا میں تمہیں چھوڑتا ہوں تم یطالقون کے پاس جاؤ اس کے سامنے جاکر
خود کو ذرا عاجز بنالو اور نہایت انکساری کے ساتھ اوس سے یہ کہو کہ اے بادشاہ آپ سے
اپنی لڑکی کی شادی کا انکار کرکے مجھے بڑی ندامت ہوئی اور میں بہت شرمندہ ہوا میں اوسے
نہایت آراستہ کرکے زیور پہنا کر اور جہیز کا کافی سامان لے کر آپ کے پاس آرہا تھا تاکہ میں
اوسے آپ کی خدمت میں پیش کرسکوں مگر جب میں فلاں گاؤں میں پہونچا تو عربوں کی
ایک جماعت نے مجھپر حملہ کرکے سب مال و اسباب چھین لیا اور تمام آدمی گرفتار کرلئے
میں جان بچاکر چھپتا چھپاتا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ میری مدد کریں
اور میری لڑکی کو عربوں کی پنجہ سے چھڑالیں یہ سنکر اوس کے دل میں شوق کی آگ بھڑکے
گی اور وہ ہماری طرف نکل کھڑا ہوگا ممکن ہے کہ اللہ پاک تبارک و تعالےٰ ہمیں اوسکے
مقابلہ میں فتح بخشیں پس اگر ہم اوس کے قلعہ کے مالک ہو گئے تو تم بھی اپنے ملک
میں چین و آرام سے رہنا اور نہایت اطمینان کی زندگی بسر کرنا اور یہ بھی یاد رکھو کہ میرا
کہنا بالکل عربوں کا کہنا ہے جسوقت میں کسی کام کو کہہ دوں گا تو عربوں کو اوسے کرنا اور

سرانجام دینا لازمی ہے اوسنے جب آپکی یہ تقریر سنی تو کہنے لگا آپ جس طرح فرمائیں میں کرنے کے لئے تیار ہوں مگر مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میں نے اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ مکر کیا تو مجھپر مسیح علیہ السلام کا غضب نازل ہوگا آپ نے فرمایا اپنے اس بوجھ کو میرے کندھوں پر رکھدے حضرت عیسےٰ بن مریم علیہ السلام قیامت کے روز مجھ سے اس بات کا مطالبہ کریں گے اور میں اونکے اسباب کا جواب دے لوں گا اوسنے کہا اگر یہ بات ہے تو پھر کچھ حرج نہیں میں کرنے کو تیار ہوں لیکن اگر مینے آپکے کہنے کے موافق یہ کام کیا اور وہ قلعہ سے باہر نہ آیا بلکہ اوسنے میری ساتھ کسی اپنے دوسرے لوگوں کو بھیجدیا تو پھر تمہارا مقصد نہیں حاصل ہوگا اور نہ تمہارا دشمن تمہارے پنجہ میں گرفتار ہوگا آپ نے فرمایا تو پھر کیا کرنا چاہیئے اوسنے کہا میری رائے میں ایک اور تدبیر آرہی ہے آپ نے فرمایا وہ کیا اوسنے کہا آپ اپنا فوجی دستہ لیکر چلیں میں بھی آپکے ہمراہ ہوں صبح تک ہمیں قلعہ کے نزدیک پہونچ جانا چاہیئے جب ہم قلعہ کے پاس پہونچ جائیں تو آپ مجھے میرا گھوڑا اور ہتیار دیدیں میں گھوڑہ کو سرپٹ دوڑاتا ہوا قلعہ کی طرف جاوں گا اور وہ مجھے مع اپنے ارباب دولت کے قلعہ کے میدان میں ملے گا میں اوسے دیکھتے ہی گھوڑہ سے کودکر سر پر خاک ڈالنا اور چیخنا چلانا شروع کروں گا کہ اے بادشاہ عربوں نے مجھے لوٹ لیا میرے ساتھی اور نوکر گرفتار کرلئے اور جو کچھ میں آپکے واسطے تحفے وتحائف لایا تہا وہ سب چھین لئے وہ پوچھیگا کہ عرب کہاں ہیں میں کہونگا کہ آپکے شہر سے محض تین میل کے فاصلہ پر موجود ہیں یہ سنکر وہ ضرور میری مدد کرے گا اور فوراً آپکیطرف روانہ ہوجائے گا اور یہ آپ یاد رکھئے کہ اس کی اکثر فوج مختلف قلعوں میں متفرق ہورہی ہے اور اوسنے جابجا اوسے متعین کررکھا ہے اوسکے پاس اسوقت لے دیکے کل ایکہزار سوار ہوں گے بلکہ اس سے بھی کم!

کہتے ہیں کہ آپ نے اوس کی یہ تدبیر سنکر اور اوسپر بھروسہ کرکے تمام قیدی حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت اقدس میں بھیجدیئے جب وہ آپکے پاس پہونچے تو آپ نے اون سے فرمایا اگر میں نے تمہیں چھوڑدیا تو کیا تم لوگوں کے

پاس جاکر ہمارا یہ احسان بیان کروگے اونھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں کریں گے یہ سنکر آپ نے اونھیں چھوڑ دیا تاکہ اور لوگ یہ سنکر ہماری اطاعت میں داخل ہو جائیں ادھر حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ اپنے دستہ کو لیکر راتوں رات چلے اور ابھی صبح نے اپنی جھلک تک بھی نہ دکھلائی تہی کہ یہ قلعہ کے پاس پہونچ گئے وہاں اوس سردار سے عہد لیکر گھوڑہ اور ہتھیار دے کے اوسے چھوڑ دیا یہ اس طریقہ سے اون کے پاس سے بھاگا کہ اپنی جان بچاکر اور کسی سے اپنے آپ کو چھڑا کر بھاگا ہے یہ تھوڑی ہی دور بھاگا تھا کہ اتفاقاً بطالقون مع ایک ہزار سوار اور ایک ہزار پیدل کے اسعرد کی طرف جاتا ہوا ملا اسکی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے جب حرسلوا پر چھاپہ مارا تہا تو اسوقت حرسلوا سردار کے کچھ آدمی بچکر بھاگ کے بطالقون کے پاس آئے تھے اور اوس کے سامنے آہ و فریاد کی تھی اور کہا تہا کہ ہماری مدد کیجئے اور تمام حال اوس سے بیان کیا تہا اور یہ اس وقت ان کی مدد اور گرفتارشدگان کی رہائی کے لئے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ کے مقابلہ کو چلا تہا جب حرسلوا سردار نے اُسے دیکھا تو گھوڑے سے کود کر آہ وزاری کرنے لگا اور اپنی داستان سنا کر مدد کا طالب ہوا اوسنے کہا کہ تم کس طرح نکل بھاگے اسنے کہا میں آہستہ سے ہتکڑی میں سے ہاتھ علیحدہ کر کے اس گھوڑہ پر سوار ہو کر بھاگ پڑا جب اونھیں میرے بھاگنے کی خبر ہوئی تو وہ بھی سوار ہو کر میرے پیچھے بھاگ اور میرا اتنا تعاقب کیا کہ یہیں قریب ہی کہیں ہو نگے۔

کہتے ہیں کہ بطالقون نے یہ سنکر گھوڑوں پر چڑھنے کا حکم دیا اور حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ کی تلاش میں اوسیوقت چل پڑا اور کہنے لگا کہ جس شخص سے جہاد کرنے جارہا تہا اوسے اللہ تعالیٰ نے یہیں ہمارے پاس ہی بھیجدیا۔ بہادرو! اونپر فوراً حملہ کر دینا اُن کا کوئی شخص بچکر نہ جانے پائے اونھیں تیروں سے بیندھ لینا اور اون سب کا قلع قمع کر دینا حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے نہایت صبر و تامل سے کام لیا چاروں طرف سے شور و غوغا کی آواز بلند ہوئی ہر طرف سے مصیبتوں کے بادل چھا گئے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ کے ساتھیوں نے رب المشارق والمغارب سے استعانت چاہی قریب تہا

کہ یہ ہلاکت کے گڑھے میں گریں کہ اچانک دور سے گھوڑوں کی کنسریاں دکھلائی دیں کہ گویا وہ زمین کیٹے کرتی ہوئی آناً فاناً سرپٹ چلی آرہی ہیں حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جب اونکی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ تین ہزار سوار تھے جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قیادت میں نہایت سرعت کے ساتھ چلے آرہے تھے اون کے آنے کی وجہ یہ تہی کہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ اور آپ کی قوم کی طرف سے فکر واندیشہ ہوگیا تھا اور آپنے اون کی حفاظت اور اعانت کے لئے اون کے پیچھے پیچھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو روانہ فرمادیا تھا آپ نے یہاں آکر حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ کو جنگ میں مشغول دیکھا تو گھوڑوں کی باگیں چھوڑدیں اور فرمایا اسے اہل ایمان اور اے اہل قرآن! صلیب پرستوں کو گھیرلو اور اپنی آوازیں اپنے پروردگار کے ذکر میں بلند کرو۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے دیکھا کہ مدد آپہونچی تو آپ کا دل شیر ہوگیا آپ والی قلعہ یطالقون کی طرف چلے اور او سے اوس کے لباس سے پہچانا دونوں میں تیر بازی اور شمشیر زنی شروع ہوگئی دیر تک ایک دوسرے پر حملہ کرتا رہا آخر آپ نے بڑہکر اس زور سے اوسکے ایک نیزہ مارا کہ یطالقون زمین پر آکر گرا اور مرگیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے وہ کام کیا جو آگ لکڑیوں سے کرتی ہے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے اپنے حریف کو قتل کرکے اوسکا سر کاٹ کر نیزہ پر رکھا اور آواز سے پکار کر کہا کہ کس کی طرف سے لڑرہے ہو ہمنے تو تمہارے بادشاہ کو قتل کردیا ہے اونھوں نے جب اپنے بادشاہ کا سر دیکھا تو اکثر چونکہ قتل ہوچکے تھے باقیماندہ سر پر پیر رکھکر پہاڑ کی طرف بھاگے یطالقون کے قلعہ میں غل پڑگیا کہ یطالقون قتل ہوچکا ہے لوگ یہ سنکر قلعہ چھوڑ چھوڑ کے بھاگنے لگے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ یطالقون کی بیوی نہایت ہوشیار۔ عقلمند مدبر اور صائب الرائے تھی اسنے جب دیکھا کہ اوسکا خاوند قتل ہوگیا اکثر قلعہ کے لوگ تہ تیغ کردیئے گئے اور بقایا یہ بھاگے جارہے ہیں تو او سے اپنی زوال مملکت کا یقین ہوگیا

اور اسنے سوچ لیا کہ خانماں برباد ہو گیا تمام ارباب دولت کو جمع کر کے کہنے لگی کہ تمہارا بادشاہ قتل ہو چکا اوسکی جمعیت پریشان ہو گئی تم پر جو مصیبتیں ان عربوں کی طرف سے نازل ہوئیں وہ خود تمہیں معلوم ہیں دین نصاریٰ کے بادشاہوں کے ساتھ یہ جس طریقہ سے پیش آئے اوسے بھی تم جانتے ہو اور دیکھو شام - ارض ربیعہ، دیار بکر اور بلاد مصر پر کس طرح یہ قابض ہو گئے ہوا ان کے موافق ہے ان کا دین پھیل چکا ہے ان کا ذکر زبان زد عوام ہو گیا ہے اور ان کے مذہب میں بڑے بڑے بادشاہ اور دل گردہ والے بہادر داخل ہو چکے ہیں جس قلعہ پر اونھوں نے چڑھائی کی اوسی کو فتح کر لیا جس لشکر نے ان سے مقابلہ کیا اوس کو ہزیمت دیدی اب یہ تمہاری سرزمین میں داخل ہو گئے ہیں اور تمہارے گھروں کو گھیر لیا ہے بتلاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے اونھوں نے کہا ملکہ! آپ نے جو کچھ فرمایا ہم اوسے بالکل سمجھ گئے آپ جیسا مناسب سمجھیں کریں اوسنے کہا میری رائے میں بہتر یہ ہے کہ تم اپنی نیز اپنے اہل وعیال کی جان بچاؤ اور جسطرح دوسرے ملک والوں نے اون سے صلح کر کے اپنی جان ومال کی حفاظت کی ہے تم بھی اون سے مصالحت کر کے اسی طرح محفوظ و مامون ہو جاؤ اور ان کے سایہ عاطفت میں عیش کی زندگی بسر کرو اونھوں نے کہا یہی بہتر ہے آپ نے ٹھیک فرمایا اوسنے کہا تو تم میں سے چند آدمی اون کے پاس جا کر ہمارے لئے صلح کی درخواست کریں۔

کہتے ہیں کہ اس مشورہ کے بعد یہ سب اوس کے پاس سے چلے آئے اور اپنی قوم کے تیس بزرگ اور معزز آدمی اوس نہر کو عبور کر کے جو قلعہ کے قریب ہی تھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کی طرف چلے جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور مسلمانوں نے ان کو اپنی طرف آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ قلعہ کے باشندے ہیں یہ سوچکر اون کے استقبال کیلئے اوٹھے سلام کیا مرحبا کہا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خیمہ تک اون کے ہمراہ آئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسوقت فرش خاک پر رونق افروز تھے۔ آپ کے تمام ہمراہی اور سپاہی آپ کے چاروں طرف حلقہ کئے بیٹھے تھے ہر شخص کی زبان پر اللہ کا ذکر جاری تھا نہ کوئی حاجب تھا نہ دربان نہ کوئی محافظ تھا اور نہ کوئی پہرہ دار انھوں نے جا کر مسلمانوں کو سلام کیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے یہ آیت شریفہ پڑھی وَاِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوهَا[1] یعنی جب کوئی تمہیں سلام کرے تو تم اوسے اوس سے بہتر اور عمدہ سلام کرو یا اوسی کو لوٹا دو ادن میں سے جو اون کے دین کے معزز اور عالم لوگ تھے وہ کہنے لگے آپ حضرات کے اندر سردار کون شخص ہے تاکہ ہم اوس سے گفت وشنید کریں مسلمانوں نے کہا ہم میں کوئی شخص سردار یا امیر نہیں اور نہ کوئی شخص ایسا ہے کہ جسے ذلت کی آنکھ سے دیکھا جائے یہاں سب بادشاہ اور رعایا امیر وغریب برابر اور یکساں ہیں اسلام نے ہمیں سب کو ایک مرکز پر جمع کر دیا ہے ہم سب اللہ کے خادم اور اوس کے غلام ہیں اونھوں نے جب مسلمانوں کی یہ بات سنی تو کہنے لگے خدا کی قسم آپ کی اسی بات نے آپ کو ہمارے اوپر فتح بخشی اور آپ کے حق کہنے اور اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اتباع کی بدولت ہی آپ حضرات برابر فتوحات کرتے چلے جا رہے ہیں ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ آپ ہمیں بھی امان کا قول دیدیں اور جس طرح دوسرے ممالک سے آپ نے صلح کی ہے ہم سے بھی صلح کر لیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا تم ہمیں کتنا جزیہ دے سکتے ہو اونھوں نے کہا جتنا آپ فرمائیں آپ نے فرمایا نہیں جتنا قلعہ والے ذمی لوگ بخوشی ادا کر سکتے ہوں تاکہ وہ خوش رہیں مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ جو شخص رحم نہیں کرتا اوس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا میں نے اپنے حضور آقائے دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ قَلْبٍ شَقِيٍّ کہ سخت دل آدمی کے دل سے رحمت نکال لی جاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ یہ سنکر خوشی کے مارے اون کے چہرے دمکنے لگے اونھوں نے کہا واقعی تم فتح کے قابل تھے اور خداوند تعالےٰ جل مجدہٗ نے حقیقتاً تمہاری مدد اس استحقاق کی بنا پر فرمائی ہم تمہارے دین میں سچائی ہی سچائی دیکھتے ہیں یہ کہکر وہ تمام کے تمام مسلمان ہو گئے اور قلعہ میں لوٹ آئے یہاں آکر گرجا میں سب کو جمع کر کے لوگوں کے سامنے صلح

---

[1] یعنی اگر کوئی شخص السلام علیکم کہے تو تم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو یا محض وعلیکم السلام ہی کہدو۔ شبیر احمد انصاری مترجم

کی شرائط نیز صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حسن سیرت اخلاق اور جو کچھ صفات اُن میں دیکھے تھے وہ سب بیان کئے قلعہ والوں نے کہا ہم آپ کے کہنے سے باہر نہیں آپ ہمسے زیادہ عقلمند مدبر اور دیندار ہیں جس طرح آپ کی مرضی ہو ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں یہ کہکر اکثر مسلمان ہو گئے اور تھوڑے اپنے ہی دین پر قائم رہے۔ ملکہ نے جب باتیں سنیں تو بہت خوش ہوئی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت اقدس میں سامانِ ضیافت روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ آپ نہر عبور کر کے قلعہ میں تشریف لایئے پھر آپکے لئے نہر کا پل بنوادیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے ہمراہی قلعہ میں تشریف لائے اور گرجا میں قیام فرمایا ملکہ نے آہستہ آہستہ اندر ہی اندر صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی پڑتال شروع کی اور اون کے اعمال و افعال کو دیکھتی رہی آخر اوسنے دیکھا کہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جسنے دنیا کو چھوڑ کر آخرت کو اپنا مقصود بنایا ہے ان میں نہ کوئی ڈاکو ہے نہ رہزن نہ کوئی بیوقوف ہے نہ کم ظرف نہ اون میں بھائی کا بھائی دشمن ہے نہ مخالف بلکہ ان کا مشغلہ محض اللہ اللہ کرنا ہے اور صبر و شکر کو اپنے اندر کوٹ کوٹ کر بھرنا ہے اور بس غرض جب اسنے ان کی حُسن عبادت اور محاسنِ اخلاق کو ملاحظہ کیا تو اونکے پاس آکر اون کے دست مبارک پر مسلمان ہو گئی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ پاک جل جلالہٗ تیرا اسلام قبول فرمائیں اور تجھ سے راضی ہو جائیں تو اپنے قلعہ ہی میں رہ تجھ سے کوئی شخص آنکھ نہیں ملا سکتا۔

حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے ملکہ کو دیکھکر اوس سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آدمی بھیجا کہ ایسی ایسی رائے ہے آپ کا کیا منشاء ہے اونھوں نے جواب میں کہلا بھیجا کہ کر دیا جائے اور قلعہ کے متعلق جتنے شہر آباد ہیں اون میں ملکہ کو اجازت ہوگی کہ وہ جہاں اور جسجگہ رہنا چاہے رہ سکتی ہے۔

## فتح طنز ویہرد واسعرد

کہتے ہیں کہ یہاں سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسعرد اور یہرد کی طرف

کوچ فرمایا وہاں اچانک آپ کے پاس قلعہ طنز کے رہنے والے صلح کے لئے آئے اور صلح کی درخواست پیش کر کے کہنے لگے کہ ہم اسلام کے مطیع ہو کر رہنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے اسلام لے آئے گا ہم اوسکا اسلام قبول کر لیں گے جو چیز ہم فرض ہے اوسپر بھی فرض ہوگی اور جیسا حال اوس کا ہوگا ہمارا بھی ہوگا اور جو شخص اپنے دین پر باقی رہنا چاہے اوسپر آیندہ سال سے جزیہ مقرر کر دیا جائے گا اونھوں نے آپ کی اس بات کو منظور کر لیا اور معاہدہ لکھدیا گیا پھر آپ یمھر داسعرد معدن اور ارزن تشریف لے گئے اور یہاں بھی صلحنامے لکھدیئے گئے۔

کہتے ہیں کہ اس زمانہ تک ملکہ کی کہ جسکا نام جانوسہ تھا عدت بھی ختم ہو گئی اوس کا نکاح حضرت یوقنار حمۃ اللہ تعالےٰ سے کردیا گیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ملاقات کو تشریف لے چلے آپ اسوقت سوقاریہ میں جو جالوت کا شہر تھا موجود تھے جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ سے ملے تو مسلمانوں نے آپسمیں ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور پانچ روز یہاں قیام کر کے بدلیس اور اخلاط کی طرف کوچ کر دیا یہاں اچانک یہ خبر پہونچی کہ ملکہ طاریون یرغون فاتح توتا کی بیوی کہ جسکا ہم ذکر کر چکے ہیں اپنے باپ کے پاس بھاگ گئی ہے اور اوسنے مرتد ہو کر دین نصاریٰ قبول کر لیا ہے یہ سنکر مسلمانوں کو بڑا صدمہ ہوا اور بہت شاق گذرا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ طاریون نے نہ دین نصاریٰ قبول کیا تہا نہ وہ اسلام سے منحرف ہوئی تھی بلکہ وہ اپنے باپ کے پاس محض اس لئے گئی تھی کہ کسی تدبیر سے اپنے باپ کا قلعہ اور شہر مسلمانوں کے سپرد کرادے کیونکہ جو کارنامہ اس کے شوہر یرغون نے کفر توتا میں کیا تہا اسنے بھی چاہا کہ میں بھی وہ ہی کام اپنے باپ کے قلو کے ساتھ کروں یہ سوچکر اسنے اپنے شوہر سے اسکا تذکرہ کیا تہا اور دونوں کی رائے متفق ہو گئی تھی مگر یرغون نے یہ کہا تہا کہ مجھے چونکہ تیرے باپ کا خوف ہے ممکن ہے کہ وہ ہمیں گرفتار کر لے اس لئے تو چلی جا میں نہیں جا سکتا اسنے کہا تھا کہ بہت اچھا آپ نہیں

رہیئے میں جا رہی ہوں چنانچہ اسنے چلنے کے لئے کپڑے بدلے اور علیحدہ خلوت میں اپنے خادموں اور غلاموں کو جمع کر کے کہنے لگی یاد رکھو میں ایک کام کا ارادہ کر چکی ہوں اوسے ضرور پورا کروں گی مگر میں چاہتی ہوں کہ تم لوگوں پر بھی اسکا اظہار کر دوں اونھوں نے کہا ملکہ ملازموں کا کام اپنے آقا کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے آپ اپنے راز کا اظہار فرمایئے اسنے کہا یقین جانو کہ میں ان عربوں کے پاس رہتی رہتی اوکتا گئی ہوں اور مجھے ان کے پاس رہنا نہایت ناگوار گذر رہا ہے دوسرے مجھے اپنا وطن بھی بہت یاد آتا ہے اس لئے میں نے یہ تدبیر سوچی ہے کہ تمہیں لیکر پہاڑ کی طرف شکار کو چلوں اور جب رات ہو جائے تو اپنے وطن کی راہ لوں انھوں نے جب اس کی یہ بات سُنی تو بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ واقعی عمدہ رائے ہے اسنے کہا میں تمہارے اوپر جبر نہیں کرتی اگر تمہارا دل یہیں رہنے کو چاہے اور تمہیں یہی دین اچھا معلوم ہوا ہو تو تم یہیں رہو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی اور اگر چلنے کا ارادہ ہے تو میرے ساتھ چلو میں آج رات کو ضرور چلدونگی مجھے اوس راز کی قسم جو میں نے تمپر ظاہر کیا ہے اگر تم میں سے کوئی شخص اس راز کو یرغون میرے شوہر یا اور کسی آدمی پر ظاہر کرے گا تو میں اوس کی گردن اڑا دونگی اب جس شخص کو میرے ساتھ چلنا ہو وہ چلے یہ سنکر یہ سب آدمی چلنے کے لئے تیار ہو گئے جب رات نے چاروں طرف اپنی سیاہی کی چادر پھیلادی تو یہ اپنے خاوند یرغون سے رخصت ہو کر چلی اس کے ساتھ بارہ آدمی ایسے تھے کہ جنہیں اسلام سے ارادت پیدا نہیں ہوئی تھی مگر کفر تو تامیں اوسی کے بارہ آدمی ایسے بھی تھے کہ جن کے دلوں میں اسلام گھر کر چکا تھا اور وہ مسلمانوں سے محبت کرتے تھے۔

کہتے ہیں کہ یہ پہاڑ کی طرف چلی چلتے چلتے یہ ارزن کو پیچھے چھوڑ کر بدلیس پہونچی وہاں کے حاکم نے اسکا استقبال کیا ضیافت کا سامان بہم پہونچایا اور یہ اُس روز بقیہ دن وہیں رہی

## فتح بدلیس وارزن اور اوسکے مضافات میں

قضا و قدر کی طرف سے کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ

تعالے عنہ سوقار یہ میں فروکش ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے سے آپ کی ملاقات ہوئی تو مسلمان دوسرے مسلمانوں کو صحیح وسالم اور تندرست دیکھکر بہت خوش ہوئے جو کچھ ماجرا گذرا تھا اور جس جس طریق سے جنگ ہوئی تھی وہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے نے آپ سے بیان کی آپ اوسے شکر سجدۂ شکر میں گر پڑے اس کے بعد آپ نے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے کو والی یدلیس کے پاس ایلچی بنا کر بھیجا اس بادشاہ کا نام سروند بن بولص تھا اور اس کے قبضہ میں ازدن یدلیس۔ قف اور النظر وغیرہ کے قلعے تھے ملکہ طاریون بھی یہیں ٹھہری ہوئی تھی اور سروند اسوقت ملکہ طاریون کے پاس موجود تھا جب اُسے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ کے آنے کی خبر ہوئی تو یہ مع ارکان سلطنت گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کی پیش قدمی اور استقبال کے لئے بڑھا جب آپ قلعہ میں فروکش ہو گئے تو ملکہ طاریون آپ سے تخلیہ میں ملی اور کہنے لگی چچا جان! آپ یہ گمان نہ فرمائیں کہ میں بھاگ آئی ہوں اور یہ نہ سمجھئے کہ میں رومیوں سے ملنا چاہتی ہوں بلکہ میرا ارادہ ہے کہ میں حتی الامکان اللہ پاک تبارک وتعالے اور اسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی کچھہ خیر خواہی اور خدمت کروں اور اپنے باپ کو کسی تدبیر سے قتل کر کے اوسکے قلعوں پر مسلمانوں کا قبضہ کرادوں مگر چچا جان! آپ مجھے مشورہ دیں کہ میں اس اہم کام کو کس طرح انجام دوں یہ آپ خود جانتے ہیں کہ یہ شہر یدلیس اور اخلاط جنمیں قلعہ قف اور النظر واقع ہیں اتنے مشکل مقامات پر واقع ہوئے ہیں کہ جبوقت عرب یہاں آنا چاہیں گے تو اوتھیں بڑی دقت پیش آئے گی اور وہ یہاں آنے پر قادر نہ ہو سکیں گے اب آپ فرمایئے کہ آپ کی کیا رائے ہے ہاں مجھے ایک یہ خوف بھی ہے کہ جب میں اپنے باپ کے پاس پہونچ جاؤں گی تو پھر میں اپنے خاوند اور دوسرے مسلمانوں کے پاس نہیں لوٹ سکتی حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے نے فرمایا جب تو اس نیت سے جا رہی ہے تو اللہ جل جلالہ وعم نوالہ تیرے اوپر رحمت کے دروازے خود کھول دیں گے تو اپنی نیت نیک رکھہ

اور چل پڑ یں بھی انشاء اللہ تعالےٰ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رسالت
لیکر اور اون کا قاصد بن کے تیرے باپ کے پاس آرہا ہوں اور میں یہاں سے کل
صبح چلا جاؤں گا جب ہم تیرے باپ کے پاس پہونچ جائیں گے تو جو کچھہ اللہ پاک
تبارک و تعالیٰ کو منظور ہوگا وہ ہو جائیگا اور تو بھی انشاء اللہ تعالےٰ اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائیگی
اس کے بعد آپ نے جو کچھہ اوسے وہاں جاکر کرنا چاہیئے تھا وہ بتلایا اور خوب ذہن نشین
کرادیا ملکہ طاریون آپ سے رخصت ہوکر اپنی فرودگاہ میں آئی اور (دل میں) کہنے لگی
کہ وہ بیوقوف (یعنی اسکا باپ) مجھپر بڑی سختی کریگا تاکہ میں اسلام سے پھر دین مسیح
میں داخل ہو جاؤں۔ کاش اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ اوس کے ہمراہی نیز اس قلعہ کے
مالک اوسکے ساتھ ہو کے ہمپر حملہ کریں گے تو میں ضرور اوسے گرفتار کرلیتی پھر یہ گھوڑہ پر
سوار ہوئی اور بہت تیز رفتار چلی راستہ میں سے کسی اپنے ملازم کو اپنے باپ کے پاس
بھیجا کہ وہ اوسے خبر کردے کہ وہ آرہی ہے جب یہ شخص خوشخبری لے کر اوس کے باپ
کے پاس پہونچا اسنے شہر کو سجانے اور زینت دینے کے لئے کہا اور خود گھوڑہ پر سوار ہوکے
اوس کے لینے کے لئے چلا ارباب دولت اعیان سلطنت اور شہر کے اکثر معزز لوگ اسکے
ہمرکاب تھے مقام خضریا پر ملاقات ہوئی ملکہ طاریوں اپنے باپ کو دیکھکر گھوڑہ سے کود
پڑی باپ بھی گھوڑہ سے نیچے اوتر آیا تمام آدمی پا پیادہ ہوکر ملکہ کی تعظیم کے لئے جھکے
باپنے اوسے اپنے سینہ سے لگایا اور کیفیت پوچھنے لگا کہ کس طرح واقعات گذرے
ملکہ نے کہا کہ یرغون مجھے پکڑ کر مسلمانوں کے لشکر میں لیگیا اور وہاں جاکر مسلمان ہوگیا
مجھے بھی مسلمانوں کے ڈر کے مارے سوائے ان کی اطاعت کرلینے کے چارہ کار نہ
رہا اب جبکہ وہ دیار بکر آئے تو مجھے بھاگنے کا موقع ملگیا اور میں آپ کے پاس
بھاگ آئی یہ سنکر اوس کے باپ کو بہت شاق گذرا سلامت لوٹ آنے پر اوسے
مبارک بادی گھوڑوں پر سوار ہو کے گھر کی طرف چلے تمام آدمی ان کے جلو میں
تھے۔ شہر میں آئے ملکہ قصر شاہی میں داخل ہوئی۔ ہمجولیاں۔ سہیلیاں پڑوسنیں
اور کنیزیں اس ملنے کے لئے دوڑیں اور آداب شاہی بجا لاکر سرنگوں ہوگئیں پھر

ملکہ کو دیکھکر رونے لگیں ملکہ بھی انھیں دیکھکر آبدیدہ ہوئی اسکے بعد علی قدر مراتب ہر ایک شخص نے گرجاؤں اور کنیسوں میں صدقے اور خیرات تقسیم کئے نذریں چڑھائیں اور نیازیں کیں رات ہوئی تو ملکہ نے اپنا قصہ شہر باعض کی ہزیمت اور کس طرح مسلمانوں نے راس العین پر قبضہ کیا شروع سے اب تک تمام باتیں سنائیں بادشاہ نے کہا بیٹی! تو نے آخر عربوں کو اپنے دین کے اندر کیسا دیکھا ملکہ نے کہا بادشاہ! یہ قوم محض دین ہی کے لئے لڑتی ہے اور اسکا مطمح نظر دین اور مذہب کے سوا اور کچھ نہیں عدل و انصاف ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا ان کے دین میں داخل ہوتی چلی جاتی ہے مگر پھر بھی خدا کی قسم دین مسیح سے بہتر اور کوئی دین نہیں میں نے یہ منت مانی تھی کہ میں جب عربوں کے ہاتھ سے چھوٹ جاؤں گی تو جب تک دو مہینے کامل یوحنا کے گرجا میں عبادت نہ کروں گی اسوقت تک نہ قربان کے قریب جاؤں گی نہ شراب پیونگی نہ سور کا گوشت کھاؤں گی اور نہ ماء معمودیہ میں غسل کروں گی پھر میں اون کے دین کے اوس اثر سے جو وہاں رہتے میں میرے اندر آگیا ہے دو مہینے میں پاک وصاف ہو جاؤں گی تو پھر قربان کے پاس بھی جاؤنگی اور صلیب کو بھی بوسہ دونگی بادشاہ یہ سنکر بہت خوش ہوا صبح ہوئی تو ملکہ گرجا میں گئی اور اس کے اندر ایک علیحدہ تخلیہ کی جگہ میں بیٹھ گئی فقیروں اور مسکینوں کو خیرات دینے لگی عبادت و ریاضت بظاہر بہت بجالانے لگی اور اس بات کی منتظر ہوئی کہ دیکھئے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے نے جو آنے کا وعدہ کیا ہے وہ کب تشریف لاتے ہیں۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ حضرت قیس بن ہبیرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے بدلیس کے پاس ایلچی بن کر آئے تھے طاریون نے آپ سے باتیں کی تھیں اور والی بدلیس نے آپ کا استقبال کرایا تھا تو اوسوقت میں بھی حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے کے ساتھ موجود تھا جب والی بدلیس کو آپ کے آنے کی اطلاع ہوئی تو یہ اپنے قلعہ میں داخل ہوا اور آپ کو طلب کیا اوسوقت بھی میں آپ کے ساتھ ہی تھا جب ہم وہاں پہونچے تو ہمنے اوسے تخت شاہی پر بیٹھا دیکھا ہمنے اوسے سلام کیا پھر حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے نے فرمایا کہ مجھے ارض ربیعہ کے گورنر یعنی حضرت

عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تیرے پاس بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ ہم تجھے اللہ پاک تبارک وتعالےٰ کی توحید اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی طرف دعوت دیتے ہیں ہمارے لئے جو کچھ حلال ہے وہ تم بھی اپنے لئے حلال سمجھو اور جو کچھ ہمارے اوپر حرام ہے تم بھی اپنے اوپر اوسے حرام کرلو بڑے بڑے بادشاہوں اور اولوالعزم سرداروں اونچے اونچے قلعے والوں اور بڑی بڑی ناک والے شہنشاہوں کے حالات سے عبرت حاصل کرو کہ وہ کس طرح چٹکی بجاتے ہمارے مقابلہ میں تلوار کے گھاٹ اتر گئے بتلاؤ کہ اب تمہارا کیا جواب ہے اوسنے کہا سردار! میرا پہلے ہی سے ارادہ تھا کہ میں آپ کے امیر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں صلح کے لئے ایلچی بھیجوں اور کچھ خراج یا جزیہ مقرر کرکے اپنے ہی دین پر قائم رہوں ہاں اگر میری رعایا کا کوئی شخص اپنی مرضی سے آپ کے دین میں داخل ہونا چاہے تو میں اوس سے کچھ سروکار نہ رکھوں اور نہ اوسے آپ کے دین میں داخل ہونے سے روکوں آپنے فرمایا تمنے اپنے دل میں کتنا اندازہ لگا رکھا ہے کہ بدلیس ارزن اور دوسرے قلعے جو تمہارے مقبوضات میں سے ہیں اون کی طرف سے بخوشی اتنی رقم ادا کردو گے کیونکہ اگر مجھے معلوم ہو جائے تو میں صلح کی گفتگو کے وقت وہ اندازہ عربوں کو بتلاکر اونہیں راضی کرسکوں اوسنے کہا سردار! میں ایک لاکھ دینار۔ پانچسو زرہیں اور ایک ہزار کمانیں دیسکتا ہوں بشرطیکہ جبتک میں زندہ ہوں اوسوقت تک کوئی دوسرا شخص میرے سوا یہاں کا حاکم نہ بنایا جائے نیز ایک دو آدمی سے زیادہ میرے پاس آدمی نہ چھوڑے جائیں اور وہ بھی اس لئے تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ کون شخص مسلمان ہوتا ہے دوسرے میری مملکت میں میرا ہی حکم نافذ رہے ہاں جو شخص مسلمان ہوجائے اوس کا تعلق اوس شخص سے رہے جو آپ حضرات کی طرف سے یہاں متعین ہو میں اوس سے کچھ سروکار نہیں رکھوں گا آپ نے فرمایا ہمنے تمہاری ان شرائط کو قبول کرلیا اور ہم انہیں شرائط پر تمسے صلح کرتے ہیں اور تمسے عہد کرتے ہیں کہ ہم ان شرائط کے پابند رہیں گے اور تم اس عہدنامہ کے شرائط کی بابت اللہ تبارک وتعالےٰ اور اوس کے رسول مقبول

مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمہیں دیتے ہیں۔
کہتے ہیں کہ پھر حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے نے اللہ تبارک وتعالے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک عہدنامہ لکھکر دیا اور ایک نے دوسرے کو یعنی اس بادشاہ نے آپ کو اور آپ نے اوس بادشاہ کو اس طریقہ پر ہدایات اور تحائف تقسیم کئے کہ جس طرح جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل بادشاہ والی روم کو عنایت فرمائے تھے اور وہ عہدنامہ آپ نے تمام مسلمانوں کی طرف سے لکھا حضرت قیس رضی اللہ تعالے عنہ کو حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت اقدس میں ایک خط دیکر روانہ کیا تاکہ جن شرائط پر آپسمیں معاہدہ ہوا ہے آپ کو اوس کی اطلاع کردی جائے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کو جب آپ کا خط ملا تو آپ وہاں سے چلکر بدلیس تشریف فرما ہوئے یہاں والی بدلیس اون چیزوں کا انتظام کررہا تھا کہ جنپر صلح ہوئی تھی یعنی دینار اور زرہیں وغیرہ جب آپ تشریف لے آئے تو والی بدلیس آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے ملاقات کی اور نہایت ادب سے آپ کو سلام کیا عمدہ مکان میں آپ کو ٹھہرایا مال پیش کیا اور پھر آپ نے بھی اوسے ایک عہدنامہ لکھدیا۔
کہتے ہیں کہ بعض یمنی مسلمانوں اور بدوی عربوں نے جب خوبصورت خوبصورت لڑکیوں کو دیکھا تو اون کا نفس بے قابو ہوگیا اونھوں نے اون سے مباشرت بھی کی اور شراب بھی پی حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ کو سخت ناگوار ہوا آپ نے فوراً انھیں گرفتار کرنیکا حکم دیا اونپر حد قائم کی اور جرمانہ وصول کرنے کا حکم صادر فرمایا نیز اونھیں مخاطب کرکے کہا کہ افسوس تمنے ایمان لانے کے بعد کفر کا فعل[1] اختیار کیا کیا تمہیں اسی کام کے لئے مامور کیا گیا ہے اور کیا تم ایسے ہی کاموں کے

---

[1] اصل کتاب میں یہ لفظ ہیں کہ الکفر بعد ایمان کہ تمنے ایمان کے بعد کفر کیا مگر چونکہ زنا سے انسان کافر نہیں ہوتا اس لئے میں نے اسکا ترجمہ ان لفظوں سے کردیا کہ تمنے ایمان لانے کے بعد کفر کا فعل اختیار کیا واللہ اعلم بالصواب شبیر احمد انصاری مترجم

لئے پیدا کئے گئے ہو کیا تمنے نہیں سنا کہ اللہ پاک تبارک و تعالے نے اپنے امر کن سے کاف اور نون کے درمیان گیا ارشاد فرمایا ہے یہ سنکر تمام مسلمانوں کے دل میں اللہ پاک جل جلالہ کی ہیبت طاری ہوگئی اور سب نے ملکر توبہ کی جب رات ہوگئی تو حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے آپ کے پاس آئے اور ملکہ طاریون کا تمام قصہ سنایا اور کہا کہ اوس اللہ کی بندی نے اپنی جان اللہ تبارک و تعالے کے راستہ میں وقف کردی ہے اور وہ اس فکر میں لگی ہے کہ کسی تدبیر سے اوس شہر کو مسلمانوں کے حوالے کردے میں بھی اوسکی رائے کی موافقت کی ہے اور اوس سے وعدہ کرلیا ہے کہ وہاں آکر میں تیری مدد کروں گا آپ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو ہمپر فرض ہے کہ ہم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو اسکی اطلاع دیکر اوس کی مدد کو روانہ کریں۔ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا جیسا آپ مناسب سمجھیں کریں آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاذ حضرت قیس حضرت مسیب بن نخبہ حضرت عمرو بن معدیکرب اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہم کے پاس آدمی بھیجا جب یہ حضرات تشریف لے آئے تو اون سے کہا کہ آپ لوگوں کی اسمیں کیا رائے ہے۔

# فتح ارمینیہ و اخلاط و قف وانظر

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اللہ پاک جل جلالہ وعم نوالہ امیر کے تمام امور کی اصلاح فرمائیں اگر یہ بات ہے تو آپ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے کو ایلچی بناکر روانہ کیجئے ہم اون کے ساتھ جائیں گے اور جب وہاں پہونچ جائیں گے تو جو کچھ اللہ جل جلالہ کو منظور ہوگا وہ ہو جائے گا مثل مشہور ہے والحاضر یری مالا یراہ الغائب (شنیدہ کے بود مانند دیدہ) کہ حاضر اور موجود آدمی جو بات دیکھتا اور پرکھتا ہے وہ غائب کو نہیں معلوم ہو سکتی چنانچہ جسوقت ہم وہاں پہونچ جائیں گے تو جیسا موقع دیکھیں گے ویسا ہی

کریں گے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اچھا خدا کے بھروسہ پر چلے جائیے یہ سنتے ہی یہ حضرات تیار ہو کر چل پڑے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ پینتیس ۳۵ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بیس آپ کے ہمراہیوں اور آدمیوں میں سے تھے جب اخلاط پہونچے رومیوں اور ارمنیوں نے انھیں دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ قاصد ہیں بادشاہ کے پاس جاکر اوسے اس بات کی اطلاع دی کہ عربوں کے ایلچی اور قاصد آئے ہیں بادشاہ نے کہا کہ اونھیں دربار میں حاضر کرنا چاہیئے یہ سنکر چند چوب بردار باب رومیۃ تک جو بدلیس کا دروازہ تھا آئے وہاں عربوں کو گھوڑوں پر سوار کھڑے دیکھا چوبداروں نے عربوں کو کہا کہ چلیے بادشاہ نے آپکو یاد فرمایا ہے یہ اونکے ساتھ دار الامارۃ تک آئے بادشاہ بوسطیوس کو آنے کی اطلاع دی بادشاہ نے آنے کا حکم دیا جب یہ حضرات دار الامارۃ کی گیلری (دہلیز) میں پہونچے تو ملازموں نے اسلحہ اور ہتھیار رکھنے کو کہا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہم ایک ایسی قوم کے افراد ہیں کہ جو اپنی تلواریں کسی دوسرے کو سپرد نہیں کیا کرتی اللہ پاک تبارک وتعالےٰ نے ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار کے ساتھ پیدا کیا ہے یعنی آپ کو تلوار مرحمت فرما کر مبعوث فرمایا ہے اور ہم لوگ اونھیں کے مقلد ہیں اللہ پاک تبارک وتعالےٰ اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز ہمارے لئے مخصوص کردی ہے ہم کبھی اوسے اپنے سے جدا نہیں کرسکتے چوب بردار اندر گیا اور بادشاہ سے آپکی تقریر دوہرائی بادشاہ نے کہا کہ وہ جس طرح چاہیں اونھیں آنے دو تاکہ وہ یہ نہ گمان کریں کہ ہم اون سے ڈر گئے اور یہ بات بادشاہوں کے ننگ وناموس کے خلاف ہے چوب بردار نے اونھیں اندر آنے کے لئے کہا یہ حضرات اندر داخل ہوئے بادشاہ نے جب اونھیں نظر اوٹھا کر دیکھا تو اونھوں نے اوسے سلام کیا اور بے تکلف زمین پر شیران ببر کی طرح بیٹھ گئے ہر ایک کا ہاتھ اپنی اپنی تلوار کے قبضہ پر تھا اور اس طرح بادشاہ کو اونھوں نے دعوت دین اور ترک دنیا کا سبق دیدیا حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تو تمہیں کسی سے اس بات کی توقع رکھنا چاہیئے کہ تمہارے سامنے کوئی گردن جھکائے اور نہ تمہیں کسی کے سامنے گردن جھکانا چاہیئے کیونکہ صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اس فعل کو پسند نہیں

فرماتے۔

کہتے ہیں کہ جب بیٹھے ہوئے تھوڑی دیر ہو گئی تو ترجمان نے اون سے کہا کہ آپ حضرات کیسے تشریف لائے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی فوج کے سردار نے جو اسوقت سرزمین بدلیس میں فروکش ہیں ہمیں آپ کے پاس روانہ کیا ہے اور کہا ہے کہ تم اونھیں لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کی طرف دعوت دو اور اس کلمہ کی طرف بلاؤ اور اگر وہ اسکو نہ مانیں تو پھر اون سے کہو کہ وہ اون لوگوں کی صف میں داخل ہو جائیں جنھوں نے ذلیل ہو کر جزیہ دینا قبول کیا ہے اور وہ بھی جزیہ ادا کریں اور اس صورت میں وہ بھی ذلیل ہو گے ترجمان نے آپ کی یہ تقریر بادشاہ کے سامنے دوہرائی۔ حضرت قدامہ رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ بادشاہ اور حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ کے درمیان ترجمان نہیں تھا بلکہ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ رومی زبان میں اون سے گفتگو کر رہے تھے اور یہ رومی زبان ہی اوس قوم کی زبان تھی۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے مابین ترجمان ضرور تھا کیونکہ بادشاہ ارمنی تہا اور ارمنی زبان کے سوا اور زبان نہیں سمجھتا تھا اور حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ رومی تھے اور رومی زبان کے سوا کوئی زبان نہیں سمجھتے تھے۔

غرض جب ترجمان نے اوسے آپ کا مطلب سمجھایا تو بادشاہ کا چہرہ غصہ کی وجہ سے سرخ ہو گیا کہنے لگا مسیح (علیہ السلام) اور انجیل کی قسم جب تک ہمارا ایک فرد بھی میدان میں زندہ رہے گا اوسوقت تک نہ ہم جزیہ دیسکتے ہیں نہ اون کا دین قبول کر سکتے ہیں اونھوں نے ہمیں بھی ایسا ہی سمجھ لیا ہے جیساکہ رومیوں کا لشکر ہم نہایت شہ زور قوت دار اور لڑائی میں یگانہ فرد ہیں ہم اپنی کمانوں سے وہ تیر (نشابۂ) چھوڑتے ہیں جنھیں اہل عرب قاطع الشہوات والاسباب کا لقب دیتے ہیں میں اپنے ایلچی والی خوی اور اسلوس کے پاس روانہ کرتا ہوں نیز اسراغوص والی مرج کو بھی اپنی کمک کے لئے بلاتا ہوں ہم

لہ نشاب تیر کی ایک قسم ہے ۱۲ منہ

ان عربوں کو اُلٹے پاؤں بھگادیں گے اور اون سے اس طرح تمام ملکوں کو خالی کرلیں گے اس کے سوا ہمارے پاس اون کے لئے اور کوئی جواب نہیں ہے ترجمان نے یہ جواب سنکر حضرت یوقنار رحمۃ اللہ تعالےٰ کے سامنے دوہرایا آپ نے فرمایا اچھا ہمیں اجازت دیجئے تاکہ ہم اپنے سردار سے جاکر آپ کا جواب سنادیں بادشاہ نے کہا آج رات تم یہیں ہمارے پاس ٹھہرو کل چلے جاتا پھر اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ انھیں فلاں مکان میں ٹھہرادیا جائے یہ حضرات اوسکے پاس سے رخصت ہوگے اوس مکان میں جسمیں بادشاہ نے ٹھہنے کو کہا تھا آسئے اور ملک ہماریوں کا انتظار کرنے لگے کہ دیکھئے اوس کی طرف سے کیا معاملہ پیش آتا ہے۔

کہتے ہیں کہ جب صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اس کے پاس سے روانہ ہوکر دوسرے مکان میں چلے گئے تو یہ اسی وقت گھوڑہ پر سوار ہوکر یوحنا کے گرجا میں اپنی لڑکی کے پاس پہونچا اور اوس سے کہنے لگا کہ عرب لوگ قاصد ہوکر ہمارے پاس آئے ہیں اور اون کی ایک اچھی خاصی جماعت ہمارے یہاں موجود ہے اور اونھوں نے مجھ سے یہ کہا ہے اور میں نے اونھیں ایسا ایسا جواب دیا ہے اب تیری کیا رائے ہے۔ اوسنے کہا بادشاہ! وہ کہاں ہیں بادشاہ نے کہا کہ آج میں نے اونھیں ٹھہرالیا ہے۔ تاکہ میں اُن کے بارے میں تجھسے مشورہ کرسکوں ملکہ نے کہا میں اونھیں دیکھنا چاہتی ہوں کیونکہ مجھے اون کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اگر وہ سادات عرب اور اکابر وعمائد لوگوں میں سے ہیں تو ہم البتہ اون کی بات کو مان لیں گے۔ آپ مجھے اون سے گفتگو کرنے کی اجازت دیں میں آپ کی طرف سے اونھیں مصالحت کا پیغام دے کر اون کے دلوں کو خوش کروں گی اور اونھیں اسکا لالچ دوں گی پھر جب اونھیں ہماری طرف سے ذرا اطمینان ہوجائیگا تو میں آپ کو اشارہ کروں گی آپ اُنھیں گرفتار کرلینا اپنے یہاں قید رکھنا اور ہرگز نہ چھوڑنا اور جسوقت آپ اونھیں گرفتار کرلیں تو اون کے سردار سے کہلا بھیجنا کہ اب اگر تم ذرا بھی ہماری طرف بڑھے تو اون لوگوں کے سر قلم کرکے تمہارے پاس بھیجدیئے جائیں گے اون کا سردار جب یہ بات سنے گا تو پھر ہماری طرف اپنا ایک انچ قدم بھی

بڑھائیگا اور پھر اس بات پر صلح ہو جائے گی کہ ہم تمہارے آدمی واپس کرتے ہیں چنانچہ پھر آپ صلح کے بعد اون کے آدمی اون کے پاس روانہ کر دینا مسیح علیہ السلام آپ کی مدد فرمائیں گے آپ کی عمر میں ترقی بخشیں گے آپ کی قدر و منزلت زیادہ فرمائیں گے اور اس طرح یہ عرب آپ کے ملک سے پھر جائیں گے بادشاہ نے کہا میری پیاری بیٹی! مسیح تیری عمر دراز کریں اور تیرا مرتبہ بلند فرمائیں تو ہی ہماری طرف سے جا کر اون سے بات چیت کر اور اس گرجا کو چھوڑ کر قلعہ کے گرجا میں رہنا اختیار کر کیونکہ تو جب تک یہاں رہے گی ہیں رات دن تیری طرف سے فکر رہے گا تیرا مقصود تو محض عبادت ہے سو جہاں رہکر ہی عبادت کرے گی تیرا مقصود حاصل ہو جائے گا بادشاہ کی بات سنکر ملکہ نے کہا جب تک یہاں کا پادری مجھے جانے کی اجازت نہ دیگا میں کبھی نہ جاؤں گی بادشاہ نے پادری کے پاس آدمی بھیجا جب وہ آگیا تو بادشاہ اوس کی تعظیم کے لئے اوٹھا اوسے اپنے برابر بٹھایا اور اپنی بیٹی کا قصہ بیان کیا پادری نے کہا میں تجھے اجازت دیتا ہوں جہاں چاہے جا کر عبادت کر میں نے مسیح علیہ السلام سے تیرے گناہوں کی مغفرت کے متعلق کہا تھا اونھوں نے تیری گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔

کہتے ہیں کہ ملکہ طاریوں نے یہ سنکر خوشی کا اظہار کیا اوس کے باپ کی سواریوں میں سے اس کے لئے ایک سواری آئی اور یہ اسپر سوار ہو کر اوس مکان میں کہ جسمیں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فروکش تھے گئی اور سوائے اس کے اور اس کے باپ کے اور کوئی آدمی اندر نہ گیا ملکہ نے جب حضرت ابو قتادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو بہت خوش ہوئی مزاج پرسی کی اور کہنے لگی کہ سردار! میرا باپ آپ لوگوں سے ناواقف ہے نیز تمہاری زبان بھی نہیں سمجھتا میں آپ حضرات کے تمام حالات سے اسے مطلع کروں گی مجھے اپنے دین کی قسم میں نے آپ سے سوائے خیر اور نیکی کے اور کچھ بات نہیں دیکھی اور اسکا میں بہت جلد آپ کو معاوضہ دونگی اگر مجھے اپنے گھر والوں اپنے وطن اور اپنے دین سے محبت نہ ہوتی تو میں کبھی آپ لوگوں سے جدا نہ ہوتی یہ کہہ کر یہ اور اسکا باپ وہاں سے چلے آئے اور اپنے محل میں داخل ہو گئے یہاں پہونچکر ملکہ اپنے باپ سے کہنے لگی کہ آپکو بشارت

ہو آپ کا کام بہت آسانی سے ہو جائیگا یہ لوگ سادات عرب اور سرداران قوم ہیں سے ہیں
اور وہ شخص جو رومیوں کے لباس میں ہے وہی یوقنا والی حلب ہے جسے مسیح علیہ السلام
نے اپنے دروازہ سے جھڑک دیا ہے اور راندۂ درگاہ ہو گیا ہے میری رائے یہ ہے کہ
ہم اونھیں اپنے پاس ہی اس مکان میں بلا بھیجیں اور جب وہ یہاں آجائیں تو اونھیں چپکے
سے گرفتار کرلیں کہ کسیکو کانوں کان خبر نہ ہو یہ سنکر بادشاہ خوش ہوا اور ایک چوب بردار
کو بلانیکے لئے بھیجا جب وہ سب حضرات یہاں تشریف لے آئے تو اس مکان کے ایک
حصہ میں اونھیں ٹھہرا دیا

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ اس کے باپ کے عمّال یعنی بڑے بڑے فوجی افسر
نیز وہ گورنران جو مختلف قلعوں پر اس کے باپ کی طرف سے مامور تھے آ آکر ملکہ کے باپ کو ملکہ
کے دین مسیح میں لوٹ آنے کی مبارک باد دے رہے تھے ملکہ نے اپنے باپ سے کہا کہ بہتر
مصلحت یہ ہے کہ ہم ان عربوں کے پاس جاکر بیٹھیں اور اونھیں کے ساتھ کھانا کھائیں تاکہ
وہ ہماری طرف سے مطمئن ہو جائیں میں اون سے اب چلکر کہوں گی کہ میرا ارادہ ہے کہ میں ارباب
دولت نیز تمام رعایا سے مشورہ کروں اگر ان کی صلاح ہوئی تو ہم تمہارے ساتھ صلح کرکے تمہیں
جزیہ دیدیں گے ورنہ پھر جنگ کریں گے پھر وہاں سے آکر ہم اون کے لئے کھانے میں بھنگ
ملاکر بھیجیں گے جسوقت اونھیں بھنگ کا اثر ہو جائے گا اور وہ نشہ میں چور ہو جائیں گے
تو ہم اونھیں گرفتار کرلیں گے اور جو کچھ کرنا ہوگا کریں گے اور میں ان سب باتوں کو تجھے بتلاتی
رہوں گی۔

کہتے ہیں کہ جب رات ہو گئی تو یہ اور اسکا باپ عربوں کے پاس گئے اور اون سے تھوڑی
دیر گفتگو کرکے چلے آئے صبح ہوئی تو بادشاہ تخت پر بیٹھا اور ملکہ نے جب یہ سمجھ لیا کہ اب
یہ امور سلطنت میں منہمک ہو گیا ہے تو چپکے سے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے
پاس آئی اور کہنے لگی کہ جسوقت رات کو میں اور میرا باپ آپ حضرات کے پاس آئیں تو آپ
اوسے فوراً گرفتار کرلیں اور ذرا بھی جہانت نہ دیں اوس کی رائے آپ کے متعلق ایسی ایسی ہو
یہ سنکر صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے اس کا شکریہ ادا کیا اور یہ واپس چلی آئی۔

کہتے ہیں کہ جب رات ہو گئی تو یہ اپنے باپ کو ساتھ لیکر صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے پاس آئی یہ آگے آگے اس طریقہ سے چل رہی تھی کہ گویا اوس کی حفاظت کا فرض ادا کر رہی ہے یہاں آکر اسنے چپکے سے اشارہ کیا کہ ابھی جلدی نہ کرو کچھہ اور مہلت دو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین رُکے رہے یہ کچھہ دیر گفتگو کر کے اون کے پاس سے چلے آئے جب یہ اون سے علیحدہ ہو گئے تو بادشاہ ملکہ سے تخلیہ میں کہنے لگا کہ تیری یہ رائے کہ انھیں گرفتار کر لیا جائے ٹھیک نہیں معلوم ہوتی میرا ارادہ یہ ہے کہ میں تمام سرداروں اور قلعوں کے گورنروں کو بلا کر اون سے تیرے سلئے یہ عہد لیلوں کہ وہ کبھی تجھپر زیادتی نہ کریں اور تیری اطاعت و فرمانبرداری رکھیں مال اور خزانہ جتنا کچھہ ہے اور نیز جن جن چیزوں کے ضائع ہونیکا خوف ہے وہ سب قلعہ پر قبوس میں بھیجدوں کیونکہ وہ اس سرزمین کے تمام قلعوں میں مضبوط اور مستحکم ہے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ یہ قلعہ کہ جسکا ذکر ہمنے کیا یعنے قلعہ پر قبوس یہ بحیرہ ارجیس کے درمیان واقع تہا اور یہاں کوئی شخص کسی طرح نہیں پہونچ سکتا تہا غرض بادشاہ نے ملکہ سے کہا کہ جب میں تجھے حاکم مقرر کر کے تیری سپردگی میں یہ قلعہ دیدوں تو تو عربوں کے پاس جاکر اونھیں رخصت کر دینا کیونکہ اس سے پہلے آجتک کبھی کسی نے ایلچیوں کو گرفتار نہیں کیا نیز اگر میں نے ان ایلچیوں کو گرفتار کر لیا تو لوگ کہیں گے کہ عربوں سے ڈر گیا حالانکہ میں اون سے لڑنے کا ارادہ کر رہا ہوں اگر میں لڑائی میں کامیاب ہو گیا تو اپنی مراد پوری ہو جائے گی اور اگر عربوں کو فتح ہوئی تو دوسرے مفتوحہ اور ہزیمت خوردہ بادشاہوں کی مثال مجھپر بھی صادق آئے گی اور میں بھی اونھیں میں شمار ہو جاؤں گا۔ میں نے بادشاہ درفشیل والی ارزن الروم کے پاس اپنا ایلچی بھیجا ہے تاکہ وہ اپنی فوج اور جمعیت لیکر ہماری مدد کے لئے آئے میں نے اوس سے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ میں تیری بہن خارونہ کی اوس سے شادی کر دونگا اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے۔ ملکہ نے کہا بادشاہ! اگر آپ کا یہی ارادہ ہے تو جب تک آپ کے پاس لشکر نہ جمع ہو جائے اور بادشاہ درفشیل نہ آجائے اسوقت تک ان عربوں کو نہ چھوڑیئے جب آپ کے پاس کافی لشکر جمع ہو جائے اور آپ انھیں چھوڑیں۔ اور

یہ اپنے لشکر کی طرف جائیں آپ بھی نیچھے نیچھے اپنی فوج لیکر روانہ ہوجائیں اور اون کے لشکر پر حملہ کردیں یادشاہ نے کہا یہ رائے ٹھیک نہیں کہ ہم اونھیں چھوڑ دیں بلکہ ہم اون کے سردار کے پاس یہ کہلا کر بھیجیں کہ تمہارے آدمی ہمارے پاس نہایت عزت واکرام کے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہیں ہماری رائے یہ ہوئی ہے کہ ہم عید کے روز اپنے مدبروں اور عقلمندوں کو جمع کرکے اون سے مشورہ کریں اگر اون کی رائے صلح کی ہوئی تو ہم جزیہ ادا کردیں گے ورنہ پھر میدان میں نکل کر تمہارا مقابلہ کریں گے خداوند تعالےٰ جسے چاہیں فتح بخشیں اگر لڑائی ہوئی تو ہم اونھیں بطان کے میدان میں جو نہایت وسیع میدان ہے اور جس میں کافی فوجیں سما سکتی ہیں اوترنے کو کہیں گے اور وہاں دل کھول کر ان کا مقابلہ کریں گے اون سے تمام شہر واپس لےلیں گے درے اور گھاٹیاں بند کردیں گے اور اون میں سے کسی ایک کو زندہ نہ چھوڑیں گے پھر ہم دیار بکر کی طرف جائیں گے اوس کے مالک ہوں گے ارض ربیعہ پر قبضہ کریں گے اور ان شہروں اور ملکوں میں ہمارے سوا اور کوئی بادشاہ نہ ہوگا ملکہ نے کہا جیسا آپ کی رائے میں آئے کیجیے یہ کہکر ملکہ محل شاہی میں چلی آئی اور پھر جسوقت اوسے یہ معلوم ہوا کہ قصر شاہی کے دروازے بند ہوگئے ہیں تو یہ چپکے سے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو کچھ اس کے باپ نے اس سے کہا تہا وہ سب بیان کیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوسے سنکے دعا فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَا الْاُمُوْرَ مِنْ غَیْرِ تَعَبٍ الٰہا العالمین! ہمارا کام نہایت آسانی سے پورا فرمایئے۔ اس کے بعد آپ نے کہا جب اللہ پاک تبارک وتعالےٰ کسی کام کو کرنا چاہتے ہیں تو اوس کے اسباب بھی مہیا فرمادیتے ہیں۔ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالےٰ نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی! وہ کس طرح آپ نے فرمایا۔ بحمد اللہ ہمارے تمام کاموں میں فتح کی جھلک نظر آرہی ہے دیکھو اسنے اپنے ایلچی بادشاہوں کے پاس اس لئے روانہ کئے ہیں کہ وہ ہمسے آکر لڑیں۔ اب ہمیں اسوقت تک کہ جب تک وہ سب جمع ہوں ذرا صبر سے کام لینا چاہیئے ملکہ طاریوں نے کہا یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے بالکل سچ فرمایا اللہ پاک تبارک وتعالےٰ آپ کو توفیق بخشیں گے اور وہ سب انشاءاللہ تعالےٰ آپ کے قابو میں آجائیں گے

اور مجھے اس لئے بھی اس کی زیادہ امید ہے کہ جب وقت ہنگامہ کارزار واقع ہو گا تو میرا باپ تمام والیان ملک اور گورنروں کو گرجا میں بلا کر اور جمع کر کے مجھے سلطنت کے کاروبار سپرد کرے گا اور اون سے میرے حق میں عہد و پیمان لیگا بس جس وقت وہ ان کاموں سے فراغت پائے تو تم اللہ نے اگر چاہا فوراً اوس پر حملہ کر دینا نیز بہت ممکن ہے کہ اسی مجمع میں والی ارزن بھی ہو اگر وہ ہو تو آپ حضرت یوقنا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو والی ارزن کے لباس میں اوس کے قلعہ میں بھیجدینا وہ وہاں پہونچکر اس طریقہ سے انشاء اللہ تعالےٰ اوس پر قبضہ کرلیں گے اور ہم اس طرح اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے یہ کہکر ملکہ ان کے پاس سے رخصت ہو گئی۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ راویوں کے سلسلہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب بادشاہ یعنی والی اخلاط کی رائے اسبات پر پختہ ہو گئی جو ہمنے ابھی بیان کی ہے تو صبح ہونے پر اوس نے اپنے قاصدوں کو اپنے ماتحت جاگیرداروں اور والیان ریاست کے پاس روانہ کیا تاکہ وہ ان سب کو بلا لائیں قاصدوں کے پہونچنے پر یہ سب تیار ہو کر آگئے اور کوئی والی ملک یا جاگیردار ایسا نہ رہا جو نہ آیا ہو درفیتل بھی ارزن سے مع اپنی فوج کے آیا اور ان سب کا اجتماع اُس رات میں ہوا کہ جس کی صبح کو ان کی سب سے بڑی عید کا دن تھا گرجا کو خوب سجایا گیا پادری اور رہبان دور دور سے آئے گرجا میں نماز پڑھی قربانیاں کیں اور جب اپنی نماز اور قربانی سے فراغت حاصل کی تو بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھا ملکہ تخت کے دائیں طرف کھڑی ہوئی بادشاہ نے والیان ملک اور سرداران فوج کو مخاطب کر کے کہا میں نے محض تمہیں اس لئے جمع کیا ہے کہ میں تمہارے سامنے ایک ایسی بات پیش کروں کہ جس میں تمہارے ملک تمہارے دین اور خود تمہارے لئے بھلائی مضمر ہے اور جس سے تم تمہارا ملک تمہارا دین مستحکم و مضبوط رہے میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں ملکہ طاریوں کو اپنا ولیعہد مقرر کروں یہ تم خود جانتے ہو کہ ملکہ نہایت عقلمند۔ صائب الرائے۔ مدبر اور بہت ہوشیار عورت ہے لڑائی اور فنون حرب میں کامل مہارت رکھتی ہے اگر میری زندگی ختم ہو جائے تو پھر تمہارے کل امور کی نگراں یہی ملکہ ہو گی کہو تم اس بارے میں کیا کہتے ہو اور تمہاری کیا رائے ہے یہ سنکر تمام درباری کھڑے ہوئے بادشاہ کے سامنے سر جھکایا اور کہنے لگے بادشاہ! آپ کی رائے نہایت مناسب

اور عمدہ ہے آپ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں شوق سے کیجئے بادشاہ فوراً کھڑا ہوا اپنے سر سے تاج اوتار کر ملکہ طاریون کے سر پر رکھا اور اوسکا ہاتھ پکڑ کے تخت پر بٹھلایا اور خود دربانوں کی طرح اوس کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا والی ارزن ملکہ کے بائیں طرف کھڑا تھا تمام سرداران اور والیان ملک نے ملکہ کے سامنے سر جھکا دیئے اور ملکہ سے بیعت کی پادری اور رہبانوں نے بڑھکر تمام آدمیوں سے ملکہ کے لئے عہد لیا اور سب نے بخوشی اوس کی اطاعت قبول کرلی رسم تاج پوشی کے بعد ملکہ طاریون کی بہن کی شادی والی ارزن کے لڑکے سے کردی گئی اور اوس کے بعد یہ تمام آدمی ملکہ طاریون کے جلو میں ہو کر قصر شاہی تک آئے خوان شاہی پر بیٹھکر سب نے کھانا کھایا ملکہ نے تمام آدمیوں کو خلعت سے سرفراز کیا شہر سجایا گیا چراغاں کیا گیا ڈیرے خیمے شہر سے باہر نصب کئے گئے اور مسلمانوں سے لڑائی کی ٹھان لی۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ بسلسلہ اسرائیل بن اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ابوالاحوص سے روایت ہے کہ جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ملک ارمینیہ یعنی اخلاط کی طرف روانہ کیا اور اونھوں نے آنے میں دیر کی تو آپ کا خیال اس طرف گیا کہ ممکن ہے کہ وہ حضرات کام آگئے ہوں آپ اون کا انتظار کرنے کے بعد بدلیس سے ارزن تشریف لائے ایک میدان میں قیام فرما کر جاسوسوں کو اخلاط کی طرف روانہ کیا وہ کچھ دن غائب رہکر یہ خبر لائے کہ بادشاہ نے اپنی لڑکی ملکہ طاریون کو اپنی جگہ بادشاہ بنا دیا ہے تاج اوس کے سر پر رکھدیا ہے والیان ملک نے اس کی اطاعت قبول کرلی ہے اور اسی وجہ سے شہر کو سجا کر چراغاں کیا گیا ہے والی ارزن بھی وہیں ہے اور بادشاہ نے اپنی دوسری لڑکی کی شادی اوس کے لڑکے سے کردی ہے اور وہ تمام آدمی آپ سے لڑنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں آپ نے یہ سنکر فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ہمارے آدمیوں سے اونھوں نے دغا کی مسلمانوں نے عرض کیا یا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کس طرح آپ نے فرمایا ہمارے آدمی ایک کام کو گئے تھے مگر وہ وہاں جا کر مصیبت میں پھنس گئے صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے کہا خداوند تعالےٰ جل مجدہ کی طرف سے امید واثق رکھئے اور اوس پر بھروسہ فرمایئے۔ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے اسی میدان میں دس روز قیام فرمایا اور آپ صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے غم میں بیمار ہو گئے لوگ آپ کی عیادت کو آئے آپ نے فرمایا جب اللہ پاک تبارک و تعالیٰ اپنے کسی بندہ سے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو لوگ اوسکی زیارت اور ملاقات کو آنے لگتے ہیں

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچھے ہو گئے تو ایک روز معززین صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے ہمراہ سوار ہو کر تفریح کے لئے چلے اگرچہ آپ دیگر حضرات کے ساتھ تفریح کو چلے جا رہے تھے مگر آپ کا دل حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کی طرف لگا ہوا تھا اچانک آپ کو حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالے عنہ آتے ہوئے دکھلائی دیئے جو زور زور سے یہ کہتے ہوئے چلے آ رہے تھے چلئے چلئے جلدی چلئے آپ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لپکے اور فرمایا ابن زید خداوند تعالیٰ تمپر رحم فرمائیں کیا بات ہے اونھوں نے کہا آپ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ اور اون کے ہمراہیوں کے پاس جلد ہو پہنچئے وہ بحر مصیبت میں پڑے غوطے کھا رہے ہیں آپ نے فرمایا وہ کیسے اونھوں نے کہا جب بادشاہ نے ملکہ طاریوں کو سلطنت سپرد کی اور ہر ایک آدمی سے اوس کے لئے عہد و پیمان لیلیا تو ملکہ نے قابو پا کر اپنے باپ کو قتل کر دیا اوس کے بعد اپنے باپ کی طرف سے پیغام بھیجکر والیان ملک اور سرداران لشکر کو بلایا جب وہ آ گئے تو اونھیں بھی تلوار کے گھاٹ اوتار دیا ملکہ کے بعض غلاموں کو شبہ ہوا اور اونھوں نے بقیۃ السیف (بچے ہوئے) سرداروں اور والیان ملک سے جا کر اس کی اطلاع کر دی وہ ہتھیار لگا کر اور لڑائی کے لئے تیار ہو کر بیٹھ گئے جب اگلا دن ہوا تو ملکہ گھوڑہ پر سوار ہو کر اپنے باپ کے لشکر میں میدان کے اندر گئی ہم بھی سوار ہو کر ملکہ کے ساتھ گئے ہم بالکل بے خبر اور خالی الذہن تھے کہ تمام قوم ہمپر ٹوٹ پڑی اور ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہمسے کہنے لگے کہ تم سمجھتے تھے کہ مسیح تمہاری طرف سے غافل ہیں کیا وہ تمہارے گناہوں کا تمسے مواخذہ نہ کریں گے اور اُس کی تمہیں سزا نہ دیں گے اب تم صلیب کے قبضہ میں آئے ہو یہ کہکر اونھوں نے ہمیں پکڑنے کا ارادہ کیا ہم بھی دل کھولکر لڑے اور اتنے لڑے کہ آجتک کسی نے ایسی لڑائی سنی تک نہ

ہو گی ہمنے زمین کو لاشوں سے پاٹ دیا جب رات ہو گئی تو لڑائی موقوف ہوئی اور بدن سے ہتھیار کھولے تمام لشکر والی ارزن کے ہمراہ ہو گیا اور ملکہ کے ساتھ محض اوس کے باپ کے چند خادم رہ گئے جنپر ملکہ نے نہایت مہربانی فرمائی اور خلعت سے سرفراز کیا ارمنیوں کے پاس ملکہ نے کہلا کر بھیجا کہ میں نے تو یہ کام محض تمہاری شفقت کی وجہ اور تمہارے خاندان کی حفاظت کے لئے کیا تہا کیوں کہ جن لوگوں کو میں نے قتل کیا ہے انھوں نے ان عربوں کی گرفتاری کا ارادہ کر لیا تہا اور وہ ان سے لڑنا چاہتے تھے اگر ایسا ہو جاتا تو ان عربوں کے آدمی تم میں سے ایک کو بہی زندہ نہ چھوڑتے اونھوں نے جب یہ سنا تو اون کے اندر جو عقلمند آدمی تھے وہ کہنے لگے خدا کی قسم اسنے تو ہمارے حق میں اچھا ہی کیا ہے اور پانچہزار آدمی ملکہ کی طرف ہو گئے میں لڑائی چھوڑ کر آپ کی طرف دوڑا اور آپ کو خبر کرنے کے لئے آیا ہوں حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ سنکر لوگوں کو چلنے کا حکم دیا حکم سنتے ہی تمام فوج چل پڑی گھوڑے سرپٹ ڈالدیئے پہونچنے میں جلدی کی گھوڑی ہوا ہو رہے تھے آخر بگولے کی طرح مسلمان وہاں پہونچے دیکھا تو جنگ اپنے پوری زوروں پر ہے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے زور زور سے تکبیر کہی اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے زمین کانپ اوٹھی پہاڑوں نے گونج کے ساتھ تکبیروں کا جواب دیا اور مسلمانوں نے تکبیر کہتے ہی حملہ کر دیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ہمراہی اتنی جانبازی اور جاں فشانی سے لڑے کہ آجتک روئے زمین پر اتنی شدید جنگ کبہی نہ سنتے میں آئی تھی اور اونھوں نے اس جنگ سی اپنے پروردگار کو راضی کر لیا۔ برابر جنگ ہو رہی تھی سر کٹ کٹ کر گر رہے تھے حتیٰ کہ غبار چھٹا سیاہی دور ہوئی اور فوجیں لڑائی سے علیحدہ علیحدہ ہو گئیں معلوم ہوا کہ عرب کے ایک سو بیس بادیہ نشین شہید ہوئے ہیں اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لڑکا گم ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوسے تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ چلا آخر جب رات ہو گئی تو آپ چند مسلمانوں کو ساتھ لیکر اوس کی تلاش میں گئے معمعہ کے مقام پر اوسے اس حالت میں پڑا دیکھا کہ اوس کا بدن چھلنی ہے اور وہ دم توڑ رہا ہے مسلمانوں نے

حضرت معاذ بن جبل کے لڑکے کی شہادت۔

اوسے اُٹھایا اور خیمہ میں لے آئے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوس کے سرہانے بیٹھے تھے حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھائی کہتے ہیں کہ میں نے جب اس لڑکے کو دم توڑتے دیکھا میں رونے لگا اور میری چیخ نکل گئی لڑکے نے مجھے کہا خاموش رہئے یہ غزوہ مجھے اون غزوات سے بھی زیادہ محبوب ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لڑے ہیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا بیٹا! اب تم بہت جلدی اپنے رب سے ملجاؤ گے۔ ظہر کا وقت تھا موذن نے اذان دیدی تھی کہ لڑکے کی روح پرواز کر گئی لشکر ابھی نماز سے بھی فارغ نہ ہوا تھا کہ آپ نے اوسے اوسکے لباس میں درانحالیکہ نعش خون ہی میں تر ابور تھی کفنا دیا لوگ جب نماز سے فارغ ہو کر آئے تو دیکھا کہ نعش سپرد خاک بھی کر دیگئی ہے۔ پوچھا کہ حضرت! خداوند تعالےٰ جل مجدہ آپ پر رحم فرمائیں آپ نے ہمارا انتظار بھی نہ فرمایا کہ جنازہ میں شریک ہو جاتے آپ نے کہا انتظار کرنا سنت نہیں ہے دراصل یہ زمانہ جاہلیت کا ایک فعل ہے جسے ہم اپنی خواہشات کے تابع ہو کر کیا کرتے تھے پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم میت کو جلدی دفن کیا کریں۔ بہرحال جب آپ قبر میں رکھ چکے تو آپ اپنے خیمہ میں تشریف لائے داڑھی اور سر دھویا سرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خیمہ میں آئے آپ کے لبوں پر اسوقت تبسم تھا اور زبان پر تکبیر اور یہ محض اس لئے تھا کہ آپ اس طرح اپنے دل کو تسلی دے رہے تھے کبھی آپ بجائے تکبیر کے یہ فرماتے تھے هَنِيئًا لَكَ يَا وَلِدِي بیٹا! تمہیں شہادت مبارک ہو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا حضرت! یہ آپ کی کیا باتیں ہیں آپ نے فرمایا میں نے اپنے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مَنْ مَاتَ لَهُ ابْنٌ وَكَانَ بِهِ ضَنِيْنًا وَكَانَ عَلَيْهِ عَزِيْزًا فَحَسَنَ عَلَيْهِ عَزَاءَهُ وَلَمْ يَرَ مِنْهُ شَيْئٌ فِي قَضَاءِ اللّٰهِ اِلَّا غَفَرَ لَهُ وَلِلْمَيِّتِ وَاَبْدَلَ لَهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوَّجَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ یعنی جس شخص کا لڑکا مر جائے اور اوسکا باپ اوس لڑکے کے ساتھ بہت حریص ہو اور اوس کو نہایت عزیز رکھتا ہو تو ایسی صورت میں اوسکا غزوہ سب سے بہتر غزوہ ہے اور قضائے الٰہی میں

اجر اور صلہ اوسکا اوس کے اور اوسکی محبت کے لئے بخشش کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور بدلا اوسکے دنیاوی گھر کا آخرت میں عمدہ گھر ہوگا اور اوس کے دنیا کے اہل سے آخرت میں اچھے اہل ہوں گے اور اللہ جل جلالہ اوس کا نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے کرینگے۔

صبح ہوئی تو مسلمان گھوڑوں پر چڑھ کر میدان کی طرف چلنے کے لئے تیار ہو رہے تھے کہ اچانک چند بہتے سوار آتے دکھلائی دیئے جب وہ قریب ہوئے تو پیدل ہو کر مسلمانوں کے سردار کی طرف جانے لگے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے اون کی طرف بڑھے اور فرمایا تم کون ہو اونھوں نے کہا ہم ارزن رومی کے آدمی ہیں اور یہ ہمارے سردار ہیں اور اپنا اشارہ ایک پیر مرد کی طرف جو نہایت نیک معلوم ہوتا تھا کیا آپ نے اوسے ڈانٹا اوسنے کہا اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے آپ کی طرف میری رہبری فرمائی رات میں لڑائی کی نیت سے آیا تھا مگر خواب میں میں نے مسیح ابن مریم علیہ السلام کو دیکھا جو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حکم فرمارہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ عرب کے وہی تو نبی ہیں کہ جنکی میں نے بشارت دی تھی جو شخص ان کی نافرمانی کرے گا اور ان سے علیحدہ رہے گا وہ میرا نہیں ہے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے نے جب اوس سے یہ بات سنی تو آپ گھوڑہ سے نیچے اوتر آئے آپ کے اوترتے ہی آپ کے تمام ساتھی بھی پیدل ہو گئے۔ اور یہ تمام اکٹھے ہو کر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کی طرف چلے اور آپ کے پاس پہونچکر تمام قصہ بیان کیا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ یہ سنکر کھڑے ہوئے آپ نے اوس سے مصافحہ کیا اور آپ کے بعد تمام مسلمانوں نے اوس سے ہاتھ ملائے پھر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اوسنے اپنا وہ قصہ دوہرایا جو حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالے کے سامنے بیان کیا تھا پھر وہ اور اوسکے تمام ساتھی اسلام لے آئے اس سے ملکہ طاریون بہت خوش ہوئی اپنی بہن کو اوس کے سپرد کیا وہ اوسے لیکر ارزن الروم چلا گیا۔ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اون کے ساتھ دس مسلمان روانہ کئے تاکہ وہ وہاں جاکر لوگوں کو دین مبین کی تعلیم دیں۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ جن دس اشخاص کو آپ نے ارزن الروم روانہ

کیا تھا وہ حسب ذیل حضرات تھے۔ راشدؓ بن عبداللہ - سلامہؓ بن عدی - مرقالؓ بن اکوع - ابنؓ خویلد - جرشؓ بن ساعد - عبدؓ اللہ بن صبرہ سہیلؓ بن سعد - مصعبؓ بن ثابت - حازمؓ بن معمر والو نمیرؓ بن بشار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

کہتے ہیں کہ درفشیل والی ارزن الروم نے مسلمانوں کو الوداع کہا اور دسوں حضرات کو ساتھ لیکر ارزن کی طرف چلا جب اپنے شہر میں پہنچا تو اہالیان شہر بہت خوش ہوئے اور اوس کی ملاقات کو آئے جب بادشاہ اپنی مجلس میں بیٹھا تو معززین شہر کو جمع کر کے جو کچھہ دیکھا تھا بیان کیا اور مسلمان ہونے کو کہا جنمیں سے اکثر مسلمان ہو گئے اور دسوں اصحاب نے اُنھیں شریعت اور قرآن شریف کی تعلیم دینا شروع کی اس کے بعد درفشیل نے اون قلعوں کو جو اخلاط کے ماتحت تھے مسلمانوں کے سپرد کر دیا وہاں کے باشندے کچھہ تو مسلمان ہو گئے اور کچھہ آیندہ سال سے جزیہ دینے پر راضی ہو گئے ان کاموں سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خوی۔ سلواس اور جو ان کے مضافات میں مقام تھے اون کی طرف اسلام کی دعوت روانہ کی جن میں اکثر اسلام لے آئے اور بہت کم اپنے دین پر باقی رہ گئے۔ کچھہ مسلمان ان کی تعلیم کے لئے بھیجے تاکہ اونھیں مسائل شریعت سے واقف کرائیں ملکہ طاریوں کو اخلاط پر حاکم مقرر کیا اور وہ وہیں رہنے لگی۔

# فتح ارزن واسعرد وجبل مارون

کہتے ہیں کہ جب اللہ پاک تبارک وتعالےٰ نے دیار بکر اور ارمینہ کو کہ جسے اخلاط کہتے ہیں حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دست مبارک سے ارض ربیعہ کے بعد فتح کرا دیا تو حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کفر تو ناہیں۔ برغون کے پاس آدمی بھیجکر اوس کو بلایا جب وہ آ گیا تو ارمینیہ یعنی اخلاط کی حکومت اوسے اور اوس کی بیوی طاریون کو سپرد کی اور ان دونوں سے اس بات پر خداوند تعالےٰ جل مجدہٗ کا عہد و پیمان لیا کہ ہم عدل سے کام لیں گے شریعت کی اتباع کریں گے اور جو کچھہ اللہ تعالےٰ

اوراوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے اوسکے موافق فیصلہ کیا کرینگے چنانچہ ان دونوں نے اسے قبول کرلیا۔ اسکے بعد آپ نے افلح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام کو ایک سو آدمی دیکر عراق کے شہروں کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ وہاں پہونچکر عراق کے باشندوں کو اسلام کی دعوت دیں اور اون سے وعدہ کیا کہ ہم بھی وہیں آرہے ہیں افلح رضی اللہ تعالے عنہ تو عراق کی طرف تشریف لیگئے اور حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ اوس راستہ پر چلے کہ جس راستہ سے ارزن تشریف لائے تھے اور آپ نے اسعرد اور جبل ہارون کی طرف رخ کیا واقدی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ جس شخص نے اسعرد اور جبل ہارون کی بنیاد ڈالی تھی وہ سمول بن ماریا تہا یہ شخص پہلے ابلق فرد میں جو ارض تیما کے حدود میں واقع ہے رہا کرتا تہا مگر جب کسری کے وزیر نے اسپر حملہ کرکے اُسے گرفتار کرنا چاہا تو یہ وہاں سے بھاگ کر یہاں آیا اور اس شہر کی بنیاد ڈالی غرض جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالی عنہ یہاں تشریف لائے تو لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا عقلمندوں نے اثبات میں جواب دیا اور جس نے انکار کیا اوسپر جزیہ مقرر کردیا گیا اور ایک عہدنامہ لکھکر اون کے حوالہ کردیا پھر آپ شمطاط اور اساوج میں تشریف لائے یہاں کے باشندوں نے بھی اسلام قبول کرلیا شہر جزیرہ کی اب تک حدبندی نہیں ہوئی تھی اور جس شخص نے اسے آباد کیا تھا وہ برقعید کے رہنے والوں میں سے ایک شخص عبدالعزیز بن عمر تہا اور دجلہ اوسکے شہر بسانے سے پہلے موجود تہا غرض جب حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ یہاں تشریف لائے تو آپ اور آپ کے ساتھی جبل جودی اور موضع سفینہ تشریف لیگئے موضع سفینہ کے قریب دلدل بہت پڑا کرتی تہی اور وہاں کے لوگ اسے سونت سونت کر صاف کردیا کرتے تھے یہاں کا مالک ایک شخص جزیری تہا جسکا نام صلح تہا اس شخص نے صلح کرکے آپ کی اطاعت قبول کی یہ شہر عادیا میں رہا کرتا تہا اس کے ماتحت۔ کواس۔ زعفران۔ قیقز دربیس اور اور بہت سے مقامات تھے غرض جب اس کے پاس اسلام کی دعوت پہونچی تو یہ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بے چون وچرا اسلام لے آیا۔ شہر والوں کے لئے ایک عہدنامہ لکھا گیا جو شخص ان لوگوں کو تبلیغ اسلام کرتا تہا

وہی اس عہد نامہ کو وہاں نافذ کیا کرتا تہا۔

# فتوح الاسماعیلیات

کہتے ہیں کہ یہاں سے فارغ ہوکر آپ ممالک غربی کی طرف تشریف لیگئے اور ایک شہر میں جسمیں بدیع قبطی رہتا تہا فروکش ہوئے اوسنے آپسے ایک معینہ رقم پر صلح کرلی وہاں سے آپ اسماعیلیات تشریف لیگئے یہاں سے آپ نے حضرت عمرو بن جندب رضی اللہ تعالے عنہ کی سرکردگی میں کچھہ آدمی دیکر اونھیں موصل کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ موصل اور مضافات موصل میں تاخت و تاراج کریں۔ اونھوں نے وہاں پہنچکر مال غنیمت حاصل کیا اس سے لوگوں میں چیخ و پکار پڑگئی موصل اور اس کے اطراف سے آدمی اکٹھا ہوکر ان پر چڑھ آئے مال غنیمت جو اونھوں نے حاصل کیا تھا چھین لیا اونھوں نے مقابلہ کیا مگر شہید ہوگئے آپ کے ساتھیوں نے شہر کے مغرب میں اُنھیں دفن کردیا حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کو اس حادثہ کی اطلاع ہوئی تو آپ اسماعیلیات سے کوچ فرماکر موصل تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں نے تیار ہوکر اور ہتیار لگاکر آپ کا مقابلہ کیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انپر جیش زحف سے حملہ کرکے اونھیں پسپا کردیا موصل کے گرد اسوقت تک چونکہ شہر پناہ نہیں بنی تھی کہ اوس کے اندر جانے میں دقت ہوتی اس لئے اوسکو بزور شمشیر فتح کرلیا۔ نینوی کی طرف آپ کی نظر پہنچی تو معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک شہر ہے جس کے چاروں طرف ہموار زمین اور پہاڑ دونوں چیزیں موجود ہیں اوسے دیکھکر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پوچھا یہ کونسا شہر ہے اونھوں نے کہا یہ نینوی ہے آپ نے فرمایا شاید یہ یونس بن متی علیہ السلام کا شہر ہے واقدی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ نینوی کا مالک اسوقت ملک انطاق تہا اسکو حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ نے خط لکہا مگر اوسنے اطاعت کرنے سے انکار کردیا آپنے اوس کی تادیب کے لئے صلح جزیری کو روانہ کیا آپ نے اوس کے پاس جاکے اوس سے کہا اگر تو نے مسلمانوں کی خاطر خواہ جواب نہ دیا تو میں تجھے تیری شرارت کا مزہ چکھادونگا

اور تجھے تلوار کے گھاٹ اتار دوں گا تب اوس نے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت میں اس مضمون کا ایک عریضہ لکھا کہ میں چھ ماہ کے لئے آپ سے صلح کر کے کسریٰ کی حالت دیکھنا چاہتا ہوں اگر آپ نے اوس کا ملک فتح کر لیا تو پھر میں بھی آپ کی اطاعت قبول کر لوں گا۔

کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ کسرے کی حکومت کا باج گذار تھا مسلمانوں نے اوس کی اس خواہش کو قبول کر لیا اور اس پر صلح ہو گئی۔

اس کے بعد حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت بابرکت میں فتح کی خوشخبری دینے کے لئے حسب ذیل عریضہ لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف عیاض بن غنم اشعری بجالیجناب امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واصلی علیٰ نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

امابعد۔ تمام تعریفیں اوس اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کے لئے ہیں کہ جنھوں نے اپنی تصرف وتائید سے اسلام کی مدد فرمائی شرک کو اپنے قہر وجبروت سے ذلیل کیا ہمیں نعمتیں بخشیں ہم پر احسان کیا ہمارے دشمنوں کو ہم سے دور کر دیا ہماری لئے راستہ کھول دیا ہمارے درجوں کو بلند فرمایا اور اپنے عطایا سے ہماری کایا پلٹ کر دی۔ جو بیشمار غنیمتیں ہمیں عنایت فرمائیں اوس کے معاوضہ میں ہمسے محض اپنی حمد وثنا کہ وہ بھی دراصل ہماری ہی امیدوں تمناؤں اور آرزوؤں کی کلید اور ہمارے دلوں اور حالتوں کی بہترائی کی دلیل ہے چاہی سختی کے دن جاتے رہے زمانہ کی ہوا ہمارے موافق چلی ہمارے تمام کام آسانی سے پورے ہو گئے دشمن ہلاکت کے گڑھے میں گر گیا اوسپر زمین تنگ ہو گئی وہ آپس میں مل گئے۔ ایک نے دوسرے سے معاہدہ کر لیا

مگر نہ انھیں زمین میں جگہ ملی کہ اوس میں سما جاتے نہ اتنی طاقت ہوئی کہ آسمان پر اوڑ جاتے آخر اون کے آپس میں تفرقہ پڑا بیقراری اور قلق نے اونھیں از خود رفتہ کیا بڑے بڑے حیلے کئے ایک نے دوسروں کی حفاظتیں کیں چرب زبانی سے کام لینا چاہا آپس میں خط وکتابت کے کاغذی گھوڑے دوڑائے دکھانے کو اصنام سے علیحدہ ہو گئے اسلام میں داخل ہونے کو تیار ہوئے ظلم سے بچنا چاہا اور سلامت روی اختیار کرنے کو پکے ہوئے آخر جب وہ ہلاکت کے گڑھے میں پوری طرح گرنے کو تیار ہو گئے تو ہمنے بھی اون سے ان باتوں پر صلح کا اقرار کرلیا بعض ان میں سے مسلمان ہو گئے اور بیعت کرلی بعض ذمی ہونے پر رضامند ہوگئے اور اطاعت قبول کرلی اللہ تعالیٰ نے ہمارے جھنڈونکو بلند کیا اور دین کو عزت بخشی ہمارے دشمن کو مغلوب کیا۔ ہماری تلواروں کی لاج رکھی ہمارے کلمات کو دو بالا کیا ہماری شریعت کو غلبہ دیا دشمن کی صورت کو مسخ کر دیا اوس کی آگ کے شراروں کو بجھایا اپنی نصرت و اعانت اوس سے علیحدہ رکھی اور اون کو ایک دوسرے کی مدد کرنے سے جدا کر دیا اللہ پاک تبارک وتعالےٰ ہی مسلمانوں کے تمام ممالک اور اپنے مسلمان بندوں کی حفاظت وکفالت کے لئے کافی و وافی ہیں اور تمام تعریفیں محض خدائے واحد و یکتا ہی کے لئے ہیں اور ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل اور اصحاب پر درود وسلام تمام مسلمانوں کی خدمت میں سلام عرض کر دیجئے والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دیار بکر سے جو مال غنیمت ہاتھ آیا تھا اوس کا خمس حضرت شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحویل میں دے کر اور دو سو جوان ہمراہ کر کے یہ خط آپکو دیا اور فرمایا کہ بارگاہِ خلافت کی طرف روانہ ہو جائیں آپ حکم سنتے ہی مدینۃ الرسول

کی طرف چل پڑے۔
چند روز کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قاصد حضرت عامر بن مزینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کے پاس آئے اور کسریٰ کے مقابلہ میں کمک کے متعلق کہا آپ نے اُن کی امداد اور کمک کے لئے ایک آزمودہ کار جماعت روانہ کردی اور اللہ پاک تبارک وتعالےٰ جل مجدہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے دست مبارک سے عراق فتح کرادیا عراق میں جسطرح جنگ ہوئی اور جو واقعات وہاں پیش آئے اب ہم ان کو قلمبند کرتے ہیں۔ واللہ الموفق

# وثوق العتاق

ترجمہ

# فتوح العراق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فوجیں دیکر عراق کی طرف روانہ کیا تو جسوقت وہ ارض رخیہ میں پہونچے تو تیمو ر بن ہبیرہ عبسی کو جو ایاس بن قبیصہ کے بعد ملک عرب کا حاکم ہوا تھا آپ کے آنے کی خبر بس پہونچی نیز نعمان بن منذر جو کسرے بن یزدشیر کی طرف سے یہاں معمور تہا اوسے بھی آپ کے پہونچنے کی خبر ہوئی دونوں نے کسرے کو آپ کے آنے کی اطلاع دی اور خط میں لکھا کہ مدینہ کی فوجیں جنہیں عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے عراق فتح کرنے کی غرض سے بھیجا ہے وہ وہ یہاں پہونچ گئی ہیں آپ غفلت کی نیند سے ہوشیار ہوجئے اور اپنی دولت وسلطنت کی بچانے کی فکر کیجئے بادشاہ! یہ آپ یاد رکھئے کہ یہ وہی زمانہ ہے کہ جس کے متعلق سنا کرتے تھے اور تصدیق کرنے کے بجائے تکذیب کیا کرتے تھے ہمارے وہم وگمان میں بھی کبھی یہ بات نہ آیا کرتی تہی کہ کوئی شخص ہماری طرف آنکھہ اُٹھا کر بھی

دیکھیگا چہ جائیکہ کوئی اسبات کی جسارت کرے کہ ہمپر فوج لیکر چڑھ آئے اب وہ مقررہ زمانہ آگیا ہی عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مدینہ کا بادشاہ ہوا ہے اور یہ شخص بہت بڑا فاتح ہے اسنے بہت سے بادشاہوں کو تلوار کے گھاٹ اُتار دیا ہے آپ ہمت کیجئے قدموں پر کھڑے ہوکر پیشقدمی فرماکے دشمن کا مقابلہ کیجئے ہمنے آپ کو ہوشیار اور کیل کانٹے سے درست رہنے کیلئے خبر دی ہے آپ اس بات کے گھمنڈ میں نہ رہئے کہ یہ محض افواہیں اور مہمل خبریں ہیں بعض مرتبہ معمولی چیز کہ جس کی طرف اوسے حقیر سمجھکر توجہ نہیں کیا کرتے بڑی خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے اور بہت سے آسان کام مشکل ہو جاتے ہیں اور پھر یہ تو جنگ ہے کہ جسکی ابتدا اگرچہ ایک چنگاری ہوتی ہے مگر پھر وہ آگ بنکر اس طرح بھڑکتی ہے کہ بجھائے نہیں بجھتی والسلام۔

کہتے ہیں کہ یہ خط چند معزز لوگوں کے ہاتھ روانہ کیا گیا جب کسریٰ کو یہ خط ملا اور اوسکے سامنے پڑھا گیا تو وہ مارے غصہ کے تھر تھر کانپنے لگا فرط غضب سے تخت پر ادھر اُدھر ٹہلنے لگا اقوام اساورہ مراوزہ۔ دیلم اور سہارجہ کو بلاکر اوس خط کو سنایا اور اون سے کہا کہ اس میں تمہاری کیا رائے ہے اور تم یہ خوب یاد رکھو کہ یہ عرب جو اتنی کوشش اور دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ان کا منشا محض یہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک عمدہ جگہ منتخب کرکے وہاں رہنے لگیں انھوں نے رومیوں کو بھی بہت پریشان کیا ہے اور اونھیں اذیتیں پہونچا کر اون کے شہروں پر قابض اور اون کے خزانوں کے مالک ہو گئے ہیں حالانکہ تمام رومی جمع ہوکر ان کے مقابلہ کو آئے تھے اور کوئی رومی بادشاہ ایسا نہیں تھا جو شام کے ملک میں یرموک کے میدان کے اندر انکے مقابلہ کو نہ آیا ہو اور یہاں تو ان عربوں کی بہت تھوڑی جمعیت آئی ہے تاکہ تمہارے قبضہ سے تمہارا ملک چھین لیں اب تمہیں سوائے اسکے کچھ چارہ نہیں کہ تم جدوجہد کی ایک لڑی میں منسلک ہوکر اون کا مقابلہ کرو اور اپنی اہل۔ اولاد۔ مال و متاع اور اپنے ملک کی حفاظت کیلئے جان توڑ کوشش کرکے انھیں یہاں سے نکالدو یہ تم خوب ذہن نشین کر لو کہ عربوں کی یہ تمنا ہے اور اون کے دل میں یہ بات گھر کر گئی ہے کہ وہ تمہارے شہروں اور قلعوں پر قابض ہو جائیں نیز جب وہ تمہیں اپنے مقابلہ میں خوف زدہ اور بزدل دیکھیں گے تو پھر وہ تمپر اسطرح جھپٹ پڑیں گے جسطرح شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ یہ تقریر کرکے بادشاہ نے دربار ختم کیا اوسی دن سے شاہی نقیب اور منادی جگہ جگہ لوگوں کو تلقین کرتے اور غیرت دلاتے پھرنے لگے مثل مشہور ہے مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ اَمِنَ عَاقِلَهُ النَّوَائِبَ یعنی جو شخص انجام پر نظر رکھتا ہے وہ آنیوالی مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے

بہرحال کسریٰ نے خزانے اور خلعت خانے کھلوادیئے ہرمزان کو خلعت فاخرہ دیکر پچاس ہزار لشکر پرحاکم مقرر کیا عطار دبن مہرون کو خلعت دی اور بیس ہزار فوج اوس کی ماتحتی میں کی اسی طرح قارین بن ہمام کو خلعت دیکر بیس ہزار لشکر دیا اور انھیں سب کو کہا کہ تم سب زرزندان پہونچکر خیمہ زن ہوجاؤ چنانچہ اونھوں نے حکم کی تعمیل کی اسکے بعد اسنے والی خراسان اور والی ماوراء النہر کے نام خطوط لکھے اور ان میں تمام حالات تحریر کرکے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقابلہ میں اونھیں نیز اون کی فوجوں کو کمک کیلئے بلایا جس وقت یہ خطوط اون کے پاس پہونچے تو وہ ٹڈی دل کیطرح عراق کی طرف اوڑے اور دم کے دم میں آ پہنچ گئے منجملہ دوسرے سرداران لشکر کے اونمیں قابل ذکر حسب ذیل رؤسا بھی شامل تھے شہریار بن کباد فرحان الہوازی۔ ہزبل بن جسوم۔ جاسر ہمدانی کہ جسکے ساتھ چالیس ہاتھی تھے اور قدالحانیون بن قتاد۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب تمام لشکر ایک جگہ جمع ہوگیا تو کسرے اس لشکر کو لیکر شہر طاق اور فراشتہ کی طرف آیا اسکے تمام لشکر کا سالار اعظم مہرمان نامی ایک شخص تھا یہاں پہونچکر اوسنے اپنے لشکر کا شمار کیا تو علاوہ نوکر چاکر اور غلاموں کے ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہی گنتی میں آئے فوج کے آگے آگے ہاتھی تھے جنپر دیباج کے ہودے بندھے ہوئے تھے ہر ہودے پر چالیس چالیس مرد میدان لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو ڈھول بجاتے اور جھنگ پیٹتے جاتے تھے ہاتھیوں کے پیچھے دیلم اور عجم کی قوم تھی ان کے پیچھے اور تمام لشکر تھا ہاتھیوں کے سونڈ میں ایک ایک تلوار تھی تاکہ وہ ان سے لوگوں کو قتل کرسکیں ان ہاتھیوں میں ایک کانا ہاتھی بھی تھا جو ڈیل ڈول میں پہاڑ معلوم ہوتا تھا یہ سب ہاتھیوں سے آگے چلا کرتا تھا اور جب یہ چلتا تھا تو سب چلتے تھے اور جسوقت یہ کھڑا ہوجاتا تھا تو سب کھڑے ہوجاتے تھے ہاتھیوں کے پیچھے جوان جوان بیلوں (بھیڑوں) کا گلہ تھا جنپر ہتیار اور دیگر سامان لدا ہوا تھا غرض اس شان سے جب یہ لشکر روانہ ہونے لگا تو ملک اردشیر نے پھر اپنی وہ پہلی تقریر جسکا ہم اوپر تذکرہ کرچکے ہیں لوٹائی اور کہا اے اہل فارس، تمنے ہمیشہ بادشاہت کی۔ تمہاری ہیبت ترکوں دیلمیوں رومیوں اور قوم جرامقہ کے دلوں میں بیٹھی ہوئی تھی تم رعیت میں ہمیشہ عدل وانصاف کرتے تھے آج یہ قوم تمہارے مقابلہ کو نکلی ہے اگر اس کی خواہش مال واسباب فراہم کرنا ہے تو تم اُسے دیدلاکر یہاں سے ٹالدو اور اگر وہ اسکا انکار کرے تو پھر تلوار سے اوس کی تواضع کرو اس کے بعد اس نے لشکر کو جانیکا حکم دیا اور وہ روانہ ہوگیا۔

فتح خورنق وغیرہ

# فتح خورنق - قتل نعمان بن منذر - فتح حیرہ وقادسیہ

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیس ہزار سوار لیکر عراق کی طرف روانہ ہوئے تھے آپ بجیلہ - نخع - شیبان - ربیعہ اور اخلاط عرب کو ہوتے ہوئے چلے آپ کے لشکر میں کوئی شخص ایسا نہیں تہا کہ جس کے اہل و عیال اوسکے ساتھ نہ ہوں اسی طرح شاہان فارس میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تہا کہ جبکا کل مال و اسباب اُسکے ہمراہ نہ ہو اور یہ سب اسلیئے تہا تاکہ جنگ میں خوب اچھی طرح کوشش سے لڑیں اور بھی حکم انھیں ملک کسرےٰ نے دیا تھا اور اس کی تاکید اور وصیت کردی تھی کہ ہر شخص اپنا مال واسباب اپنے ساتھ لیجائے -

کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ رحبہ سے حیرۃ البیضاء میں تشریف لے گئے اس جگہ نعمان بن منذر کا لشکر پڑا ہوا تھا خیمے ڈیرے شہر سے باہر لگے ہوئے تھے اسی ہزار عرب جو عراق میں رہتے تھے وہ اس کے لشکر میں موجود تھے نعمان نے انھیں خلعت اور انعامات دیئے تھے اور ملک کسریٰ کی طرف سے وعدہ کرلیا تہا کہ وہ اون سے ہر طرح سلوک سے پیش آئے گا نیز اون سے کہا تھا کہ وہ بھی عرب ہیں اور تم بھی عرب ہو ہمیشہ لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے - یہ عرب بالکل ہمارے جیسے ہیں ہمارے اوپر انھیں کچھ فضیلت نہیں بلکہ ہمیں تو اکاسرہ[1] نے اپنی دولت وحشمت کا مالک بھی کردیا ہے کہ ہم اون کے وقت پر کام آتے رہیں اور ان کی سلطنت کے رکن بنے رہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھیوں کے لئے تو یہ بات بھی نہیں اور نہ کوئی اور ایسا فخر ہے کہ وہ اس کی وجہ سے ہمپر فخر کرسکیں ہاں وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے ان میں ایک نبی مبعوث فرمایا ہے اور ہمیں ایک کتاب کہ جسے وہ قرآن کہتے ہیں دی ہے سو ہمارے لئے انجیل ہے - عیسیٰ ابن مریمؑ ہیں - حواریین ہیں مذبح اور قربان گاہ ہے پادری ہیں رہبان ہیں ناقوس ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا دین قدیم اور پورانا ہے اور اون کا جدید اور نوایجاد بس تم جنگ میں ثابت قدم رہو کار گذاری اور بہادری دکھلاؤ تاکہ ملک کسریٰ

[1] کسریٰ کی جمع ہے ۱۲ منہ

کو تمہاری طرف سے اطمینان ہو اور وہ تمہیں اپنا سچا خیر خواہ سمجھے۔
کہتے ہیں کہ نعمان یہ باتیں کر ہی رہا تھا کہ اسکا چچا الیاس جو شاہی محافظ دستہ کا افسر اعلیٰ تھا آیا اور کہنے لگا کہ بادشاہ ہمارے دشمنوں نے ہمارے پاس اپنا ایلچی بھیجا ہے اسنے کہا اوسے بلاؤ چنانچہ اوسے بلا لائے ایلچی جو اسوقت مسلمانوں کی طرف سے آیا تھا وہ حضرت سعد بن ابی عبیدہ قاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے جب آپ آکر اوس کے سامنے کھڑے ہوئے تو (چونکہ آپنے آداب شاہی غیر مشروع ہونے کی وجہ سے ترک کر دیا تھا) تو پاسبان اور چوب بردار چلائے کہ زمین بادشاہ کی ہے (یعنی آداب شاہی بجا لاؤ) مگر آپ نے کچھ پرواہ نہیں کی اور فرمایا اللہ پاک تبارک وتعالےٰ نے ہمیں اس بات سے منع کر دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ کریں۔ یہ عادت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہمارے اندر تھی مگر جب آپ دنیا میں تشریف فرما ہوئے تو ہمارے لئے سلام کا تحفہ مقرر فرمایا اسی طرح آپ سے پہلے تمام انبیا علیہم السلام کا یہی طریقہ تھا ہمارے سلام میں یہ خوبی ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور تمہارا آداب کہ جسکو تم کرتے ہو وہ متکبر بادشاہوں کا طریقہ اور شیوہ ہے نعمان نے کہا ہم متکبر بادشاہوں میں سے نہیں ہیں بلکہ ہم ہیبت وعظمت میں تم سے زیادہ ہیں کیونکہ تم دین میں محض ایک خدا کو جانتے ہو اور کہتے ہو کہ خدا محض ایک ہے اور اسکے بیٹے عیسےٰ بن مریم کا انکار کرتے ہو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بتلاؤ کہ حضرت عیسیٰ بن مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں جو قدرت تھی وہ حادث تھی یا قدیم اور وہ حالت عبودیت تھی یا ربوبیت اور پھر اسی طرح کی دونوں میں بات چیت ہوتی رہی کہتے ہیں کہ نعمان آپ کا کلام سنکے تعجب کرنے لگا اور کہنے لگا خدا تیری قوم[1] پر رحم فرمائیں تو کیوں آیا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص نے تیرے پاس بھیجا ہے کیونکہ تو عرب ہے ایسا نہ ہو کہ تجھے کچھ نقصان پہونچ جائے یہ قوم کہ تو جس کے ساتھ ہے ایک بے دین قوم ہے اس کا نہ کوئی مذہب ہے نہ آئین

[1] یہ ترجمہ ہے یا ویح قومہ کا ویح کے معنی رحم تحسین افسوس کے ہیں اور تحقیر کیلئے بھی آتا ہے اسجگہ چونکہ ابھی تک تخت وست گفتگو نہیں ہوئی بلکہ بادشاہ ابھی پوچھ ہی رہا ہے کہ کیوں آئے ہو اسلئے افسوس کے معنے چھوڑکر رحم کے معنے لئے گئے ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ

نہ شریعت ہے نہ کوئی فریضہ کہ جسکو وہ ادا کریں اور بجا لائیں ہم تمہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو ایک کلمہ ہے اوس کی دعوت دیتے ہیں اگر تم اوسے قبول کرتے ہو تو جو کچھہ ہمارے لئے حلال ہے وہ تمہارے لئے بھی ہوگا اور جو ہمپر حرام ہے تمپر بھی حرام ہوگا اور اگر تم انکار کرتے ہو تو جزیہ دینا ہوگا اور اگر دونوں باتوں سے انحراف ہے تو پھر اللہ تبارک وتعالےٰ اور اسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ نعمان آپ کے اس قول سے آپ کا مذاق اوڑانے کو ہنسا (استہزاءً) اور کہنے لگا تمنے بھی دل میں عجیب عجیب منصوبے گانٹھ رکھے ہیں کیا تم فارس کو بھی روم ہی جیسا سمجھتے ہو مسیح کی قسم یہ بات نہیں یہ قوم بڑی مرد میدان شہزور۔ نیزہ باز اور تیغ زن قوم ہے کاش میں جانتا کہ تمہارے کان کس نے بھر دیئے اور تمہیں اس لالچ میں کسنے پھنسا دیا جو تم قحط زدہ ملک سے نکلکر اور وہاں سے بھاگ کے اساورہ اور اکاسرہ کے ملکوں پر چڑھ آئے ہو حالانکہ یہاں حرب وضرب کا سامان ہروقت مہیا رہتا ہے اور جنگ کے شرارے اور اوسکی چنگاریاں ہر وقت اوڑتی رہتی ہیں دوسرے یہ کہ بادشاہ اردشیر نے اپنی فوجیں اور لشکر یہاں کافی بھیجدیا ہے بلکہ گویا تم اسوقت اوسکے پنجوں میں پھنس چکے ہو کیونکہ وہ لشکر یہاں پہونچ گیا ہے اور اب تمہیں گرفتار ہی کیا چاہتا ہے اور جو کچھہ تمہارے دلوں میں منصوبے بندھ رہے ہیں وہ ختم ہوا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا نعمان! چھوٹا منہ بڑی بات باؤلوں جیسی باتیں کرتا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ فتح ہمیشہ حق کی ہی ہوا کرتی ہے اور پھر ہمارے دلوں سے تو اللہ پاک تبارک وتعالےٰ نے ڈر اور وحشت تک اُٹھا لیا ہے اور ہمیں ہمیشہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں فتح ونصرت بخشی ہے ہمارے آقا ہمارے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سَتُفْتَحُ عَلٰى اُمَّتِيْ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ کہ عنقریب میری امت پر قیصر وکسریٰ کے خزانے کھل جائیں گے سو قیصر کے خزانوں کو تو ہمنے فتح کر لیا ہے اب تیرے آقا کے ولی نعمت یعنی کسریٰ کے خزانے باقی ہیں۔ نعمان نے کہا تیرے[لہ] آقا کو اس بات کا علم کیونکر ہو گیا اور اُسے کہاں سے پتہ چل گیا کہ اس طرح ہوگا

لہ نقل کفر کفر نباشد یہاں ترجمہ کا موقع ایسا ہی تھا خداوند تعالیٰ جل مجدہ مجھے اس بے ادبی پر معاف فرمائیں کہ میں نے ادب کے الفاظ نعمان کا مقولہ ہونیکی وجہ سے ترک کر دیئے ۱۲ مترجم۔

حالانکہ میں نے سنا ہے کہ وہ پڑھا لکھا بھی نہیں تھا آپ نے فرمایا اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے ہماری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ازل میں ہی علم کی بصیرت عطا فرمادی تھی اور جو کچھ قلم نے لوح محفوظ میں لکھدیا ہے تعلیم دیدی تھی نعمان نے کہا تف ہے تیری قوم پر بس اب تو یہاں سے اپنے لشکر میں چلا جا ہمارے پاس سوائے تلوار کے اور کوئی دوسرا جواب نہیں۔ سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ گھوڑہ پر سوار ہوئے اور اپنے لشکر کی طرف واپس لوٹے دیکھا تو لشکر قریب ہی پہونچ چکا ہے آپ نے نعمان بن منذر سے جو گفتگو کی تھی اور اوسنے جو کچھ جواب دیا تھا۔ وہ بیان کیا امیر لشکر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوسے سن کر حسب ذیل اشعار پڑھے۔

سَاَحْمِلُ فِيْهِمْ حَمْلَةً عَرَبِيَّةً وَلَا انْثَنِىْ وَاللّٰهُ عَنْهُمْ بِعَسْكَرِىْ

میں ان میں بہادر عربوں جیسا بہت جلد حملہ کروں گا۔ اللہ مجھے اونسے لشکر بھر میں بودا اور نامرد کریں گے

فَاِمَّا تَرَىْ النُّعْمَانَ فِىْ الْقَيْدِ مُوَثَّقًا وَاَمَّا طَرِيْحٌ فِىْ الدِّمَاءِ الْمُعَفَّرِ

یا تو میں نعمان کو قید میں دیکھوں گا۔ یا خون میں لوٹتے ہوئے۔

اس کے بعد آپ نے لشکر کو روانگی کا حکم فرمایا لشکر آگے بڑھا اور نعمان لشکر کے قریب ہی پہونچ گیا جب نعمان نے مسلمانوں کا لشکر دیکھا تو اپنے آدمیوں کو تیاری کا حکم دیا عراقی عرب اپنے گھوڑوں کی طرف دوڑے اور سوار ہوگئے کچھ کوتل گھوڑے ہمراہ لئے طبل جنگ پر چوٹ پڑی دلیروں کے دل شیر ہوئے ہوا میں پھر برے اڑنے لگے جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ بالکل متصل ہوگئے لشکر کے مقابل لشکر ہوا اور اسے بالکل ساز وسامان سے لیس دیکھا تو آپ نے بھی اپنے لشکر کو ترتیب دینا شروع کیا چنانچہ میمنہ پر حضرت سعد بن عبید قاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو میسرہ پر سعد عشیرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو میمنہ کے بازو پر سعد بن بجیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو میسرہ کے بازو پر سعد بن قیس ہلالی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مقرر کیا اور خود قلب لشکر پر متعین ہوئے اور حضرت ابو محجن ثقفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت زہیرہ بن حویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت شرجیل بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ہمراہ رکھا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ جب صفین آراستہ ہو گئیں اور لشکر پوری طرح قریب ہو گیا تو امیر لشکر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ نے اون صفوں میں کہ جن میں عرب کے قبیلہ بجیلہ۔ طے۔ بنی ہلال اور نخع وغیرہم کے آدمی تھے ایک چکر لگایا اور بطور وعظ کے اون کے سامنے تقریر کی اور کہا آج کا دن ایک ایسا دن ہے کہ جو پھر کبھی دیکھنے میں نہ آئے گا تمنے اپنے اون بھائیوں کے کارنامے کہ جنھوں نے شام میں جبکہ اون کے مقابلہ میں بہت زیادہ لشکر اور ایک جم غفیر جمع ہو گیا تھا کیے تھے نہیں سنے آپ کی یہ تقریر سنکر مسلمان چونک اوٹھے اور کہنے لگے ہم اللہ کا نام لیکر اونپر ایک سخت حملہ کرتے ہیں امید ہے کہ باریتعالیٰ جل مجدہ ہماری نصرت واعانت فرمائیں گے یہ کہکر انھوں نے گھوڑوں کو ڈانٹا تیزی کیساتھ مہمیز کیا گھوڑے بجلی کی طرح تڑپ کر آگے بڑھے اور ہوا ہو گئے لڑائی نے میدان کو لالہ زار بنانا شروع کیا اور گھمسان کی لڑائی نے یہاں تک طول کھینچا کہ آفتاب قبہ فلک پر کھڑا ہو کر تماشا دیکھنے لگا (یعنی دوپہر ہو گیا) نعمان بن منذر کی فوج نہایت بہادری کے ساتھ لڑی اور تلوار و سنان سے برابر حملہ کرتی رہی راوی کا بیان ہے کہ حضرت قعقاع بن تمیمی رحمۃ اللہ تعالے یا حضرت بشر بن ربیعہ تمیمی رحمۃ اللہ تعالے عنہ (حسب اختلاف روایت) میں سے کوئی بہادر آگے بڑھا اور نعمان کے جو اسوقت اپنے سواروں کے غول میں تھا بالکل سر پر پہونچ گیا اور فوراً اوس غول پر حملہ کرکے اوسے متفرق اور منتشر کر دیا پھر فوج پر ایک حملہ کیا اور اوسے زیر و زبر کر ڈالا پھر طرح دیکر نہایت چالاکی کے ساتھ نعمان کے سینہ میں اس زور سے ایک بھالا مارا کہ سینہ کو توڑتا ہوا پشت سے پار ہو گیا جب لشکر نے نعمان کی طرف دیکھا کہ زمین پر پڑا ہوا ہے تو قادسیہ کی طرف جہاں فارس والوں کا لشکر پڑا ہوا تھا بھاگا مسلمانوں نے مال غنیمت جو کچھ ہاتھ آیا اپنے قبضہ میں کیا اور نہایت آرام کیساتھ رات بسر کی مقتولین کا جب شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ پانچسو تیس حضرات نے جام شہادت نوش فرمایا ہے جنمیں سے اکثر قبیلہ نخع کے آدمی تھے کہ اللہ پاک تبارک و تعالے نے اون کا خاتمہ شہادت پر فرمایا۔

کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے مال غنیمت جمع کیا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے قصر خورنق اور تخت شاہی پر قبضہ کیا اور اس تمام مال کو حیرہ میں ایک جگہ جمع کر کے اسکی حفاظت کے لئے حضرت سالم بن مسروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مہاجرین والانصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد میں سے سو آدمی دیکر مقرر فرمایا۔

کہتے ہیں کہ قادسیہ میں رستم زاد بن اسفندیار کی ماتحتی میں فارس کا لشکر پڑا ہوا تھا رستم زاد کے ہمراہ اکثر سرداران لشکر بھی موجود تھے چنانچہ شہریار بن کنار۔ مزیل بن جسوم حشر سوم ہمدانی۔ جنابنوس بن فناک اور شماہیر بن جسوسا ایسی قابل ذکر ہستیاں بھی موجود تھیں نعمان بن منذر کے قتل کے بعد اسکے لشکر کے باقیماندہ سپاہی بھاگ کر قادسیہ پہونچے تو اونھوں نے ان سے انکا حال دریافت کیا اونھوں نے نعمان بن منذر کے قتل قصر خورنق اور تخت شاہی پر قبضہ کی اطلاع حیرہ پر مسلمانوں کے تسلط اور جو کچھہ وہاں مال واسباب تھا اوسکی خبر دی کہ اب سب کچھہ مسلمانوں کے قبضہ میں پہونچ چکا ہے اس خبر سے فارس کے لشکر میں کھلبلی مچ گئی دلوں میں خوف طاری ہوا اور چہروں کا رنگ فق ہوگیا رستم نے والیان ملک سرداران لشکر بصرہ کے عجمیوں اور دیلم کے معززین کو اپنے خیمہ میں بلایا اور تخت پر کھڑے ہوکر اون کے سامنے تقریر کی اور کہا یاد رکھو حکومت بغیر سیاست کے اور ننگ وناموس بغیر سلطنت کے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتے عرب تمپر چڑھ آئے ہیں اور تم بالکل ان کی زد پر ہو تمہیں چاہیئے کہ تم بھی اون کے مقابلہ کے لئے نکلو اور سوار ہوکر اسکی طرف بڑھو امراء سلطنت اور اعیان مملکت یہ تقریر سنکر اپنے اپنے خیمہ میں آئے اور لڑائی کے سامان درست کرنے لگے ابھی پوری طرح ساز وسامان درست کرنے بھی نہ پائے تھے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا لشکر جسمیں عمدہ عمدہ تیز رفتار عربی گھوڑوں پر اسلامی سوار اور غلامان محمدؐ چڑھے ہوئے تھے پہونچا اور صف بستہ ہوگیا رستم نے دیکھتے ہی فوراً اپنے لشکر کی صف بندی کی والیان فارس کو اپنے میمنہ پر کیا دیلم کے والیان ریاست کو میسرہ پر جگہ دی خود قلب لشکر میں رہا اور اوسکے چاروں طرف اساورہ یعنی بصرہ کے عجمیوں نے مجتمع ہوکر اوس کو اپنے حلقہ میں لیلیا یہاں ابھی صف بندی ہورہی تھی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسےٰ اشعری رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو ایلچی بنا کر رستم کے پاس روانہ کیا آپ نے یہاں پہونچکر قلب لشکر کا جہاں رستم موجود تہا قصد کیا لشکریوں نے جب آپ کو آتے دیکہا تو چونکہ ان میں ترجمان بھی تھے اون کے ذریعہ دریافت کیا کہ عربی! کس لئے آئے ہو آپ نے فرمایا میں امیر لشکر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایلچی ہوں یہ سنکر اونھوں نے رستم کو اس کی اطلاع کی رستم نے کہا تم اوس ایلچی سے جاکر کہو کہ تو فوج کے سردار کے پاس جاکر کیا لیگا جو کچھ کہنا ہے ہمسے کہدے ہم اوسکا جواب تجھے لادیں گے۔ آپ نے فرمایا تو رستم نیز تمام والیان ملک سے جاکر یہ کہدے کہ ہم تمہیں کلمۂ شہادت کی طرف دعوت دیتے ہیں اگر اوسکا انکار ہے تو جزیہ دینے پر راضی ہوجاؤ اور اگر اسمیں بھی کچھہ پس و پیش ہے تو پھر تلوار ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ کریگی اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنی مومنوں کی مدد ہمپر واجب ہے۔ ترجمان نے آپ کا یہ پیغام رستم اور اون کے ہمراہیوں تک پہونچا دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے لشکر میں واپس تشریف لے آئے جب رات ہوئی تو رستم کے لشکر میں سے ایک جماعت فرار ہو کر مسلمانوں کے لشکر میں آملی صبح ہوئی تو رستم کو اس کی اطلاع ہوئی کہ ہمارے لشکر میں سے ایک جماعت علیحدہ ہو کر مسلمانوں سے جاملی ہے اُسنے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک قاصد روانہ کیا کہ ہمارے آدمی جو اسادرد اور مرازبہ کے قبیلہ کے بھاگ کر آپ کے یہاں چلے آئے ہیں اونھیں آپ کو واپس کر دینا چاہیئے آپ نے کہا کہ ہم ایک ایسی قوم کے افراد ہیں جو نہ کبھی اپنا ذمہ اوٹھاتی ہے نہ عہد شکنی کرتی ہے اور حالانکہ اونھوں نے تو اسلام قبول کر کے ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے پھر ہم کیسے اونھیں تمہاری طرف لوٹا دیں بلکہ ہمپر تو یہ فرض ہے کہ ہم اون کی حفاظت کریں اور اون کے دشمنوں کو اونپر ظلم نہ کرنے دیں یہ سنکر قاصد رستم کے پاس لوٹ آیا اور جو کچھ سنا تہا وہ جواب اوس کے سامنے دوہرادیا رستم یہ جواب سنکر جھلا اٹھا اور لشکر کو حملہ کا حکم دیدیا۔

کہتے ہیں کہ جو لوگ حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لشکر میں آکر پناہ گزین ہوئے وہ شادر بن سلیم۔ نسلیک بن اکثم ضرار بن مکتال اور ان کے ساتھی تھے مسلمانوں نے

جب رستم کے لشکر کو اپنی طرف آتے دیکھا تو حضرت قعقاع رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا یا امیر! دشمن سر پر آپہونچا اوس کے آگے آگے ہاتھی ہیں عربی گھوڑے اون کی صورت دیکھکر اور اون کی چنگھاڑ سنکر اون کے مقابلہ پر کبھی نہیں ٹھہر سکتے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نیتیں صاف رکھو اپنے مالک اور زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کے لئے بے غل و غش ہو کر صاف دل سے لڑو ہاتھیوں پر تیروں کی بوچھار کرو اور اون کے سونڈ تلواروں سے کاٹ کر پھینکدو۔

کہتے ہیں کہ ان ہاتھیوں میں ایک بہت بڑا پہاڑ جیسا ہاتھی تھا جو آگے آگے رہا کرتا تھا جب یہ چلتا تہا تو سب چلتے تھے اور جب یہ کھڑا ہوتا تہا تو سب کھڑے ہوجایا کرتے تھے اور اگر یہ کسی طرف چل پڑتا تہا تو سب اس کے پیچھے ہو لیتے تھے غرض جب دونوں لشکر آپسمیں ملے ایک نے دوسرے پر حملہ کیا سواروں نے گھوڑے بڑھائے تو یہ ہاتھی پہاڑ کی طرح سامنے حائل ہوگئے ان پر بڑے بڑے بہادر اور جانباز لوگ سوار تھے ہاتھیوں کے سونڈوں میں چونکہ تلواریں تھیں اس لئے وہ بڑھکر مسلمانوں کے لشکر کو قتل کرنے لگے اور مسلمانوں کے گھوڑے ہاتھیوں کو دیکھہ دیکھہ کر پیچھے بھاگنے لگے یہ حالت دیکھہ کے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فوراً بارگاہ ایزدی میں ہاتھ پھیلادیئے اور زمین و آسمان کے مالک کے سامنے گڑگڑا کر دعا مانگنے لگے کہ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اے ہمارے پروردگار! آپ ہمیں صبر عنایت کیجئے ہمیں ثابت قدم رکھئے اور کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرمایئے۔

حضرت زہیر بن حویہ رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کے کلمات سن رہا تہا مگر میری نظر ہاتھیوں پر تھی اچانک کانا ہاتھی مدائن کی طرف بھاگا اور تمام ہاتھی اوس کے پیچھے ہوئے تمام آدمی اس کانے ہاتھی کو روک رہے تھے مگر وہ کسی سے نہ رکتا تہا اور تمام ہاتھی اوس کے پیچھے پیچھے بھاگے چلے جارہے تھے اسطرح اللہ پاک تبارک و تعالےٰ نے مسلمانوں کو ہاتھیوں کی لڑائی سے نجات دیدی کہتے ہیں کہ جب ہاتھی بھاگ پڑے تو رستم نہایت غضبناک ہو کر اپنے سونے کا گرز

لیکر اون کی طرف جھپٹا اور اون کے چہروں پر وہ گرز مار مار کر کچھ فارسی زبان میں بڑبڑانے لگا اور اپنی فوج کو لڑائی کی ترغیب دینے لگا سپاہی اُسکے خوف سے لڑ رہے تھے اور یہ اون آدمیوں کے بلانے میں مصروف تہا جو اسکے لشکر میں سے بھاگے جا رہے تھے مگر سوار برابر اُسکے سامنے سے بھاگ رہے تھے اور یہ دیکھ رہا تہا مسلمان بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرتے تھے بلکہ اپنی جگہ کھڑے ہوئے برابر لڑ رہے تھے ان کے دل اللہ تعالےٰ جل مجدہ کے کام میں نہایت مطمئن تھے یہ دشمنوں کا سینہ توڑ رہے تھے اور اللہ جل جلالہ ان کے صاف دلوں کو دیکھ رہی تھے چنیں سوائے اللہ اللہ کے اور کچھ موجود نہ تھا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے جنگ کی ترغیب دے رہے تھے اور مسلمان بڑھ بڑھکر حملے کر رہے تھے کہ اچانک حضرت اسود عنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت گھبرائے ہوئے اور مخبوط الحواس آپ کو نظر آئے آپ کی بدحواسی کو دیکھکر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انسے پوچھا کہ ابن قیس! کیا بات ہے انھوں نے کہا ایہا الامیر! اس صف سے بچو اور اس کے بالکل قریب نہ جاؤ کیونکہ اس میں سخت موت کا سامنا ہے۔ فارس کے لشکریوں میں سے اسمیں ایک نہایت دلیر اور جوانمرد آدمی ہے گویا کہ ایک شیر ببر ہے جسکا مقابلہ مشکل سے ہوسکتا ہے اوسنے مسلمانوں کے چار دلاوروں کو شہید کر دیا ہے میں بھی اوس سے لڑ رہا تہا اور قریب تہا کہ وہ مجھپر ٹوٹ پڑے بلکہ اگر اللہ پاک تبارک وتعالےٰ کی طرف سے میری مدد کو حضرت خالد بن جعفر بن فرط رضی اللہ تعالےٰ عنہ نہ پہنچ جاتے تو اوسنے مجھے قتل ہی کر دیا ہوتا کیونکہ وہ نہایت شہ زور اور مرد میدان آدمی ہے آپ نے فرمایا مردِ مسکین! اللہ پاک جل مجدہٗ نے مقدرات مقدر کر دیئے ہیں اون سے بھاگ کر کوئی کہاں جاسکتا ہے۔ کیا تمنے اللہ پاک تبارک وتعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا۔ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ۔ یعنی تم جہاں کہیں بھی موجود ہوگے بیا ... وہیں آدبائے گی خواہ تم مضبوط اور مستحکم برجوں میں بھی ہو تم کی کہ جسنے دنیا آپ یہ کہکر اوسی صف میں کہ جس سے اسود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ... تھے دشمنوں کو قتل کرکے

اچانک حضرت خالد بن جعفر رضی اللہ تعالے عنہ آپ سے ملگئے ان کا رنگ فق تھا اور چہرہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں آپ نے ان سے پوچھا ابن جعفر کیا ہے انھوں نے کہا اژدہائے سیاہ اور شیر غراں ہے اے امیر! اس سوار سے گریز کیجئے یہ بڑا سخت سرکش اور بہادر آدمی ہے اوس کے ہاتھ میں سونیکا ایک گرز ہے جس سے وہ اپنے دشمن کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے وہ بہت سے نام آوروں اور اکثر بہادروں کو قتل کر چکا ہے اگر سعد عشیرہ رضی اللہ تعالے عنہ میری مدد کو نہ پہونچ جاتے تو اوسنے میرا کام ہی ختم کر دیا تھا آپ کو یہ سنکر بہت شاق گذرا اور اس کی طرف اس نیت سے چلے کہ مسلمانوں کی طرف سے خود فدیہ ہو جائیں اور اللہ پاک تبارک وتعالے کے راستہ میں اپنی جان کو قربان کریں آپ صفیں چیرتے ہوئے چلے جارہے تھے کہ سعد عشیرہ رضی اللہ تعالے عنہ ملگئے آپ نے اون سے پوچھا کہ کیا حال ہے ابن لوی! انھوں نے کہا میرے پیچھے ایک ایسا جابر اور ظالم شخص ہے کہ جسکا مقابلہ نہیں ہوسکتا اور ایک ایسا جری اور بہادر آدمی ہے کہ جسکے مقابلہ میں کوئی شخص نہیں ٹھہر سکتا اگر بشر بن ربیعہ رضی اللہ تعالے عنہ نہ ہوتے تو اوسنے کبھی کا اپنے گرز سے میرا سر توڑ کر موت کا پیالہ پلادیا ہوتا آپ نے ان کی بات سنکر آگے گھوڑہ بڑھایا حضرت بشر ملے تو ان کا رنگ زرد تھا پوچھا ابن ربیعہ کیا بات ہے اونھوں نے کہا حضرت قعقاع رضی اللہ تعالے عنہ نے لڑائی میں کچھ کمی نہیں کی برابر لڑتے رہے اگر وہ نہ ہوتے تو میں دہشت کی وجہ سے سر کے بل گر پڑتا حضرت سعد رضی اللہ تعالے عنہ جس راستہ سے بشر رضی اللہ تعالے عنہ آئے تھے اسپر توکل بخدا چلے حضرت قعقاع رضی اللہ تعالے عنہ سے ملاقات ہوئی آپ اسوقت لشکروں کو مار مار کر پراگندہ کر رہے تھے اور فوجوں کی فوجوں کو پریشان کر رکھا تھا آپ نے ان کی بہادری اور جانبازی دیکھکر فرمایا شاباش یا ابن عمرو شاباش خداوند تعالے جل مجدہ تمہیں اس کار خیر کا بدلہ عنایت فرمائیں۔ کہاں ہے وہ [illegible] اور تم اوس کے ہاتھ سے کس طرح بچے اونھوں نے کہا ایہا الامیر! اگر وہ [illegible] میں نہ گھس جاتا تو میں کبھی کا اوسے موت کا پیالہ پلا چکا ہوتا وہ [illegible] ایسا گھسا کہ پھر اوسکا پتہ ہی نہ چلا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان برابر جنگ ہوتی رہی حتیٰ کہ رات کی سیاہی نے بڑھکر دونوں لشکروں کے درمیان پردہ حائل کردیا رات ہونے پر ہر ایک لشکر اپنی اپنی قیام گاہ پر چلا گیا جب رستم اپنے خیمہ میں لوٹا تو اپنے خاص لوگوں کے ہاتھ لشکر کے سرداروں کو بلایا اور اونسے کہا کہ تم لوگ ذلیل ہوگئے دوزخ سے تمپر آگ برس پڑی آخر تمہارے ذلیل ہونے کا کیا سبب ہے اور اس قہر میں کیوں مبتلا ہو اور تمہیں کسنے منع کیا جو تمنے اون کا پوری طرح مقابلہ نہ کیا دیکھو وہ تمہارے ملک پر چڑھ آرہے ہیں تم نہایت بہادر جوانمرد اور محنت کش لوگ ہو اور یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جسے ہم کبھی خاطر میں بھی نہ لاتے تھے اور نہ ہم کسی بات کا اون سے خوف کرتے تھے اب اوسی قوم نے تمہارے سواروں کو مار بھگایا تمہیں ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلا اور تمہارے بڑے بڑے بہادروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تم مدائن کس لئے بھاگے جارہے تھے۔ اور بادشاہ یزدشیر کو کیا جواب دوگے میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری دولت و حکومت چلدی اور تمہارے دن بُرے آگئے اونھوں نے کہا سردار! ہمارا واسطہ ایک ایسی قوم سے پڑا ہے جو موت سے بھاگتی ہے نہ تلوار سے ڈرتی ہے نہ مصیبت کے وقت شور و فریاد کرتی ہے نہ مشکل وقت میں آہ و فغاں زبان پر لاتی ہے جب ہمنے اون کے سینوں پر تیر مارے تو وہ اور بھی ہماری طرف بڑھ کر آئے اور جب ہمنے اون کی جمعیت کو قتل کردیا تو وہ اور بھی بپھر کر تیز ہوگئے رستم نے کہا میری رائے میں اس سے بہتر اور کوئی بات نہیں کہ ہم اونپر شب خون ماریں ممکن ہے کہ ہم کامیاب ہوجائیں اور بادشاہ کو منہ دکھانے کے قابل رہیں سب نے اس رائے کو پسند کیا اور اپنے اپنے ڈیروں میں جاکر شب خون مارنیکی تیاری کرنے لگے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ عامر بن سوید رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ جب ہم جنگ سے لوٹے تو میں حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خیمہ میں گیا آپ زین پر بیٹھے ہوئے تھے مجھے دیکھکر فرمانے لگے خوش نصیبی ہے اوس قوم کی کہ جسنے دنیا چھوڑ کر آخرت اختیار کرلی کہو آج کا دن تمہارا کیسا کٹا میں نے کہا کہ ہمنے دشمنونکو قتل کرکے

لپنے دلوں کو تسلی دی اور اپنے نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نصرت و تائید کی البتہ دشمن کی مسلسل تیر اندازی سے ہمارے بہت سے آدمی جام شہادت نوش کر گئے آپ نے فرمایا تم لشکر کو جمع کرو اور خادموں کو حکم دو کہ وہ شیح اور قیصوم جو ایک قسم کا گھاس ہوتا ہے جمع کریں میرا ارادہ اوس سے ایک ایسے کام کے انجام دینے کا ہے کہ اوس کی وجہ سے شاید اللہ پاک تبارک وتعالےٰ تمہیں نجات بخشیں اور تمہارا کام بنجائے ہمنے کہا بہت بہتر ہے چنانچہ جب گھاس کٹ کر تیار ہو گیا تو آپ نے غلاموں سے کہا کہ یہ تمام گھاس اونٹوں کی پیٹھ پر لاد دو اور انھیں دشمن کی فوج کی طرف لیجاؤ جب تم تیر اندازوں کے قریب پہونچو تو اوس گھاس میں جو اونٹوں پر لدا ہوا ہو آگ لگا دو اور اونٹوں کے ایک ایک زور سے نیزہ مارو تاکہ اونٹ بیتاب ہو کر بھاگیں اور انھیں روند ڈالیں ہم بھی تمہارے پیچھے تلواریں لئے ہوئی موجود ہونگے۔

کہتے ہیں کہ جب کچھ رات چلی گئی تو اونٹوں کو لشکر کے آگے آگے کیا ساربان پیچھے پیچھے ہوئے اور جب تیر اندازوں کے قریب پہنچے تو گھاس میں آگ دیدی اور اونٹوں کے زور زور سے نیزے مار دیئے اونٹوں نے جب اپنے اوپر آگ جلتی دیکھی اور نیزے اون کے بدنوں میں چبھے تو وہ گھبرا کے اسقدر زور سے بھاگے کہ تمام مسلسلہ یعنی تیر اندازوں کو اسطرح کچل ڈالا جسطرح زراعت کٹ کر کھلیان میں روندی جاتی ہے اور اونھیں پیروں سے کچل کر زمین پر ڈالدیا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ مع فوج کے گھوڑوں پر سوار ہو کر پہونچ گئے اور باقیماندہ تیر اندازوں کو تلوار کے ذریعہ موت کے گھاٹ اُتار دیا یہ ہنگامہ ہو ہی رہا تھا کہ فارس والوں کا لشکر پہنچ گیا اور شور و غوغا برپا ہو گیا اور اسیواسطے اس رات کا نام لیلۃ الہدیرۃ[1] مشہور ہوا جنگ شروع ہوئی اور صبح تک مسلسل ہوتی رہی راوی کہتا ہے کہ میں نے اسی ہنگامہ اور معرکہ قتال میں یہ آواز سنی کہ کَفَیْنَا کُمْ کہ ہم تمہاری طرف سے ان کافروں کو کافی ہیں میں نے کہا تم کون لوگ ہو اونھوں نے کہا ہم قبیلہ خزیمۃ النخع کے لوگ ہیں غرض جنگ اسی طرح ہوتی رہی حتیٰ کہ خدا کی قسم

[1] لیلۃ الہدیرہ شور و غل کی رات ۱۲ منہ

اون میں سے کوئی نہ بچا بلکہ ان کی نسل میں سے بھی کوئی شخص باقی نہ رہا۔

کہتے ہیں کہ جب سورج نکل آیا تو رستم بن اسفندیار مع اپنی تمام فوج کے پھر مسلمانوں پر آپڑا مسلمان بھی مقابلہ کے لئے بڑھے حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صفوں کے درمیان پھر کر وعظ و تلقین شروع کی اور افسران لشکر کو مخاطب کر کے اونھیں وصیت و نصیحت فرمائی رات ہوئی تو آپ نے لشکر میں گھومنا شروع کیا دیکھا تو ابو محجن ثقفی رحمۃ اللہ تعالیٰ شراب پی رہے ہیں آپ نے فرمایا اپنی جان کے دشمن تو نے اپنے جہاد اور عبادت کا ثواب بھی کھو دیا خدا کی قسم میں تجھہ سے ضرور حق اللہ کا مواخذہ کروں گا اور تجھپر حدِ شرعی جاری کرونگا چنانچہ آپ نے اون کے درّے لگائے (کوڑے مارے) اور قید میں ڈالدیا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ طلحہ اور محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی روایت ہے کہ جس شخص نے اب لڑائی کی ابتدا کی وہ رستم تہا چنانچہ اوسنے ہل من مبازر کا نعرہ لگایا اور اپنے مقابلہ کے لئے حریف طلب کیا ابن نجیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اوس کے مقابلہ کیلئے نکلے مگر رستم نے آپ کو شہید کر دیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑھے تو اونکو بھی جام شہادت نوش کرنا پڑا حضرت قعقاع رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ارادہ کیا کہ میں جاؤں مگر اچانک ایک شہسوار آگ بگولے کی طرح رستم کی طرف چلا اور اوس کے پاس پہنچکر اس زور سے ایک جھڑکی دی کہ رستم سہم گیا پھر اوس کی کوکھ میں اس زور سے ایک نیزہ کا ہاتھہ مارا کہ نیزہ کی انی چیرتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو اوس کی طرف دیکھا تو وہ وہی ابو محجن ثقفی رحمۃ اللہ تعالےٰ تھے کہ جنھوں نے شراب پی تھی اور جنپر حد لگا کر قید میں ڈالدیا گیا تہا آپ نے جب اونھیں دیکھا تو باوجودیکہ آپ نے ایک نمایاں کام کیا تہا مگر جیل کے داروغہ کو حکم دیا کہ خدا کے واسطے میں تمسے یہ کہتا ہوں کہ تم انھیں نہ چھوڑو بلکہ بدستور قید میں رکھو۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ جسوقت حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قادسیہ پر چڑھکر آئے تھے اور فارس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تہا ہاتہی مدائن کیطرف

بھاگ گئے تھے اور حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھیس بدلکر رات کو لشکر میں پھرا کرتے تھے تو ایک روز رات کو بنی ثقیف کے آدمیوں کی طرف بھی تشریف لیگئے وہاں دیکھا تو ابو محجن ثقفی شراب پی رہے اور شراب کی تعریف میں اشعار پڑھ رہے ہیں آپ نے یہ دیکھکر سخت غصہ کی حالت میں اون سے فرمایا کہ افسوس تمہارا ثواب بھی گیا اور تمہاری قدر و منزلت بھی گھٹ گئی اور جہاد کے بعد رب العالمین کے غضب میں بھی داخل ہوگئے کیا تم ان باتوں سے خوش ہو اس کے بعد آپ نے اونپر حد قائم کی اور قید کر کے ایک محافظان کے اوپر تعینات کردیا جب اگلا دن ہوا صفیں آراستہ ہوئیں عجمی شہسوار نے حریف طلب کیا تو ابو محجن ثقفی نے یہ بہادری دکھلائی کہ جسکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہیں اور پھر قید میں واپس چلے گئے حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے ان کے پاس قیدخانہ میں تشریف لے گئے تو دیکھا بدستور قید میں مقید ہیں آپ نے اون سے فرمایا ابو محجن! تم بڑے صاحب فضیلت ہو اونھوں نے کہا فضیلت اور بزرگی محض اللہ پاک تبارک و تعالےٰ اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور بس آپ نے اونھیں قسم دیکر اصل حالات دریافت کئے اونھوں نے جب بیان کردیئے تو آپنے اون سے فرمایا چونکہ تمنے ایک بہت بڑا کام اور سخت معرکہ انجام دیا ہے اس لئے میں تمہاری خطا معاف کرتا ہوں اگر کوئی پھر ایسا فعل کروگے تو اللہ پاک تبارک و تعالےٰ منتقم حقیقی ہیں وہ خود بدلہ لیلیں گے ابو محجن ثقفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے توبہ کرلی اور خدا کی قسم پھر کبھی نہیں پی۔

---

سلہ ہم یہی قصہ الفاروق سے نقل کرتے ہیں جو ایک دوسری طرح بیان کیا گیا ہے۔

جسوقت لڑائی کا ہنگامہ گرم تہا ابو محجن ثقفی جو ایک مشہور شاعر اور بہادر تھے جن کو شراب پینے کے جرم پر سعد نے قید کردیا تہا قیدخانہ کے دریچہ سے لڑائی کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور شجاعت کے جوش میں بے اختیار ہوئے جاتے تھے آخر نہ ضبط کرسکے سلمیٰ (سعد کی بیوی) کے پاس گئے کہ خدا کے لئے اسوقت مجھکو چھوڑ دو لڑائی سے جیتا بچا تو خود آکر بیڑیاں پہن لوں گا۔ سلمیٰ نے انکار کیا یہ حسرت کے ساتھ واپس آئے اور بار بار پر درد لہجہ میں یہ اشعار پڑھتے تھے (بقیہ صفحہ آیندہ پر)

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ مروان بن اوس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ فتح قادسیہ میں میں بھی شریک تہا۔ جب رستم اور اس کا لڑکا بجز شیر قتل ہو چکے تو باقیماندہ تمام فوج بھاگ پڑی کسی نے مڑ کر مال و اسباب اور دولت و اسباب کی طرف بھی نہ دیکھا ہر شخص اپنی جان بچانے کی فکر میں تہا۔ مسلمانوں کی عورتیں فارس کے لشکر کے بھاگنے کے بعد پانی لیکر میدان میں گئیں مقتولوں اور زخمیوں کو دیکھنا شروع کیا مسلمانوں میں سے جسکے اندر ذرا بھی جان رہی یا سسکتا ہوا پایا تو اوسے پانی پلایا اوس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور عرب مقتولین کو اٹھوا کر لے آئیں اور رومیوں کو وہیں پڑا رہنے دیا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ ہمام بن حارث کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا بیان ہے کہ قادسیہ کے معرکہ میں میں بھی حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہمراہ تھی جب ہماری فتح ہوئی اور فارس والے بھاگ پڑے تو ہمنے اپنی چادروں کو اپنے بدنوں پر مضبوط باندھ کے پانی ساتھ لیا اور میدان میں پہونچکر مقتولوں کو ڈھونڈنا شروع کیا اگر کسی مسلمان کو دیکھا تو اوسے پانی پلایا اور اوٹھا کر لے آئیں۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کفی حزناان تردالخیل بالقنا　　وانزك مشدودًا علےٰ وثاقیا

اس سے بڑھکر کیا غم ہوگا کہ سوار نیزہ بازیاں کر رہے ہیں۔ اور میں زنجیروں میں بندھا پڑا ہوں۔

اذا قمت عنانی الحدید واغلقت　　مصاریع من دونی تصم المنادیا

جب کھڑا ہونا چاہتا ہوں تو زنجیر اٹھنے نہیں دیتی۔ اور دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں کہ پکار نیوالا پکارتے پکارتے تھک جاتا ہے۔" ان اشعار نے سلمیٰ کے دل پر یہ اثر کیا کہ خود آکر بیڑیاں کاٹ دیں اونھوں نے فورًا اصطبل جاکر سعدؓ کے گھوڑہ پر جسکا نام بلقا تہا زین کسا اور میدان جنگ میں پہنچکر بھالے کے ہاتھ نکالتے ہوئے ایک فوج میمنہ سے میسرہ تک کا چکر لگایا پھر اس زور شور سے حملہ کیا کہ جس طرف نکل گئے صف کی صف اولٹ دی تمام لشکر متحیر تہا کہ یہ کون بہادر ہے سعد بھی حیران تھے اور دل میں کہتے تھے کہ حملہ کا انداز ابومحجن کا ہے لیکن وہ قید خانہ میں قید ہے شام ہوئی تو ابومحجن نے قید خانہ میں آکر خود بیڑیاں پہن لیں سلمیٰ نے یہ تمام حالات سعد سے بیان کئے سعد نے اسی وقت ان کو رہا کر دیا اور کہا خدا کی قسم مسلمانوں پر جو شخص یوں نثار ہو میں اوسکو سزا لیکن نہیں دیسکتا۔ ابومحجن نے کہا بخدا میں بھی آج سے پھر کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگاؤنگا۔
شبیر احمد انصاری متر جم ۱۲

اور اگر مشرکین میں سے کسی کو دیکھا تو اوسکا سامان اور اُسکے اسلحہ اوسکے بدن پر سے اوتار کر اوسے وہیں چھوڑ دیا حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جو شخص وہاں موجود تھا اوسکا بیان ہے کہ قبیلہ بجیلہ اور نخع کی عورتوں سے زیادہ عرب کے کسی قبیلہ کی عورتیں نہ تھیں کیونکہ ان دونوں قبیلوں کی عورتوں کی تعداد ستر سو تھی۔

کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہاتھ اسقدر مال غنیمت آیا کہ اس سے پہلے کبھی نہ آیا تھا مسلمانوں میں سے حسب ذیل حضرات کام آئے سعد بن عبید۔ سفیان بن سلیم۔ مہلب بن غزوان۔ قادح بن عنبسہ نعمان بن نعیم اور چالیس مہاجرین و انصار میں سے دوسرے حضرات اور ہم عنقریب ہی اون حافظ قرآن لوگوں کا بھی ذکر کریں گے جو رات کے وقت نہایت خوش الحانی کے ساتھ قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے اور شہید ہو گئے۔

کہتے ہیں کہ قادسیہ کی فتح کے ایک روز بعد جو کمک حضرت عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موصل سے بھیجی تھی وہ یہاں پہونچی اون میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو فتوحات شام میں حضرت عامر بن جراح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی معیت میں رہ چکا تھا اس کمک کی تعداد سات سو تھی جب یہ عین التمر کے پڑاو پر آئے تو اوس شخص نے نصرت و اعانت کی جلدی میں جمعیت کو چھوڑ دیا اور ستر سوار ساتھ لیکر ان سے آگے چل پڑا اس کے ساتھ قیس بن یغوث۔ قیس بن ابوحازم۔ سعید بن نذر اور مالک اشتر نخعی رضی اللہ تعالےٰ عنہم تھے ان کے پہنچنے کے دو ایک روز بعد دیگر حضرات بھی پہونچ گئے اور ان ستر میں بھی سب سے پہلے پہونچنے والے حضرت ہاشم اور حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ سلیمان بن ارقم رحمۃ اللہ تعالےٰ کی روایت ہے کہ فتح قادسیہ میں جو حضرات شہید ہوئے اون کی تعداد نواسی تھی ان میں مشہور مشہور ہستیاں حسب ذیل تھیں۔ قیس۔ عطارد۔ ہشام۔ مذعور۔ مقرب الاسود۔ عمرو بن قیس اور نعمان رضوان اللہ تعالےٰ عنہم۔

ایک تمیمی مرد تمیمی عورت سے روایت کرتا ہے کہ میں بھی قادسیہ میں اوس کی

فتح کے وقت موجود تھی مال غنیمت میں سے عورتوں کو جو حصہ دیا گیا تھا اوس کی تعداد یہ ہے کہ ہر ایک عورت کے حصہ میں تینتیس ۳۳ تینتیس ۳۳ مثقال[1] عنبر اور اسی قدر مشک آیا تھا۔ اور کافور کی تو ہم کچھ پرواہ بھی نہ کرتے تھے ہاں جو شخص اس کی قدر جانتا تھا وہ البتہ اوس کو لیلیتا تھا اور اہل عرب کی تو یہ کیفیت تھی کہ بازار والوں سے پوچھتے پھرتے تھے کہ کیا تمہیں خوشبودار نمک کی ضرورت ہے اور وہ دوکانداران سے کافور لیکر اوسکے ہموزن نمک اونھیں دیدیتے تھے لشکر میں سے ایک شخص نے آٹا گوندھا اوسمیں بجائے نمک کے وہی کافور ڈالدیا اور جب روٹی پکا کر اوسے کھانے لگا تو کہنے لگا یہ کیسا خوشبو کا نمک ہے جو روٹی میں پڑکر مزہ بھی نہیں لگتا ایک دوسرا آدمی جو نمک اور کافور سے واقف تہا وہ سنکر کہنے لگا آ میں تجھے نمک کا ایک تھیلہ دوں جو روٹی کو مزہ دار بنادیگا چنانچہ اسنے ایک نمک کا تھیلا اوسے دیا اور اسکے بدلہ میں وہی تھیلہ اسی کافور سے بھر دیا۔

کہتے ہیں کہ جب اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دست مبارک سے دشمن کو ہزیمت دیدی تو تمام مال کو ایک جگہ جمع کیا اور حضرت سلیمان بن ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سپردگی میں اوسے رکھدیا گیا اور بارگاہ خلافت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حسب ذیل عریضہ لکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازطرف گورنر عراق سعد بن ابی وقاص بعالیخدمت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ السلام علیکم۔ میں اللہ پاک تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کرتا ہوں کہ جنکے سوا کوئی معبود نہیں اور اون کے نبی برحق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ امابعد جب ہم عراق میں پہنچے تو توفیق الٰہی اور تائید غیبی ہمارے ساتھ ساتھ تھی اللہ جل جلالہ نے ہمارے دلوں کا حال معلوم کرلیا تہا ہمارے اسرار باطنی کی خوب آزمایش کرلی تھی ہمارے دلوں میں سوائے اس کی معرفت کے

[1] ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے ۱۲ منہ

کچھہ نہ تھا ہم خالص اونھیں کی عبادت کے لئے مخصوص تھے۔ اور چونکہ ہم نے زمانہ الست میں جو اون سے عہد کیا تھا اوسے حتی المقدور پورا کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے اُنھوں نے بھی جو ہمسے وعدہ کیا تھا اوسکو پورا کیا دشمن نے جسوقت ہمسے مقابلہ کیا اوسوقت وہ بالکل ساز وسامان اور اسلحہ سے مسلح تھا اور اپنی سرکشی سے کسی طرح باز نہ آتا تھا۔ ہمارے مقابلہ میں اس نے بڑی کوشش کی مگر خداوند تعالےٰ جل مجدہ نے اوس کی کوششوں کو اوسی پر اولٹ دیا اور ہمنے اوس کی جمعیت کو شکست دیدی اور انھیں مار کر بھگا دیا بہت سوں کی تو نسلیں منقطع کردیں اور اون کے سرداروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا کیونکہ قضا و قدر کا منشا بھی یہی تھا اور ازل میں اسی طرح مقدر ہو چکا تھا ہم اونپر پوری طرح قابض ہوگئے حیرہ اور قادسیہ فتح کر لیا اور ہماری دشمنوںپر اللہ جل جلالہ نے معیبت بھیجدی فتح کے دوسرے روز مرقال اور ہشام نیز ستر دوسرے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور ان کے تیسرے روز حضرت ابو عبید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لشکر کے بقایا سات سو آدمی شام سے آگئے تھے۔ میں نے اب تک مال غنیمت میں سے کسی کو کچھہ نہیں دیا اس بارے میں آپ کے حکم کا منتظر ہوں۔ تمام مسلمانوں کی خدمت میں سلام عرض کردیجئے۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ نے یہ خط ملفوف کر کے حضرت زید بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سپرد کیا اور یہ اپنی تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہوکر مدینہ طیبہ کی طرف چلدیئے۔

حضرت سابق بن مسلم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ جبسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یہ خبر ملی تھی کہ رستم قادسیہ میں آیا ہے اوس روز سے آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر عراق کے راستہ پر نکل جاتے قاصد کا انتظار کرتے اور ظہر کے وقت پھر مدینہ کی طرف لوٹ آتے ایک روز حسب معمول اپنی عادت کے موافق آپ عراق کے راستہ پر تشریف لیجا رہے تھے کہ آپ کو بشارت دینے والا

ملگیا یعنی حضرت نوفل (یعنی حضرت زید بن عمرو) آتے ہوئے آپکو دکھلائی دیئے حضرت نوفل رحمۃ اللہ تعالےٰ نے آپ کو دیکھتے ہی اپنی اونٹنی بٹھلالی حضرت امیرالمومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو سلام کیا اور کہا حضرت کو فتح مبارک ہو اور یہ کہتے ہوئے کہ اللہ پاک جل جلالہ نے دشمنوں کو ہزیمت دی مسلمانوں کو فتح بخشی اور ہمیں حیرہ اور قادسیہ کا مالک بنا دیا وہ حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا خط آپکو دیا آپ مدینہ کی طرف چلے زید بن عمرو آپ کے ساتھ ساتھ تھے اور قادسیہ وغیرہ کی جنگ کے حالات آپ کو سناتے جاتے تھے حتیٰ کہ آپ مسجد نبوی میں داخل ہوئے لوگ چاروں طرف سے دوڑے اور مسجد آدمیوں سے کھچا کھچ بھر گئی آپ منبر پر تشریف لیگئے اور تمام لوگوں کے سامنے حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا خط پڑہا اور فرمایا تمہارے بھائیوں نے تمہیں سلام لکھا ہے لوگو! اونھوں نے کتاب اور سنت کی پیروی کی بدعت سے بچے اور شریعت کو قائم کیا اونھوں نے ان لوگوں کے متعلق جو بعد میں پہونچے ہیں دریافت کیا ہے کہ مال غنیمت سے انھیں دیا جائے یا نہ دیا جائے سو اسکا جواب یہ ہے کہ غنیمت اسی شخص کا حصہ ہے جو جنگ میں موجود ہو ہاں جو جنگ کے تین دن بعد آئے ہیں اون کے ساتھ رعایت کیجا سکتی ہے یہ فرماکر آپ

لہ میں اس واقعہ کو الفاروق سے نقل کرتا ہوں اوس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قادسیہ کی طرف سے کسقدر فکر تھا اور اوسکی فتح کی خبر سننے کا کسقدر اشتیاق چنانچہ لکھتے ہیں کہ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ حال تہا کہ جسدن سے قادسیہ کا معرکہ شروع ہوا تہا ہر روز آفتاب نکلتے ہی مدینہ سے نکل جاتے اور قاصد کی راہ دیکہتے ایک دن معمول کے موافق نکلے اودھر سے ایک شتر سوار آرہا تہا بڑھ کر پوچھا کہ کدھر سے آئے ہو وہ سعد کا قاصد تہا اور مژدہ فتح لیکر آتا تہا جب معلوم ہوا کہ سعد کا قاصد ہے تو اس سے حالات پوچھنے شروع کئے اوسنے کہا خدا نے مسلمانوں کو کامیاب کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ رکاب کے برابر دوڑتے جاتے تھے اور حالات پوچھتے جاتے تھے شتر سوار شہر میں داخل ہوا تو دیکہا کہ جو شخص سامنے آتا ہے ان کو امیرالمومنین کے لقب سے پکارتا ہے ڈر سے کانپ اٹھا اور کہا حضرت نے مجھکو اپنا نام کیوں نہ بتایا کہ میں اس گستاخی کا مرتکب نہ ہوتا فرمایا کچھ حرج نہیں تم سلسلہ کلام کو نہ توڑو چنانچہ اسی طرح اسکی رکاب کے ساتھ گھر تک آئے مدینہ پہونچکر مجمع عام میں فتح کی خوشخبری سنائی ۱۲ شبیر احمد انصاری۔

منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام حسب ذیل فرمان لکھنا شروع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیکم السلام۔ میں اوس خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی حمد ونعت کرتا ہوں کہ جنکے سوا کوئی معبود نہیں اور ان کے نبی پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ اما بعد۔ تمہارا خط پہنچا اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے تمہارے ہاتھ سے جو فتوحات بخشی ہیں اون پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہوں۔ تمہاری طرفسے مجھے بہت فکر رہا اور تمہیں بھی میری طرف کا فکر تہا خدا کی قسم تمنے بہت کام انجام دیئے جنکا میں شمار نہیں کر سکتا یاد رکھو جب لوگ مجتمع ہوں تو ان سے نیکی کرو جب بادشاہ شفقت اور مہربانی سے پیش آئے اور رعایا خیر خواہی چاہے تو بادشاہ کو عدل واحسان اور رعایا کو صبر وشکر اختیار کرنا چاہیئے۔ غنیمت کے مال کے متعلق یہ ہے کہ وہ اوس کے لئے ہے جو جنگ میں شریک ہوا ہو ہاں جو تین دن کے بعد آیا ہے اسکے ساتھ رعایت کی جاسکتی ہے چنانچہ تم ان غلاموں اور آزاد شخصوں کو جو لڑائی کے تین دن بعد تمہارے پاس آئے ہیں اوسمیں شریک کرلو اللہ پاک تبارک وتعالےٰ نے جیسا تمہیں فتوحات بخشی ہیں اون کے شکریہ میں اس احسان کو قبول کرلو کیونکہ اونھیں اپنے میں شریک کرلینا احسان میں داخل ہی۔

اس والہ نامہ کو آپ نے قاصد کے سپرد کیا اور چلنے کا حکم فرمایا قاصد منزلیں طے کرتا ہوا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہونچا اور والا نامہ پیش کیا۔ آپ نے اسے پڑھکر اوس کے جواب میں ایک دوسرا عریضہ لکھا۔ اوسمیں آپ کو جو نئے واقعات پیش آئے تھے بسم اللہ کے بعد اونھیں تحریر کرکے پھر حسب ذیل الفاظ لکھے۔

یا امیر المومنین۔ میں نے قعقاع بن عمرو تمیمی جیسا بہادر کوئی شخص نہیں دیکھا اونے ایک دن میں دشمن پر تیس حملے کئے اور ہر حملہ میں ایک شہسوار گرالیا اسی طرح حارث کندی جیسا شخص دیکھنے میں نہیں آیا کہ وہ جسطرف

فوج پر حملہ کرتا تہا پرے کے پرے کاٹ کر ڈالدیتا تہا۔

اس والانامہ کے ہمراہ آپ نے مال غنیمت کا خمس بھی مدینہ طیبہ کو روانہ کردیا۔

کہتے ہیں کہ جب فارس کی فوج شکست کھاکر مدائن کی طرف بھاگی اور ایوان شاہی میں پہونچی تو کسریٰ کو لڑائی کی تمام کیفیت سنائی اور رستم اور اوسکے لڑکے کے قتل کی خبر دی بادشاہ کو نہایت رنج ہوا اور اوسنے اپنے دلمیں یہ یقین کرلیا کہ فارس کی حکومت ختم ہوگئی یہ تین دن تک گھر سے باہر نہ آیا اور چوتھے روز اس صدمہ کی وجہ سے جو اسے پہونچا تہا مرگیا چونکہ یزدجرد کے سوا کوئی اولاد نہ تہی اس لئے کسریٰ کے مرنیکے بعد یہی اسکی جگہ تخت پر بیٹھا۔

نعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے دادا سے جو فتوحات کے بڑے حافظ تھے روایت کرتے ہیں کہ جب کسریٰ بن اردشیر نے رستم کو حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا تہا تو اپنے خزانہ کا نصف مال کہ جس کی تعداد ساٹھ کروڑ درہم تھی رستم کے ساتھ کردیا تہا اور جسوقت جنگ میں صفیں مرتب ہوچکی تھیں تو رستم نے اوس مال کو فوج کیسامنے رکھکر یہ کہا تہا کہ جو شخص کسی سوار کو قتل کرے گا اوس کو اتنا مال ملیگا اور جو پیدل کو قتل کریگا اوسکو اتنا دیا جائے گا مگر پھر وہ تمام کا تمام مال مسلمانوں کے ہاتھ لگا تہا اور حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوسکا خمس (یا پانچواں حصہ) مدینہ طیبہ روانہ کیا تہا یہ مال کہ جو اپنی کثرت کی وجہ سے گنتی میں بھی نہ آسکتا تہا جب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سامنے رکھا گیا تو آپ روئے اور فرمایا تف ہے اس شخص پر جو دنیا کو چاہتا ہے اور اوس کیطرف مائل ہوتا ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہدیجئے کہ دنیا کی پونجی بہت تھوڑی ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اوس کے لئے آخرت ہی اچھی چیز ہے۔ راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم آپ نے تھوڑہ بہت کچھ بھی اسمیں سے نہ لیا حتیٰ کہ ایک درہم اور ایک دینار بھی لینا پسند نہ فرمایا حضرت حفصہ[1] رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کیا یا امیر المومنین!

---

[1] حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی صاحبزادی اور حضور نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہوتی ہیں ۱۲ منہ شبیر احمد انصاری مترجم۔

اگر جناب کچھ اپنے آپکو آرام دے لیتے جو روزانہ کھانیکا معمول ہے اوس سے کچھ لذیذ کھانا کھا لیتے اور جیسا ہمیشہ آنجناب پہنتے ہیں اوس سے عمدہ پہن لیتے تو بہت اچھا تھا کیونکہ اب آپ کی کافی فتوحات ہو رہی ہیں اور بیشمار مال آرہا ہے یہ سنکر آپ کا چہرہ غصہ سے تمتما اوٹھا۔ فرمایا حفصہ! میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں تم بتلاؤ کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمدہ اور بہترین چیزیں بیت المال میں سے کتنی اپنے واسطے مخصوص کی تھیں یا اٹھا کر رکھی تھیں اوںھوں نے کہا آپ کے پاس دو کپڑے تھے جنھیں آپ اس وقت پہنتے تھے جب آپ کے پاس کوئی وفد آتا تھا نیز جمعہ کے دن اور عیدین کے روز بھی آپ اونھیں کو زیب تن فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا تم بیویوں کے پاس کھانا کیسا اور کس قسم کا تناول فرمایا کرتے تھے اونھوں نے عرض کیا جو کی روٹی کھایا کرتے تھے اور ہمارے پاس گھی کا ایک برتن تہا جسکی تلی میں کچھ گھی کا اثر رہ جاتا تہا اگر ہم اوس میں آپ کو کھانا دبدیتے تھے اور اوس گھی کا مزہ اوس کھانے میں آجاتا تہا تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگوں نے گھی زیادہ ڈالدیا ہے آپ نے فرمایا اچھا آپ کا بستر کیسا تہا جو تمہاری پاس آکر بچھایا کرتے تھے اونھوں نے عرض کیا آپ کے پاس ایک کملی تہی جسے گرمیوں میں ہم نیچے بچھا لیا کرتے تھے اور سردیوں میں نصف نیچے اور نصف اوپر اوڑھ لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا حفصہ! میری اور میرے دونوں ساتھیوں کی مثل ان تین شخصوں جیسی ہے جو ایک ہی راستہ پر چلیں چنانچہ پہلا شخص کہ جس کے پاس زاد راہ تھی وہ تو منزل پر پہنچ گیا دوسرا اوسی کے قدم بقدم اوسی راستہ پر چلا اور وہ بھی اوس کے پاس پہونچ گیا تیسرا ان کے پیچھے چلا سو اگر اوسنے اونھیں دونوں کے راستہ کو اختیار کیا اور اونھیں کے زاد راہ پر اسنے بھی قناعت کی تو یہ بھی اون کے پاس پہونچ جائے گا اور اگر ان دونوں کے راستہ کے خلاف چلا اور دوسرا راستہ اختیار کر لیا تو قیامت تک بھی اون دونوں کے پاس نہ پہونچیگا۔

# فتح تہمشیر

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دربار

خلافت سے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام حکم جاری فرمایا کہ تم عورتوں اور بچوں کو حیرہ میں چھوڑ کر اور انکی حفاظت کیلئے کچھہ فوج متعین کر کے خود مدائن کی طرف چلے جاؤ اور جس فوج کو تم حفاظت کیلئے حیرہ میں چھوڑو اوسے مال غنیمت میں برابر کا شریک رکھو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قادسیہ کی فتح سے بعد دو ماہ سے وہیں پڑے ہوئے تھے تیسرے مہینہ کا جسوقت چاند دکھلائی دیا تو آپ نے زہیر بن جویریہ رحمۃ اللہ تعالےٰ کو مقدمۃ الجیش بنا کر مدائن کی طرف روانہ کیا ان کے بعد حضرت عبد اللہ اور شرحبیل بن شمطا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پھران کے بعد ہاشم بن عتبہ اور خالد بن عرفجہ والی ساقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فوجیں دیکر علی الترتیب روانہ کیا اور جو کچھہ فارس کی فوج سے مال غنیمت نقد ہتیار اور گھوڑے وغیرہ ہاتھ آئے تھے وہ بھی تقسیم کر دیئے یہ لوگ قادسیہ سے شروع شوال میں چلے تھے حضرت زہیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کوفہ میں پڑاؤ کیا حضرت عبد اللہ اور حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالےٰ عنہما بھی یہاں پہونچ گئے اور ان کے بعد اور باقیماندہ فوج بھی پہونچ گئی حضرت زہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تمام فوج کو لیکر آگے بڑھے اور بالس کے مقام پر پڑاؤ کیا وہاں زنگیوں کے چند آدمی آپ کے پاس آئے اور امان چاہی آپ نے اونھیں امان دی اور فرمایا تمہیں کچھہ دشمن کے حالات کی بھی خبر ہے اونھوں نے کہا ایہا الامیر! آپ ہوشیار رہیں اور دشمن کی طرف سے بیفکر نہ ہوں قبیلہ مرازبہ کے ایک شخص نے کسریٰ کے سامنے آپ سے لڑنے اور ہزیمت دینے کا بیڑہ اوٹھایا ہے اور اس کے ساتھ نہایت جرار لشکر اور بڑی بہادر فوج ہے آپ نے فرمایا اللہ پاک تبارک وتعالیٰ اوس کے شر کو بھی دفع فرمائیں گے اور اوس کے مکر کو اوسی پر پلٹ دینگے یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ دشمن کا ہراول آتا ہوا نظر آیا پھریرے اور جھنڈے اوڑتے ہوئے نمودار ہوئے حضرت زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی فوراً گھوڑہ پر سوار ہو کر مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے اپنی فوج کو مرتب کیا اور یہ آیت تلاوت فرمانے لگے اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ یعنی اللہ جل شانہ وعم نوالہ تمہاری مدد فرمائیں گے پھر تمپر کوئی غالب نہ ہوگا۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو مسلمانوں کی زبان پر اللہ پاک تبارک وتعالیٰ کا ذکر جاری ہوا مسلمان دشمن کی طرف بڑھے اونھیں میدان میں

آنے کی دعوت دی اون میں جو بہادر تھے وہ آگے بڑھے اور جو بزدل تھے پیچھے رہ گئے مسلمانوں نے تکبیر و تہلیل کے فلک شگاف نعرے لگائے دشمن کے سینوں میں بھالے مار کر اونپر حملہ کیا حضرت زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ اسی سرکش بہادر اور شہسوار پر پڑی کہ جسنے مسلمانوں کے قتل کا بیڑہ اٹھایا تہا آپ فوراً اوس کی طرف بڑھے اور خوب دل کھولکر نیزہ بازی شروع کی پھر تلواریں ہاتھ میں لیں اون کے جوہر دکھلائے کبھی بالکل قریب ہو جاتے تھے اور کبھی داؤں کاٹ کر ایکدوسرے سے دور ہو جاتے تھے آخر حضرت زہیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے داؤں بچا کر بھالا سنبھال کے اس زور سے سینہ میں ایک ہاتھ مارا کہ نیزہ کی انی پسلیاں توڑتی ہوئی پشت کی طرف نکل گئی اور وہ چکرا کر زمین پر آرہا اوس کے آدمیوں اور فوج نے جب اوس کی یہ حالت دیکھی تو سر پر پاؤں رکھکر اس زور سے بھاگے کہ اپنی قوم میں جا کر دم لیا اس فوج میں اکابرین قوم میں سے بھی ایک شخص تھا جو نہایت عقلمند اور صائب الرائے تھا اسنے جب فوج کو اسطرح ہزیمت کھا کے بھاگتے ہوئے دیکھا تو حضرت زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں نہایت انکسار کے ساتھ حاضر ہو کر صلح کی درخواست کی آپ نے اوسے امان دی اور کسریٰ کے لشکر کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہیں اوسنے کہا اے سردار لشکر! اس قوم کے اکابرین یعنی نہرجان۔ مہراق داری اور ہرمزان جو قادسیہ سے شکست کھا کر بھاگ گئے تھے جب وہ سب ایک جگہ جمع ہوئے تو ان سے قروان نے یہ بات کہی کہ تم ملک کسریٰ سے غداری کر کے کیوں ادھر ادھر بھاگے پھرتے ہو اور کیوں اوسکا ساتھ نہیں دیتے حالانکہ اوسنے تمہیں وظائف بخشے عطیے دیئے اور حکومتیں عنایت کیں بہتر یہ ہے کہ تم یہیں اقامت کرو دشمن کے ساتھ لڑو اسی ہزیمت دیکر بادشاہ کے سامنے سرخرو ہو جاؤ اور یا یہیں کٹ کر مر رہو۔ حضرت زہیر حضرت عبداللہ حضرت شرجبیل۔ حضرت ہاشم اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ خبر سنکر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنیکے منتظر ہوئے اور جسوقت آپ تشریف لے آئے تو اس خبر کی اطلاع کی آپ نے فرمایا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ سے استعانت چاہو اور اوسی پر توکل رکھو۔

مسلمان چونکہ پل کے مالک ہو گئے تھے اس لئے انھوں نے اوس سے عبور کیا اور آگے بڑھے جب اوس جگہ پہونچے جہاں دشمن جمع ہو رہا تھا اور اوسنے اونھیں دیکھا تو فارس کی تمام

فوج میں زلزلہ پڑگیا اور دلوں میں ایک طرح کا خوف بیٹھ گیا ہرمزان اور قیروان نے جب اپنے اپنے لشکروں کا جائزہ لیا اور صفیں مرتب کیں تو خود ان کی فوجوں میں تفرقہ پڑگیا اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوگئیں اس سے ہرمزان اور قیروان کو یقین ہوگیا کہ اب خیر نہیں ہے تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ان میں بھگی پڑگئی اللہ پاک تبارک وتعالے نے ان کی جمعیت کو منتشر اور پراگندہ کردیا ہرمزان اہواز کی طرف بھاگا کوہ اہواز پر ملک کسریٰ کا جو خزانہ تھا او سپر نہاوند متعین اور محافظ تھا اسے جب بادشاہ کی فوجوں کی ہزیمت کی خبر پہنچی تو اسنے خود اوسے لوٹ لیا نہرجان اور مہران مدائن کی طرف بھاگے نہر شیر یعنی مدینۃ الذہب کو عبور کیا اور جب کافی دور پہنچ چکے تو قصر شاہی کی طرف چلے قصر میں بادشاہ یزدجرد موجود تھا اس کے پاس پہونچکر تمام قصہ بیان کیا اور عربوں کی وجہ سے جو مصیبتیں پہونچی تھیں سب سُنائیں بادشاہ کو یہ سنکر اپنی مملکت اور بادشاہت کے زوال کا یقین آگیا رات ہوئی تو تمام خزانہ اور مال ومنال کو نہاوند[1] کے پاس بھیجدیا اور خود لشکر کی تیاری اور سامان حرب کی فراہمی میں مشغول ہوگیا،

حضرت زہیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انکا تعاقب کیا حتیٰ کہ آپ ان کے پیچھے موضع سواد تک چلے گئے اور یہاں پہونچکر آپ نے اسی جگہ پڑاو کردیا آپ کے بعد حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مرقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پہونچ گئے اور تمام لشکر ایک جگہ فراہم ہوگیا کچھ دن بعد حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی آپہونچے اور آپ کی قیادت میں یہ لشکر کو ثاریہ کی طرف چلا جب اوس کے قریب پہونچ گیا تو فارس کے لشکر نے اوسے دیکھکر ساز وسامان سے درست ہونا شروع کیا اس لشکر کا سپہ سالار شہریار نامی ایک شخص تھا حضرت زہیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب بڑھ کر فارس کے لشکر کے پاس پہونچے تو اس شخص نے آپ کو دیکھا اس کے ساتھیوں کے دلمیں آپ کا رعب گھر کرگیا اور وہ ایسے مضطرب اور پریشان ہوئے کہ اگر او نھیں شہریار کا

---

[1] یہی وہ خزانہ ہے جو نہاوند نے لشکر کی ہزیمت کو سنکر لوٹا تھا مگر اسمیں یہ شبہ ہے کہ ابھی تو یہ خزانہ پہونچا بھی نہ ہوگا شاید ہزیمت کی خبر پہونچ گئی ہو اور ممکن ہے ایسا ہو کہ وہ خزانہ اور ہو اور اسکو لوٹ لیا ہو اور بادشاہ کو اب تک لوٹنے کی خبر نہ ہوئی ہو اور اوسنے اور بھیجدیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ شبیر احمد انصاری قدیم مترجم۔

ڈر نہ ہوتا تو وہ بھاگ پڑتے حضرت زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی فوج کو صف بستہ کیا جب صفیں آراستہ ہوگئیں تو شہریار شاہان فارس کا لباس پہنے ہوئے بنفس نفیس لڑائی کے لئے نکلا فخریہ لہجہ میں کہنے لگا ایک سوار کے مقابلہ میں آیا ایک ہی سوار لڑائی کیلئے نکلیگا یا ایک کے مقابلہ میں چار بلکہ دس نکلیں گے[۱] حضرت زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں تیرے مقابلہ میں محض ایک غلام کو بھیجوں گا اگر تو نے اوسے قتل کردیا تو ایک غلام قتل ہوگا اور اگر اوس نے تجھے قتل کردیا تو ہماری آرزو پوری ہوگی یہ کہہ کر آپ نے اپنے آزاد غلام ابو نباتہ الاعوجی کو آواز دی اور فرمایا اللہ پاک جل مجدہ کی استعانت چاہ کر تو اس موذی کو قتل کردے ابو نباتہ رحمۃ اللہ تعالےٰ اوس کی طرف بڑھے شہریار چونکہ نہایت تنومند اور بیلتن[۲] واقع ہوا تھا اس لئے وہ آپ کو دیکھکر حقیر اور کمزور سمجھ کے تلوار لیکر آگے بڑھا آپ نے جب اوسے اپنی طرف آتے دیکھا تو خدا کے بھروسہ پر شیر کی طرح اوس کا مقابلہ کیا دونوں میں تلواریں چلنے لگیں اور یہاں تک چلیں کہ تلواریں ٹوٹ گئیں دونوں نے اونھیں پھینک کر کشتی لڑنا شروع کی حتیٰ کہ دونوں لڑتے لڑتے زمین پر گر پڑے شہریار اوپر تھا آپ اوسکے نیچے کشتی کے داؤں پیچ کر رہے تھے اتفاقاً شہریار کا انگوٹھا آپ کے منہ میں آگیا اور آپ نے اوسیں اس زور سے کاٹا کہ شہریار کے اعضا رست اور اوس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اس موقع کو غنیمت سمجھ کر آپ نے اوسے پلٹا اور اُسکے اوپر بیٹھ کر خنجر نکال کے اوس کے سینہ میں بھونک دیا۔ شہریار کی روح دوزخ میں پہونچی آپ نے اوسکا تاج سر سے اُتارا دونوں ہاتھوں کے کڑے ساز و سامان گھوڑہ اور اسلحہ قبضہ میں کئے اور مسلمانوں کی فوج میں لوٹ آئے شہریار کی فوج نے جب اپنے سپہ سالار کی یہ حالت دیکھی تو بھاگ پڑی حضرت زہیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صبح تک یہیں قیام فرمایا مسلمانوں کی بقیہ فوج بھی آپہونچی حضرت زہیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے غلام ابو نباتہ اور شہریار کی کُشتی کا قصہ بیان کیا اور فارس کے لشکر کے بھاگ جانے کی کیفیت بیان کی آپ سنکر بیحد خوش ہوئے اور فرمایا کہ

[۱] یعنی میں دس تک کو کافی ہوں گا ۱۲ شبیر احمد مترجم [۲] اصل کتاب میں اگرچہ مثل البعیر یعنی اونٹ جیسا لکھا ہے مگر اردو میں اسکا محاورہ نہیں ہے اس لئے میں نے اوسکا ترجمہ بیلتن کے لفظ سے کردیا ہے ۱۲ منہ

ابو نباتہ کو بلایا جائے جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اوس کے دونوں کڑے۔ زرہ اور اوسکا تاج پھینکر تو اوسکے گھوڑہ پر سوار ہو اونھوں نے تعمیل حکم کی اور سب چیزیں پہنکر گھوڑہ پر سوار ہو گئے آپ نے وہ تمام چیزیں اونھیں کو بخشدیں اور فرمایا کہ تم کامیاب ہو گئے اور فلاح کو پہونچ گئے۔ عراق میں سب سے پہلے کہ جس شخص کو کڑے پہنائے گئے یہی شخص ہیں۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وائل بن غانم یشکری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کوثاریہ میں وارد ہوئے تو جسجگہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو قید کیا گیا تھا آپ وہاں تشریف لیگئے نماز پڑھی اللہ جل جلالہ کی حمد و مناجات کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا اور یہ آیت پڑھی وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ الخ یعنی زمانوں کے یہی انقلاب ہیں اونھیں کو ہم آدمیوں کے درمیان پھراتے رہتے ہیں[۱]

کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوثاریہ کے مقام مشہد پر چند روز قیام فرمایا پھر لوگوں کو جمع کرکے اون سے کہا کہ یاد رکھو اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے تمہاری بہت سی جگہوں پر مدد فرمائی اور استعانت کی اور تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو وعدہ فرمایا تھا کہ سَتُفْتَحُ عَلَى أُمَّتِي كُنُوزُ كِسْرَىٰ وَقَيْصَرَ کہ میری امت پر بہت جلد کسرے اور قیصر کے خزانوں کے دروازے کھل جائیں گے اوسے پورا کر دیا اور تم کسریٰ کے بعض ممالک پر قابض ہو گئے اب اس پیشینگوئی کا اتمام اور اوسے پایہ تکمیل تک پہنچانا اللہ کا کام ہے اور میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں مدائن کی طرف جو غرب کی جانب ہے اوسپر چڑھائی کروں آپ بتلائیں کہ آپ کی کیا رائے ہے لوگوں نے متفقہ آواز سے کہا یا امیر! ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو مخالفت کرے یا آپ کی رائے میں دخل دے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اور اوس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں اپنے آپ کو پیش نہ کرے آپ شوق سے ارادہ فرمائیے اور بلا تامل کوچ کر دیجیے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

[۱] یعنی کبھی کسی کو دیدیتے ہیں اور کبھی کسیکو ابھی کسریٰ کی حکومت تھی اور ابھی مسلمان برسر حکومت ہو گئے۔ واللہ اعلم بالصواب شبیر احمد انصاری قدیم مترجم۔

تمام طاقتیں اور قوتیں اللہ پاک کے لئے ہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ یہ جواب سنکر آپ نے حضرت زہیر[1] رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بارہ ہزار سوار دیکر چلنے کا حکم فرمایا ابھی یہ تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ سامنے سے کچھ سوار آتے ہوئے نظر پڑے مسلمانوں نے سازوسامان درست کرنا شروع کیا جب وہ قریب آئے تو معلوم ہوا کہ دو سو سواروں کی ایک جمیعت ہے اون میں سے ایک شخص نکل کر مسلمانوں کے پاس آیا اور کہا کہ ہم ساباط کے باشندے ہیں اور ہمارا سردار سرزاد ہے جو اسوقت آپ سے اپنے شہر والوں کے لئے امان لینے اور صلح کرنے کے واسطے آیا ہے حضرت زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اوسے یہیں ہمارے پاس بلا لاؤ جب وہ قریب آیا تو وہ اور اسکے تمام ساتھی گھوڑوں سے اوتر پڑے اور نہایت خندہ پیشانی سے مسلمانوں کے پاس آئے حضرت زہیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اونسے فرمایا تم کون لوگ ہو انھوں نے کہا ہم اہل ساباط ہیں اور یہ ہمارا سردار ہے اور ہم آپ کی خدمت میں صلح کیلئے حاضر ہوئے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ہمارے پاس آتا ہے ہم اوسے قبول کرتے ہیں اور جو شخص صلح کرنا چاہتا ہے اوس سے صلح کر لیتے ہیں ہم زمین میں فساد نہیں چاہتے پھر جس بات پر دونوں متفق ہوگئے اوسپر صلح کرلی اور سرزاد نہایت خوش خوش اپنی جماعت کو ساتھ لیکر اپنی فوج کی طرف واپس چلا گیا حضرت زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ساباط پہونچے تو یہاں فیروز کی ماتحتی میں فارس کا لشکر پڑا ہوا دیکھا یہ فیروز اپنی قوم میں بڑا بہادر اور شہسوار آدمی تھا اس کے ساتھ کسریٰ کی وہ فوج بھی جسپر کسرےٰ کو نازک موقع آنے پر بڑا وثوق اور اعتماد تھا اور جو سخت معرکہ کے وقت کام آیا کرتی تھی موجود تھی حضرت زہیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس مسلمانوں کا لشکر مجتمع ہوگیا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف لے آئے اور لڑائی کی تیاری ہونے لگی۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ جب طرفین کی صفیں مرتب ہوگئیں تو سب سے پہلے میدان میں نکل کر جس شخص نے اپنا حسب ونسب اور نام بیان کرکے فارسی زبان میں ڈینگ مارنا شروع کیا وہ فیروز تھا چنانچہ اوسنے فارسی زبان میں کہا اے عربو! جس چیز تک تم نہیں پہونچ

[1] ایک نسخہ میں اول سے آخر تک بجائے زہیر کے زہرہ لکھا ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

سکتے تمنے خواہ مخواہ اوس چیز کی خواہش کی خام خیالی میں مبتلا ہوئے اور یہ گمان کرلیا کہ ہم کسریٰ سے چھین کر عراق کے مالک ہو جائیں گے حالانکہ ایسا قیامت تک بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ کسریٰ کی فوج نہایت زور آور سخت گیر اور بہت بہادر ہے میں اوسکا سردار ہوں اور انمیں سب سے بڑا شمار ہوتا ہوں لہذا میرے مقابلہ کے لئے تمہارے سردار ہی کو نکلنا چاہیئے اور جسطرح میں اپنی فوج سے بڑھ کر لڑائی کے لئے نکلا ہوں اوسے چاہیئے کہ وہ بھی اپنی فوج سے بڑھکر میرے مقابلہ میں آئے کہتے ہیں کہ ابھی اوسکا یہ کلام پورا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ حضرت ہاشم بن مرقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا نیزہ ہلاتے ہوئے اوس کی طرف بڑھے اور اوسپر حملہ کردیا دونوں میں اس شدت سے جنگ ہوئی اور اتنا معرکہ کارن پڑا کہ اگر اوسکو شیر خوار بچہ دیکھہ لیتا تو بوڑھا ہو جاتا آخر حضرت ہاشم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوس کے سینہ میں اس زور سے بھالا مارا کہ پسلیوں کو توڑتا ہوا پشت کی طرف نکل گیا کہتے ہیں کہ جب حضرت ہاشم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اوسے قتل کرکے اپنی فوج کی طرف پلٹے تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا گھوڑہ سے کود پڑے اور یہ آیت تلاوت فرمائی اَوَلَمْ تَكُونُوٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ یعنی کیا تمنے پہلے سے (اے کافرو) قسم نہ کہائی تھی کہ تمہارے لئے زوال نہیں ہے حالانکہ کیسا زوال آیا۔

کہتے ہیں کہ فیروز کے قتل کے بعد اوس کی فوج بھاگی مسلمانوں نے اسکا تعاقب کیا فوج نے بھاگ کر نہشیر میں پناہ لی مسلمان بھی یہاں آپہونچے اور تکبیر کہتے ہوئے نہشیر کو چاروں طرف سے گھیر لیا نہشیر کی فوج نے جنگ کی تیاری کی۔ اسلحہ۔ آلات حرب۔ فلاخن۔ منجنیق وغیرہ شہر پناہ پر لگائے اور انھیں دیواروں پر مستعد ہو کر بیٹھ گئے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو مہینہ تک نہشیر کا محاصرہ کئے پڑے رہے فرات اور دجلہ کی طرف تاخت و تاراج کے لئے سوار روانہ کئے وہ ایک ہزار کسانوں کو پکڑ کر لائے آپ نے اونھیں اسوقت تک کیلئے کہ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے انکے متعلق کوئی جواب نہ آجائے سرزاد ساباط کے رئیس کی ضمانت میں چھوڑ دیا اور وہ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے آپ نے دربار خلافت میں بسم اللہ کے بعد حسب ذیل عریضہ لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں اون اللہ پاک جل جلالہ وعم نوالہ کی تعریف کرتا ہوں کہ جنکے سوا کوئی معبود نہیں اور ان کے نبی برحق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہوں۔ اما بعد۔ ہم اسوقت نہمشیر میں ہیں قادسیہ اور نہمشیر کے درمیان ایک مقام پر قرط بن فیروز سے ہمارا مقابلہ ہوا اور ہمیں اللہ پاک جل جلالہ نے اوسپر نیز اوس کی فوج پر فتح بخشی فیروز کو ہاشم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے قتل کردیا اوس کا بقایا لشکر بھاگا اور ہم نہمشیر آگئے اور یہاں آکر ہمنے اپنے لشکر کو ادھر اُدھر روانہ کیا وہ کسانوں میں سے ایک ہزار آدمی گرفتار کرلائے اب اُن کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔

آپ نے اوس کے جواب میں حسب ذیل حکمنامہ تحریر کیا۔

جو کسان تمہارے پاس پکڑے ہوئے آئے ہیں اگر وہ اپنے عہد پر قائم رہیں اور تمہارے مقابلہ میں تمہارے دشمنوں کو مدد نہ دیں تو اونھیں امان ہے ان سے کچھ بازپرس نہ کرو اور جو شخص تمہارے پاس نہ آئے بلکہ تم سے بھاگے اور تم اوسے گرفتار کرلو تو تمہیں اختیار ہے کہ اون کے متعلق جو چاہو کرو۔

آپ کو جب یہ حکمنامہ ملا تو آپ نے اون سب کو چھوڑدیا اس کے بعد آپ نے دہقانیوں کو جمع کرکے اون کے سامنے اسلام اور جزیہ پیش کیا اونھوں نے جزیہ قبول کرلیا۔

شہر والوں یعنی نہمشیر کے باشندوں نے مسلمانوں کے لشکر پر تیر اور پتھر برسانا شروع کردیے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھکر سرزاد کو بلاکر اوس سے کہا کہ اہل شہر نے اب صلح کرنیکا کوئی موقع نہیں رکھا میں چاہتا ہوں کہ تم منجنیق بناکر تیار کرو اونھوں نے تین روز میں بہت سی منجنیق بناکر تیار کردیں اور نہمشیر پر بیس سے زائد منجنیق لگادی گئیں جس کی وجہ سے اہل شہر عاجز ہوکر پیچھے ہٹ گئے عرب یہ دیکھکر بہت خوش ہوئے آخر جب محاصرہ نے طول کھینچا تو اہالیان شہر مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے نکل پڑے صبر واستقلال نے اون کے دلوں میں جگہ کی اور وہ مستعد ہوکر حملہ آور ہوگئے مسلمانوں نے بھی نہایت شدت کے ساتھ اون کا جواب دیا حتی کہ اگر فارس والے نشاب (ایک قسم کا تیر) مارتے تھے تو عرب والے بھی اوس کے جواب میں منال (یہ

حضرت زہیر کی شہادت

بھی ایک قسم کا تیر ہوتا ہے) چھوڑتے تھے زہیر بن جویریہ کا یہ حال تھا کہ اونھوں نے لڑلڑ کر اپنے خدا اور رسول کو راضی کر لیا تھا آخر حضرت زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں آگے بڑھکر تیر برساؤں یا تلوار کے جوہر دکھلاؤں یہ کہہ کر آپ آگے بڑھے اور دشمن کی فوج میں گھس گئے شہریاض نامی ایک شخص سے آپکا مقابلہ ہوا آپ نے اوسپر حملہ کر کے اس زور سے نیزہ مارا کہ اسکی انتڑیاں نکلکر باہر آئیں اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا یہ دیکھکر دشمن کی فوج نے آپکو چاروں طرف سے گھیر کر شہید کر ڈالا اور اوسکے بعد بھاگ کر شہر میں گھس گئے دروازہ بند کر لیا اور شہر پناہ کی فصیلوں پر چڑھ گئے پھر انمیں سے ایک شخص نے سامنے آکر مسلمانوں سے کہنا شروع کیا کہ ہمارا بادشاہ تمسے یہ کہتا ہے کہ کیا ہماری تمہاری مابین اس بات پر صلح ہو سکتی ہے کہ دجلہ سے ادھر ہمارا اور اودھر تمہارا قبضہ رہے یہ سنکر ابو مقرہ اسود بن قطبینہ رحمۃ اللہ تعالےٰ آگے بڑھے اور اونکی زبان پر اللہ پاک جل جلالہ وعم نوالہ نے وہ الفاظ جاری کر دئے کہ جنکے مطلب کو وہ خود بھی نہیں سمجھتے تھے اور فارسی زبان میں انھیں جواب دینا شروع کیا مگر مطلب اور معنی کی نیز اوس جواب کے حسن و قبح کی خود انھیں خبر نہ ہوئی جواب سنکر وہ آدمی جو آیا تھا لوٹ گیا اور مسلمانوں نے ابو مقرہ سے دریافت کرنا شروع کیا جو انھوں نے اوس ایلچی سے کہا تھا اونھوں نے کہا اوس خدا کی قسم کہ جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق پر مبعوث فرمایا ہے مجھے خود خبر نہیں کہ میں نے کیا کہا ہاں اتنا جانتا ہوں کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے میری زبان سے کچھ کہلوایا ضرور ہے ممکن ہے کہ جو کچھ میری زبان سے نکلا ہے وہ مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو الغرض ہر ایک آدمی آکر یہی سوال کرتا جاتا تھا کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان سے پوچھا انھوں نے عرض کیا امیر! خدا کی قسم میں کچھ نہیں جانتا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس سے بڑا تعجب ہوا آپ نے لوگوں کو لڑنے اور مارنیکی ترغیب دی مگر شہر میں سے کوئی شخص مقابلہ کو نہ آیا اور نہ کوئی سامنے ظاہر ہوا ہمنے آپسمیں کہا بہت ممکن ہے کہ شہر والونکے کوئی مکر گانٹھا ہو مگر اچانک اگلے روز ایک شخص امان امان پکارتا ہوا ہماری طرف آیا ہمنے اوسے امان دی اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اوسی پکڑ کر لائے آپ نے اوس سے شہر کی خبر دریافت کی اوسنے کہا شہر میں کوئی آدمی نہیں سب بھاگ گئے آپ نے فرمایا وہ کیوں بھاگ گئے اوسنے کہا بادشاہ نے تمہارے پاس صلح کے لئے ایلچی بھیجا تھا مگر تم نے اوسے کورا جواب دیدیا کہ قیامت تک صلح نہیں ہو سکتی بادشاہ نے جب تمہارا یہ جواب سنا

تو کہنے لگا افسوس اون کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں اور عربوں کی طرف سے ہمیں جواب دیتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں تو خدا کی قسم اوس جواب دینے والے کے منہ میں غیب سے یہ الفاظ ڈالدیئے گئے ہیں اب تم قصوی کیطرف بھاگ چلو اور شہر چھوڑ دو چنانچہ وہ بادشاہ کے یہ الفاظ سنکر مال و متاع بلکہ پیدل آدمیوں تک کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور یہی غنیمت سمجھ لیا کہ جان بچی لاکھوں پائے۔

کہتے ہیں کہ آپ نے یہ سنکر سجدۂ شکر ادا کیا اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ شہر میں ہتیار بند ہو کر داخل ہو جائیں ہتیار بند ہونیکا اس لئے حکم دیا تھا کہ ممکن ہے کمین گاہ میں کوئی فوج وغیرہ موجود ہو مسلمان اس حکم کے سنتے ہی اسلحہ سے مسلح ہوئے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑہ پر سوار ہو کر مجاہدین کے آگے آگے ہوئے اور یہ لشکر شہر میں داخل ہوا شہر میں ہر طرف چکر لگایا مگر تمام شہر میں ایک سوار بھی نظر آیا مال و اسباب بحالہا پڑا ہوا تھا مسلمانوں نے اوسے اپنی تحویل میں لیا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں تین روز قیام فرمایا پھر آپ نے دجلہ کیطرف کوچ کیا جب اوسکے کنارہ پر پہونچے تو ارادہ کیا کہ اسے عبور کر کے شہر قصوی میں کہ جسے اسابنبر بھی کہتے ہیں جائیں مگر آپ کو کوئی کشتی نہ ملی کہ جسکے ذریعہ سے پار ہوں آخر ماہ صفر کے کچھ دن آپکو یہاں رہنا پڑا لوگ آپ کو عبور کرنے کی اور اسطرف جانیکی ترغیب دیتے تھے مگر آپ مسلمانوں کی پر شفقت کی وجہ سے برابر انکار کرتے تھے ایکروز چند آتش پرست آپ کے پاس آئے اور گھاٹ بتلانے لگے کہ یہاں سے آپ بخیر و خوبی اُتر سکتے اور پایاب ہو سکتے ہیں مگر آپنے انکار فرمایا اور انکی بات کو بھی ٹالدیا۔

## فتح ایوان کسریٰ و مدینۃ القصویٰ اور دجلہ سے پار ہونا

جب آتش پرستوں نے آپکو گھاٹ بتلایا اور آپنے یہ کہکر کہ چونکہ دریا بہت گہرا ہے میں مسلمانوں کو دھوکہ میں نہ ڈالونگا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ جیسا مسلمانوں کے حق میں مناسب سمجھیں گے کوئی سبیل پیدا کردیگے ان کا کہنا نہ مانا تو آپ اسی فکر میں تھے کہ اچانک ایک آتش پرست جسکے کپڑوں سے پانی بہ رہا تھا آپکے پاس آیا آپنے اسکا حال دریافت کیا اوسنے کہا میں اپنا حال کیا بیان کروں بادشاہ نے خواب میں دیکھا ہے کہ مسلمان دریا کو عبور کر کے میری پاس آگئے ہیں اس خواب سے اسکو اپنے ملک کے زوال کا کافی یقین ہو گیا ہے اور وہ اب یہاں سے بھی بھاگنے کا ارادہ رکھتا ہے اسنے تمام مال و اسباب لیکر خراسان جانیکا ارادہ کرلیا ہے آپ نے یہ سنکر تمام مسلمانوں کو جمع کر کے خداوند تعالےٰ جل مجدہ کی حمد و ثنا کے بعد اونسے کہا لوگو! تمہارا دشمن پیر کی کشتی کے ذریعہ تمہاری امن کی کشتی میں بیٹھنے

آیا ہی اور کسریٰ نے اپنے مال و اسباب اور آدمیوں کے ہمراہ بھاگنے کا ارادہ کر لیا ہے اب میں انشاء اللہ تعالیٰ دریا کو عبور کرنا چاہتا ہوں یہ تم یاد رکھو کہ اب تمہارے پیچھے کوئی ایسا شخص نہیں رہا کہ جسکا تمہیں خوف ہو کیونکہ اللہ پاک جل جلالہ وعم نوالہ نے تمہیں دشمنوں کے قلعوں اور اون کے ملکوں کا مالک بنا دیا ہے میں اب یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اس دریا کو عبور کر کے دشمن تک پہنچ جاؤں اور اسپر حملہ کر دوں کہو تمہاری کیا رائے ہے سب نے متفقہ آواز سے کہا اللہ پاک جل جلالہ آپکے اس مبارک ارادہ کو اور قوی فرمائیں ارادۂ الٰہی کے موافق آپ کر گذریئے اور شوق سے بسم اللہ کر کے دریا کو عبور کر لیجئے آپنے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ تمپر رحم فرمائیں اور تمہاری مدد کریں تم میں سے کوئی شخص پیرنے کی ابتدا اور پہل کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ دریا میں پیر کر یہ معلوم کرے کہ کہاں پر پانی پایاب ہے اور دوسری طرف جاکر سامنے کنارہ پر کھڑا ہو جائے تاکہ لوگ اوسی جگہ کو اتر اتر کر اوس سے جا ملیں یہ سنتے ہی فوراً حضرت عاصم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ دریا میں کود پڑے آپ کے کودتے ہی آپ کے پیچھے پیچھے قبیلہ نخوات کے چھ سو ایسے آدمی جو نہایت مشہور اور بہادری میں شہرۂ آفاق تھے کود پڑے آگے آگے حضرت عاصم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور پیچھے یہ دوسری حضرات حتیٰ کہ حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت قعقاع کے لشکر کے ہمراہ دوسری کنارہ پر جا کھڑے ہوئے۔

یوسف بن عمرو رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ جو حضرات سب سے پہلے دریا میں کودے وہ حسب ذیل حضرات ہیں۔

حضرت عاصم۔ حضرت شرحبیل۔ حضرت ابو مفزر۔ حضرت مجل۔ حضرت مالک بن کعب ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مثل انکے حضرات کے دیگر اکابرین قوم اور ایک لڑکا بنی حارث کا جب ان سب نے دریا میں گھوڑے ڈالدیئے تو انکے پیچھے چھ سو ساٹھ دوسرے لوگوں نے بھی گھوڑے ڈالدیئے عجمیوں نے جب انکو اسطرح اپنی طرف آتے دیکھا اور یہ سمجھ لیا کہ اب ہماری قریب آئے تو اون میں جو سر برآوردہ لوگ تھے اونھوں نے بھی اپنی ایک جماعت تیار کر کے دریا میں اپنے گھوڑے ڈالدیئے اور مسلمانوں کی مزاحمت کرنی شروع کی عاصم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے پہلے مڈبھیڑ ہوئی حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چیخکر اپنے ساتھیوں سے فرمایا دیکھتے کیا ہو اون بیدینوں کو بھالوں کی نوکوں پر رکھ لو اور انکی آنکھوں پر تاک کر مارو یہ سنتے ہی دشمنوں کی آنکھوں پر حملہ کیا اور موت کے گھاٹ اتارنا شروع کیا عجمیوں نے جب عربوں کی بہادری اور پانی میں حرب وضرب کے اندر وہی ثابت قدمی اور استقلال دیکھا جیسا کہ خشکی میں ہوتا ہے تو اولٹے پاؤں بھاگے مسلمان اونکے پیچھے ہوئے اور اون کے اکثر آدمیوں کو قتل کر دیا اور کنارہ پر پہونچتے پہونچتے بہت ہی کم آدمی جان بچا کر بھاگ سکے آخر مسلمان دوسرے کنارہ پر پہونچے اور اوسپر بھی قابض ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دیکھا تو مسلمانوں میں اذن عام دیدیا کہ خدا کے بھروسے پر اور اوسکی

امانت طلب کرکے دریا میں کود پڑو مسلمان یہ سنتے ہی دجلہ میں پھاند پڑے وجلہ اسوقت موجیں مار رہا تھا مسلمان پیرنے اور پار ہونیکی کوشش کر رہے تھے دریا کے تلاطم اور اوسکی موجوں سے اُنھیں بالکل خوف نہ تہا وہ اس طرح چل رہے تھے کہ گویا خشکی کا سفر کر رہے ہیں دجلہ سے پار ہوکر عجمیوں کے پاس بالکل نڈر ہوکر پہونچے کہ گویا انھیں کبھی شمار میں بھی نہ لاتے تھے اور پہونچتے ہی نہایت زور کیساتھ جنگ شروع کردی۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک نہایت معتبر شخص سے روایت ہے کہ سب سے پہلے دجلہ کو عبور کرنیوالے ساٹھ آدمی تھے جو گروہ گروہ بنکر دجلہ سے پار ہوئے تھے پہلا گروہ نو آدمیوں کا تہا جنمیں سب سے آگے حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے دوسرا گروہ یا چھ یا دس آدمیوں کا اور تیسرا تینتیس ۳۳ آدمیوں کا تھا حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گھوڑوں آدمیوں اور چوپاؤں کے ذریعہ دجلہ پر بالکل چھا گئے تھے اور اوسے ایسا ڈھانپ لیا تہا کہ آدمیوں کی کثرت سے ہمیں اوسکا پانی نظر نہ آتا تہا ہماری گھوڑی کناروں پر پہونچکر اپنی دم اور عیال جھاڑتے تھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے الہام کی وجہ سے وہاں پہنچکر ہنہناتے تھے" کہتے ہیں کہ ملک کسریٰ نے جب یہ دیکھا کہ مسلمانوں کا لشکر اسطرف پہونچ گیا ہے تو اوسنے شہریار بن سادر کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کے مقابلہ کیلئے نکلے اور انھیں روکے رہے اور خود بھاگنے کی فکر میں ہوا اور رو جواہر جسقدر کہ لیجا سکتا تہا اپنے قبضہ میں کیا کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کو چیرتے اور پیرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے جاتے تھے ذَالِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یعنی یہ خدائے عزیز و علیم کا اندازہ کیا ہوا ہے چنانچہ اس آیت کی برکت سے ایک شخص بھی دریا میں غرق نہیں ہوا اور سب صحیح وسلامت پار اوتر گئے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ نعمان بن عابلہ ضبی اپنے والد ماجد عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ سب حضرات صحیح و سالم اُتر گئے مگر قبیلہ بارق کا ایک شخص جسکا نام عرقدہ تہا اپنے شرخہ[1] گھوڑہ پر سے گر پڑا میری آنکھوں میں اب تک وہ منظر موجود ہے کہ گویا یہ گھوڑہ ہے اور اوسکا یہ سوار ڈوب رہا ہے حضرت قعقاع رحمۃ اللہ تعالیٰ نے پہونچتے ہی اوسکا ہاتھ پکڑ کر اوسے کھینچ لیا اور وہ پار ہوگیا لوگوں نے ان کی یہ بہادری دیکھکر فوراً کہنا شروع کیا اے قعقاع - تیرے[2] سے زیادہ بہادر بچہ کسی ماں نے

---

[1] یہ ترجمہ ہے شقرار کا شقرار یعنی سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑہ [2] یہ ترجمہ ہی عَجَزَتِ الْاَخَوَاتُ اَنْ يَّلِدْنَ مِثْلَكَ کا یعنی تمام بھائی اسبات سے عاجز ہوگئی کہ تیرا جیسا بہادر جنے مگر اردو میں محاورہ اسکے خلاف ہی اسلئے اسکا ترجمہ لفظ بلفظ نہیں کردیا ۱۲ منہ

آجتک نہیں جتا دوسری یہ بات ہوئی کہ پانی میں کسی کی کوئی چیز نہیں گری ہاں ایک شخص کا پیالہ البتہ اسوجہ سے گر گیا تہا کہ اوہنیں بورا نا ڈورا بندھا ہوا تھا وہ ٹوٹ گیا اور پیالہ پانی میں گر گیا اور پانی کی موجیں اوسے بہلے گئیں پیالہ کے مالک نے کہا خدا کی قسم اگر نہ ملا تو مجھے پیالہ کے ضائع ہونے پر رنج ہوگا کیونکہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ تمام لشکر میں سے میرا ہی پیالہ اللہ صاحب تبارک تعالیٰ ضائع فرمائیں اور اوسے میری ہی سے چھین لیں جب تمام آدمی دریا کو عبور کر چکے تو ایک شخص دریا پر غسل کرنے آیا دیکھا تو موجیں اوس پیالہ کو بہتے ہوئے اسی کے پاس لا رہی ہیں اوسنے اوسے اوٹھا لیا اور لشکر میں لاکر اسکو مالک کو سپرد کر دیا

عمرو بن تمیم رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب تمام مسلمان پیر کر دریا پار ہوگئے تو فارسیوں نے اپنی حفاظت اور صیانت کے خیال سے مجتمع ہوکر لڑنا شروع کردیا اور اس زور شور کے ساتھ لڑے کہ اپنے آپ کو معرض ہلاکت میں ڈالکر یہ ارادہ کرلیا کہ جب تک موت یہاں سے نہ ہٹائیگی نہ ہٹیں گے یہ لڑنے والے بادشاہ کے مصاحب خواص۔ والیان ملک اور گورنر وغیرہ تھے اونکا سردار اور کمانیر اسوقت شہریار بن سادر تھا جو انھیں لڑا رہا تہا حضرت خالد بن نمیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بڑھکر اسکی آنکھ میں اس زور سے ایک بھالا مارا کہ پشت کے بل زمین پر آرہا گرتے ہی اوپر سے ایک تلوار رسید کی جس سے اسکا سر اسکی گردن سے جدا ہوگیا یہ جنگ ہو ہی رہی تھی کہ قصر شاہی کی طرف سے سواروں کا ایک دستہ آیا اور جو لوگ لڑ رہے تھے اونسے کہنے لگا تم کیوں اور کس لئے لڑ رہے ہو بادشاہ تو اپنا مال واسباب اور اپنے آدمیوں کو ساتھ لیکر بھاگ گیا ہے یہ سنتے ہی یہ بھی سب بھاگ پڑے اور میدان خالی ہوگیا مدائن کی فتح میں دریا کے عبور کے علاوہ اور کوئی بات تعجب خیز نہیں ہوئی مسلمانوں نے اپنے اس دجلہ سے پار ہونے کا نام یوم الجراثیم[1] رکھا تھا کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں تہا کہ پیر رہا ہو اور اوس کے ساتھ ایک جرثومہ یعنی کیڑا نہ پیرتا ہو یہ کیڑے اونٹ اور گھوڑوں کے اون زخموں سے جو تنگ باندھنے سے ہو جاتے ہیں پیدا ہو گئے تھے حضرت قیس بن ابو حازم رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ جب ہم دجلہ میں اوترے تو دجلہ پوری طغیانی پر تہا جب ہم عین مجدھار میں پہونچے تو پانی محض ہمارے گھوڑوں کے تنگوں تک آرہا تھا اہل فارس نے جب مسلمانوں کو اس طرح بغیر مشقت دجلہ اوترتے دیکھا تو فارسی میں کہنے لگے جن ہیں جن خدا کی قسم تم آدمیوں سے نہیں لڑتے بلکہ جنوں سے لڑتے ہو اور جبھی تو

[1] جراثیم جرثومہ کی جمع جرثومہ بمعنی کیڑا یا چیونٹا ۱۲ منہ

شکست کھاکر بھاگتے ہو مسلمانوں نے قصر شاہی میں داخل ہونیکا ارادہ کیا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا اور فرمایا جلدی نہ کرو جلدی سے ندامت اٹھانی پڑا کرتی ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں عجمیوں نے کوئی چال نہ چلی ہو اور کچھہ مکر گانٹھ کر یہاں سے بھاگے ہوں یہ سنکر سب رک گئے۔

کہتے ہیں کہ سلام المحازی نامی لڑکا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا امیر! خدا کی قسم آج میں نے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کیا ہے اور عجمیوں کے سردار شہریار کو قتل کیا ہے اور اپنی اسبات کی گواہی میں اپنے ساٹھ رفیقوں کا نام لیا مگر اون میں سے کسی نے بھی اوسکی گواہی نہ دی آپ نے فرمایا تو نے قتل نہیں کیا لڑکے نے یہ سنکر گردن جھکالی اور ارادہ کیا کہ اپنی جگہ لوٹ جائے اچانک صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک شخص مسمی ہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایہا الامیر! میں نے خود دیکھا ہے اسی لڑکے نے اوسے قتل کیا ہے آپ نے انکی گواہی کو سچ قرار دیتے ہوئے اوس مقتول کا تمام سامان اوس لڑکے کو بخشدیا۔ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سلیمان ابن عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ مجھسے عبد اللہ نے بیان کیا کہ مسلمان جب دجلہ میں اوتر کر اوس سے پار ہو رہے تھے تو بادشاہ یزدجرد قصر شاہی کے اوپر چڑھا ہوا اونھیں دیکھہ رہا تھا اوسنے دیکھا کہ نہ گھوڑے ہچکچاتے ہیں نہ سوار خوف کھاتے ہیں بلکہ تمام آدمی پانی میں باتیں کرتے اسطرح چلے آرہے ہیں جسطرح خشکی میں انسان چلتے ہیں یہ دیکھکر اسے اپنے زوال مملکت اور عزت وسلطنت برباد ہونیکا یقین آگیا روتا ہوا کوٹھے سے نیچے اوترا اور بیت المال سے تمام خزانہ۔ جواہر۔ بیش بہا برتن۔ بےمثل کپڑے اور عمدہ عمدہ قیمتی سامان لیکر اور معمولی چیزیں جیسے آلات حصار۔ بھیڑ۔ بکری اور کھانے پینے کی مختلف اور دیگر تمام اشیا چھوڑ کر بھاگ گیا سب سے پہلے بادشاہ کے پایہ تخت مدینۃ القصوی میں جسکو اسبانیر بھی کہتے تھے حضرت یعقوب ہزلی جماعت خرسار کے ساتھ جسکا دوسرا نام جماعت قعقاع بھی تھا داخل ہوئے اور اور اسکی تمام گلی اور کوچوں میں پھر گئے مگر کسی کو بھی کہیں موجود نہ پایا۔

کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زہیر بن جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حکم دینے کے بعد کہ مع اپنی فوج کے شہر میں داخل ہوجائیں اور لوگوں کو تلاش کریں خود بھی شہر میں داخل ہونیکا ارادہ کیا نیز ایک جماعت کے ساتھ حضرت مرقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی چلنے کا حکم دیا جب حضرت مرقال

رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر میں داخل ہوئے تو انھیں کسریٰ کے مصاحبوں میں سے ایک شخص ملا اور اون سے فارسی زبان میں کہنے لگا کہ عرب دریا کو عبور کر کے شہر میں داخل ہوگئے ہیں کیونکہ اسے خبر نہ تھی کہ یہ بھی عرب ہیں آپنے اوسکو نیزہ مار کر قتل کرڈالا اور اوسکے غلاموں کو قید کر کے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر کردیا ایک روایت میں اسطرح ہے کہ کسریٰ کے بہت بڑے بڑے زمینداروں جاگیرداروں میں سے ایک شخص اُسی روز جبکہ عرب دجلہ کو عبور کر کے آئے تھے شہر میں آیا تہا اسے مسلمانوں سے کسی قسم کا خوف و ہراس نہیں تہا یہ اپنے گھر سے نکلکر کچھہ کام کر کے واپس جا رہا تہا کہ اوسنے چند لڑکوں کو دیکھا کہ وہ جلدی جلدی اپنے گھروں سے سامان نکال نکال کر لا رہے ہیں اوسنے اونسے کہا کیا بات ہے اونھوں نے کہا بھڑوں (یا تتیّوں) نے ہمارے گھروں پر قبضہ کرلیا ہے اور ہمیں زبردستی نکال دیا ہے اسکے بعد اوسنے دوسری لوگوں کا شور اور آہ و واویلا اور فریاد بُکا سُنا جو اپنے منہ کو نوچتے جاتے اور شور و فغاں کرتے جاتے تھے اوسنے جب شہر کی یہ کیفیت دیکھی تو لڑائی کے ہتیار لگائے زرہ پہنی گھوڑہ منگایا اور زین کسنے لگا مگر کستے ہوئے تنگ ٹوٹ گیا تین دفعہ اوسکو مضبوط کیا مگر تینوں دفعہ ٹوٹ گیا ادھر سے ایک عربی سوار آرہا تہا اوسنے اُسکے نیزہ مار کر کہا یہ لے اور میں ہوں ابن مخارق اور یہ کہکر چلتا بنا اور اوسکے اسباب کی طرف کچھہ توجہ نہ کی۔

کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر میں داخل ہوئے تو قصر شاہی کی طرف چلے جب اوسمیں داخل ہونے لگے تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَاَوْرَثْنٰھَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ کہ ہمنے اوسکا دوسری قوم کو وارث بنادیا جب آپ اوسمیں داخل ہوگئے تو گھوڑہ سے اوتر کر صلاۃ الفتح کی آٹھ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ادا کیں اور قصر کو مسجد قرار دیا کہتے ہیں کہ قصر شاہی میں خضر علیہ السلام کی تصویر بنی ہوئی تھی اوس کو آپ نے علی حالہا قائم رکھا اور چونکہ یہاں چند روز قیام کرنیکا ارادہ تہا اسلئے آپنے قصر نماز موقوف کر کے پوری نماز پڑھی نیز نمازوں کو جمع کر کے یعنی ظہر و عصر ایکساتھ اور مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کی اور عراق میں سب سے پہلے مدائن میں ماہ صفر کے اندر آپنے جمعہ کی نماز پڑھی تین روز رہنے کے بعد آپ ایوان شاہی سے قصر ابیض میں تشریف لائے اور حضرت عمرو بن عمرو بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال غنیمت جمع کرنے پر مقرر کر کے اونسے فرمایا کہ جو کچھہ مال و اسباب محلات شاہی میں نیز خزانے بازاروں اور دوسری جن جگہو نپر دستیاب ہو وہ سب ایک جگہ جمع کر کے اوسکی ایک فہرست بناؤ مدائن والوں نے جب عربوں کو ایک جگہ جمع دیکھا تو اپنا اپنا مال جسقدر رکھ اون سے اوٹھ سکا لے لے کر فرار ہوگئے مسلمانوں نے جب یہ دیکھا تو اون کے

پیچھے بھاگے اور اونسے وہ مال چھین کر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کر دیا آپ نے اِس مال کو بھی حضرت عمرو بن عمرو بن قرن کے سپرد کر دیا اور اونھوں نے اُس سب مال کو ایک جگہ جمع کر کے رکھ چھوڑا یعنی بیت المال بنا کر اوسمیں جمع کر کے رکھدیا سب سے پہلا مال جو جمع کر کے رکھا گیا وہ یہی ہے جو قصر ابیض۔ منازل کسریٰ اور مدائن کی دوسری محفوظ جگہوں میں جمع کر کے رکھا گیا تہا جعد بن سار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم مدائن میں داخل ہوئے تو ہمارا گذر ایک انبار پر ہوا جسپر قلعی دار ایک سرپوش ڈھکا ہوا تہا ہمنے سمجھا کہ کھانا ہوگا سرپوش اوٹھا کر دیکھا تو ایک سونے چاندی کے برتن میں بہت سا کافور رکھا ہوا ہے ہمنے سمجھا کہ یہ نمک ہے مگر پھر یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ نمک ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت زہیر[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھاگنے والوں کا تعاقب کیا جب آپ نہروان کے پل پر پہونچے تو دیکھا کہ پل پر بہت سے سوار جو نہایت زرق برق لباس پہنے ہوئے ہیں جمع ہو رہے ہیں اور اونکا ایک خچر جو پانی میں گر گیا ہے اوسکو ہیچ ہیچ کر نکال لینے کی کوشش کر رہے ہیں ابھی یہ نکلا تھا کہ ایک دوسرا خچر پانی میں گر گیا اور یہ نہایت تشش و پنج میں گرفتار ہو گئے مسلمانوں نے جب یہ کیفیت دیکھی تو حضرت زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس خچر میں کچھ راز ضرور ہے جو اس طرح اسکے گرنیسے پریشان ہو رہے ہیں اور اپنے باوجود خوفزدہ ہونیکے یہاں سے جانیکا نام نہیں لیتے تم اِنپر حملہ کر دو اور اپنی تلواروں کے جوہر دکھلانا شروع کر دو ہمنے ایکدم اونپر حملہ کر دیا بہت سوں کو قتل کر دیا اور جو بچے وہ بھاگ پڑے ہمنے خچر کو نکالکر دیکھا تو اوسکے اوپر کسریٰ کے کپڑے۔ جبہ۔ زرہ اور وہ گلوبند جسمیں جواہرات ٹکے ہوئے تھے اور جو فخر و مباہات کے موقع پر یہ پہنا کرتا تہا لدے ہوئے تھے ہمنے اون سب کو اپنے قبضہ میں کیا اور لے آئے۔ سہل بن سابق رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب ہمنے خچر نکال لیا اور اونکو لائے تو ہمیں کچھ خبر نہ تھی کہ اوسپر کیا لدا ہوا ہے۔

یعقوب رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بھاگنے والوں کے تعاقب کرنیوالوں میں میں بھی موجود تہا جب ہم دور نکل گئے تو ہمنے دو خچر اور اون کے ساتھ دو آدمی دیکھے جو شخص اون کے قریب جاتا تہا تو وہ دونوں شخص اوسکے تیر مارتے تھے اس لئے کسی کو اون کے قریب جانیکی جرأت نہ ہوتی تھی آخر میں نے بڑھکر اونپر حملہ کیا اور دونوں کو قتل کر کے اون خچروں کو پکڑ کر محافظ خزانہ

[1] یہ دوسرے زہیر ہیں ایک تو وہ تھے جنکی پہلے شہادت کا ذکر ہو چکا ہو اور ایک یہ ہیں۔ واللہ اعلم بالاتم۔ ۱۲ منہ

کے پاس لایا کیونکہ عراق سے جسقدر مال غنیمت ہاتھ آتا تہا وہ سب لکہا جاتا تہا چنانچہ جب میں وہ دونوں خچر اون کے پاس لایا تو اونھوں نے مجھسے فرمایا کہ ذرا ٹھہرو تاکہ میں یہ دیکھ لوں کہ انپر کیا لدا ہوا ہے میں نے اون کی جھولیں ہٹائیں تو معلوم ہوا کہ ایک پر کسریٰ کا تاج اور اوسکے جواہرات ہیں اور دوسرے پر اوسکی پوشاک جسپر زری کا کام بنا ہوا ہے اور موتی ٹکے ہوئے ہیں موجود ہیں۔

محمد بن طلحہ اور مہلب رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت قعقاع رحمۃ اللہ تعالیٰ جب مفروروں کی تلاش میں نکلے تو اونھیں فارس کے سواروں میں سے ایک سوار ملا اور اوسنے انھیں دیکھتے ہی مسلمانوں پر حملہ کرنا شروع کردیا مسلمان اوسکے حملہ کی وجہ سے گھبرا اوٹھے اور کسی شخص کی ہمت نہ پڑی کہ اوسکے مقابلہ کے لئے نکلے حضرت قعقاع رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بڑھکر للکارا اور فرمایا ناپاک کتے! مرد میدان اور بہادر شیر کیساتھ لڑنیکے لئے تیار ہوجا یہ کہتے ہی آپ نے اوسکے ایک نیزہ مارا اور اوسے قتل کردیا اوسکے ساتھ دو مقفل صندوق تھے جب اونھیں کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک میں محض پانچ تلواریں ہیں اور دوسرے میں مطلا (سنہری) پانچ تلواریں کسریٰ کی زرہیں اوسکا خود۔ کمر کا پٹکا۔ ہرقل ملک الروم کی زرہ مایان ملک الترک کی زرہ اور جو والیان ملک لڑائی کے وقت کسریٰ کے پاس موجود تھے اون سبکی زرہیں ہیں وہ پانچ تلواریں جو اسمیں موجود تھیں اون میں ایک ملک ہرقل دوسری ملک کسریٰ تیسری محمود چوتھی خاقان اور پانچویں نعمان بن منذر کی تہی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اونھیں ملاحظہ فرمایا تو حضرت قعقاع رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کہا قعقاع! انمیں سے جو تلوار پسند ہو لیلو اور اوس سے جہاد کرو۔ اونھوں نے ملک ہرقل کی تلوار لیلی آپ نے اونھیں بہرام گور کی زرہ اپنی طرف سے بخشی اور باقی تمام چیزیں کتیبۃ الخرسا یعنی حضرت قعقاع رحمۃ اللہ تعالےٰ کے لشکر میں تقسیم کردیں ہاں البتہ دو تلواریں یعنی کسریٰ اور نعمان کی حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے رکھ چھوڑیں تاکہ مال خمس کے ہمراہ تاج اور کپڑوں کے ساتھ انھیں بھی روانہ کردیں۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ میں بھی مفرورین کی تلاش میں نکلا میں ایک راستہ پر چلا جارہا تہا کہ ایک شخص گدھے پر سوار جاتا ہوا نظر آیا اور جب اوسنے مجھے دیکھا تو اوتر کر پیدل ہوکے گدھے کو جلدی جلدی ہانکنے لگا اور نہر تک پہونچگیا چاہتا تھا کہ نہر کو عبور کرے مگر اوترنیکے لئے کوئی گھاٹ نظر نہ آیا میں اوس کے قریب ہوا تو مجھپر تیر پھینکنے لگا میں پہلے تو گھبرایا پھر

موقع پاکر حملہ کر کے اوسے قتل کر دیا گدھے کو اپنے قبضہ میں کیا ہی تھا کہ ایک اور شخص گدھا لئے ہوئے آتا دکھلائی دیا اور جب اوسنے مجھے دیکھا تو گدھا چھوڑ کر بھاگ گیا میں ان دونوں گدھوں کو پکڑ کر محافظ خزانہ یا مہتمم بیت المال کے پاس لایا ایک کے اوپر سونے چاندی کا بنا ہوا ایک گھوڑہ تھا جسمیں موتی اور جواہرات جڑے ہوئے تھے نیز اوسکا لگام اور زین اور سوار بھی اسی طرح کے بنے ہوئے تھے دوسرے پر ایک سونے کی اونٹنی تھی جسکا پالان اور مہار سونے کی تہی اور اونمیں یاقوت جڑے ہوئے تھے نیز اسپر سونیکا ایک سوار بھی تہا جو جواہرات سے مرصع کیا گیا تہا کسریٰ ان دونوں کو اپنے تاج میں لگایا کرتا تہا اور روی زمین کے بادشاہوں کے سامنے فخر و مباہات کیا کرتا تہا ابو عبیدہ ہبری رحمۃ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ جب مسلمان مدائن پر قابض ہو گئے اور محافظ خزانہ کے پاس مال غنیمت آکر اکٹھا ہونے لگا تمام آدمی چیزیں لا لا کر اُسکے پاس رکھنے لگے تو یہ دونوں چیزیں بھی اوس کے پاس آئیں تو وہ کہنے لگا میں نے اتنی عمدہ اور بہترین چیز ابتک کوئی نہیں دیکھی پھر جو شخص ان دونوں گدھوں کو لایا تہا اوس سے کہنے لگا تجھے خدا کی قسم تونے تو انمیں سے کچھہ نہیں رکھ لیا اوسنے کہا خدا کی قسم اگر اللہ جل شانہ حاضر و ناظر نہ ہوتے تو میں کبھی بھی یہ دونوں چیزیں تمہارے پاس نہ لاتا محافظ خزانہ اور اوس کے آدمیوں نے اوس سے پوچھا اچھا یہ بتاؤ تم کون ہو اوسنے کہا واللہ میں کبھی نہیں بتلا سکتا کہ میں کون ہوں کیونکہ تم لوگوں کے سامنے میری تعریف کروگے حالانکہ میں اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں اور اونھیں کے ثواب پر خوش ہوں یہ کہکر وہ شخص چلا گیا مہتمم خزانہ کا ایک شخص اسکے پیچھے ہوا اور اوسکے متعلق لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں معلوم ہوا کہ یہ حضرت عامر بن عبد القیس رحمۃ اللہ تعالیٰ ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب اس واقعہ کی خبر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی تو آپ نے فرمایا میں اس ذات اقدس کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ قادسیہ کے لشکر (یعنی اپنے لشکر) میں میں ایسا کسیکو نہیں سمجھتا کہ وہ دنیا کا طالب ہو ہاں تین شخصوں کے متعلق مجھے معلوم ہوا تہا کہ اون کا دامن طمع دنیا سے ملوث ہو گیا ہے میں نے ان کے حالات معلوم کرنے کے متعلق جب ایک شخص کو مقرر کیا تو اون کی امانت اور زہد کے وصف سے ہماری زبانیں عاجز رہ گئیں اون تینوں میں سے ایک تو طلحہ بن خویلد ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا

دعویٰ کیا تہا دوسری عمرو بن معد یکرب اور تیسری قیس بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

کہتے ہیں کہ جو شخص مدائن کی فتح کے وقت وہاں موجود تھے اون کا بیان ہے کہ قصر ابیض کے فتح ہونیکے بعد ہمنے وہاں سے کوچ کیا تو چند تعلقدار یا زمیندار وہاں آئے اور اوسمیں خود کو محفوظ کرکے رہنے لگے یہ لوگ فارس کے تمام آدمیوں سے زیادہ مضبوط اور قوی دل آدمی تھے ان لوگوں نے آپسمیں معاہدہ کر لیا تہا کہ اسے قیامت تک اب کبھی کسی کے سپرد نہ کریں گے مسلمانوں میں سے جو لوگ پلٹ کر یہاں آئے اور آکر انکا حصار کیا وہ حضرت قعقاع رحمۃ اللہ تعالےٰ کے لشکر کے آدمی تھے اور ہم بھی اون کے ساتھ موجود تھے ہمنے جب اونکا یہ ارادہ دیکھا کہ یہ مرنے پر کمر بستہ اور آمادہ ہورہے ہیں تو ہم ان کے تیروں اور فلاخن کے زد سے علیحدہ ہٹ کر کھڑے ہو گئے محاصرہ نے طول کھینچا اور ہم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس شکایت لیکر گئے کہ حضرت ہم اون بیدینوں کے محاصرہ کی وجہ سے جہاد سے بھی محروم ہو گئے ہیں آپ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ آپ انکے ساتھ جایئے اور کوئی تدبیر ایسی نکالئے کہ مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لیگئے اور اون سے گفتگو کرنے لگے اونہوں نے اپکی گفتگو سنکر تیراندازی بند کردی اور کہنے لگے تم کون ہو آپنے فرمایا میں مسلمانوں کا قاصد ہوں یاد رکھو آدمی اپنے نفس اپنی اولاد اور اپنے مال کی غرض سے اوسوقت لڑا کرتا ہے جب اُسے بچنے کی توقع ہو اور میں تمہارے بچنے کی کوئی صورت نہیں دیکھتا کیونکہ بادشاہ بھاگ چکا اسکی بادشاہت پر ہم قابض ہو چکے اور اوسکا خزانہ ہمارے قبضہ میں آچکا اور مدائن میں سوائے تمہارے کوئی آدمی نہیں بچا بس تم اللہ سے ڈرو اور خود کو معرض ہلاکت میں نہ ڈالو ہمیں یہ قلعہ سپرد کردو تمہیں امان ہے جسطرف جانا چاہو چلے جاؤ تمہیں کوئی شخص نہیں روک سکتا اونہوں نے جب آپکا یہ قول سنا تو کہنے لگے جب تک ہم میں سے ایک شخص بھی زندہ ہے اسوقت تک کبھی یہ قلعہ تمہارے سپرد نہیں ہو سکتا یہ کہکر آپ کے تیر مارنے لگے آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا۔

یعنی جن لوگوں نے کفر کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اون لوگوں کو اون کے غصہ کی وجہ سے مردود کیا وہ خیر کو نہیں پہونچے اور اللہ پاک تبارک وتعالیٰ مومنوں کے حق میں قتال کے لئے کافی ہیں اور اللہ جل جلالہ وعم نوالہ بڑے قوی اور غالب ہیں غرض جب وہ تیر مارنے لگے تو آپنے

اپنے ہاتھ سے تیروں کی طرف اشارہ فرمایا تیر آپ کے دائیں بائیں آکر گرنے لگے اور آپ کے ایک تیر بھی نہ لگا اونھوں نے جب یہ دیکھا تو کہنے لگے آپکو اُسی ذات کی قسم کہ جس کی طرف آپ اشارہ فرمارہے ہیں جلدی بتائیے کہ آپ کون ہیں آپنے فرمایا کہ میں ایک بوڑھا یا سال خوردہ شخص ہوں میری عمر چار سو برس کی ہی میں حضرت عیسی علیہ السلام سے اون کے آخر ایام میں (یعنی اون کے آسمانوں پر تشریف لیجانے سے کچھ پہلے) ملا ہوں اون کے بعد میں برابر رہا حتی کہ میں اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو اوںھوں نے میری بیحد عزت کی اور جب میں اون کی خدمت بجا لایا تو اونھوں نے مجھے نہایت عظمت و بزرگی بخشی حتی کہ مجھے اپنے اہل بیت میں داخل کیا اور فرمایا سَلْمَانُ مِنْ اَھْلِبَیْتِ[1] کہ سلمان اہل بیت سے ہے اونھوں نے جب آپ کا قول سنا اور اونھیں آپکی معرفت متحقق ہوگئی تو سمجھ گئے کہ یہ اپنے دین کے اکابرین میں سے ہیں چنانچہ یہ سمجھ کر اونھوں نے اپنی گردنیں جھکائیں اور کہنے لگے خدا کی قسم اب ہم آپ سے اپنا کوئی راز نہ چھپائیں گے دراصل ہماری لڑنیکا سبب مال و متاع نہیں بلکہ یہ ہے کہ بادشاہ کی لڑکی بیمار ہے اوسمیں اتنی طاقت نہ تھی کہ بادشاہ اوسے اپنی ساتھ نہاوند لیجاتا اوسنے اوسے ہماری سپرد کر دیا ہے اور ہمنے تہیا کر لیا ہے کہ حتی المقدور اسکی حفاظت اور تیمارداری کریں گے اب اگر آپ حضرات ہمیں اوسکے بارے میں امان بخشیں تو اوسے ہم آپ کے سپرد کر دیں ورنہ ہم سب یہیں کٹ کر مر جائیں گے اور قلعہ آپ کے سپرد نہ کریں گے آپ نے فرمایا تم ذرا ٹھہرے رہو میں امیر لشکر سے اس کے متعلق گفت و شنید کر لوں یہ کہکر حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اور جو کچھ ان سے سنا تھا بیان کیا حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اے خدا کے فرمانبردار بندے اسلمان چونکہ تمام عراق میں متفرق ہو رہے ہیں کوئی کہیں ہے اور کوئی کہیں مجھے خوف ہے کہ کہیں کوئی انپر حملہ کر کے اونھیں کسی قسم کا نقصان نہ پہونچاوے اس لئے تم انسے یہ کہو کہ اگر تم ہماری پناہ اور حمایت میں آجاؤ تو ہمپر تمہاری حفاظت لازم اور ضروری ہو جائے گی پھر تم جدھر چاہو جاسکتے ہو کوئی شخص روک ٹوک نہیں کرسکتا اور جسوقت تم ہماری حدود سے تجاوز کر جاؤ گے تو پھر ہماری ذمہ داری تمہاری سروں سے اٹھ جائیگی اور ہم تمہاری ضامن باقی نہ رہینگے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ نے اونسے آکر یہی کہدیا یہ سنکر انمیں جو عقلمند لوگ موجود تھے وہ کہنے لگے خدا کی قسم اگر عرب حق پر نہ ہوتے تو ہمپر نیز رومیوں پر کبھی غالب آتے ہماری

---

[1] یا بہ روایت دیگر سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ ۱۲ منہ

رائے میں بہتر یہی ہے کہ ہم ان عربوں کے دین میں داخل ہو جائیں اور بقیہ عمر کو انھیں کے ظل عاطفت میں بسر کریں اس قوم کا ارادہ دنیا طلبی نہیں معلوم ہوتا تم نے خود اس شخص کو اور اسکی کرامت کو دیکھ لیا ہے۔

کہتے ہیں کہ انھوں نے آپسمیں یہ کہکر چور دروازہ کھولا لشکر کی طرف آئے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ وہ انھیں لیکر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور یہاں آکر یہ سب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہو گئے جب یہ سب کچھ ہو چکا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور دعا کی اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ الٰہی اسلام کی مدد فرمائیے اسکے بعد آپ نے آیت شریف تلاوت کی وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہی دن ہیں جنہیں ہم آدمیوں کے درمیان پھر لتے رہتے ہیں۔ پھر آپنے داروغہ خزانہ کے پاس کہلا بھیجا کہ قصر ابیض میں جو کچھ مال واسباب ہے وہ سب بیت المال میں داخل کر لیا جائے چنانچہ اونے حسب ارشاد اوسکو داخل خزانہ کر لیا جب مسلمانوں کو مال غنیمت تقسیم ہونے لگا تو حسب حصہ مسلمانوں کے برابران زمینداروں کو بھی تقسیم کیا گیا اور ہر ایک کو اپنے اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دیدی گئی جب دوسری لوگوں نے مسلمانوں کی یہ فراخ دلی دیکھی تو ہزاروں آدمی جوق درجوق ان زمینداروں کی دیکھا دیکھی اسلام میں داخل ہو گئے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عمرو اپنے دادا یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے . بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اس روایت کے علاوہ ایک اور روایت بھی پہونچی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک کسریٰ کی فوج کے بھاگنے والوں کا جب پیچھا کیا تو انکے تعقب میں مرج حلوان تک بڑھے چلے گئے یہاں آپ کو اہل فارس کا ایک دستہ جو اسلحہ سے مسلح تھا ملا اسکے ساتھ چند محمل۔ خادم۔ کنیزیں اور غلام تھے اور یہ سب ایک محافہ کے گرد جارہے تھے جو چھوہارے کے درخت کی لکڑی کا بنا ہوا تھا اور جسپر رنگ برنگ کے زرد وزی کپڑے پڑے ہوئے تھے اوران زری کے کپڑوں کے حاشیوں پر سونے کے بیل بوٹے نکلے ہوئے تھے اور جواہرات کے جھالر لٹک رہے تھے جسکی وجہ سے دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی تھیں حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دیکھا تو اپنی جماعت کے ہمراہ اونپر حملہ کر دیا انھوں نے بھی حملہ کا جواب حملہ سے دیا اور نہایت پامردی سے لڑے اور محافہ کی حفاظت کے لئے جانیں اڑا دیں یہ محافہ شاہزادی[1] بادشاہ یزدجرد بن کسریٰ کی لڑکی کا تھا اور ساقر بن ہرمزا سے اپنی نگرانی میں لئے جارہا تھا

[1] یعنی حضرت بانو حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بیوی کا محافہ تھا۔ ۱۲ شبیر احمد انصاری قلم مترجم

حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساقر بن ہرمز کو قتل کیا اور آپ کے ہمراہیوں نے اوسکے اکثر ہمراہیوں کو موت کے گھاٹ اوتارا باقی جو بچے وہ اپنی جانیں لیلیکر بھاگ پڑی حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محافہ کو نیز جو اوسکے ساتھ کنیزیں اور غلام وغیرہ تھے سبکو اپنے قبضہ میں کیا اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں لائے اور انھیں یہ بتلایا کہ اس محافہ میں یزدجرد ملک کسریٰ کی لڑکی ہے آپ نے فوراً یہ آیت شریفہ پڑھی قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ یعنی بار الہا! آپ ہی ملک کے مالک ہیں جسے چاہتے ہیں ملک عنایت کرتے ہیں اور جس سے چاہتے ہیں لیلیتے ہیں اور جسے آپ چاہتے ہیں عزت بخشتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ذلیل کر دیتے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے بقایا چیزیں جو خزانہ میں داخل ہونے آئی تھیں ملاحظہ فرمائیں انمیں آپ نے ایک بہت بڑا صندوق دیکھا جو اندر اور باہر دونوں طرف سے زربفتی دیباج سے منڈھا ہوا تھا اور اوسکے اندر کسریٰ کا فرش رکھا ہوا تھا یہ فرش وہی فرش تھا جسکے سبب یہ شاہان دنیا کے سامنے فخر کیا کرتا تھا اور جو تمام کا تمام سونیکے تانے اور ریشم کے بانے سے بنا ہوا تھا اور جسمیں موتی اور ہر رنگ کے یاقوت۔ الماس قیمتی قیمتی جواہر اور زمرد ٹکے ہوئے تھے اسکا طول (یعنی مع عرض) ساٹھ ہاتھ کا تھا اور یہ ایک ہی ٹکڑا تھا اسمیں کہیں جوڑ نہ تھا اسمیں ایک طرف تصویریں بنی ہوئی تھیں دوسری طرف گل بوٹے اور کلیاں نکالی تھیں ایک طرف فصل ربیع کی بہار کا منظر مع زراعت وپھول وپھل کے تھا اور ایک کنارہ پر میدان سبزہ زار بنا ہوا تھا اور یہ تمام چیزیں رنگ برنگ کے ریشم اور حریر سے سونے چاندی اور زمرد کی شاخوں پر بنائی گئی تھیں[1] سردیوں کے موسم میں جب بادشاہ اپنے قصر میں شراب پینے بیٹھتا تھا تو یہ بچھایا جاتا تھا

[1] ہم اس کا بیان اور اس کی تعریف الفاروق سے نقل کرتے ہیں۔ سب سے عجیب وغریب ایک فرش تھا جسکو ایرانی بہار کے نام سے پکارتے تھے یہ فرش اس غرض سے تیار کیا گیا تھا کہ جب بہار کا موسم نکل جاتا تھا تو اسپر بیٹھکر شراب پیتے تھے اس غائت سے اوسمیں بہار کے تمام سامان مہیا کئے گئے تھے۔ بیچ میں سبزے کا چمن تھا چاروں طرف جدولیں تھیں ہر قسم کے درخت اور درختوں میں شگوفے اور پھول اور پھل تھے طرہ یہ کہ جو کچھ تھا زر وجواہرات کا تھا۔ سونے کی زمین۔ زمرد کا سبزہ۔ پکھراج کی جدولیں۔ سونے چاندی کے درخت۔ حریر کے پتے جواہرات کے پھل تھے۔ ۱۲ منہ

اوسکا نام بساط نزہت یا بساط المسرت تھا اور سردیوں کے موسم میں اسکے بچھانے سے اونہیں بہار کا مزہ آجاتا تھا عربوں نے جب اس فرش کو دیکھا تو کہنے لگے خدا کی قسم یہ تو ایک مزین چادر ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مال غنیمت کو تقسیم فرمایا تو ہر سوار کے حصہ میں بارہ بارہ ہزار دینار آئے پیدل آپکی فوج میں نہیں تھے بلکہ تمام فوج سواروں کی تھی جو لوگ حیرہ میں عورتوں اور بچوں کی نگاہداشت کے لئے مقیم تھے اون کا بھی حصہ لگایا گیا تھا مدائن کے مکانات بھی تقسیم کردیے گئے مہتمم خزانہ یا بیت المال حضرت عمرو بن عمرو مدائنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے مگر تقسیم کرنیکے لئے حضرت سلیمان بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب کیا گیا تھا مدائن کی فتح ماہ صفر میں ہوئی تھی خمس مال حضرت خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے نکالا گیا اور یہ ارادہ کیا کہ اس فرش کو بھی تقسیم کردیا جائے مگر یہ سمجھ میں نہ آیا کہ اس کی تقسیم کس طرح کی جائے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یا معاشر المجاہدین! میری رائے میں اسے دربار خلافت میں روانہ کردیا جائے حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو رائے شریفہ ہوگی وہ خود کرینگے اور اونہیں اختیار ہوگا کہ وہ جسطرح چاہے کریں سب نے متفقہ آواز سے کہا واقعی آپ کی رائے مناسب ہے، چنانچہ اوسے پھر صندوق میں بند کردیا گیا اور خمس مال میں اضافہ کرکے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دربار خلافت میں حسب ذیل عریضہ لکھنا شروع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گورنر عراق سعد بن ابی وقاص کی طرف سے حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت اقدس میں یہ عریضہ تحریر ہے۔ السلام علیکم۔ میں اُس خدائے واحد کی تعریف کرتا ہوں کہ جن کے سوا کوئی معبود نہیں اور اون کے نبی برحق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہوں اور یہ تعریف اور حمد و صلوٰۃ اس بات پر ہے کہ انھوں نے (اللہ پاک نے) ایسے دشمن پر جو شیطان کا مطیع تھا اور جسنے گمراہی کے میدان میں اپنی باگیں چھوڑ دی تھیں ہمیں مظفر و منصور فرماکر اپنا ممنون احسان کیا نیز اسلئے کہ اوس اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی عبادت کاملہ پر ہم ناچیز بندوں کو قوت و استطاعت بخشی اور ہمنے یزدجرد بن کسریٰ کا ملک باوجود اوس کے لشکر کی کثرت اور سرکشی کے جسکی بہادری کا شہرہ گھر گھر تھا چھین لیا فرشتے اون کے چہروں اور پشتوں پر ادنھیں مار مار کے بھگاتے تھے کیونکہ اللہ پاک جل شانہ اون لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں مددگار ہیں

اور کافروں کا کوئی یار و مددگار نہیں دشمن کے لشکر کی جمعیت کو جب ہمنے توڑکر رکھدیا تو خدا کا دشمن بھاگا اور فرار ہوگیا ہمنے اوس کی لڑکی کو گرفتار کرلیا ہے اور ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں کہ کیا کریں ہم اسوقت مدائن میں مقیم ہیں اور آپ کے جواب کے منتظر تمام مسلمانوں کی خدمت میں سلام عرض کردینا والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ عریضہ تحریر کرکے آپ نے حضرت بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ کو پانچسو سوار دیکر اون کے سپرد کیا ملک کسریٰ کی لڑکی کو اوس کے محافہ میں سوار کرکے مع اوسکے خادموں اور کنیزوں کے ہمراہ کیا اور حکم دیا کہ مدینۃ الرسول چلے جائیں پھر یہ سوچا کہ اگر مال خمس اور ان نعمتوں سے پہلے جو اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو بخشی ہیں کوئی بشارت دینے والا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں پہونچ جائے اور فتح مدائن کی خبر دیدے تو اوس سے آپ کو بہت زیادہ خوشی ہوگی اور لوگوں کے دلوں میں اس سے ایک ہیبت بیٹھ جائیگی یہ سوچکر آپ نے جیش بن ماجد اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا بروایت دیگر ابن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واللہ اعلم بالصواب روانہ کیا یہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر مدینہ طیبہ کی طرف نہایت سرعت کیساتھ چلے۔

کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قاعدہ تھا کہ آپ صبح کی نماز میں قرآن شریف کی آسان آسان سورتیں پڑھکر نماز کے بعد اپنی اونٹنی پر سوار ہوکے عراق کے راستہ پر نکل جاتے اور مسلمانوں کے متعلق آنے جانیوالوں سے خبریں دریافت کیا کرتے تھے ایک روز آپ حسب عادت تشریف لئے جاتے تھے کہ اچانک آپکو جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اونٹنی پر آتے دکھلائی دیئے آپ اون کی طرف بڑھے اور فرمایا اے خدا کے بندہ تم کہاں سے آرہے ہو اونھوں نے عرض کیا حضور مدائن سے آرہا ہوں آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ جل مجدہٗ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا رکھیں اور تمہاری نیز ہماری خطاؤں سے درگذر فرمائیں کیا خبر لائے ہو اونھوں نے کہا یا امیر المومنین! میں جناب کو فتح عام کی خوشخبری سناتا ہوں اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے مشرکین کو ہزیمت دی اور مجرم قوم کے پشت پناہوں کو زیر و زبر فرمایا اور اونکے گھر اون سے خالی کرالئے اون کے آثار اور نشانات کو مٹایا اون کی سواریاں تلف کردیں اونکی جمعیتیں پراگندہ اور منتشر ہوگئیں اون کے محلات خراب۔ زندگیاں ختم۔ احوال پریشاں مسکن بیچراغ اور وطن ویران ہوگئے آپ نے یہ سنکر اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا وہ ذلیل ہوگئے

پھر آپ فتح مدائن کی باتیں کرتے ہوئے مدینہ طیبہ کی طرف تشریف لیچلے حتیٰ کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے لوگوں نے سنا تو جوق جوق مسجد میں آنے شروع ہوئے حتیٰ کہ مسجد لوگوں سے بھر گئی جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اون کے سامنے فتح مدائن کی خبریں بیان کررہے تھے اور لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد اور حضور پرنور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتے جاتے تھے اسکے بعد حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مع خمس مال کے آپہونچے ان کے ساتھ کسریٰ کی لڑکی بادشاہ کا تاج۔ لباس اسلحہ اور فرش بھی تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ان سب چیزوں کو دیکھا تو فرمایا جس شخص نے ان چیزوں کو ہمارے پاس ہدیہ کیا ہے وہ واقعی بڑا ہی امین ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اب آپ بہت مالدار ہو گئے ہیں رعایا کو بھی مالدار بنا دیجئے یہ سنکر آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور جو لوگ مسلمانوں سے غائب تھے اور اسوقت کہیں گئے ہوئے تھے اوس خمس میں سے اون کا حصہ نکال کے باقی تمام خمس کو لوگوں پر تقسیم کر دیا اس کے بعد آپ نے فرمایا اس فرش کی متعلق آپ حضرات رائے دیجئے کہ کیا کروں سب نے عرض کیا کہ آپ کی رائے زیادہ وزنی ہوتی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا آپ نادانی کی باتیں نہ کیجئے اور نہ کسی شک میں پڑیئے دنیا کی کوئی چیز آپ کے ساتھ جانیوالی نہیں ہاں البتہ جو کچھ آپ راہ خدا میں دیدیں گے وہ آپ کے ساتھ جائیگا اور جو کچھ آپ پہن لیں گے وہ پورانا ہو جائیگا اور جو کچھ کھالیں گے وہ فنا ہو جائیگا آپ نے فرمایا اے ابوالحسن خدا کی قسم تمنے سچ فرمایا اسکے بعد آپ نے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اوسے لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے حصہ میں ایک ایک ٹکڑا آیا اور جب لوگوں نے اون ٹکڑوں کو فروخت کیا تو ہر ایک ٹکڑا بیس ہزار دینار میں فروخت ہوا جب آپ اسکی تقسیم نیز خمس مال کی تقسیم سے فارغ ہوئے تو آپ نے محکم بن رواحہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو طلب فرمایا یہ مدینہ بھر میں لحیم وشحیم اور موٹے تازے آدمی تھے بد خلق بھی سب سے زیادہ واقع ہوئے تھے جب یہ حاضر ہوئے تو کسریٰ کا لباس انھیں پہنایا گلوبند گلے میں ڈالا تاج سر پر رکھا کڑے ہاتھوں میں پہنائے پٹکا کمر سے باندھا غرض جب تمام سامان اور لباس پہنا چکے خود۔ تلوار اور اسلحہ سے مسلح کر چکے تو لوگوں نے اوسکی طرف دیکھا بالکل ہو بہو نظر آرہا تھا کہ کسریٰ

ا؎ یعنی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ

اپنے ملک میں بیٹھا بادشاہت کر رہا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ایک تقریر کی اور فرمایا لوگو! دنیا اور اوس کے انقلابات سے عبرت حاصل کرو اوسکے مصائب اور مشکلات پر نظر دوڑاؤ دیکھو یہی وہ کسریٰ ہے جو ہمیشہ اپنے مال خزانہ جواہرات۔ عزت۔ نمود اور کثرت لشکر کی وجہ سے دنیا کے بادشاہوں کے سامنے فخر کیا کرتا تھا اسنے کبھی بھی باوجود میسرہ ہونیکے اپنے نفس کے لئے کوئی چیز آگے روانہ نہ کی تاکہ وہ اللہ تبارک وتعالےٰ کے سامنے اس کے کام آتی اسے دراصل جھوٹی اور موہوم امیدوں نے مغرور کردیا تھا اللہ پاک تبارک وتعالیٰ نے اسکے مامن اور گھر بار کو چھین کر اوسپر قبضہ کرلیا اور یہ جو کچھ اُسنے اپنے دین اور دنیا کے لئے کمایا تھا اوسمیں مبتلا ہو کر آوارہ وخانماں برباد ہو گیا لوگو! یہ مدائن کا ملک ہے جو اپنے پورانے مالکوں کے ہاتھوں سے نکلکر اون لوگوں کے قبضہ میں آیا ہے جو اُس کے اہل ہیں (دیا) یہ مدائن کا بادشاہ ہے اسکے ساتھی اس سے جدا ہو گئے اور یہ اپنے عزیز واقارب سے جدا ہو کر تنہا رہ گیا کہاں ہے وہ حشمت وسلطنت کہاں ہے وہ فوج اور اسکی سطوت کہاں ہیں غلمان اور نوکر چاکر کہاں ہے تاج اور اور اسکی کروفر کہاں ہے لشکر اور ہیل اور کہاں ہیں اوس کے دوست اور خلیل سچ ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ[لہ] اس تقریر کے بعد آپ نے فرمایا لوگو! تم میں سے جو شخص حقدار ہو وہ سامنے آئے یہ سنکر حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہوئے اور کہا یا امیرالمومنین! میں اوس شخص کا بیٹا ہوں جو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست اور مصاحب تھا میں اوس شخص کا لڑکا ہوں جو سب سے پہلے حضور پرنور پر ایمان لایا میں اوسکا نور نظر ہوں جسنے سب سے اول آنحضور کو بیٹھ پر اٹھایا میں اوس شخص کا لخت جگر ہوں جسنے سب سے اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور مدد فرمائی میں اوس شخص کے آنکھ کی ٹھنڈک ہوں جسنے اپنا مال جناب اقدس پر تصدق فرمایا میں اوسکا نور چشم ہوں جو آپ کے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غار میں داخل ہوا میں اوس شخص کی راحت جان ہوں کہ جس شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کفار سے جہاد کیا اور آپکی مدد فرمائی جھگڑا کرنے والوں سے جھگڑا اور فخریہ مجادلہ کیلئے سینہ سپر ہو گیا اور میں اوس شخص کا آرام دل ہوں کہ جسکے بارے میں حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا کہ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنی تم میں سے اوس شخص کی کوئی برابری نہیں کرسکتا جسنے فتح مکہ سے پہلے اپنا مال خدا کے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حقداروں کو حق تقسیم کرنا۔

[لہ] اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہدیجئے کہ دنیا کی پونجی بہت ہی قلیل اور ہیچ ہے ۱۲ منہ

راستہ میں خرچ کیا اور کافروں سے لڑا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ سنا تو فرمایا خدا کی قسم تم نے سچ کہا اور اپنے باپ کی فضیلتوں کے متعلق بہت ہی کم بیان کیا اسکے بعد آپ نے انھیں ایک خلعت اور دس ہزار درہم دینے کو فرمایا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کے کہا لوگو! اگر اور کوئی حقدار ہے تو وہ کھڑا ہو یہ سنکے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا میں وہ ہوں کہ جسنے تنگی اور مفلسی کے وقت لشکر تیار کر دیا تھا۔ میں وہ ہوں کہ جسنے بیر رومہ (رومہ کا کنواں) کھدوایا تھا۔ میں وہ ہوں کہ جسنے قرآن شریف کو جمع کیا تھا۔ میں وہ ہوں کہ جسنے دو رکعت کے اندر تمام قرآن شریف پڑھا ہے میں نے آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی دو لڑکیوں[علہ] سے شادی کی۔ میں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی میں نے اللہ پاک تبارک وتعالیٰ اور ان کے نبی برحق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنا مال خرچ کیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے متعلق یہ آیت نازل فرمائی آمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَائِمًا يَّحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ یعنی کیا اوس شخص کی برابر جو راتوں کو نماز پڑھتا ہے اور کھڑا رہتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے (وہ شخص برابری کر سکتا ہے جو کچھ عمل نہیں کرتا) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ابو الفتیان! تمنے سچ کہا اور خوب کہا تمسے زیادہ اور کون شخص کذب سے باز رہا اس کے بعد آپ نے اونھیں دس ہزار درہم دینے کے متعلق حکم صادر فرمایا اس کے بعد آپ نے صالح[۲ۃ] اور خوش رو خوبصورت دو بھائیوں کی طرف جو نوجوانان اہل جنت کے سردار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امت کے دو گل ریحان ہیں نظر کی اور فرمایا میرے پیارو! تمہیں کسنے موخر[۳ۃ] اور پیچھے کر دیا کون شخص ہے جو تمسے زیادہ فخر کر سکے کیا تم سبط رسول نہیں ہو کیا تم اولاد رسول نہیں ہو کیا تمہارا باپ شمشیر برہنہ نہیں ہے کیا تمہارے گھر میں قرآن نازل نہیں ہوا کیا عبا[۴ۃ] کے نیچے تمہارے ساتھ چھٹے[۵ۃ] حضرت جبریل علیہ السلام نہ تھے کیا اللہ پاک جل جلالہٗ نے تمہارے متعلق یہ ارشاد نہیں فرمایا

---

[۲ۃ] یعنی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نظر فرمائی ۱۲ منہ [۳ۃ] یعنی سب سے پہلے تمہیں بولنا چاہئے تھا ۱۲ منہ [۴ۃ] منقول ہے کہ ایکروز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی حضرت فاطمہ حضرت حسن حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے اور خود بھی شریک ہو کے اپنی ایک چادر جو وہاں موجود تھی اپنے اوپر ڈال لی اور آیہ تطہیر پڑھی اس لئے ان حضرات کو آل عبا کہا جاتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ مطلب ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی تمہارے ساتھ آل عبا میں داخل ہونیکا فخر حاصل ہو گیا تمہاری تو شان اتنی بڑی ہے پھر تم اتنک کیوں نہیں بولے ۱۲ نو منقح شبیر احمد انصاری مترجم۔

[علہ] حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا و حضرت کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۲ منہ

کہ محسنین لوگوں پر کسی کی دست اندازی نہیں چل سکتی بس تم سے زیادہ فخر کرنیوالا اور دوسرا کون شخص ہو سکتا ہے اس کے بعد آپ نے ہر ایک کو بیس بیس ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا! عمر! آپ کی تمام نیکیاں اللہ جل جلالہ کیلئے ہی مخصوص ہیں آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ جزاء خیر عنایت فرمائیں آپ سے زیادہ کون شخص اہلبیت کی مدد کر سکتا ہے اور کون شخص آپ سے زیادہ ان کا ذکر خیر اور شکر یہ ادا کر سکتا ہے اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر فرمایا لوگو! تم میں سے جس شخص کے باپ نے امور خیر میں سب سے پہلے سبقت کی ہو وہ بتلائے یہ سنکر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑی ہوئے اور عرض کیا اباجان! کیا میں آپکا لخت جگر نہیں ہوں اور کیا آپ کے فضائل اس امت میں مشہور نہیں اور کیا آپ کا وقار آپکی فوقیت آپ کی فصاحت و بلاغت اور آپ کے نصائح اور کیا آپ نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع نہیں کیا اور کیا ارحم الراحمین نے آپکی شان میں یہ نہیں فرمایا یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپکی امداد کے لئے حق تعالیٰ جل مجدہ نیز مومنین میں سے جن لوگوں نے آپ کا اتباع کیا کافی ہیں۔ آپ کی ذات اقدس وہ ہے کہ جسنے اسلام کو حالت اخفا سے نکالکر ظاہر و آشکارا فرمایا اور علی الاعلان یہ کہدیا کہ اللہ جل جلالہ کی عبادت چھپ کر نہیں کیجا سکتی آپ نے فرمایا بیٹا! جو اس جادوگر دنیا کے پھندہ میں پھنس گیا وہ شقی ہے اور جسنے آخرت کے لئے عمل کیا وہ سعید ہے قرآن شریف میں ارشاد ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْهَا جس شخص نے نیک عمل کیا وہ اوسکی ذات کے لئے ہے اور جسنے برا کام کیا اسکا ضرر اوسی پر واقع ہوتا ہے یہ کہکے آپ نے اون کیلئے ایک ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اباجان! میں نے ہجرت کی ہے راہ خدا میں مال خرچ کیا ہے دین کی مدد کی ہے۔ رومیوں کی جماعت کو منتشر کیا ہے اونکی فوجوں کو کاٹ کر پھینک دیا ہے اور باوجودیکہ میں نے اپنے فرض کی بجا آوری میں کوئی کوتاہی نہیں کی مگر پھر بھی آنجناب نے خداوند تعالیٰ جل مجدہ کے کثیر مال میں سے بہت قلیل عنایت فرمایا اور حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بہت سا مال مرحمت کیا۔ آپ نے فرمایا بیٹا! انصاف کو مدنظر رکھو اسراف اور فضول خرچی کو دل میں جگہ نہ دو دیکھو بس تم سے ایک بات کہتا ہوں سنو اگر ان دونوں کے جد امجد جیسا تمہارا جد بھی ہوتا تو میں تمہیں بھی اتنا ہی مال دیتا یا تمہاری ماں ان دونوں کی ماں جیسی ہوتی تب بھی ان کے برابر دیتا یا تمہارا باپ ان دونوں کے باپ جیسا ہوتا تب بھی اسکے

برابر حصہ دیکر تمہیں راضی کر لیتا مگر بیٹا! قیامت کے دن تمام نسب محو اور منقطع ہو جائیں گے محض بتول یعنی فاطمہ زہرا کا نسب باقی رہے گا۔

کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اس کام سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کسریٰ کی لڑکی کو سامنے لایا جائے شاہزادی جب آپ کے سامنے کھڑی ہوئی تو وہ چونکہ زیور۔ کپڑے جواہرات بہت زیادہ پہن رہی تھی اس لئے آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ اسکا زیور اتار لیا جائے تاکہ مال غنیمت میں اضافہ ہو جائے وہ شخص زیور اوتارنے کے لئے آگے بڑھا شاہزادی نے اوسے منع کیا اور اوس کے ایک دوہتڑ مارا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دیکھکر بہت غصہ آیا چاہا کہ اوس کے دُرّے ماری جائیں شاہزادی رو رہی تھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا امیر المومنین غصہ نہ کیجیے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ اِرْحَمُوْا عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَغَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ یعنی جب کسی قوم کا رئیس یا سردار ذلیل ہو جائے تو اوس پر رحم کھاؤ۔ یہ سنکر آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا آپ نے اوس لڑکی کی طرف دیکھا تو وہ کنکھیوں سے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف دیکھ رہی تھی آپ نے فرمایا میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ یعنی مومن کی فراست اور فطانت سے ڈرتے رہو اور بچتے رہو کیونکہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نور کے ذریعہ دیکھتا ہے میں اس لڑکی کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تک رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ انھیں تمام مردوں کے اندر محبت بھری نظر سے دیکھتی ہے کیونکہ ہم میں سب سے زیادہ خوبصورت بھی یہی ہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا اے ابو عبد اللہ یہ میری طرف سے تمہیں ہدیہ ہے اسے گھر لیجاؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نیز دوسرے مسلمانوں نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور اوسے گھر لے آئے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ انس بن عبد الاعلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ماہ ربیع الاول ۹۱۲ھ میں مسجد اقصیٰ کے اندر میرے سامنے یہ روایت بیان کی گئی کہ عدنان بن ماجد غنوی بیان کرتے ہیں کہ مدائن کے میدان میں اہل فارس کو شکست ہوگئی اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبضہ مکمل ہو چکا اور وہ حالات جنکو ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں وقوع میں آچکے تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصر ابیض میں متمکن ہوئے اور نزول اجلال فرمایا نیز شاہان کسریٰ کی طرح نہایت شان و شوکت سے

اوسمیں ہے مگر لباس عبودیت اور پیراہن خشوع وخضوع زیب تن لگھا اور یہ سمجھ لیا کہ دنیا محض ایک پریشان خواب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی اصل چیز اور رہنے کا مقام آخرت نا ہی ہے اور بس نیز جب آپ اکاسرہ کے آثار اور اونکا ملک و مملکت دیکھتے تو آپ کے دین و یقین میں اور بھی اضافہ ہوتا اور آپ کا نور ایمان زیادہ چمکنے لگتا۔

# فتح شہر نشاور جو عجم و عراق کی آخری فتح ہے

ابو عبد اللہ محمد بن عمر واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ قضاو قدر کی طرف سے ایسا ہوا کہ کسریٰ کا لڑکا جب مدائن سے بھاگ کر حلوان پہونچا تو قوم اسادرہ۔ مرازبہ اور دیلم وغیرہ کے جو شکست خوردہ مفرور تھے وہ بھی بادشاہ کے پاس حلوان ہی پہونچ گئے بادشاہ ان کے درمیان بطور خطیب کے کھڑا ہوا اور اپنی مملکت کے زوال۔ لڑکی کی اسیری اور خزانہ واموال کی بربادی بیان کرکے رونے لگا ارباب دولت بھی بادشاہ کو روتا دیکھکر گریہ وزاری کرنے لگے بادشاہ نے اون سے کہا یا اہل فارس! دنیا دراصل نہایت کمینی۔ جلد فنا ہونیوالی۔ سریع الزوال اور آنے جانیوالی چیز ہے تمہارا ملک چھن گیا تمہاری عزت جاتی رہی تمہارے شہر دوسروں کے قبضہ میں چلے گئے تمہاری قلعو نپر اغیار قابض ہو گئے تمہارے حصون تباہ و برباد کردیئے گئے تمہارے اموال چھین لئے گئے تمہاری لڑکیاں قید کرلی گئیں اور عرب تمام عراق پر مسلط ہو گئے اور اسی پر بس نہیں بلکہ وہ تمہاری فکر میں ہیں اور انھوں نے تمہیں تک رکھا ہے تم بہت جلد اون کے گھوڑے اپنی طرف آتے دیکھوگے نیز وہ خراسان۔ رے اور ہمدان کو بھی فتح کر چکے ہیں اور اونکا پھریرہ وہاں بھی اوڑ رہا ہے اس صورت میں تم خود غور کرو کہ وہ کونسی سمت باقی رہگئی ہے جدھر کا تم رخ کرسکتے ہو ہاں تمہارے آبا و اجداد کے شہر البتہ ان کی زد سے بچ رہے ہیں سو تم متنبہ ہو جاؤ فرصت کو غنیمت سمجھو اور زندگی کے باقی ایام کو رائگاں نہ جانے دو بلکہ جدوجہد کو کام میں لاؤ دیکھو میں نے سنا ہی کہ دوانوس عاری بن ہربن کیقباد بن یزدجرد اور اسکندر بن قلبس رومی میں ہمیشہ جھگڑا چلا آتا تھا اور وہ برابر لڑتے رہتے تھے حتیٰ کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تم بھی اسی طرح کوشش کرو اور ایکی مرتبہ اونسے اسطرح لڑو کہ یا تو تمہاری فتح ہو جائے یا تم لڑ لڑ کر ہمیشہ کیلئے میٹھی نیند سو جاؤ ممکن ہے کہ نار و نور تمہاری مدد کریں یہ کہکر جو کچھ اسکے پاس مال تھا سب اونکی تنظیم میں خرچ کر دیا یہ لوگ لڑائی کیلئے مستعد ہو گئے اور

ؔ چونکہ یہ آتش پرست تھے اس لئے نار سے استمداد کرتے تھے ۱۲ مترجم

اور اپنے خیمے ڈیرے حلوان کے میدان میں لگا دیئے ان کے دین کے علمار نے ان کیلئے آگ جلائی اور تقرب حاصل کرنیکے لئے آگ کے سامنے قربانیاں کیں اور آپسمیں معاہدہ اور حلف کیا کہ آخر دم تک لڑتے رہیں گے اور پشت نہ دکھلائیں گے۔

کہتے ہیں کہ اسکے بعد اونکی عورتیں۔ والیان ملک کی لڑکیاں اور جو شخص میدان کارزار میں قتل ہوئے تھے اونکی بیوائیں خون میں کپڑے رنگ کر وہاں آئیں اور بلاد عجم وغیرہ کے لشکر کو جنگ کی ترغیب اور تحریص دینے لگیں اسکا یہ اثر ہوا کہ بہادران عجم کے سرداروں اور مرازبہ وغیرہ نے آپسمیں قسمیں کھائیں کہ ہم میدان میں جان دیدیں گے مگر ایک قدم پیچھے نہ ہٹیں گے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ فتح کوفہ کے بعد مجھ سے محمد بن عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کوفہ میں بیان کیا تھا کہ جب مسلمانوں نے مدائن فتح کرکے اوسے وطن بنایا تھا تو اونکا یہ معمول تھا کہ وہ فارسیوں کے گھر کھود کھود کر اون کے دفینے اور مال واسباب برآمد کیا کرتے تھے عبداللہ بن جحفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں ایک روز جب عربوں کے پاس گیا تو اونھوں نے قصر ابیض کے سامنے جو قلعہ بنا ہوا تھا اوسمیں سے کھود کر سونے کی ایک گھوڑہ کی تصویر جو مع سوار کے بنی ہوئی تھی برآمد کی تھی اسپر اونھوں نے جتنا پانی ڈالا تھا وہ سب اوسمیں جذب ہوگیا تھا یہ تصویر بھی اون عجائبات نادرہ میں سے تھی جن کی بدولت شاہان فارس دوسرے بادشاہوں پر فخر و ناز کیا کرتے تھے خدا کی قسم یہ اتنی قیمتی تصویر تھی کہ اگر اسے عرب کے قبیلہ بکر بن وائل پر تقسیم کر دیا جاتا تو وہ اونھیں باوجود اون کی زیادتی اور کثرت کے کافی ووافی ہو جاتی۔

کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے جاسوس حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حلوان کے میدان میں دشمن کے ایک لاکھ آدمی جمع ہوئے ہیں اور اونھوں نے اپنے نادرات اور مرغوب چیزیں پہاڑ پر پہونچا کر آپ سے مقابلہ کی ٹھانی ہے یہ سنکر مسلمان ایوان کسریٰ میں مجتمع ہوئے اور کہا یا امیر! دشمن حلوان کے میدان میں جمع ہو رہے ہیں اور آپسمیں معاہدہ کیا ہے کہ آخر دم تک میدان سے نہ بھاگیں گے بلکہ ایک خون میں نہا کر تن واحد کی طرح میدان میں جان دیدیں گے۔ اور اب اونکا ارادہ مدائن آنیکا ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت بابرکت میں اس مضمون کا ایک عریضہ لکھا اور اوسمیں یہ تحریر کیا کہ

موصل والوں کا بادشاہ جسکا نام انطاق تھا وہ تو مر گیا اسکی جگہ اب نشکان بن قالوص بادشاہ ہوا ہے۔ نیز موصل کے لوگ ہماری صلح سے منحرف ہو گئے ہیں اور اونکے بادشاہ کا ارادہ ہمارے مقابلہ پر اہل فارس کی اعانت اور کمک کا ہے۔ والسلام علیک وعلیٰ جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت خلیفہ اعظم عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جب یہ خط پہونچا تو آپ نے جواب میں لکھا۔

یاسعد! اعلم ان اللہ منجز وعدہ۔ سعد[1] یہ یاد رکھو کہ اللہ پاک تبارک وتعالےٰ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائیں گے۔

نیز اس والا نامہ کے علاوہ آپ نے حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارہ ہزار سوار جن میں دو ہزار مہاجرین وانصار تھے اور باقی عرب روانہ کئے اودھر جب ابن کسریٰ نے اپنے اہل وعیال اور مال وخزانہ کو پہاڑ پر محفوظ کر دیا تو مہران داری کو اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا اور اوسکو وصیتیں کرنی تھیں کر دیں مہران داری لشکر کو لیکر چلا یزدجرد بن کسریٰ بھی سوار ہو کر اس کے ساتھ ایک میل چلا پھر اوس سے رخصت ہو کر حلوان پلٹ آیا تمام بلاد عجم سے مدد اور کمک پہونچنے لگی اور جب مہران شہر نشاور میں پہونچا تو دار الامارت میں قیام کیا صبح ہوئی تو سرداران لشکر کو ساتھ لیکر اور گھوڑہ پر سوار ہو کے قلعہ کی چہار دیواری اور دروازوں کا معائنہ کیا اور حکم دیا کہ شہر پناہ کی دیواروں پر لڑائی کا سامان مہیا کریں اسلحہ پہونچائیں عرادات[2] اور مجانین[3] نصب کریں نیز شہر کے باہر گہری گہری خندقیں کھدوائیں لوہے کے گوکھرو شہر اور خندق کے گرد بچھوائیں اور اسطرح شہر کو محفوظ اور مضبوط

---

[1] یعنی ہمارے آقا و مولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو فتح کا وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا ہوگا ۱۲ شبیر احمد انصاری مترجم

[2] عروات چھوٹی چھوٹی فلاخن یعنی گوپیا ۱۲ [3] مجانین بڑی بڑی فلاخن۔ فلاخن ایک قسم کا آلہ ہوتا ہے جسمیں پتھر رکھکر دشمن کی فوج میں پھینکتے ہیں ۱۲ منہ

کردیں باشندگان شہر میں سے چھوٹا بڑا کوئی شخص بچا ہوا نہیں تہا جو فصیلوں اور خندقوں پر کام نہ کر رہا ہو رسد غلہ دانا چارہ کا بندوبست اور جس چیز کی حصار اور قلعہ بندی ہونے میں ضرورت ہوتی ہے سب مہیا کی گئیں اہل شہر کے معزز اور عامی آدمیوں سے عہد لیا گیا کہ جنگ میں پیٹھ دکھا کر نہ بھاگیں اور ان کا ایک ایک آدمی ضمانت میں لے لیا گیا کہ وہ اونکی وجہ سے نہ بھاگ سکیں۔

کہتے ہیں کہ حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہ ہزار سوار لیکر چلے تو شہر نشاور میں پہونچے دیکھا تو یہاں ہر طرح کا لڑائی کا سامان ہو رہا ہے اور دشمن نے نہایت شان و شوکت کے ساتھ آلات حرب جمع کئے ہیں برجوں پر زرہیں خود۔ جوشن ۔منجنیق۔ فلاخن۔ نیزے اور پھریرے نصب ہیں۔ شہر کے بڑے بڑے مکانوں کے برجوں پر لوہے کی بڑی بڑی انگیٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور اون میں آگ روشن ہو رہی ہے تاکہ اوسے سجدہ کر کے عربوں کے مقابلہ میں مدد اور استعانت طلب کریں۔

کہتے ہیں کہ حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر جب اونکے مقابلہ پر پہونچا تو اونھوں نے چیخ چیخ کر کفر کے کلمات بکنا شروع کئے اور سورج اور آگ کی طرف اشارہ کر کے اونھیں سجدہ کرنے لگے حالانکہ زمین اون کے پیروں کے نیچے کانپ رہی تھی آسمان اون کے سر پر پھیٹ رہا تہا عالم کائنات اون کی حالت پر انا للہ پڑھ رہا تھا اور اون کی ہلاکت کے لئے چیخ چیخ کر دعائیں مانگ رہا تھا یہ حالت دیکھکر اللہ کے منادی نے زمین و آسمان کو ندا دی اور کہا ٹھہر جاؤ گھبراہٹ دور کرو اور اضطراب کو جگہ مت دو میں وہ حلیم اور بردبار ہوں کہ اپنے نافرمانوں کو جلدی سزا نہیں دیتا اور جو لوگ مجھسے دعائیں مانگتے ہیں اونھیں کبھی محروم نہیں رکھتا میں وہ ہوں کہ زمین و آسمان اور جو چیزیں اون کے طبقات میں موجود ہیں میری تسبیح و تحمید کرتی ہیں میرے علم میں آچکا ہے اور میں جانتا ہوں کہ میں ان خبیثوں سے تمہیں پاک کر کے جن لوگوں کے متعلق میں نے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ[1] اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہا ہے اُنھیں آباد کروں گا میں وہ ہوں کہ مہلت تو دیتا ہوں مگر

[1] یعنی تم لوگ بہترین امت ہو کہ اور لوگوں کے لئے منتخب کئے گئے ہو ۱۲ منہ

چھوڑتا نہیں قسم ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی کہ میں ان کافر اور ملحد لوگوں سے یہ زمین پاک کر دونگا اور یقیناً ان کے آتشخانوں کو مسجدوں سے بدل دوں گا تاکہ صبح وشام اون میں میرا ہی ذکر رہے اور اس سرزمین میں اون لوگوں کو آباد کرونگا جو مجھ سے حسن ظن رکھتے ہیں اور جن کی شان میں میں نے خود قرآن شریف میں فرمایا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ یعنی ہمنے زبور میں (صالحین بندوں کے) ذکر کے بعد یہ لکھا ہے کہ روئے زمین کے مالک اور وارث میرے صالحین بندے ہوں گے۔

واقدی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جب اپنے لشکر کے ساتھ شہر نشاورہ پر چڑھائی کی تو اوس قوم نے ان کی طرف کچھ التفات نہ کیا البتہ حصار کے اندر سے شدت کے ساتھ حملہ کیا تیر پھینکے مقابلہ سے پیش آئے مگر باہر آکر دست بدست جنگ سے گریز کی مسلمانوں کو یہ بات نہایت شاق گذری یزدجرد بن کسریٰ کے پاس سے برابر مدد اور کمک پہونچ رہی تھی اور دشمن اس طرح اور مضبوط ہوتا چلا جارہا تھا۔

مہران داری کے لشکر نے ایک روز مہران داری کو مخاطب کر کے کہا بہادر سردار! آپ کس بات کا انتظار ہے اور آپ ہمسے کیا چاہتے ہیں آخر دیواروں کے اندر بیٹھے رہنے سے کیا فائدہ ہم میں سے ہر شخص لڑائی کا بھوکا ہے نیز ہم محاصرہ میں پڑے پڑے تھک گئے ہیں شہر میں تل دھرنے کو جگہ نہیں آپ ہمیں مقابلہ پر لیکر نکلئے یہ روشن اور چمکدار سورج ہماری مدد کرے گا اور ہمیں ہمارے دشمنوں پر فتح بخشے گا اسی طرح یہ آگ اور نور ہماری معاونت کریں گے مہران نے جب انھیں اس طرح جنگ کے لئے مستعد دیکھا تو حصار سے باہر نکلنے کا حکم دیا اور جوزان بن مہران کو کمانیر بنایا اور کہا کہ فوج کو لیکر قلعہ سے باہر نکلے غرض جب شہر کا دروازہ کھلا اور فارس کا لشکر میدان میں آیا تو مسلمان اس سے بہت خوش ہوئے اور نہایت استقلال اور حسن نیت کے ساتھ اون کی طرف دوڑے در اصل خدائے وحدہ لاشریک کی خوشنودی اون کا مقتل تھا اور ذوالجلال والاکرام کی مرضی ان کا مطمح نظر اون کے دل خوش

ہو رہے تھے اور اون کے حوصلے کشاں کشاں اونھیں میدان کارزار کی طرف لیجا رہے تھے دنیائے دنی سے اون کا دل اوچاٹ تہا اور حور و قصور کی طرف مائل اون کی زبانیں کہہ رہی تھیں کہ اے ہمارے معبود اور اے ہمارے مسجود ہم اس دار فانی سے ناامید ہوگئے اب ہمیں دار القرار کی ضرورت ہے اور احمد مختار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرب حضوری کی تمنا پس اب آپ اپنا وعدہ پورا کیجیے اور ہماری روحوں کے قبض کرنے کے وقت ہمپر آسانی فرمائیے ہمیں عذاب دوزخ سے بچائیے اور ہمارا حشر اپنے نیک بندوں کے ساتھ کیجئے جن کے حق میں آپ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وَالْمَلٰئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور ملائکہ ہر دروازہ سے اون کے پاس جاکر اونسے یہ کہیں گے کہ تمہارے صبر اور استقلال کے سبب تم پر سلامتی ہو ( اور اوس کے صلہ میں ) پس کیا اچھا گھر ( ملا ) ہے ۔

کہتے ہیں کہ مسلمان گھوڑوں پر سوار ہوئے تو مقدمۃ الجیش پر حضرت طلحہ بن خویلد رضی اللہ تعالے عنہ مامور ہوئے اور حضرت ہاشم رضی اللہ تعالی عنہ ساقہ لشکر میں کھڑے ہوئے آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا لوگو! خدا کی قسم ہم جنت میں بغیر حسن عمل اور اچھے کام کئے کبھی نہیں جا سکتے تم اس دنیا کو جو بازیچہ اطفال اور پُراز خطر ہے دل سے نکالدو اور اُسکی محبت کو قطعا ترک کردو اور اوس جنت کے حاصل کرنے میں جس کی شان میں باری تعالی جل مجدہ نے فرمایا ہے عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ جد و جہد اور جہاد کرو دیکھو یہ لڑائی کی آگ مشتعل ہو رہی ہے اوس کی لپٹیں تیز ہو رہی ہیں اوسکا دھواں اوٹھ رہا ہے ۔ اوسکا دریا موجیں مار رہا ہے اور نہایت جوش و خروش کے ساتھ بہ رہا ہے پس بہادرو! تمہیں چاہیئے کہ تم نجات کی کشتی پر سوار ہوجاؤ جد و جہد کے سفینہ پر بیٹھکر پار جا اوترو اور منزل مقصود پر پہونچکر صدق و صفا کا جھنڈا گاڑدو ۔

کہتے ہیں کہ ابھی عجم کی فوج کی صف بندی ہو ہی رہی تھی لڑائی کا طبل بج ہی رہا

تھا نشانوں کے پھریرے اوڑ ہی رہے تھے کہ رے کا بادشاہ ان کی کمک کے لئے بارہ ہزار فوج لیکر آ پہونچا حضرت ہاشم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب یہ دیکھا تو جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا عرب کے نوجوانو . ان کی کثرت اور اپنی قلت پر نظر نہ کرو بدر کے روز جناب محمد مصطفٰے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کل تین سو تیرہ ہی آدمی تھے اور اونھوں نے کفار کو الٹ کر رکھ دیا تھا حالانکہ قریش اسلحہ سے مسلح اور لڑائی کے کل سازو سامان سے آراستہ تھے مگر مسلمانوں کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور اللہ پاک تبارک وتعالےٰ نے اپنے نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح بخشی اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتے ہیں کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۔ یعنی اکثر اوقات چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے غالب آجاتی ہے اور اللہ صاحب تبارک وتعالےٰ صابروں کے ساتھ ہیں۔"

آپ یہ تقریر فرما ہی رہے تھے کہ عجمیوں کا سیلاب آگے بڑھا اور حملہ آور ہو گیا آپ نے فرمایا مسلمانو! نیتوں میں خلوص پیدا کرو خالصًا لوجہ اللہ جہاد کرو دشمنوں کو پیٹھ نہ دکھلاؤ اور یہ خوب جان لو کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے تمہارے واسطے یہ مال غنیمت روانہ کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ لڑائی دست بدست شروع ہو گئی ایک دوسرے پر جھپٹا اور ٹوٹ پڑا کھوے سے کھوا چھلنے لگا فریقین ایک دوسرے پر پل پڑے لڑائی نے پوری طرح قدم جمالئے دلاوران عجم بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے اور ضرب کا جواب ضرب سے دینے لگے وہ برابر تیر پر تیر پھینک رہے تھے اور ناوک افگنی اور تیر اندازی کر رہے تھے زمین تیرہ و تاریک ہو رہی تھی فضا میں غبار اوڑ رہا تھا گرد کے بادل آفاق میں منڈلا رہے تھے عجمی اپنی تلواروں کے جوہر دکھلا رہے تھے عربی نیزہ بازی میں مشغول تھے ۔یمنی تیر برسا رہے تھے عمریں اپنی آخری منزلیں طے کر رہی تھیں دم لبوں پہ آ رہا تھا روحیں پرواز کر رہی تھیں شور و فریاد اور آہ و فغاں سے زمین و آسمان گونج رہے

تھے عجمی بے جگری کے ساتھ میدان میں ڈٹے ہوئے تھے عربی اپنے نیزوں کی انیوں سے اونھیں فراق کا شربت پلا رہے تھے اسی طرح برابر جنگ ہوتی رہی حتیٰ کہ ظلمت شب نے روز روشن کی جگہ لینا شروع کی ابھی دن جیلک ہی رہا تھا کہ حضرت قعقاع بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ بارہ ہزار سوار لیکر پہونچ گئے مسلمانوں کو ان کے آنے سے نہایت تقویت ہوئی اونھوں نے زور زور سے کلمہ توحید کے فلک شگاف نعرے بلند کئے جسکی وجہ سے پہاڑوں ٹیلوں ۔ ریگ کے تودوں اور شجر وحجر کے اندر زلزلہ پڑ گیا خدا کے دشمنوں نے جب یہ لرزا دینے والی آواز سنی تو اون کے جوڑ جوڑ کانپ اوٹھے اور اون کے بدلوں میں رعشہ پڑ گیا مسلمان نیک نیت اور کافی ہمت کے ساتھ ان کی طرف بڑھے تکبیر و تہلیل کے نعرے لگاتے اور حضور پر نور آقائے دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتے ہوئے حملہ آور ہوئے اور تلوار کے جوہر دکھلانے لگے مسلمان اس وقت دشمن کی طرف بڑھ رہے تھے انکا مقصد جہاد میں بڑھنے سے جنت کا راستہ طے کرنا اور منزل مقصود پہ پہونچنا تھا انھوں نے دنیا کو طلاق بائن دیدی تھی اور یہ سمجھ لیا تہا کہ ایک روز یقیناً مرنا ہے اور اس اربعہ عناصر کے امتزاج کو چھوڑ کر حقیقتاً افراق کرنا ہے آخر عجمیوں کے لشکر کو شکست ہوئی اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگے مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اللہ پاک تبارک و تعالےٰ نے عجمیوں کو ذلیل فرمایا جو شخص سامنے آیا قتل ہوا کچھ قید و بند کی کڑیاں جھیلنے کے لئے اسیر ہوئے اور باقی بھاگ گئے مسلمانوں نے شہر نشاور پر قبضہ کیا جو کچھ اوس میں مال و متاع تھا غنیمت میں ہاتھ آیا اور یہ غنیمت کا مال لاتعداد تھا شہر میں داخل ہو کر مسلمانوں نے اوسمیں قیام کیا جامع مسجد بنائی اور اوسمیں اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کا رات دن ذکر خیر ہونے لگا اس فتح سے اللہ پاک تبارک و تعالےٰ نے عراق کی فتح کو مکمل فرمایا اور مسلمانوں نے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس فتح کی خوشخبری دی عریضہ لکھا اور خمس کے ہمراہ روانہ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعا عنہ کے پاس جب یہ خط اور خمس مال پہونچا تو آپ کو بے انتہا خوشی

ہوئی اللہ پاک جل جلالہ کی بیحد تعریف وتوصیف کی اور جناب الٰہی میں سجدۂ شکر ادا کیا مسلمانوں کو بھی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بلاد کسریٰ کے فتح ہونیکی بہت زیادہ خوشی حاصل ہوئی اور اونھوں نے عراق ہی کو وطن بنا کر وہیں رہنا شروع کر دیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ❖ تمت

# تاریخ اسلامی کی چند کتابیں

فتوحات عرب و شام و مصر و عجم کے سلیس اور بامحاورہ ترجمے جیمیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولوالعزمی وجان نثاری کے جرأت آموز حالات و حیرت انگیز فتوحات کے واقعات بیان کئے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے ایمان میں پختگی اور دلوں میں جوش و مردانگی پیدا ہوتی ہے ان کتابوں کے مطالعہ سے اسلام کے عروج و نزول کی حقیقی شان نمایاں ہوتی ہے اور ان حقائق کی روشنی میں ہم معلوم کرسکتے ہیں کہ آجکل مسلمان کیوں پستی کی طرف جارہے ہیں اور ان کا اقتدار کیوں کم ہوتا جارہا ہے۔ تاریخی لحاظ سے یہ کتابیں بے حد مستند اور وقیع ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم | قیمت | ۸/ عمر |
| شروع الحروب ترجمہ فتوح العرب | ″ | ۶/ |
| فیوض الاسلام ترجمہ فتوح الشام | | ۴/ |
| وضوح الاصر ترجمہ فتوح المصر | | ۴/ |
| شہوق العلم ترجمہ جدید فتوح العجم | | ۴/ |
| فردوس آسیہ | | ۴/ |
| سیرۃ الصدیق | ″ | ۱۲/ |
| بیان الاسرار ترجمہ تاریخ الخلفاء | ″ | ۶/ |
| اشاعت الاسلام مدلل۔ المعروف بہ دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا | ″ | ۶/ |

# فہرست مضامین شہوق العلم یعنی ترجمہ فتوح العجم

مطبوعہ کمی/ جوب پریس دہلی